

راہِ نجاتِ زندگی

الکلیلی الموعظ

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

متوفی سنہ ۲۵۶ھ

شاہِ سنی

راہِ نمائے زندگی

الْأَبْلَغُ

تَصْنِيفُ

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

متوفی ۲۵۶ ھ

مستخرج من
شاه سنہ ۱۰۰۰

ادارۃ پیغام القرآن

۴۰۔ اردو بازار ۰ لاہور ☎ 042-7323241

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	الادب المفرد مترجم
مصنف	امام ابوسعید اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مترجم	شاہ محمد چشتی سیالوی قصور
اہتمام اشاعت	محسن فقری
سال اشاعت	مارچ 2007ء
کمپوزنگ	ہجوری کمپوزرز اینڈ ڈیزائنرز
		محمد کاشف جاوید
پرنٹرز	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز
قیمت	50/- روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40۔ اردو بازار لاہور

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
33	عرض ناشر	
35	اظہار مقصد	
37	تعارف (امام محمد بن اسماعیل بخاری قدس سرہ العزیز)	
49	فرمان الہی	1
50	ماں سے نیکی	2
51	باپ سے بھلائی کرنا	3
51	والدین زیادتی بھی کریں تو ان سے بھلائی کرو	4
52	والدین سے نرم گفتاری	5
53	والدین کی مہربانی کا بہتر بدلہ دینا	6
55	والدین کی نافرمانی	7
56	والدین کو لعنت کرنے پر اللہ کی لعنت	8
57	جب تک گناہ کا امکان نہ ہو والدین سے بھلائی کرو	9
58	والدین کی موجودگی میں جنت سے محرومی	10
58	والدین کی بھلائی کرنے پر عمر میں اضافہ	11
59	باپ مشرک ہو تو اس کیلئے دعاء مغفرت نہ کرے	12
59	مشرک والد سے بھلائی	13

62	اپنے والدین کو گالی نہ دو	14
62	والدین کی نافرمانی پر سزا	15
63	والدین کا ایذا رسائی پر رونا	16
63	والدین کی دعاء	17
65	نصرانی ماں کو اسلام کی دعوت دینا	18
66	والدین کی موت کے بعد ان سے بھلائی	19
67	اپنے باپ کے دوستوں سے بھلائی	20
68	باپ کے دوستوں سے قطع تعلقی سلب نور کا باعث ہے	21
69	محبت دونوں طرف سے جاری رہنی چاہئے	22
69	آدمی اپنے والد کا نام لے کر نہ بلائے اس سے پہلے نہ بیٹھے اور نہ اس سے آگے چلے	23
69	کیا اپنے باپ کو کنیت سے بلا سکتا ہے؟	24
70	صلہ رحمی کرنا واجب ہے	25
71	صلہ رحمی کرنا	26
73	صلہ رحمی کی فضیلت	27
75	صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے	28
75	اللہ تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے سے محبت کرتا ہے	29
76	درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے بھلائی کرنا	30
77	جو قوم قاطع رحم ہے وہ رحمت الہی سے محروم ہے	31
77	قطع رحمی کرنے والے کا گناہ	32
78	دنیا میں قاطع رحم کی سزا	33
79	برابری کرنے والا اصل نہیں ہوتا	34
79	خالص رشتہ دار سے رشتہ داری جوڑنے والے کی فضیلت	35

80	دور جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والے کو دور اسلام میں ثواب	36
80	مشرک رشتہ دار سے صلہ رحمی کرنا اور تحفہ دینا	37
81	نسب نامہ کا علم سیکھ کر رشتہ داری قائم کرو	38
82	کیا کوئی غلام آزاد ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اسی قبیلے کا ہوں	39
82	قوم کا غلام بھی انہی سے شمار ہوتا ہے	40
83	دو یا ایک بچی کی کفالت کرنے والے کا اجر	41
84	تین بہنوں والے بھائی کا اجر	42
85	بے سہارا بیٹی کی کفالت کا اجر	43
86	بچیوں کی موت پر اظہارِ ناپسندیدگی کرنے والے کا حکم	44
86	اولاد باعثِ بخل اور باعثِ بزدلی ہوتی ہے	45
87	بچے کو کندھے پر اٹھانا	46
87	بچے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتا ہے	47
89	کسی کے لئے یہ دعا کرنا کہ اس کے مال و اولاد میں برکت ہو	48
89	مائیں رحم بھری ہوتی ہیں	49
90	بچوں کو چومنا	50
91	باپ کا ادب کرنا اور باپ کی بیٹے سے بھلائی	51
91	باپ کی بیٹے سے بھلائی	52
92	جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا	53
93	رحمت کے سوحنے ہوا کرتے ہیں	54
93	پڑوسی کے بارے میں حضور ﷺ کی نصیحت	55
94	پڑوسی کا حق	56
94	پڑوسی سے بھلائی کو اولیت دے	57

95	اپنے گھر کے قریبی دروازے والے پڑوسی کو پہلے ہدیہ دو	58
96	قریبی پڑوسی کا حق پہلے ہے اور پھر درجہ بدرجہ دوسروں کا	59
97	ہمسائے کے لئے اپنا دروازہ بند کرنے کی مذمت	60
97	غریب کے سامنے پیٹ بھر کر کھانے سے ممانعت	61
97	سالن بناتے وقت شور بازیاہ کر لے تاکہ ہمسایوں کو دے سکے	62
98	بہتر پڑوسی کون ہوتا ہے	63
99	نیک ہمسایہ کی عظمت	64
99	برے ہمسائے سے نفرت	65
99	اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دو	66
101	کوئی عورت اپنی لونڈی کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے	67
102	پڑوسی کی شکایت کرنا	68
104	پڑوسی کو اتنا تنگ کرنا وہ گھر چھوڑ جائے	69
104	یہودی کی ہمسائیگی	70
105	کرم و بخشش والا کون؟	71
105	نیک و بد سے بھلائی کرنا	72
106	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	73
106	یتیم خاندان کے بچے کا خیال رکھنے والے کی فضیلت	74
107	یتیم کی کفالت کرنے کی فضیلت	75
108	سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے اچھا برتاؤ کیا جائے	76
108	یتیم سے رحمدل باپ والا سلوک کرنا	77
110	عورت اپنے یتیم بچے کی خاطر صبر کرے اور شادی نہ کرے	78
110	یتیم کو ادب سکھانا	79

110	اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے	80
114	ماں کا نامکمل بچہ ضائع ہونے کا حکم	81
115	غلاموں سے حسن سلوک	82
116	غلاموں سے برا سلوک کرنا	83
117	کسی غلام کو گنواروں کے ہاں بیچنا	84
117	خادم کی معافی	85
118	غلام کے چوری کرنے کا حکم	86
119	غلام کے گناہ کر لینے کا حکم	87
119	بدگمانی سے بچنے کے لئے اپنے سامان پر علامت لگانا	88
119	بدگمانی سے بچنے کے لئے خادم کا حساب و کتاب رکھنا	89
120	خادم کو ادب سکھانا	90
121	کسی کے بد صورت ہونے کی دعا نہ کرو	91
121	چہرے پر مارنے سے گریز کرو	92
122	غلام کو تھپڑ مارا تو بغیر حیل و حجت اسے آزاد کر دے	93
124	غلام کو سزا دینے کا بدلہ دینا پڑے گا	94
126	غلاموں کو وہی پہننے کو دو جو تم خود پہنتے ہو	95
127	غلاموں کو گالی دینے کا حکم	96
127	کیا اپنے غلام کی مدد کر سکتا ہے؟	97
128	غلام سے حسب قوت کام لو	98
129	خادم اور غلام پر خرچ کرنا صدقہ شمار ہوتا ہے	99
130	غلام کے ساتھ کھانے کو ناپسند کرنے کا حکم	100
130	غلام کو اس سے کھلائے جس سے خود کھاتا ہے	101

131	مالک کھانا کھائے تو کیا خادم ساتھ بیٹھ سکتا ہے؟	102
132	غلام اپنے مالک کے ساتھ خلوص رکھے	103
133	غلام بھی نگران ہوتا ہے	104
134	غلام بننے کی خواہش	105
134	اپنے غلام کو ”میرا بندہ“ کہہ کر نہ پکارے	106
135	غلام اپنے آقا کو ”سیدی“ کہہ کر نہ پکارے	107
135	آدمی اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہوتا ہے	108
136	عورت بھی ذمہ دار ہوتی ہے	109
137	بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی سے دو	110
138	بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی یا دعا	111
138	لوگوں کا شکریہ ادا کرنا	112
138	اپنے بھائی کی امداد کرنا	113
139	دنیا میں بھلائی کرنے والے آخرت میں بھی بھلے گئے جائیں گے	114
141	بھلائی کا ہر کام صدقہ کہلاتا ہے	115
142	تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹانا	116
143	اچھی بات کا حکم	117
144	سبزی والی زمین سے کھجور کے ٹاٹ میں کچھ باندھ لانا	118
146	کسی کی جائیداد دیکھنے کے لئے جانا	119
147	مسلمان اپنے بھائی کے لئے شیشہ کی مانند ہوتا ہے	120
148	کھیل اور مزاح جائز نہیں	121
148	بھلائی کی رہنمائی کرنے کا اجر	122
148	لوگوں کو معاف کر دینا اور درگزر کرنا	123

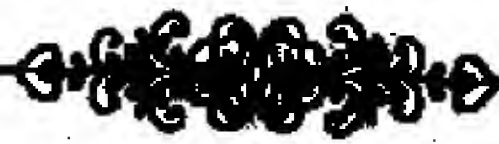
149	خندہ پیشانی سے پیش آؤ	124
151	تبسم کرنے کا حکم	125
152	قہقہہ مار کر ہنسنے کا حکم	126
153	کھل میل جول اور مکمل دُوری	127
154	کوئی مشورہ کرے تو اس کی بات کو امانت سمجھو	128
154	مشورہ کی اہمیت	129
155	غلط مشورہ دینے والے کا گناہ	130
155	باہمی محبت سے رہنا	131
156	یاہمی الفت	132
157	باہمی مزاح، ہنسی کھیل	133
158	بچے سے مزاح کرنا	134
159	حسن خلق	135
160	نفس کی سخاوت	136
162	کنجوسی	137
163	فقیہ کیلئے حسن خلق کی ضرورت	138
167	نکل اور اس کی حیثیت	139
168	حلال مال نصیب صالح	140
169	اپنے اہل و عیال میں امن سے رہنا ایک نعمت ہے	141
169	خوش و خرم ہونا	142
171	مجبور کی مدد کرنا واجب ہے	143
172	اللہ تعالیٰ سے اپنے حسن خلق کی دعا	144
172	طعنہ زنی کرنے والا مؤمن نہیں	145

174	بہت لعنت کرنے والے کا حکم	146
175	اپنے غلام کو لعنت کر کے آزاد کر دینا	147
175	لعنت اللہ کہنا نیز اللہ کے غضب اور دوزخ کی دعا کرنا	148
176	کافر پر لعنت کرنا	149
176	چغل خوری کا حکم	150
177	لوگوں میں بیہودہ باتیں پھیلانا	151
177	کسی کا عیب نکالنے کا حکم	152
179	ایک دوسرے کی تعریف کرنا	153
181	فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو سامنے تعریف جائز ہے	154
182	تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالنے کا بیان	155
184	شعروں میں تعریف کرنا	156
184	مارے خوف کے شاعر کو کچھ دینا	157
185	دوست کی اتنی تعریف نہ کرو جو اسے بُری لگے	158
185	زیارت کرنے پر اجر	159
186	کسی قوم کے پاس جا کر کھانا	160
187	کسی کی زیارت کی فضیلت	161
188	کبھی سے ملے بغیر اس سے محبت کرنا	162
189	بڑوں کا اعزاز	163
190	بڑوں کی بزرگی کا خیال رکھنا	164
190	بات کرنے اور سوال کرنے کا موقع اپنے بڑوں کو دو	165
191	بڑا خاموش ہو تو کیا چھوٹا بات کی ابتداء کر سکتا ہے؟	166
192	بڑوں کو سردار سمجھنا یا بنانا	167

193	تازہ پھل لانے پر چھوٹے بچے کو پہلے کھلاؤ	168
193	چھوٹوں پر رحم کرنا	169
193	بچوں سے گلے ملنا	170
194	چھوٹی بچی کو بوسہ دینا	171
194	بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا	172
195	آدمی کسی چھوٹے کو ”اے بیٹے“ کہہ سکتا ہے	173
196	تمام اہل زمین پر رحم کرو	174
197	اہل و عیال پر رحم کرنا	175
198	مویشیوں سے پیار اور ان پر رحم کرنا	176
199	چڑیا کے انڈے پکڑنا	177
200	جانور کو ہنجرے میں بند کرنا	178
200	بھلائی کو عام کرنا اور پھیلانا	179
201	جھوٹ اصلاح نہیں کرتا	180
201	لوگوں کو ایذا رسانی پر صبر کرنا	181
202	ہر تکلیف پر صبر کرنا	182
203	لوگوں کی اصلاح کرنا، درست راہ پر ڈالنا	183
203	ایسے آدمی سے جھوٹ بولنا جو تمہیں سچا سمجھے	184
204	کسی سے وعدہ خلافی کرنا	185
204	کسی کے نسب پر طعنہ زنی کرنا	186
204	قوم سے اظہارِ محبت کرنا	187
204	کسی سے بول چال بند کر دینا	188
206	مسلمان بھائی سے تعلق توڑ لینا	189

208	سال بھر کے لئے کسی مسلمان سے قطع تعلق	190
209	باہمی ناراضگی کرنے والوں کا حکم	191
210	دشمنی کا وبال	192
211	سلام کہہ دینے سے باہمی ناراضگی کا گناہ ختم ہو جاتا ہے	193
212	نوجوانوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنا	194
212	مشورہ مانگے بغیر کسی بھائی کو مشورہ دینا	195
213	بری حالت سے گریز کرنا	196
213	مکر اور دھوکا کا حکم	197
213	گالی دینا	198
214	کسی کو پانی پلانا	199
215	دو گالی دینے والوں میں سے بوجھ پہلے پر ہوگا	200
216	باہم گالیاں دینے والے شیطان بد زبان اور جھوٹے ہوتے ہیں	201
216	مسلمان کو گالی دینا بدکاری ہوتی ہے	202
219	کسی کو براہ راست گالی وغیرہ نہ دینا	203
219	بزعم خود کسی کو منافق کہنا	204
220	جس نے اپنے بھائی سے کہا "اے کافر"	205
221	دشمن کو گالی دینا	206
221	بے مقصد خرچ کرنا	207
222	بے مقصد خرچ کرنے والے "فضول خرچ"	208
222	گھروں کی درنگی	209
223	تعمیر مکان میں خرچ کرنا	210
223	اپنے معماروں کے ساتھ شریک ہو جانا	211

224	اونچی بلڈنگ بنانے کا مقابلہ کرنا	212
225	رہائشی مکان بنانا	213
226	کھلا گھر	214
226	چوبارہ بنانا	215
227	مکانوں پر نقش و نگار کرنا	216
228	نری بردتا	217
230	گزر اوقات میں نری	218
231	نری کے صلے میں عطیہ	219
231	سکون پہنچانا	220
232	اکثر پن کی بُرائی	221
233	مال کی حفاظت کرنا	222
234	مظلوم کی بددعا	223
234	بندہ روزی سوال کرے تو کہے اَرْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّزَقِيْنَ	224
234	ظلم نری تاریکیاں ہی ہوتا ہے	225
239	بیمار کا کفارہ	226
241	رات کے کسی حصے میں بیمار پرسی کرنا	227
243	مریض کے نامہ اعمال میں وہ کچھ لکھا جاتا ہے جو بحالت صحت وہ کرتا تھا	228
246	کوئی ”میں بیمار ہوں“ کہے تو اسے شکایت کہا جاسکتا ہے؟	229
247	بے ہوش کی عیادت	230
248	بچوں کی بیمار پرسی	231
248	ہاب	232
249	دیہاتی کی عیادت و بیمار پرسی	233



249	234	بیماروں کی بیمار پرسی
252	235	مریض کی عیادت کے وقت اس کی شفاء کے لئے دعا کرے
253	236	مریض کی عیادت کا ثواب
253	237	مریض سے جا کر کیا کہے
254	238	مریض کے پاس نماز پڑھنے کا حکم
254	239	مشرک کی عیادت
254	240	عیادت کے وقت مریض سے کیا کہنا چاہئے
256	241	مریض کیا جواب دے
257	242	فاسق و فاجر کی عیادت
257	243	عورتوں کا مریض مرد کی عیادت کرنا
257	244	عیادت کرنے والا مریض کے گھر میں نہ جھانکے
258	245	آنکھ دکھنے والے مریض کی عیادت کرنا
259	246	عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے؟
259	247	گھر کا کام کاج کرنے کا حکم
261	248	کسی سے دوستی ہو تو اسے اپنی دوستی سے آگاہ کرے
262	249	کسی سے محبت ہو تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور نہ ہی اس کی تفتیش کرے
262	250	عقل کا مقام دل ہوتا ہے
263	251	تکبر
267	252	حالت ظلم میں امداد لینا
268	253	قحط سالی اور بھوک کے حالات میں غمخواری کرنا
270	254	تجربہ کی اہمیت
270	255	دینی بھائیوں کو کھانا کھلانا

271	دور جاہلیت میں کھائی ہوئی قسم کا حکم	256
271	بھائی چارہ قائم کرنا	257
271	اسلام میں جاہلانہ معاہدہ پورا کرنے کا کوئی تصور نہیں	258
272	بارش کا ابتدائی حصہ اپنے اوپر برسنے دینا	259
272	بکریاں باعث برکت	260
273	اونٹ اہل خانہ کے لئے باعث عزت ہوتا ہے	261
275	جنگل میں رہائش	262
275	دیہات میں رہنے والے کی حیثیت	263
276	کبھی ٹیلوں کی طرف جانا	264
276	ایسا شخص جو بھید چھپاتا اور ہر محفل میں بیٹھ کر ان کی عادتیں ملاحظہ کرتا ہو	265
277	کاموں میں رعایت برتنا	266
278	کاموں میں سنجیدگی رکھنا	267
280	سرکشی	268
282	کسی سے تحفہ قبول کرنا	269
282	جب بغض پیدا ہو جائے تو ہدیہ قبول نہ کرنے والے کا حکم	270
283	حیاء کی اہمیت	271
286	صبح ہونے پر کوئی دعا پڑھی جائے؟	272
287	دوسرے کے حق میں اچھے الفاظ بولنا	273
287	نیک نیتی سے دعا کرنا	274
288	پوری لگن سے دعا کرو کیونکہ اللہ کو سننے میں کوئی مجبوری نہیں	275
289	دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی ضرورت	276
292	سب سے بڑا استغفار	277

294	کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا	278
296	باب	279
301	نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا	280
302	حضور ﷺ کا ذکر سن کر درود شریف نہ پڑھنے کا حکم	281
305	دشمن کے ظلم کرنے پر اس کے لئے بددعا	282
306	لمبی عمر کی دعا کرنا	283
307	جلدی نہ کرنے پر دعا قبول ہوا کرتی ہے	284
307	ستی سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم	285
308	دعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے	286
309	جہاد میں صف بندی کے وقت دعا کی اہمیت	287
310	حضور ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے	288
318	بارش کے وقت کی دعا	289
318	مرگ کے وقت کی دعا	290
319	خطاؤں سے بچنے نبوی دعائیں	291
327	بے چینی کے وقت دعا	292
329	دعاء استخاره	293
331	خوف حکمران کیلئے دعا	294
333	دعا کرنے والے کے لئے اجر و ثواب	295
334	دعا کی فضیلت	296
336	آمدگی اور تیز ہوا کے وقت دعا	297
336	ہوا کو گالی نہ دو	298
337	آسمانی بجلی گرنے کے وقت دعا	299

338	جب گرج سنے تو کیا پڑھے	300
338	اللہ تعالیٰ سے امن و امان کا سوال	301
340	مصیبت کے وقت دعا کی کراہت کرنے والے کا حکم	302
341	سخت مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگنا	303
342	ڈانٹ کے وقت کی گئی کلام دہرانا	304
342	باب	305
343	غیبت کا حکم	306
344	میت کی چغلی کرنے کا حکم	307
345	بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور برکت کی دعا کرنا	308
346	اہل سلام کی باہمی رواداری اور ہمدردی	309
347	مہمان کی عزت و خدمت خود کرنا	310
348	مہمانی کتنی مدت تک؟	311
348	مہمان کا تین دن تک ٹھہرنا ضیافت ہے	312
349	مہمان میزبان کو شک نہ کرے	313
349	دن چڑھ جانے پر بھی مہمان کی مہمانی کرو	314
349	مہمان کو محروم رکھنا	315
350	مہمان کی خدمت ذاتی طور پر خود کرنا	316
350	کھانا پیش کرنے پر مہمان کا نماز	317
352	اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا	318
353	بیوی کی ادنیٰ خدمت پر اجر	319
354	تیسرا حصہ رات رہ جانے پر دعا	320
354	فیہت کا ارادہ کئے بغیر کسی کے بالوں یا جسم کی بات کرنا	321

356	بے خطر گزشتہ واقعہ بیان کرنا	322
357	کسی مسلمان کی پردہ داری کرنا	323
357	یہ کہنے کا حکم کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے“	324
357	کسی منافق کو ”سردار“ نہ کہو	325
358	اپنی تعریف سن کر کیا کہنا چاہئے	326
359	یہ کب کہے کہ ”اللہ جانتا ہے“	327
359	قوس قزح	328
359	آسمان میں مَجْرُوہ (کھکشاں) کا مطلب	329
360	یہ نہ کہے: ”الہی مجھے مقام رحمت میں رکھ“	330
360	زمانہ کو گالی نہ دو	331
361	کسی کی واپسی پر اسے ٹیکھی نظر سے نہ دیکھو	332
361	کسی کو یہ نہ کہو کہ ”تباہ ہو جاؤ“	333
363	تعمیر کا سامان	334
364	لَا وَابَيْكَ کہنا	335
364	کسی سے ضرورت کی چیز لے کر تعریف نہ کرو	336
365	کسی کو ”لَا بُلَّ شَانُكَ“ کہنا	337
365	کسی کام میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شامل کرنا	338
366	کوئی یوں نہ کہے ”جو اللہ چاہتا ہے اور تم چاہتے ہو“	339
366	گانا بجانا اور کھیل کود	340
368	اچھے اخلاق و عادات	341
369	معاوضہ دیئے بغیر خبریں سننا	342
370	ناپسندیدہ آرزو	343

370	انگور "کو گرم" نہ کہو	344
370	کسی کو "وَيْحَكَ" کہنا	345
371	آدی کا کسی عورت کو "یا حناہ" کہنا	346
371	اپنے آپ کو "ست" کہنا	347
372	سستی ہو جانے پر تعوذ کرنا	348
372	میری جان تم پر قربان	349
373	"میرے ماں باپ آپ پر قربان" کہنا	350
374	غیر مسلم کے لڑکے کو "اے بیٹے" کہنے کا حکم	351
375	"میری طبیعت گندی ہے" کبھی نہ کہو	352
376	"ابو الحکم" کنیت رکھنے کا حکم	353
377	حضور ﷺ خوبصورت نام پسند فرماتے تھے	354
377	تیز رفتاری	355
378	اللہ کو سب سے پیارا نام کون سا لگتا ہے	356
379	ایک نام چھوڑ کر دوسرا نام رکھنا	357
379	اللہ کی ناراضگی کا باعث نام	358
380	حقارت سے نام بولنا	359
380	آدی کو اس کے پسندیدہ نام سے پکارا جائے	360
380	عاصیہ نام تبدیل کرنا	361
381	صوم (کاٹنا) نام نہ رکھو	362
382	کو ا نام رکھنا	363
383	"آگ کا شعلہ" نام رکھنا	364
383	العاص (گنہگار) نام رکھنا	365

383	کسی کا نام کاٹ کر لینا	366
384	”زجم“ نام رکھنے کا حکم	367
385	برہ نام رکھنے کا حکم	368
386	افلح نام رکھنے کا حکم	369
387	دباح نام رکھنے کا حکم	370
387	انبیاء علیہم السلام والے نام رکھنے کا حکم	371
388	حزن نام رکھنے کا حکم	372
389	حضور ﷺ کے نام اور کنیت کا استعمال	373
391	مشرک کی کنیت کے بارے میں	374
391	بچہ کی کنیت رکھنا	375
392	بچہ پیدا ہونے سے قبل کسی کی کنیت رکھنا	376
392	عورتوں کی کنیت رکھنی کیسی ہے؟	377
393	کسی میں پائی جانے والی صفت کی بناء پر اس کی کنیت رکھنا یا کسی اور کے نام پر رکھنا	378
393	معزز لوگوں کے ساتھ چلنے کا طریقہ	379
394	باب	380
394	شعروں میں بھی دانائی پائی جاتی ہے	381
397	اچھے کلام کی طرح شعر بھی اچھے برے ہوتے ہیں	382
398	شعر پڑھنے کا مطالبہ کرنا	383
399	بہت شعر پڑھنے کو ناپسند کرنا	384
399	اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وضاحت	385
399	کچھ بیان جادو کی طرح ہوتے ہیں کہنے والے کا حکم	386
400	ناپسندیدہ اشعار	387

400	باتونی ہونا	388
402	آرزو کرنا	389
403	گھوڑے وغیرہ کے متعلق کہنا کہ ”دریا“ جیسا ہے	390
403	غلطی پر مارنا	391
404	آدی کہے کہ ”کچھ نہیں“ اور ارادہ یہ کرے کہ ”یہ حق نہیں ہے“	392
404	بات کچھ معنی کچھ یعنی پہلو دار بات کرنا	393
405	بھید کی بات بیان کرنے کا حکم	394
405	مزاح کرنا	395
406	ہر کام میں سنجیدگی کرنا	396
406	گلی یا راستہ وغیرہ بتانا	397
407	اندھے کو راستے سے بھٹکانا	398
407	فساد پیدا کرنا اور سرکشی کرنا	399
408	سرکشی کا نقصان	400
409	حسب و نسب کی عظمت کا بیان	401
410	ارواح ایک مقام پر لشکر کی صورت میں جمع ہیں	402
411	کسی خوشی یا تعجب کے موقع پر سبحان اللہ کہنا	403
412	زمین پر ہاتھ مارنا	404
413	شکر پھینکنا	405
413	ہوا کو گالی نہ دو	406
414	کیا بارش کسی ستارے کی وجہ سے ہوتی ہے؟	407
414	بادل ذمہ کر کیا کہنا چاہئے	408
415	بدفالی لینا	409

416	بدشگونی کا اثر قبول نہ کرنے والے کا مرتبہ	410
416	جن کے نام پر شگون لینا	411
417	قال لینا	412
417	اچھے نام سے برکت حاصل کرنا	413
418	گھوڑے کی نحوست کا ذکر	414
419	چھینک لینا	415
419	چھینک آنے پر کیا پڑھنا چاہئے	416
420	چھینک والے کو جواب دینا	417
423	کسی کے چھینکنے پر الحمد للہ کہنا	418
423	چھینک سن کر کیا کہے؟	419
424	چھینک والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب دو	420
425	چھینک مارنے والا ابتداء کیسے کرے	421
426	الحمد للہ کہنے پر رحمت کی دعا	422
426	”آب“ کا لفظ نہ کہے	423
427	بار بار چھینک آئے تو کیا کرے؟	424
427	یہودی کو چھینک آنے پر مسلمان کیا کہیں؟	425
428	عورت کی چھینک کا جواب دینا	426
428	جمائی لینا	427
429	جواب دیتے وقت لبیک کہنا	428
429	اپنے بھائی کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہونا	429
432	بیٹھے آدمی کی خاطر قیام کرنا	430
432	جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے	431

433	کیا کوئی کسی کے سر سے جوئیں نکال سکتا ہے؟	432
436	تعجب کے موقع پر سر ہلانا اور ہونٹ چبانا	433
437	تعجب کے وقت اپنی ران یا کسی اور چیز پر ہاتھ مارنا	434
438	برائی کا ارادہ کئے بغیر کسی بھائی کی ران پر مارنا	435
441	اس شخص کا حکم جو خود بیٹھے اور لوگ کھڑے ہوں	436
442	باب	437
443	پاؤں سن ہو جائے تو کیا کرے؟	438
443	باب	439
444	بچوں سے مصافحہ کرنا	440
444	مصافحہ کرنا	441
445	کسی عورت کا بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا	442
445	گلے ملنا	443
446	اپنی بیٹی کو بوسہ دینا	444
447	ہاتھ چومنا	445
448	پاؤں چومنا	446
448	کسی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا	447
449	سلام کہنے کی تاریخی حیثیت	448
449	سلام دعا کرنا	449
450	سلام کی پہل کون کرے؟	450
452	سلام کہنے کی فضیلت	451
453	اَلْسَلَامُ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے	452
454	مسلمان کا دوسرے پر حق ہے کہ ملتے وقت سلام کہے	453

454	پیدل چلنے والا بیٹھے کو سلام کہے	454
455	سوار کا بیٹھے ہوئے کو سلام کہنا	455
456	کیا پیدل شخص سوار کو سلام کہہ سکتا ہے؟	456
456	تھوڑے لوگ بہتوں کو سلام کہیں	457
456	چھوٹے بڑوں کو سلام کہا کریں	458
457	سلام کے زیادہ سے زیادہ الفاظ کیا ہیں؟	459
457	اشارہ سے سلام کہنا	460
458	سلام کہے تو سننے والے تک آواز پہنچائے	461
458	سلام کہنے اور کہلوانے کے لئے باہر نکلتا	462
459	مجلس میں پہنچے تو سلام کہے	463
460	مجلس سے جاتے وقت سلام کہنا	464
460	مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا	465
461	مصافحہ کرنے کے لئے خوشبودار تیل کا استعمال	466
461	جان پہچان کے بغیر سلام کہنا	467
461	باب	468
463	فاسق کو سلام نہ کہے	469
463	خلوق برتنے والوں اور گناہگاروں کو سلام نہ کہے	470
465	امیر شخص کو سلام کہنا	471
468	سونے والے کو سلام کہنا	472
469	حَيَّاكَ اللہ کہنا	473
469	مرحبا کہنا	474
470	سلام کا جواب کیسے دے	475

471	سلام کا جواب نہ دینے والے کا حکم	476
472	سلام کہنے میں بجل سے کام لینے کا حکم	477
473	بچوں کو سلام کہنا	478
473	عورتوں کا مردوں کو سلام کہنا	479
474	عورتوں کو سلام کہنا	480
475	بزرگوں کو سلام کہنے سے گریز کرنا	481
476	پردے کے حکم والی آیت کیسے نازل ہوئی	482
477	شرم کے تین اوقات	483
477	اپنی بیوی کے ساتھ کھانا کھانا	484
478	بے آباد گھر میں داخلہ	485
479	غلاموں کو اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کا حکم	486
479	ذی شعور بچوں کا حکم	487
480	اپنی والدہ سے اجازت لے کر اندر آنے کا حکم	488
480	اپنے باپ کے پاس جائے تو بھی اجازت لے	489
480	اپنے باپ اور بیٹے سے اجازت لے	490
481	اپنی بہن سے بھی اجازت لے کر داخل ہو	491
482	اپنے بھائی کے پاس جاتے ہوئے بھی اجازت مانگے	492
482	اجازت تین بار لیا کرے	493
483	سلام کہنے کے بغیر اجازت مانگنا	494
483	جب کوئی بغیر اجازت اندر جھانکے تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے	495
484	نڈی نظر کی وجہ سے اندر داخلے کی اجازت لینا لازم قرار دی گئی	496
485	کسی کو گھر بیٹھے سلام کہنا	497

486	کسی کو بلا لیا جائے تو یہ اجازت شمار ہوتی ہے	498
487	دروازے پر کیسے اور کہاں کھڑا ہو؟	499
488	اجازت مانگنے پر کہا جائے کہ میں ابھی آتا ہوں تو کہاں بیٹھے؟	500
488	دروازہ کھٹکھٹانا	501
489	اجازت کے بغیر داخل ہو جانے کا حکم	502
489	سلام کہے بغیر داخلے کی اجازت لینے کا حکم	503
491	اجازت لینے کا طریقہ	504
491	اگر کوئی پوچھے ”کون ہو؟“ تو جواب میں ”میں ہوں“ کہنے کا حکم	505
492	اجازت مانگنے والے کو یہ کہنا کہ: سلام کہہ کر آ جاؤ!	506
492	گھروں میں جھانکنا	507
494	سلام کہہ کر گھر میں داخل ہونے والے کا مرتبہ	508
495	اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہونے پر گھر میں شیطان کا داخل	509
495	وہ مقام جہاں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی	510
496	بازار کی دکانوں میں داخلہ کی اجازت لینا	511
496	اہل فارس سے اجازت کیسے لے؟	512
497	ذمی خط میں سلام لکھ دے تو اسے جواباً سلام لکھو	513
497	ایک ذمی کو سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو	514
498	ذمی کو اشارہ سے سلام کہنا	515
498	ذمی لوگوں کو ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟	516
499	جس مجلس میں مسلمان اور مشرک اکٹھے ہوں وہاں سلام کیسے کرے؟	517
500	اہل کتاب کو خط کیسے لکھا جائے؟	518
501	جب اہل کتاب ”سلام علیکم“ کہیں تو کیا جواب دے؟	519

501	اہل کتاب کو تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو	520
501	ذنی کافر کو سلام کیسے کہا جائے؟	521
502	بے علمی میں نصرانی کو سلام کہنا	522
503	کسی کے سلام کی اطلاع دینے پر کیا کہے؟	523
503	خط کا جواب دینا واجب ہوتا ہے	524
503	عورتوں کو خط لکھنا اور ان کی طرف سے جواب آنا	525
504	خط کے سرنامے پر کیا لکھنا چاہئے	526
504	اما بعد کہاں لکھا جائے	527
505	مخطوط کا سرنامہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہونا چاہیے	528
505	خط لکھتے وقت ابتداء کس نام سے ہونی چاہیے؟	529
507	کسی سے پوچھنا کہ آج تیرا دن کیسا ہے؟	530
508	خط کے آخر میں سلام لکھنا، لکھنے والے کا نام لکھنا اور تاریخ ڈالنا	531
509	”تم کیسے ہو؟“ کہنے کا حکم	532
509	اگر کوئی کہے کہ ”آج کیسے ہو؟“ تو اسے کیا جواب دے	533
511	مجلس میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے کیلئے وسیع جگہ ہونی چاہیے	534
512	قبلہ کی طرف رخ کرنا	535
512	مجلس سے ایک مرتبہ اٹھ کر پھر اسی جگہ جانا	536
512	راستے میں انتظار کے لئے بیٹھنا	537
513	مجلس میں کھلے کھلے بیٹھو	538
513	مجمع کے آخر میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھنا چاہئے	539
513	بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے	540
514	صاحب مجلس کے پاس پھلانگ کر جانا	541

515	انسان کا ہم مجلس سب سے باعزت ہو	542
516	ہم مجلس کے سامنے پاؤں پھیلا کر بیٹھنا	543
516	مجلس میں بیٹھے تھوکنے والے کا حکم	544
517	اونچے مقامات پر بیٹھنے کا حکم	545
518	کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنا	546
520	کوئی آدمی کھڑا ہو تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے	547
520	امانت داری	548
521	کام کی طرف پوری توجہ دو	549
521	قاصد کسی کو بلالائے تو راستے میں کوئی بات نہ کرے	550
522	کسی سے پوچھنا کہ ”تم کہاں سے آئے ہو؟“	551
522	اس کی بات پر کان دھرنا جو بات نہ سنانا چاہے	552
523	چار پائی پر بیٹھنا	553
526	چپکے چپکے باتیں کرنے والوں کے معاملہ میں دخل نہ دو	554
527	دو شخص تیسرے کے سامنے راز دارانہ بات نہ کریں	555
527	چار شخص ہوں تو کیا حکم ہے؟	556
528	کسی کے پاس بیٹھا ہو تو اٹھتے وقت اجازت لے	557
528	دھوپ میں کھڑے ہونے کا فرمان	558
528	کپڑے میں لپٹ کر بیٹھنا	559
529	ایسے شخص کا حکم جس کے لئے تکیہ رکھا جائے	560
530	اکڑوں بیٹھنا	561
530	چار زانو ہو کر بیٹھنا	562
531	پیٹھ اور پنڈلیاں باندھ کر بیٹھنا	563

532	زانو کے بل بیٹھنا	564
533	پشت کے بل لیٹنا	565
534	چہرہ کے بل لیٹنا	566
534	لینے اور دینے کو دایاں ہاتھ استعمال کرے	567
535	بیٹھتے وقت جوتے کہاں رکھے؟	568
535	شیطان کوئی لکڑی یا کوئی اور چیز لا کر چار پائی پر رکھ دیتا ہے	569
535	چھت پر بغیر پردہ کے لیٹنا	570
536	کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پاؤں لٹکانے کا حکم	571
537	گھر سے کسی ضرورت کے لئے جاتے وقت کیا کہے؟	572
537	پاؤں پھیلا کر اور تکیہ لگا کر بیٹھنا	573
541	صبح اٹھے تو کیا کہے؟	574
542	رات ہونے پر کیا پڑھے؟	575
543	بستر پر لیٹتے وقت کیا پڑھے؟	576
546	سونے کے وقت دعا کی فضیلت	577
548	سوتے وقت ہاتھ رخسار کے نیچے رکھنا	578
548	باب	579
549	بستر سے اٹھ کر دوبارہ لیٹے تو اسے جھاڑ دے	580
550	رات جاگ کر اٹھے تو کیا کہے؟	581
550	گوشت یا چربی ہاتھ میں پکڑے سو جانا	582
551	چراغ بجھانا	583
552	سوتے وقت آگ کھلی نہ چھوڑو	584
553	بارش کو باعث برکت سمجھنا	585

553	گھر میں کوئی ڈنڈا وغیرہ لٹکائے رکھنا	586
553	رات کے وقت دروازہ بند رکھنا	587
554	عشاء کے بعد بچوں کو گھر میں رہنے کا پابند کر دو	588
554	موشیوں کو لڑانا	589
554	کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہانا	590
555	مرغ کو بولتا ہے تو کیا کرے؟	591
556	ہسو کو گالی نہ دو	592
556	قیلولہ کرنا "دوپہر کو سونا"	593
558	سہ پہر کو سونا	594
558	دعوت طعام	595
558	ختنہ کرنا	596
559	عورت کا ختنہ	597
559	ختنہ کی دعوت	598
559	ختنہ کے وقت کھیل تماشہ	599
560	اگر ذمی کی دعوت کرے	600
560	لوٹڈی کا ختنہ	601
561	جوان کا ختنہ	602
562	بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا	603
562	بچے کو کھٹی دینا	604
563	بچے کی ولادت پر دعا کرنا	605
563	صحیح سلامت بچہ یا بچی کی ولادت پر شکر الہی ادا کرنا	606
564	موئے زیر ناف اتارنا	607

564	بال وغیرہ اتارنے کا وقفہ	608
564	جوا کھیلنا	609
565	مرغ پر جوا کھیلنا	610
565	کسی کو یہ کہنا کہ آؤ جوا کھیلیں	611
566	کبوتر پر جوا لگانا	612
566	عورتوں کا گیت گانا	613
566	گیت گانا	614
567	شطرنج کھیلنے والوں سے سلام نہ لینا	615
568	نزد کھیلنے والوں کا گناہ	616
569	ادب سکھانا، نزد کھیلنے والوں اور اہل باطل کو الگ کرنا	617
570	مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں کھاتا	618
570	رات کو تیر پھینک دینے والے کا حکم	619
571	انسان کا اپنے مقام موت پر پہنچنا	620
571	ٹاک کا فضلہ کپڑے پر گرنا	621
572	دوسرہ	622
573	گمان کرنا	623
574	لوٹڈی اور بیوی کا اپنے شوہر کی حجامت کرنا	624
574	بغل کے بال اکھیڑنا	625
575	حسن عہد اور وفا شعاری	626
576	جان پہچان رکھنا	627
576	لڑکوں کا اخروٹ سے کھیلنا	628
577	کبوتر ذبح کرنا	629

577	ضرورت مند اپنی ضرورت کو خود جائے	630
578	لوگوں میں ہوتے کھنگھارنا	631
578	لوگوں سے بات کرتے وقت ایک کی طرف رخ نہ رکھے	632
578	بے فائدہ نظر ڈالنا	633
579	بے فائدہ گفتگو کرنا	634
579	دورخی بات کرنے والا ”دوغلا“	635
580	دو غلے شخص کا گناہ	636
580	وہ شخص شریعہ ہوتا ہے جس کی شرارت کا ڈر رہے	637
580	حیا داری	638
581	ظلم کرنا	639
582	حیاء نہ رہے تو جو چاہو کرو	640
582	غصہ کھانا	641
582	غصہ کے وقت کیا کہے؟	642
583	جب تم غضبناک ہو جاؤ تو چپ ہو جایا کرو	643
584	اپنے پیاروں سے نرم رویہ اپناؤ	644
584	بغض میں کسی کی تباہی پیش نظر نہ رکھو	645

عرض ناشر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اُسکے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاکھ لاکھ درود اور آپ کی آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو۔

فن حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خاص مقام ہے ان کی مشہور زمانہ کتاب صحیح بخاری شریف کو کتب حدیث میں زیادہ قبولیت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ کتاب الادب المفرد بھی حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنی روایت کردہ احادیث و آثار کا ایک لاجواب مجموعہ ہے اور یہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آثار صحابہ کا انمول ذخیرہ جو تمام تر شخصی اخلاق، خاندانی تعلقات، انسانی حقوق اور آداب زندگی کے متعلق ہیں۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ کروا کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں شائقین علم حدیث کے لیے ایک لاجواب تحفہ ہے اس لیے ہر ایک کے لیے اس کتاب کو پڑھنا بے حد مفید ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے لیے بھرپور محنت کی گئی ہے۔ اُمید ہے قارئین اس سے مستفید ہوں گے۔

والسلام

محسن فقیری

ادارہ پیغام القرآن

۴۰۔ اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اظہار مقصد

حدیث سرور کو نبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل اور کسی صحابی کے فعل وغیرہ کی تائید کا نام ہے جس کے ذریعے آپ بغیر بولے اور عمل کئے اپنی بات کہہ جاتے ہیں جو امت کے لئے قابل عمل ہوتی ہے۔ یہ بات کہ اس کی اہمیت کیا ہوتی ہے تو تختہ ارمنی کے تمام علماء از اول تا ایں وقت ہر لحاظ سے اس پر اتفاق کئے ہوئے ہیں کہ پیغام الہی سے سوجھ بوجھ کا واحد ذریعہ حدیث ہی تو ہے بلکہ آپ بھی اگر قدرے غور کریں تو صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ قرآن کی قرآنیت اور اس کے کلام الہی ہونے کی تصدیق بھی حدیث ہی کے ذریعے ہوئی ہے کیا دنیا بھر میں کوئی ایک شخص نظر آتا ہے جو یہ کہہ سکے کہ روح کائنات و راحت عشاق نبی و رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص نے اس کے کلام اللہ ہونے کی تصدیق کی ہو؟ یقیناً ایسا شخص نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اب اگر ہم اہمیت قرآن تسلیم کرتے ہیں تو یہ بھی ماننا ہوگا کہ قرآن کے اولین مخاطب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آفاقی اہمیت کے حامل ہیں، آپ ہی اسے سمجھتے ہیں اس کے رموز سے واقف ہیں اسے صحیح طور پر بیان کرنا جانتے ہیں اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس کی صحیح اور مکمل نمائندگی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

قرآن کہتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضاحت قرآنی کرتے وقت اپنی مرضی پر کاربند نہیں رہے بلکہ صرف اور صرف وحی الہی کے مطابق بولے ہیں چنانچہ آپ اولین عالم کتاب اللہ ہوئے قرآن راہ ہدایت ہے تو آپ اولین ہادی قرار پائے قرآن چراغ نما ہے تو سب سے اول استفادہ از چراغ آپ ہی کے حصے میں آتا ہے۔

قرآن کو قابل عمل بنانا صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اور جن جن طریقوں سے آپ نے اسے قابل عمل بنایا ہے اسے حدیث کہا جاتا ہے چنانچہ زبان کی تشریح حدیث قولی کہلاتی ہے عملی وضاحت حدیث فعلی کہلاتی ہے اور منائے کام ہونے پر اسے برقرار رکھا ہے تو اسے حدیث تقریری کا نام دیا گیا ہے اور احادیث کا یہ

تنوع در حقیقت تشریح و وضاحت قرآن ہوا کرتا ہے جس کی اہمیت قرآنی اہمیت کے ہم پلہ ہو کر چلتی ہے۔

قرآن کے تبلیغی نقش اول حدیث کو سنبھالنے کے لئے محدثین نے محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے ہیں ایک ایک راوی کی پوری پوری زندگی کی چھان بین کی ہے تحصیل حدیث کے لئے میلوں پیدل سفر کئے الفاظ حدیث کی نگہداشت کی حدیث کی درجہ بندی کی اور نہ جانے کن کن مشکلات سے دوچار ہوئے اور آخر کار امت کے لئے لاکھوں احادیث کا ذخیرہ مرتب کر دیا تا کہ رہتی دنیا تک ان کے ذریعے قرآن پر عمل ہوتا رہے۔

یاد رکھیے کہ کسی فرض، واجب اور سنت وغیرہ کو مکلفہ انجام دینا ”ادب“ کہلاتا ہے اور ادب ہی کی بنا پر انسان انعامات خداوندی کا حقدار بنتا ہے۔ کسی شخص میں وصف ادب نہیں آسکا تو اس کے علوم و اعمال کام نہیں دے سکیں گے اور یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی عنوان ادب کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا تھا: اَدْبَرُ نَبِيٍّ رَّبِّي فَأَحْسَنُ تَأْدِيْبِي کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دولت ادب سے سرفراز فرمایا ہے اور یہ دولت خوب ارزانی فرمائی ہے۔

علامہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی خدمات جمع حدیث کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں صحیح بخاری ان کا آفاقی مجموعہ احادیث ہے جس میں ہر عنوان کی احادیث موجود ہیں ان کی ایک کتاب ”الادب المفرد“ کے نام سے شہرت رکھتی ہے جس میں ادب سے متعلق بہت سا مواد میسر ہے ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہیے؟ اس سوال کے جواب کے لئے یہ کتاب از بس لائق مطالعہ ہے ہر مسلمان کو اسے حرزِ جاں بنانا چاہیے احساس کی کہتری کے باوصف میں نے اس کا ترجمہ کر دیا ہے اور اپنی سی کوشش کی ہے کہ مضمون احادیث ہر کم علم کو بھی سمجھ آ سکے۔

علامہ بخاری رحمہ اللہ کے اجمالی حالات کے لئے میری درخواست قبول فرماتے ہوئے فرزند استاذ گرامی جانشین فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد محبت اللہ نوری مدظلہ مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ) نے قلبِ وقتی کے باوجود قلم اٹھایا اور مقدور بھر تحریر فرمائے۔ اس سلسلے میں آپ نے ادارہ ہذا اور مجھ پر احسان سے کام لیا ہے فجزاہ اللہ خیرا۔ ادارہ ”پیغام القرآن“ اسے احسن سے احسن طور پر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور صاحب ادارہ برادران میں سے بحسن اتفاق ایک کا نام بھی محمد محسن ہے۔ تراجم کے سلسلے میں محسن برادران کے عزائم نہایت بلند ہیں اللہ تعالیٰ عالم فقری صاحب کے ان سعادت مند فرزندوں کو اس کارِ خیر کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین بحرمتہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شے کم تر: شاہ محمد چشتی سیالوی

محمود پورہ قصور

امام محمد بن اسماعیل بخاری قدس سرہ العزیز

قلمِ محبت: حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محبت اللہ نوری مدظلہ

شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

أمت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں کتاب اللہ کے بعد جس کتاب کو سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی وہ صحیح بخاری ہے۔ اس کتاب کے مصنف امام بخاری رحمہ اللہ کا شمار اُمتِ مسلمہ کے اکابر محدثین میں ہوتا ہے۔

نام و نسب:

آپ کا نام نامی اسم گرامی ”محمد“ اور کنیت ”ابو عبد اللہ“ ہے جب کہ ”امیر المؤمنین فی الحدیث“ ”شیخ المحدثین“ اور ”امام المحدثین“ کے القاب سے آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کا نسب اس طرح ہے۔

”مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ السُّغَيْرَةِ بْنِ بَرِّزَةَ“
بعض نے اسے ”بَذْذُزَةَ“ کہا ہے۔^۱

یہ بخاری زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ”کسان“ ہے۔^۲

آپ کے جد امجد (پردادا) مغیرہ بن بردزہ مجوسی تھے انہوں نے امیر بخارا ایمان جھٹی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا اسی نسبت سے جھٹی مشہور ہوئے۔

امام بخاری کو بھی اسی لئے جھٹی کہا جاتا ہے کیونکہ اس زمانہ کا رواج یہ تھا کہ سعادتِ اسلام سے منسوب ہونے والے شخص کو کلمہ پڑھانے والے کے قبیلے سے منسوب کر دیا جاتا تھا۔^۳

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی صالح بزرگ اور عظیم محدث تھے طبقہ رابعہ میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے بار بار دعا کرتے:

”باری تعالیٰ! میری تمام دعائیں دنیا ہی میں قبول نہ کر لینا“ کچھ آخرت کے لئے باقی رکھ لینا۔“

آپ بڑے مال دار اور خوش حال تھے مگر کیا مجال کہ ایک پیسہ بھی حرام یا مشتبہ ہو۔

ولادت و ابتدائی حالات:

امام بخاری ۱۳ شوال المکرم ۱۹۲ھ بعد نماز جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ صغریٰ ہی میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے۔ باپ کی وفات کے بعد ان کی پرورش کی تمام تر ذمہ داری والدہ نے سنبھال لی۔ امام بخاری ابھی بچے ہی تھے کہ ناپینا ہو گئے۔ والدہ کو بہت پریشانی ہوئی۔ معالجین سے رجوع کیا گیا مگر کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہوا تو آپ کی والدہ نے جو بہت عابدہ اور صاحبہ کرامت تھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دامن پھیلا کر اپنے لخت جگر کے لئے بصارت مانگی تو انہیں خواب میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے فرمایا:

رَدَّ اللَّهُ عَلَى وَلَدِكَ بَصَرَهُ بِكَثْرَةِ دُعَائِكَ أَوْ قَالَ بُكَائِكَ۔

”اللہ تعالیٰ نے تیری کثرت دعا یا کثرت آہ و زاری کی وجہ سے تیرے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔“

امام بخاری صبح بستر سے اٹھے تو اُن کی آنکھیں درست ہو چکی تھیں۔^۹

طلب علم کے لئے سفر:

امام بخاری ابھی دس برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دل میں علم حدیث حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے مختلف محدثین کے ہاں جا کر احادیث حفظ کرنا شروع کر دیں۔ سولہ برس کے ہوئے تو محدث کبیر حضرت عبداللہ بن مبارک اور امام و کچ علیہما الرحمۃ والرضوان کی کتابیں یاد کر چکے تھے۔ اس کے بعد اپنے بڑے بھائی اور والدہ کی معیت میں حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ بھائی اور والدہ تو حج کے بعد بخارا لوٹ گئے مگر امام بخاری حصول علم کے لئے وہیں ٹھہر گئے۔ اسی اثناء میں آپ نے ”قضاہا

الصحابۃ والتابعین“ کے عنوان سے کتاب تصنیف کی۔ پھر روضہ رسول ﷺ کے پاس بیٹھ کر چاندنی راتوں میں ”تاریخ کبیر“ تصنیف کی۔ تب آپ کی عمر ۱۸ برس تھی۔ آپ چھ سال تک حجاز مقدس میں مقیم رہے۔^{۱۱}

امام بخاری نے ۲۱۶ھ میں طلب حدیث کے لئے پہلا سفر مکہ مکرمہ کی جانب کیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے سماعت و قرابت حدیث کے لئے متعدد بلاد اسلامیہ کا سفر کیا۔ دو مرتبہ مصر اور شام تشریف لے گئے۔ چار بار بصرہ گئے اور کوفہ و بغداد میں آمد و رفت تو اس کثرت سے رہی کہ اُس کا شمار نہیں۔^{۱۲}

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ خود فرماتے ہیں:

”كَتَبْتُ عَنْ أَلْفٍ وَكَمَانَيْنِ نَفْسًا لَيْسَ فِيهِمْ إِلَّا صَاحِبٌ حَدِيثٍ“^{۱۳}

”میں نے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) آدمیوں سے حدیثیں نقل کی ہیں جو سب کے سب محدث تھے۔“

آپ نے جن جلیل القدر مشائخ و محدثین سے روایت کی اُن میں اکابر کے علاوہ امثال و اصاغر بھی شامل ہیں۔ طلب علم کا اتنا شوق تھا کہ جس کسی سے بھی حدیث ملتی لے لیتے، اگرچہ وہ اُن سے کم سن یا اُن کا شاگرد ہی کیوں نہ ہوتا۔

تلامذہ:

امام بخاری کا حلقہ تلامذہ بہت وسیع ہے۔ بخارا سے لے کر حجاز مقدس تک آپ کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ بصرہ، کوفہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا جو اُس وقت علم و فضل کے مرکز شمار ہوتے تھے۔ امام بخاری وہاں متعدد مرتبہ تشریف لے گئے جہاں دنیائے اسلام کے اطراف و اکناف سے آنے والے لوگ اُن کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور اُن سے سلسلہ تلمذ قائم کیا۔

فریری کہتے ہیں:

”(برادر راست) امام بخاری سے اُن کی کتاب صحیح بخاری کی سماعت کرنے والوں کی تعداد

”لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ هَذَا لَكُنَّا لَمَّا كُنَّا“^{۱۴}

”اگر ہم اسے جانتے ہوتے تو ہم اسے جانتے ہوتے۔“

”قریب بصد ہزار کس از بخاری روایت حدیث دراند۔“

”امام بخاری سے حدیث شریف روایت کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔“^{۱۵}

ابوعلی صالح بن محمد بغدادی اور محمد بن یوسف بن عاصم کہتے ہیں:

”آپ کے درس حدیث میں بیک وقت بیس ہزار سے زیادہ افراد شریک ہوتے۔“^{۱۶}

حقیقت یہ کہ اعداد و شمار آپ کے تلامذہ کے احصاء سے قاصر ہیں۔ صحاح ستہ کے مصنفین میں امام مسلم

بن حجاج قشیری (متوفی ۲۶۱ھ) امام ابو یسٰیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) اور امام عبدالرحمن نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔^{۱۷}

غیر معمولی ذہانت و حافظہ:

امام بخاری کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذہانت اور بے پناہ قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ وہ جس کتاب پر نظر ڈالتے وہ حافظہ میں محفوظ ہو جاتی۔ محدثین نے فن حدیث میں آپ کی قابلیت کا بارہا امتحان لیا مگر آپ ہمیشہ سرخرو رہے۔

امام بخاری نے بغداد جانے کا ارادہ کیا وہاں کے علماء کو آپ کی آمد کا پتا چلا تو انہوں نے آپ کا امتحان لینے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک سو (۱۰۰) احادیث کے اسناد و متون میں رد و بدل کر کے دس آدمیوں کے ذمہ لگایا کہ ہر شخص دس دس احادیث کو امام بخاری کے سامنے پیش کرے۔ جب آپ کے سامنے طے شدہ پروگرام کے تحت احادیث پیش کی گئیں تو آپ نے ”لا اذری“ فرما کر ہر شخص کی پیش کردہ احادیث سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تمام لوگ احادیث سنا چکے تو آپ نے ترتیب وار ہر شخص کی سنائی ہوئی احادیث کو اصل متن اور سند کے ساتھ سنا دیا تو حاضرین دنگ رہ گئے اور داد تحسین دیتے ہوئے آپ کی عظمت و فضیلت کا اعتراف کیا۔^{۱۸}

آپ کو تین لاکھ احادیث حفظ تھیں۔^{۱۹}

عبادت و ریاضت:

امام بخاری بڑے عابد و زاہد اور شب زندہ دار انسان تھے۔ ہر شب تہجد اور وتر کی تیرہ رکعتیں بلا ناغہ ادا کرتے۔ رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت کراتے۔ ہر رکعت میں بیس آیات تلاوت کر کے پورا قرآن کریم ختم کرتے۔ روزانہ آدمی رات کو اٹھ کر دس پارے تلاوت کرتے اور ایک قرآن کریم دن کے وقت ہر روز

تلاوت کرنا آپ کا معمول تھا۔^{۲۰}

نماز کا مل توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہو کر اپنی قمیص کا دامن اٹھایا اور شاگرد سے کہا کہ ذرا دیکھنا قمیص کے نیچے کیا ہے؟ شاگرد نے دیکھا تو قمیص کے نیچے شہد کی مکھی تھی جس نے آپ کے جسم پر سولہ سترہ جگہ ڈنگ لگایا تھا جس کی وجہ سے آپ کا جسم جگہ جگہ سے سوج گیا تھا۔ ابن مزیر نے دریافت کیا:

”جب پہلی مرتبہ آپ کو بھڑنے کا ٹھکانا تھا تو آپ نے نماز کیوں نہ توڑ دی؟“

آپ نے فرمایا:

”قرآن کریم کی جو سورت تلاوت کر رہا تھا اُس سے مجھے اتنا ذوق آ رہا تھا کہ مجھے تکلیف کا

احساس ہی نہ ہوا۔“^{۲۱}

زہد و تقویٰ:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ غیبت سے ہمیشہ کنارہ کش رہے۔ آپ فرمایا کرتے:

”مجھے توقع ہے کہ میرے نامہ اعمال میں ایک گناہ بالکل نہیں ہو گا اور وہ غیبت ہے۔ اس

بارے میں اللہ تعالیٰ میرا محاسبہ نہیں فرمائے گا۔“^{۲۲}

لذائذ دنیا اور عیش و عشرت سے ہمیشہ مجتنب رہے۔ غذائیت کم استعمال کرتے۔ عام طور پر دن بھر میں صرف دو یا تین بادام کھا کر گزارہ کر لیتے۔ چالیس سال تک آپ نے سالن کو ہاتھ نہیں لگایا، صرف خشک روٹی کے چھ لقمے تناول کر لیتے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے اطباء نے بتایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر انتڑیاں خشک ہو چکی ہیں۔^{۲۳}

دل کے غمی تھے۔ بعض دفعہ ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے۔ آپ کی ماہانہ آمدنی پانچ سو درہم تھی۔ یہ تمام رقم طلبہ پر خرچ کر دیتے۔^{۲۴}

اخلاقی:

امام بخاری بڑے حلیم بردبار اور خلیق انسان تھے۔ دوسروں کی عزت نفس کا حد درجہ خیال رکھتے۔ علی بن

منصور کہتے ہیں:

”ایک مرتبہ امام بخاری لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص کی داڑھی میں کوئی گندی چیز لگی ہوئی تھی۔ اس نے وہ گندگی داڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی۔ آپ نے لوگوں سے نظریں بچا کر چپکے سے اُسے اٹھا کر اپنی آستین میں چھپا لیا اور لوگوں کے جانے کے بعد اُسے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ اسی طرح آپ نے مسجد کی پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھا اور اُس شخص کو رسوائی سے بھی بچا لیا۔“^{۲۵}

تقدس و وقارِ علم:

آپ نے علم کی قدر و منزلت کا ہمیشہ پاس رکھا۔ ایک بار والی بخارا احمد ذہلی نے امام بخاری سے فرمائش کی کہ میرے صاحبزادوں کو گھر آکر پڑھا دیا کریں۔ آپ نے فرمایا:

”یہ علم، علم حدیث ہے۔ میں اسے ذلیل کرنا پسند نہیں کرتا۔ اگر بچوں کو پڑھانا ہے تو میرے درس میں بھجوا دیجئے۔“

والی بخارا نے کہا:

”میرے بیٹے درس میں آئیں تو انہیں علیحدہ پڑھایا کریں، عام لوگوں کے ساتھ ان کا پڑھنا مجھے گوارا نہیں۔“

آپ نے فرمایا:

”یہ علم میراثِ نبوی ہے، حضور کے کسی امتی کو اس کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔“

یہ جواب سن کر والی بخارا ناراض ہو گیا اور ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شہر بدر کر دیا۔^{۲۶}

اس واقعہ کو ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خلیفہ نے والی بخارا کو معزول کر دیا اور اُسے گدھے پر سوار کر کے پس دیوارِ زنداں کر دیا اور وہ انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ چند دن گزارنے کے بعد مر گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے اُس کی معاونت کی تھی وہ بھی آفات و بلا میں مبتلا ہو کر اپنے انجام کو پہنچے۔^{۲۷}

بخارا سے نکل کر آپ نے سمرقند جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں خرنگ نامی بستی میں قیام کیا۔ یہاں آپ نے یکم شوال المکرم ۲۵۶ھ کی چاند رات کو ۶۲ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔^{۲۸}

حضرت سیدی فقیہ اعظم قدس سرہ العزیز نے آپ کی تاریخ ولادت، تاریخ وصال اور مدت عمر کو یوں بیان کیا ہے:

بخاری کہ مقدم علماء شدہ

صحیحہ جس صحیح صحیحہا شدہ

بصدق تولد، بنور وفات

۲۵۶ھ

۱۹۲ھ

حمید آمدہ حملہ حین حیات

۶۲

بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں مقبولیت:

عبدالواحد طراویسی کہتے ہیں: مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ساتھ ہے۔ آپ کسی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ میں نے سلام پیش کیا۔ آپ نے جواب عنایت فرمایا۔ میں نے عرض کیا:

”حضور! کس کا انتظار ہے؟“

فرمایا:

”محمد بن اسماعیل (بخاری) کا۔“

عبدالواحد کہتے ہیں کہ چند روز بعد امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی۔ تحقیق کی تو پتا چلا کہ آپ کا اسی رات وصال ہوا تھا جس رات خواب میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تھی۔^{۲۹}

در نکات قبو:

امام بخاری کی تدفین ہوئی تو ایک طویل عرصہ تک آپ کی قبر سے کستوری کی مہک آتی رہی۔ لوگ دور

دراز سے زیارت کے لئے آتے اور قبر کی مٹی بطور تبرک لے جاتے۔^{۳۱}

تصانیف:

امام بخاری صاحب تصنیف بزرگ ہیں۔ حافظ ابن حجر نے درج ذیل تصانیف کے نام درج کئے ہیں:

۱۔ الجامع الصحيح (اسے بڑی شہرت و مقبولیت نصیب ہوئی)

۲۔ الادب المفرد (زیر نظر کتاب) ۳۔ رفع الیدین

۴۔ قراءت خلف الامام ۵۔ بر الوالدین

۶۔ تاریخ کبیر ۷۔ تاریخ اوسط

۸۔ تاریخ صغیر ۹۔ خلق افعال العباد

۱۰۔ کتاب الضعفاء ۱۱۔ جامع کبیر

۱۲۔ مسند کبیر ۱۳۔ تفسیر کبیر

۱۴۔ کتاب الاشریہ ۱۵۔ کتاب الہبہ

۱۶۔ اسامی الصحابة ۱۷۔ کتاب الوجدان

۱۸۔ کتاب المبسوط ۱۹۔ کتاب العلل

۲۰۔ کتاب الکنی ۲۱۔ کتاب الفوائد^{۳۲}

۲۲۔ قضايا الصحابة و التابعین۔ (آپ کی اولین تصنیف)^{۳۳}

الادب المفرد:

محدثین کرام نے اپنی تصنیف میں دیگر ابواب کے ساتھ ساتھ اخلاق و آداب کو بھی خصوصیت سے بیان کیا ہے۔ اسلامی اخلاق و آداب سے واقفیت اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہی امن و سکون اور محبت و بھائی چارے پر مبنی معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ سو قیام امن اور اصلاح معاشرہ کے لئے اصلاح اخلاق ضروری ہے جس کے لئے ہمیں اسوۂ نبوی سے رہنمائی ملتی ہے۔

دیگر محدثین کی طرح امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے بھی آداب و اخلاق کے ابواب کو اپنا جامع مہجہ کا جزو بنایا ہے لیکن موضوع کی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے "الادب المفرد" کے نام سے ایک مستقل کتاب تحریر کر

دی ہے جو عنوانات کے تنوع اور جامعیت کے اعتبار سے مفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اخلاق و آداب کے حوالے سے گونا گوں موضوعات پر ۶۴۴ ابواب قائم کئے ہیں جن میں ایک ہزار تین صد بابیں احادیث درج کی ہیں۔ کتاب کی اصل افادیت تو مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہوگی تاہم ایک طائرانہ جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ کتاب کی اہمیت کا کچھ نہ کچھ اندازہ ہو سکے۔

امام بخاری نے آداب و اخلاق کا آغاز حقوق والدین سے کیا ہے جس کی حقوق العباد میں سب سے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی نافرمانی کی وعید کے بارے میں ۲۴ ابواب قائم کئے ہیں۔ اسی طرح صلہ رحمی پر ۱۴ ابواب، سلام، مضامہ اور معانقہ کے حوالے سے ۴۲ ابواب اور استئذان (اجازت لے کر کسی کے پاں جانا) کے موضوع پر ستائیس ابواب باندھے ہیں۔ علاوہ ازیں چند اہم ابواب یہ ہیں۔

لوگوں کا شکر یہ ادا کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، کارخیر پر رہنمائی، مشاورت، اُلفت و محبت، حسن خلق، مزاح، سخاوت، طعنہ زنی، چغلی، عیب جوئی اور جھوٹی تعریف کی مذمت، غائبانہ محبت، اہل و عیال پر رحمت و شفقت، جانوروں پر رحم، باہمی اصلاح، گالی، قطع تعلقی، فضول خرچی سے اجتناب، مظلوم کی بددعا سے بچنا، عیادت مریض، بیماری باعث کفارہ گناہ، اچھی فال، بُری فال، چھینک، جہا ہی، مسلمان بھائی کا کھڑے ہو کر استقبال کرنا، آداب مجلس، مختلف اوقات و مقامات کی دعائیں، قبولیت دعا کے مواقع، دعا، استخارہ، آداب دعا، درود شریف، شرم و حیا، مہمان کا اکرام، ضیافت پر وہ پوشی، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام اور اچھے ناموں سے پکارنا وغیرہ۔

ہر چند کہ یہ کتاب آداب و اخلاق کے موضوع پر ہے تاہم بعض احادیث سے اہل سنت کے عقائد و معمولات کی بطور خاص تائید ہوتی ہے۔ ”مشی از خروارے“ ایک حدیث شریف پیش کی جاتی ہے:

عَدِيْتُ رَجُلًا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ: أَذْكُرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ۔

(الادب المفرد، باب ۲۳۷، حدیث ۹۶۴)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا، ایک شخص نے کہا، لوگوں میں سب سے زیادہ پیارے کو یاد کیجئے تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے باسمحمد کہہ کر (محبوب اکرم ﷺ کو) پکارا۔“

الغرض ”الادب المفرد“ اخلاق و آداب کے موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔ اس اہم کتاب کا اردو ترجمہ

فاضل جلیل عالم نبیل علامہ شاہ محمد چشتی زید مجدہ کے قلم سے پیش نظر ہے۔ موصوف پہلے بھی کئی کتابوں کا ترجمہ کر کے اہل علم و فضل سے داد تحسین وصول کر چکے ہیں۔ اُمید کہ یہ کتاب بھی مقبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مزید خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔

آمین بحاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ

محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

(صاحبزادہ) محمد محبت اللہ نوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ، مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ

صدر انجمن حزب الرحمن، مدیر اعلیٰ ماہنامہ نور الحبيب

بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا۔



حوالہ جات و حواشی

- ۱- حافظ ابن کثیر، الوفا، ۷۷۷ھ، البدایہ والنہایہ، المكتبة العصریہ بیروت، ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء، جلد ۷، صفحہ ۲۳۹۔
- ۲- ایضاً
- ۳- ذہبی، حافظ شمس الدین محمد بن احمد، ۷۷۸ھ، سیر اعلام النبلاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۲ء، جلد ۸، صفحہ ۵۳۷۔
- ۴- حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی، ہدی الساری، ادارة الطباعة المنیریہ، مصر، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳۔
- ۵- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۱۲۳۹ھ، ہستان المحدثین، مجتبیٰ دہلی، صفحہ ۱۰۰۔
- ۶- ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳۔
- ۷- شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ۱۰۵۲ھ، اشعة اللمعات، نول کشور، لکھنؤ، جلد ۱، صفحہ ۹۔
- ۸- سیر اعلام النبلاء، جلد ۸، صفحہ ۵۵۹۔
- ۹- البدایہ والنہایہ، جلد ۷، صفحہ ۲۴۰ / سیر اعلام النبلاء، جلد ۸، صفحہ ۵۳۷ / اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹۔
- ۱۰- ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی، ۵۹۷ھ، المتنظم فی تاریخ الملوك والامم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۱۲، صفحہ ۱۱۵۔
- ۱۱- اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹۔
- ۱۲- ایضاً
- ۱۳- ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳۔
- ۱۴- المتنظم، جلد ۱۲، صفحہ ۱۱۵ / البدایہ والنہایہ، جلد ۷، صفحہ ۲۴۰۔

- ۱۵- اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹
- ۱۶- امام مزنی، جمال الدین، یوسف بن عبدالرحمن، تہذیب الکمال، دارالکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۸، صفحہ ۵۶۳
- ۱۷- ابوزکریا، یحییٰ بن اشرف نووی، م ۶۷۶ھ، شرح السنوی علی البعاری، مطبوعہ مع الشروح البعاری، ادارہ الطباعة المنیریہ، مصر، صفحہ ۷
- ۱۸- ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۲۰۰
- ۱۹- ایضاً صفحہ ۲۰۱
- ۲۰- خطیب بغدادی، حافظ ابوبکر احمد بن علی، ۳۶۳ھ، تاریخ بغداد، بیروت، جلد ۲، صفحہ ۱۲
- ۲۱- ایضاً
- ۲۲- سیر اعلام النبلاء، جلد ۸، صفحہ ۵۵۶، تہذیب الکمال، جلد ۸، صفحہ ۵۶۰
- ۲۳- اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹
- ۲۴- سیر اعلام النبلاء، جلد ۸، صفحہ ۵۶۰
- ۲۵- ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۶
- ۲۶- بستان المحدثین، صفحہ ۱۰۲
- ۲۷- اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹
- ۲۸- احمد بن محمد قسطلانی، ۹۲۳ھ، ارشاد الساری، مصر، جلد ۱، صفحہ ۴۵
- ۲۹- فقیر اعظم م ۱۹۸۳ء، دیوان نور، مقبول عام پریس لاہور، صفحہ ۲۷
- ۳۰- بستان المحدثین، صفحہ ۱۰۳
- ۳۱- اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۱۲، ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۴۵
- ۳۲- ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۲۰۳، ۲۰۵
- ۳۳- ہدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳، اشعة اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹



۱۔ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى (فَرَمَانِ الْهَى)

ارشاد خداوندی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ

”ہم نے انسان کو وصیت کی کہ اپنے والدین سے اچھا برتاؤ کیا کرے۔“

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ حَامِدٍ بْنُ هُرُونِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْبَيْزَارِ فِي قِرَاءَةٍ عَلَيْهِ فَأَقْرَبَهُ، قَدِمَ عَلَيْنَا حَاجًّا صَفَرِ سَنَةِ سَبْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَلِيلِ بْنِ خَالِدِ بْنِ حُرَيْثٍ الْبُخَارِيُّ الْكَرْمَانِيُّ الْعَبْقَسِيُّ الْبَزَارُ سَنَةَ الثَّانِي عَشْرِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَحْنَفِ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ:

۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَّارِ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأُمًّا بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا“ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”ثُمَّ بِرُ الْوَالِدَيْنِ“ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَزِدُّتُهُ لَزَادَنِي.

ترجمہ: امام بخاری علیہ الرحمہ کی روایت کے مطابق حدیث کے آخری راوی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا کام کون سا لگتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے وقت پر نماز کی ادائیگی۔“ میں نے پوچھا کہ نماز کے بعد کون سا عمل اللہ کو اچھا لگتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے والدین سے بھلائی کرنا۔“ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ تینوں عمل بتا دیے اور اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بتاتے جاتے۔

۲۔ اَدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ”والد کو راضی کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور والد ناراض ہو جائے اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔“

۲۔ بَابُ بَرِّ الْأُمِّ (ماں سے نیکی)

۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَبْرُؤُ؟ قَالَ: (أُمُّكَ) قُلْتُ: مَنْ أَبْرُؤُ؟ قَالَ: أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلَا اقْرَبَ.

ترجمہ: حضرت ابو عاصم نے اپنے دادا حکیم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: بھلائی اور خیر خواہی سب سے زیادہ کس سے کروں؟ آپ نے فرمایا: ”والدہ سے۔“ میں نے دوبارہ یہی سوال دہرایا تو آپ نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ کا جواب یہی تھا لیکن جب چوتھی مرتبہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ”سب سے زیادہ خیر خواہی کے لائق تمہارا باپ ہے اور پھر درجہ ۴۔“

قربانی رشتہ داروں سے خیر خواہی کرتے رہو۔“

۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ

بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي خَطَبْتُ امْرَأَةً فَأَبَتْ أَنْ

تُنِكَحَنِي وَخَطَبْتُهَا غَيْرِي فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُنِكَحَهُ، فَنَرْتُ عَلَيْهَا فَقَتَلْتُهَا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: أُمُّكَ

حَيَّةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: تَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، وَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ مَا اسْتَطَعْتَ. فَذَهَبْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ: لِمَ سَأَلْتَهُ عَنْ حَيَاةِ امْرَأَةٍ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بَرِّ الْوَالِدَةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر بتایا: میں نے ایک

عورت سے نکاح کرنے کیلئے کہا تو اس نے انکار کر دیا لیکن ایک اور آدمی نے اس سے نکاح کرنے کو کہا تو وہ نو

نکاح کے لئے تیار ہو گئی۔ مجھے اس بات پر غیرت آئی تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اب آپ بتائیں کہ میرے

توبہ کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا: تمہاری ماں زندہ ہے؟

۳۔ بابُ برِّ الْأَعْبَابِ (باپ سے بھلائی کرنا)

رَحَدْنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ. عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْقَيْسِيِّ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ وَالِدَانِ مُسْلِمَانِ، يُصْبِحُ إِلَيْهَا مُحْتَسِبًا، إِلَّا فَتَحَ لَهُ اللَّهُ بَابَيْنِ

يَعْنِي مِنَ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ وَاحِدٌ، فَوَاحِدٌ وَإِنْ أَغْضِبَ أَحَدَهُمَا لَمْ يَرْضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ قِيلَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ، قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جس مسلمان کے والدین مسلمان ہوں اور وہ ثواب کی نیت سے ان کی خدمت میں جائے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے کے لئے اس کی خاطر دو دروازے کھول دیتا ہے اور اگر ان میں سے ایک موجود ہو تو (اس سے اچھا سلوک کرنے پر) ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر اس نے والدین میں سے ایک کو ناراض کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک وہ انہیں راضی نہ کرے۔ کہا گیا کہ اگرچہ وہ اس پر زیادتی ہی کیوں نہ کریں؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ اس پر زیادتی ہی کیوں نہ کر لیں۔

۵۔ بَابُ لَيْنِ الْكَلَامِ لِوَالِدَيْهِ (والدین سے نرم گفتاری)

۸۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَخْرَاقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي طَيْسَلَةُ بْنُ مَيَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ، فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا أَرَاهَا إِلَّا مِنَ الْكِبَائِرِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكِبَائِرِ. هُنَّ تِسْعٌ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَفْسَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالْحَادِثُ فِي الْمَسْجِدِ، وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ، وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ. قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: اتَّفَقُوا مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ! قَالَ أَحْيِ وَالِدَكَ؟ قُلْتُ: عِنْدِي أُمِّي، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَوْ أَكُنْتُ لَهَا الْكَلَامَ، وَأَطَعْتُهَا الطَّعَامَ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ، مَا اجْتَنَبْتُ الْكِبَائِرَ.

ترجمہ: حضرت طیسلہ بن میاس کہتے ہیں کہ میں نجدہ (سردار خوارج) کے ساتھیوں کے ہمراہ تھا تو مجھ سے ایسے گناہ ہوئے جنہیں میں کبیرہ گناہوں میں سے گنتا ہوں۔ میں نے اس پریشانی کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا! کبیرہ کسے سمجھتے ہو؟ میں نے کہا یہ یہ ہیں۔ انہوں نے کہا! یہ تو کبیرہ گناہ شمار نہیں ہوتے۔ کبیرہ گناہ تو یہ نو ہوتے ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (ذات صفات میں) کسی شخص کو قتل کرنا، جاری جنگ میں بھاگ کھڑا ہونا، کسی شریف عورت کو تہمت لگانا، سود کھانا، کسی یتیم کا مال کھانا، مسجدوں میں بے دینی کے کام کرنا، کسی پر جادو کرنا اور والدین کا اولاد کی نافرمانی پر رونا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا! کیا

تمہیں دوزخ سے ڈر لگتا ہے اور جنت میں جانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا! بخدا میں جنت میں جانے کا خواہش مند ہوں۔ اس پر انہوں نے دریافت کیا! یہ بتاؤ کہ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ میں نے کہا! صرف والدہ موجود ہے۔ وہ کہنے لگے! تو بس پھر اپنی والدہ سے باادب بولا کرو اور ہر وقت اسے کھانا وغیرہ کھلاتے رہا کرو پھر کبیرہ گناہوں سے بچ کر رہو تو سیدھے جنت میں جاؤ گے۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: وَاجْتَفِضَ لَهُمَا جَنَاحُ الدَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ. قَالَ: لَا تَمْنَعُ مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّاهُ.

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آیت مبارکہ

وَاجْتَفِضَ لَهُمَا جَنَاحُ الدَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ.

”اور ان (والدین) کیلئے عاجزی کا بازو بچھا‘ نرم دلی سے اور عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسے انہوں نے مجھے چھٹ پن میں پالا۔“

کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جو بات انہیں پسند ہو اس کی مخالفت نہ کرو۔

۶۔ بَابُ جَزَاءِ الْوَالِدَيْنِ (والدین کی مہربانی کا بہتر بدلہ دینا)

۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ، إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا، فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”والد سے بہتر معاملہ ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر وہ کسی کا غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

۱۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عَمْرٍ، وَرَجُلٌ يَمَانِيٌّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، حَمَلٌ أُمُّهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ يَقُولُ:

إِنِّي لَهَا بِعِيرُهَا الْمَذْكُورُ إِنْ أَدْعِرْتُ رَكَابَهَا لَمْ أَدْعُرْ

ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ عَمْرٍ أَتَرَانِي جَزَيْتُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا بِزُفْرَةٍ وَاحِدَةٍ. ثُمَّ طَافَ ابْنُ عَمْرٍ لَأَتِيَ الْمَقَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ أَبِي مُوسَى إِنْ كُلَّ رُكْعَتَيْنِ تُكْفِّرَانِ مَا أَمَامَهُمَا.

ترجمہ: حضرت سعید بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ ایک یمنی شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا ہے اپنی والدہ کو پیٹھ پر اٹھا رکھا ہے اور طواف کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

”میں اپنی والدہ کے لئے فرمانبردار اونٹ کی طرح اطاعت کر رہا ہوں اگر اونٹ کی سواریوں کو کسی وجہ سے خوفزدہ کر بھی دیا جائے تو میں خوف نہیں کروں گا۔“

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا! اے ابن عمر! میں اپنی والدہ کا حق ادا کر رہا ہوں؟ انہوں نے کہا صرف اتنے سے کام نہیں چلے گا یہ تم نے ایک سانس کا بدلہ بھی نہیں دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کرتے ہوئے مقام ابراہیم پر آئے دو نفل ادا کئے اور کہنے لگے: اے ابن ابی موسیٰ! یہ دو نفل پچھلے سب گناہ مٹانے کے لئے کافی ہیں۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَسْتَحْلِفُهُ مَرَّانًا، وَكَانَ يَكُونُ بِدِي الْحُلَيْفَةِ: فَكَانَتْ أُمُّهُ فِي بَيْتٍ وَهُوَ فِي آخَرٍ. قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَقَفَ عَلَى بَابِهَا فَقَالَ: االسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا أُمَّتَاهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَتَقُولُ: وَعَلَيْكَ يَا بَنِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَيَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا. فَتَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا بَوَّيْتَنِي كَبِيرًا ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ صَنَعَ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جن کو مروان (مدینہ میں) قائم مقام بنایا کرتے تھے وہ ذوالحلیفہ میں ہوتے تھے خود ایک علیحدہ مکان میں تھے اور والدہ الگ مکان میں۔ جب کہیں نکلنے کا ارادہ ہوتا تو والدہ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور یوں کہتے: اے ماں! میں سلام کہتا ہوں آپ پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ وہ یہ دعا دیتیں: اے بیٹے! تم بھی سلامت رہو تجھے بھی اللہ کی رحمت اور برکتیں نصیب ہوں۔ یہ دوبارہ کہتے: آپ پر اللہ رحم کرے کیونکہ آپ نے مجھے بچپن کے مشکل وقت میں پالا تھا۔ ماں کہتیں: بیٹے اللہ تم پر رحم کرے کیونکہ تم نے بڑا ہو کر مجھ سے بہتر معاملہ کر دکھایا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب واپس والدہ کے پاس آتے تو دوبارہ ایسے ہی کرتے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (ﷺ) يَبَايِعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ، وَتَرَكَ أَبُوهُ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: "ارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأَضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا."

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں ہجرت کیلئے بیعت کرنے حاضر ہوا لیکن والدین کو روتے چھوڑ آیا۔ آپ نے فرمایا: "تم اپنے والدین کو ناراض کر کے ہجرت کرنا چاہتے ہو؟ ابھی واپس جاؤ اور انہیں ایسے ہی خوش کرو جیسے انہیں رلایا تھا۔ وہ اجازت دیں گے تو ہجرت کرنا۔"

۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُذَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ. أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَكِبَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى أَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَإِذَا دَخَلَ أَرْضَهُ صَاحَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، يَا أُمَّتَاهُ. تَقُولُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا بَوَّزْتَنِي كَبِيرًا. قَالَ مُوسَى: كَانَ اسْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو.

ترجمہ: حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امِ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کے غلام ابو مرثہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار ہو کر عقیق میں ان کے گھر گیا۔ آپ گھر پہنچ کر بلند آواز سے بولے: اے میری ماں! تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ انہوں نے کہا بیٹے! تجھ پر بھی سلام اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم کرے کیونکہ آپ نے بچپن کی کٹھن گھڑیوں میں مجھے پالا تھا۔ انہوں نے بھی یہی دعا دی اور کہا: اللہ تمہیں بہتر اجر دے اور تم سے راضی ہو کیونکہ بڑے ہو کر تم نے بھی حق ادا کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھا۔

۷۔ بَابُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ (والدین کی نافرمانی)

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِكَبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكَبِّرًا: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ مَا

زَالٍ يُكَوِّرُهَا حَتَّى قُلْتُ: لَيْتَهُ سَكَّتْ.

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟“ (آپ نے تین مرتبہ فرمایا) کہنے لگے: یا رسول اللہ! ضرور بتائیے! آپ نے فرمایا: ”اللہ سے شرک کرنا اور والدین کے ساتھ نافرمانی کرنا۔“ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اٹھے اور مزید فرمایا: ”سنو! جھوٹ بولنا بھی بڑا گناہ ہے۔“ پھر حضور ﷺ بار بار اسے دہراتے رہے میں نے دل میں کہا: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَتَابِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَغِيرَةِ: اُكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَرَّادٌ: فَأَمَلِي عَلَى وَكْتُبْتُ بِيَدِي: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَنْهَى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَعَنْ قِيلَ وَقَالَ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی حضرت وریاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات مجھے لکھ بھیجیں۔ حضرت وریاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر میں نے اپنے ہاتھ سے یہ لکھا: میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ آپ سوالات کی کثرت سے منع فرماتے تھے مال ضائع کرنے سے روکتے تھے اور بے فائدہ گفتگو سے منع فرماتے تھے۔

۸۔ بَابُ لَعْنِ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ (والدین کو لعنت کرنے پر اللہ کی لعنت)

۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: هَلْ خَصَّكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً؟ قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي. ثُمَّ أَخْرَجَ صَحِيفَةً لَمَّا دَا فِيهَا مَكْتُوبٌ لَعْنِ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ. لَعْنِ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ. لَعْنِ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعْنِ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدَّثًا.

ترجمہ: حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسی خاص بات تم سے کہی ہے جو اور کسی سے نہیں فرمائی تو آپ نے کہا صرف مجھے یہ ارشاد فرمایا ہے جو

میری تلوار کے میان میں ہے۔ پھر یہاں سے ایک رقعہ نکالا تو دیکھا گیا اس میں لکھا تھا: اللہ اس پر لعنت کرے جو اللہ کا نام ذکر کئے بغیر جانور ذبح کرتا ہے اللہ اسے لعنت کرتا ہے جو (زمین پر قبضہ کیلئے) زمین کی نشانی کو چرا لیتا ہے اللہ تعالیٰ والدین پر لعنت بھیجنے والے کو لعنت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھی لعنت کرتا ہے جو ظالم کی مدد کرتا ہے اور اسے تحفظ دیتا ہے۔

۹۔ بَابُ يَبْرُ وَالِدِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ مُعْصِيَةً (جب تک گناہ کا امکان نہ ہو والدین سے بھلائی کرو)
 ۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ الْبَصْرِيُّ، لَقِيْتُهُ بِالرَّمْلَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْعٍ: لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعَتْ أَوْ حُرِّقَتْ. وَلَا تَرْكُنْ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ مُتَعَمِّدًا وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ. وَلَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. وَأَطِعْ وَالِدَيْكَ. وَإِنْ أَمْرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاكَ فَأَخْرِجْ لَهُمَا. وَلَا تَنَازِعَنَّ وَلَاةَ الْأَمْرِ، وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّكَ أَنْتَ لَا تَقْدِرُ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكْتَ وَفَرَّ أَصْحَابُكَ. وَأَنْفِقْ مِنْ طَوْلِكَ عَلَى أَهْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ حَصَاكَ عَلَى أَهْلِكَ وَأَخْفِهِمْ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نو چیزوں کی وصیت کی تھی: ”اللہ کا شریک نہ بناؤ خواہ اس سلسلے میں تمہارے ٹکڑے ہو جائیں یا تمہیں جلا دیا جائے“ جان بوجھ کر فرض نمازیں نہ چھوڑو کیونکہ جو نماز ترک کر دے گا میں اس کا ذمہ دار نہ بنوں گا“ شراب نہ پیو کیونکہ ہر بُرائی اسی سے جنم لیتی ہے والدین کی اطاعت کرتے رہو اور اگر اس سلسلے میں وہ تمہیں دنیا سے چلے جانے کا بھی کہیں تو ان کے کہنے پر نکل جاؤ اپنے حکمرانوں سے نہ لڑو اگرچہ تم حق پر ہو جنگ کی بھیڑ میں راہ فرار اختیار نہ کرو اگرچہ تمہارے دوست فرار ہو جائیں اور تم ہلاک بھی ہو جاؤ جتنا ممکن ہو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اپنے اہل خانہ پر لاشی نہ اٹھاؤ اور انہیں اللہ سے ڈراتے رہو۔“

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بِنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ أَبَايَعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ الْوَدَّيْنِ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأُطِيعْكُمَا كَمَا أَبَايَعْتُمَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کی: میں والدین کو روتے چھوڑ کر ہجرت کے لئے بیعت کرنے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”واپس چلے جاؤ اور جیسے انہیں رلایا ہے ویسے ہی ہٹاؤ۔“

۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الْجِهَادَ: فَقَالَ أَحَى وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ ”فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ“

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس جہاد میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟“ اس نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: تم ان کی خدمت کرو تمہارے لئے یہی جہاد ہے۔

۱۰۔ بَابُ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ (والدین کی موجودگی میں جنت سے محرومی)

۲۱۔ حَدَّثَنَا: خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ؟ قَالَ: ”مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ“

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ”ایسا شخص ذلیل ہو۔“ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کس کے بارے میں فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ میں اس شخص کے بارے میں کہہ رہا ہوں جسے بڑھاپے کی حالت میں والدین کی خدمت کا موقع ملے اور وہ پھر بھی دوزخ میں چلا جائے۔“

۱۱۔ بَابُ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ زَادَ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ (والدین کی بھلائی کرنے پر عمر میں اضافہ)

۲۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ زَيْدَانَ بْنِ قَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ. زَادَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي عُمْرِهِ

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے والدین سے بھلائی کرے

اسے مبارک ہو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت فرما دیتا ہے اور وہ بڑھ جاتی ہے۔“

۱۲۔ بَابُ لَا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ الْمُشْرِكِ (باپ مشرک ہو تو اس کیلئے دعائے مغفرت نہ کرے)

۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا فَتَسَخَّطْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَرَاءَةِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ (تا) كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

”اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور نہ انہیں

جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی کا بازو بچھانا نرم دلی سے اور عرض

کرنا اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹ پن میں پالا۔“

اس آیت سے منسوب ہو چکی ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ

مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

”نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں

کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔“

نوٹ: پہلی آیت میں تو یہ آگیا تھا کہ والدین حالت کفر میں ہوں یا مومن ان کے بارے میں اُف بھی نہیں

کہنا چاہئے لیکن دوسری آیت میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ وہ حالت کفر میں ہوں تو ان کے لئے بخشش کی دعا

نہ کیا کرو یعنی رعایت رحم ختم کر دی گئی ہے۔ (۱۲ شاہ محمد چشتی)

۱۳۔ بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ (مشرک والد سے بھلائی)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ

بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى. كَانَتْ أُمِّي حَلَفَتْ أَنَّ لَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ حَتَّى أَفَارِقَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِنْ جَاهِدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا. وَالثَّانِيَةُ إِنِّي كُنْتُ أَخَذْتُ سَهْمًا أَعْجَبَنِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَبْ لِي هَذَا. فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ.

وَالثَّلَاثَةُ: إِنِّي مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْسِمَ مَالِي أَفَأُوصِي بِالنِّصْفِ؟ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ: الثَّلَاثُ؟ فَسَكَتَ فَكَانَ الثَّلَاثُ بَعْدَهُ جَائِزًا. وَالرَّابِعَةُ إِنِّي شَرِبْتُ الْخَمْرَ مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أُنْفَى بِلَحْيِي جَمَلٍ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ.

ترجمہ: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں چار آیات میرے حق میں نازل ہوئی تھیں کیونکہ میری والدہ نے میرے بارے میں قسم کھائی تھی کہ جب تک محمد (ﷺ) کو چھوڑ نہیں دیتے میں نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ ہی پیوں گی اس پر یہ ارشاد الہی ہوا!

وَإِنْ جَاهِدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا.

”اور اگر وہ دونوں تم سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائیں ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو

ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور ان کی راہ چل۔“

دوسرے یہ کہ میں بڑی عمدہ تلوار رکھتا تھا تو ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی (ان کے

پاس تلوار دیکھ کر) یا رسول اللہ! یہ مجھے دے دیجئے اس پر یہ آیت اتری!

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ.

”اے محبوب! تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں۔“

تیسرے یہ کہ میں بیمار ہوا تو حضور ﷺ میری بیمار پرسی کو تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

میں اپنا مال (ترکہ) تقسیم کرنا چاہتا ہوں تو کیا میں آدھا مال تقسیم کرنے کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا

”نہیں۔“ میں نے پوچھا کہ تیسرے حصے کی وصیت کروں؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے چنانچہ اس کے بعد تیسرے حصے کی وصیت جائز ہو گئی۔ چوتھے یہ کہ میں نے انصار کے ساتھ مل کر شراب پی لی تو ان میں سے ایک نے میری ناک پر اونٹ کا جبرادے مارا میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کر دی تو اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهَا: لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ.

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میری والدہ مجھ سے کچھ لینے کی خاطر میرے پاس آئیں حضور ﷺ کا عہد مبارک تھا میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا میں ان کی ضرورت پوری کر سکتی ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ (حالانکہ وہ اس وقت حالت شرک میں تھیں۔) ابن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ نے انہی کے حق میں اتاری تھی۔

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ.

”جو دینی معاملات میں تم سے جھگڑے نہیں ان سے تمہیں اللہ تعالیٰ نہیں روکتا۔“

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُلَّةً سِيرَاءَ تَبَاعٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغِ لِهَذِهِ قَالِبُسَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ. قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا كُلُّ مَنْ رَسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ. فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسَهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكُهَا سَبْعًا. وَلَكِنْ تَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَارْسَلْ بِهَا عُمَرَ إِلَى أَخِي لَهْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دھاری دار ریشم ملا لباس لایا اور دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! یہ خرید لیجئے جمعہ کے دن پہنا کیجئے اور وفد آنے پر بھی پہننے کا کام دے

گا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔“ ان لباسوں میں سے آپ کے پاس کچھ لباس آئے تو ان میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ نے تو منع فرما دیا تھا اس لئے کیسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا کہ ”میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دیا“ میں نے اس لئے دیا ہے کہ یا تو اسے بیچ لو یا کسی حق دار کو دے دو۔“ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لباس مکہ میں اپنے بھائی کو بھیج دیا جو ابھی اسلام نہ لائے تھے۔

۱۴۔ بَابُ لَا يَسْبُ وَالِدِيْهِ (اپنے والدین کو گالی نہ دو)

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدِيْهِ فَقَالُوا: كَيْفَ يَشْتِمُ؟ قَالَ يَشْتِمُ الرَّجُلُ، فَيَشْتِمُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”والدین کو گالی دینا“ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔“ لوگوں نے عرض کیا کوئی گالیاں کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب وہ کسی کو گالیاں دے گا تو وہ بھی اس کے والدین کو گالیاں دے گا۔“

۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ يَزْعُمُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ عِيَّاضٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: مِنَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَسْتَسِبَّ الرَّجُلُ لَوَالِدِهِ.

ترجمہ: حضرت عروہ بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو یہ کہنا سنا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والد (یا والدہ) کو گالی دلوائے۔

۱۵۔ بَابُ عُقُوبَةِ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ (والدین کی نافرمانی پر سزا)

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةُ، مَعَ مَا يَذْخُرُ لَهُ مِنَ الْبُخْلِ وَطَبِيعَةِ الرَّحِمِ.

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم و ستم اور رشتہ دار

توڑنے کے علاوہ ایسا کوئی گناہ کا کام نہیں جو اس لائق ہو کہ اس کے کرنے والے کو دنیا اور آخرت میں جلد سزا مل جائے۔“

۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي الزَّانَا وَشَرِبِ الْخَمْرِ وَ الشَّرِكِ؟ قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ الْفَوَاحِشُ. وَفِيهِنَّ الْعُقُوبَةُ إِلَّا أَنْبَكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ الشَّرْكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعُقُوبُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَكَيِّفًا فَاحْتَفَزَ قَالَ وَالزُّورُ.

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ زنا، شراب خوری اور چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ ہم نے عرض کی! اللہ و رسول ﷺ جانیں۔ آپ نے فرمایا کہ ”یہ بہت بُرے کام ہیں اور ان میں سزا ہوتی ہے۔ میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ یہ اللہ سے شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی ہوتے ہیں۔“ آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے فوراً اٹھے اور فرمایا ”اور جھوٹ بولنا بھی۔“ (یہ بھی پہلے دو میں شامل ہے)۔

۱۶۔ بَابُ بُكَاءِ الْوَالِدَيْنِ (والدین کا ایذا رسائی پر رونا)

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَخْرَاقٍ، عَنْ طَيْسَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: بُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوبِ وَالْكَبَائِرِ.

ترجمہ: حضرت طیسلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرمانے لگے: اولاد کی طرف سے رنج پہنچنے پر والدین کا رونا نافرمانی شمار ہوتا ہے اور بڑے گناہوں میں شامل ہے۔

۱۷۔ بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ (والدین کی دعاء)

۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُضَّالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَهُنَّ، لَا شَكَّ لِهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا.

ترجمہ: حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں بلاشبہ قبول ہو جاتی ہیں، ظلم سے تنگ آ کر دعا کرنے والے کی دعا، مسافر

کی دعا اور والدین کی اپنے بیٹے (بیٹیوں) کے لئے بدعا۔“

۳۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ، أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَكَلَّمُ مَوْلُودٌ مِنَ النَّاسِ فِي مَهْدٍ إِلَّا عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَاحِبُ جُرَيْجٍ؟ قَالَ فَإِنَّ جُرَيْجًا كَانَ رَجُلًا رَاهِبًا فِي صَوْمَعَةٍ لَهُ، وَكَانَ رَاعِيًا بَقَرًا يَأْوِي إِلَى أَسْفَلِ صَوْمَعَتِهِ. وَكَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ تَخْتَلِفُ إِلَى الرَّاعِي. فَاتَتْ أُمَّهُ يَوْمًا فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ: وَهُوَ يُصَلِّي: فَقَالَ: فِي نَفْسِهِ، وَهُوَ يُصَلِّي: أُمِّي وَصَلَاتِي. فَرَأَى أَنَّ يُؤَثِّرُ صَلَاتَهُ. ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّانِيَةَ. فَقَالَ فِي نَفْسِهِ: أُمِّي وَصَلَاتِي. فَرَأَى أَنَّ يُؤَثِّرُ صَلَاتَهُ ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّالثَةَ. فَقَالَ: أُمِّي وَصَلَاتِي. فَرَأَى أَنَّ يُؤَثِّرُ صَلَاتَهُ. فَلَمَّا لَمْ يُجِبْهَا قَالَتْ: لَا أَمَّاكَ اللَّهُ يَا جُرَيْجُ حَتَّى تَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمُؤْمِسَاتِ. ثُمَّ انْصَرَفَتْ. فَاتَتْ الْمَلِكُ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ وَلَدَتْ. فَقَالَ: مِمَّنْ؟ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَصَاحِبُ الصَّوْمَعَةِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: أَهْدِ مَوَاصِصَ صَوْمَعَتِهِ وَاتَّوْنِي بِهِ. فَضَرَبُوا صَوْمَعَتَهُ بِالْفُتُوسِ حَتَّى وَقَعَتْ فَجَعَلُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ. فَمَرَّ بِهِ عَلَى الْمُؤْمِسَاتِ فَرَأَيْنَ قُبَسًا، وَهُنَّ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فِي النَّاسِ. فَقَالَ الْمَلِكُ: مَا تَزْعُمُ هَذِهِ؟ قَالَ: مَا تَزْعُمُ؟ قَالَ: تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا مِنْكَ. قَالَ: أَنْتِ تَزْعُمِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: أَيْنَ هَذَا الصَّغِيرُ؟ قَالُوا هُوَ ذَا فِي حَجَرِهَا. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الْبَقَرِ. قَالَ الْمَلِكُ: أَتَجْعَلُ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مِنْ فِضَّةٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَا نَجْعَلُهَا؟ قَالَ: رُدُّوْهَا كَمَا كَانَتْ قَالَ: فَمَا الَّذِي تَبَسَّمْتَ؟ قَالَ: أُمُّرًا عَرَفْتُهُ أَدْرَكْنِي دَعْوَةُ أُمِّي. ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ ”لوگوں کے کسی بچے نے گود میں بولنا شروع نہیں کیا البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صاحب جریج نے گفتگو کی تھی۔“ عرض کی گئی یا رسول اللہ! صاحب جریج کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ ایک عبادت گزار شخص تھا، اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ ایک گائے چرانے والا اس کے عبادت خانہ کے قریب ہی ٹھہرا کرتا تھا۔ قریبی دیہات کی ایک عورت کبھی کبھی اس شخص کے پاس آتی۔ ایک دن راہب کی ماں آئی اور اس نے آواز دی: اے جریج! راہب حالت نماز میں تھا اس

نے دل میں کہا میں نماز میں ہوں اور ماں بھی آگئی ہے (کیا کروں؟) اس نے سوچا کہ اپنی نماز جاری رکھوں وہ پھر زور سے بولی تو اس نے دل میں کہا کہ ایک طرف نماز ہے تو دوسری طرف ماں اس نے پھر یہی خیال کیا کہ اپنی نماز پڑھتا رہوں ماں تیسری مرتبہ چلائی تو اس نے پھر وہی خیال کیا اور نماز جاری رکھی۔ اس پر ماں نے کہا: اے جرتج! تم بدکار عورتوں کا منہ دیکھے بغیر نہ مرو یہ کہہ کر وہ واپس چلی گئی۔ (فاحشہ حاملہ ہوئی) اور اس بدکار عورت نے بچہ جنا تو بادشاہ کے پاس لائی گئی۔ اس نے پوچھا: یہ کس باپ کا ہے؟ بدکار عورت نے کہا جرتج کا ہے۔ بادشاہ نے کہا: وہی عبادت خانہ والا؟ عورت نے کہا: ہاں! بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ اس کی عبادت گاہ گرا دو اور میرے پاس پکڑ لاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے ہتھوڑوں سے چوٹیں لگائیں تو وہ گر گیا، انہوں نے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے اور وہاں لے چلے راستے میں وہ بدکار عورتیں کھڑی تھیں اس نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیا۔ وہ بھی ہجوم میں اسے دیکھ رہی تھیں۔ بادشاہ نے جرتج سے پوچھا: یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ جرتج نے کہا: کیا کہتی ہے؟ بادشاہ نے کہا وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ بچہ تجھ سے ہے، راہب نے عورت کے پاس جا کر کہا: تم میرا نام لے رہی ہو؟ کہنے لگی ہاں! راہب نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: اس کی گود میں ہے، راہب نے بچے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: تمہارا باپ کون ہے؟ تو اس نے کہا گائیں چرانے والا۔ اس پر بادشاہ نے (شرمندہ ہو کر) کہا: ہم تمہاری عبادت گاہ سونے کی نہ بنا دیں؟ راہب نے کہا: نہیں! بادشاہ نے کہا تو پھر چاندی کی بنا دیں؟ راہب نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا: پھر کیسی بنائیں؟ اس نے کہا: ویسی ہی جیسے پہلے تھی۔ بادشاہ نے کہا تم (راستے میں) مسکرائے کیوں تھے؟ راہب نے کہا: ایک بات تھی جسے میں ہی جانتا ہوں، یہ تو میری بددعا کا اثر ہے اور پھر اس کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔“

۱۸۔ بَابُ عَرَضِ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأُمِّ النَّصْرَانِيَّةِ (نصرانی ماں کو اسلام کی دعوت دینا)

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السَّخِيمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا سَمِعَ بِي أَحَدٌ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ إِلَّا أَحَبَّنِي. إِنَّ أُمَّيْ كُنْتُ أُرِيدُهَا عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالِي: فَقُلْتُ لَهَا قَابَتْ. فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ لَهَا. فَدَعَا. فَاتَيْتُهَا وَقَدْ أَجَانَتْ عَلَيْهَا الْبَابَ. فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَسْلَمْتُ. فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلِأُمِّي. فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأُمُّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَى النَّاسِ.

ترجمہ: حضرت ابو کثیر رحمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری بات جس نے بھی سنی ہے وہ میرا دوست بن گیا ہے خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی میں اپنی ماں کے اسلام لانے کا ارادہ کرتا تھا لیکن وہ انکار کر دیتیں پھر میں نے دوبارہ دعوت دی تو اس نے پھر انکار کر دیا میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری والدہ کے لئے دعا فرمائیے۔ انہوں نے دعا فرمائی۔ میں والدہ کی خدمت میں پہنچا اس نے دروازہ بند کر رکھا تھا میری والدہ اندر سے کہنے لگی: اے ابو ہریرہ! میں اسلام لے آئی ہوں۔ میں نے جھٹ نبی کریم ﷺ کو اطلاع دے دی اور عرض کی کہ میری ماں اور میرے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا کی کہ ”الہی! ابو ہریرہ اور اس کی ماں تیرے بندے ہیں انہیں لوگوں کی نظر میں ہر دلعزیز کر دے۔“

۱۹۔ بَابُ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا (والدین کی موت کے بعد ان سے بھلائی)

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ بَعْدَ مَوْتِهِمَا أَبْرُهُمَا؟ قَالَ نَعَمْ خِصَالُ أَرْبَعٍ: الدُّعَاءُ لَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا وَإِكْرَامُ صِدِّيقِهِمَا. وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قَبْلِهِمَا.

ترجمہ: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس تھے ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! (کفن دفن تو میں نے کر دیا) کوئی اور بھلائی ایسی ہے جو میں اپنے والدین سے نہیں کر سکا تو اب ان کی موت کے بعد کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”چار کام کرو: دونوں کے لئے دعائے بخشش کیا کرو ان کے لئے مغفرت مانگا کرو ان کے نیک کام جاری رکھو ان سے ملنے والوں کی عزت کیا کرو اور وہ صلہ رحمی کرو جو صرف ماں باپ کے تعلق سے ہو۔“

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: تَوَكَّلْ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتَهُ، يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَيُّ شَيْءٍ لِهَذِهِ؟ قِيلَ: وَلَكَ، اسْتَغْفَرَ لَكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمان میت کا ایک درجہ بڑھا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیری اولاد نے (مثلاً) تیرے لئے دعا کی تھی (تو یہ درجہ دیا گیا ہے) ۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطِيحٍ عَنْ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: كُنَّا عِنْدَ

أَبِي هُرَيْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَلِأُمِّي وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُمَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى نَدْخُلَ فِي دَعْوَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک رات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تھے کہ آپ نے یہ دعا کی: الہی میری اور میری والدہ کی بخشش فرما دے اور ان کی بھی بخشش فرما دے جو ہم دونوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس دن سے آپ کی اور آپ کی والدہ کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تاکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا میں شامل ہو سکیں۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعُلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اپنے عمل رک جاتے ہیں البتہ تین کاموں کا اسے فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک یہ کہ اس کے لئے کوئی صدقہ کیا جائے جس کا ثواب جاری رہے دوسرے اس کا علم مفید ہوتا ہے (جس کی کسی بھی طرح وہ خدمت کر گیا تھا) اور تیسرے یہ کہ اس کی کوئی نیک اولاد ہو جو اس کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔“

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي تَوَفَّيْتُ وَلَمْ تَوْصِ، أَفَيَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہو چکی ہیں وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں اب اگر میں اس کی طرف سے کوئی صدقہ دوں تو اسے فائدہ ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بالکل ہوگا۔“

۲۰۔ بَابُ بَرٍّ مَنْ كَانَ يَصِلُهُ أَبُوهُ (اپنے باپ کے دوستوں سے بھلائی)

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، مَرَّ أَعْرَابِيٌّ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ أَبُو الْأَعْرَابِيِّ صَدِيقًا لِعَمْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَيْسَ ابْنُ قَلَانٍ، قَالَ: بَلَى. فَأَمَرَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِحِمَارٍ كَانَ يَسْتَعْقِبُ وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ عَنْ رَأْسِهِ فَأَعْطَاهُ.

فَقَالَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ: أَمَا يَكْفِيهِ دِرْهَمَانِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِحْفَظْ رَدَّ آبِكَ لَا تَقْطَعُهُ فَيُطْفِئُ اللَّهُ نُورَكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں سفر میں تھا، ایک اعرابی بھی میرا ہم سفر تھا اور اس کا باپ میرے والد کا دوست تھا۔ اعرابی نے کہا: تو فلاں کا بیٹا تو نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں (آپ نے صحیح پہچانا۔) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سواری کرنے کو ایک گدھا دے دیا نیز اپنی دستار اتار کر اسے دے دی۔ ایک ساتھی کہنے لگا: اسے دو درہم دے دیئے ہوتے تو وہی کافی نہ تھے؟ آپ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”اپنے والد کے دوستوں سے تعلق نہ توڑنا ورنہ اللہ تمہارا نور دور کر دے گا۔“

نوٹ: یہ رابطہ مسائل حل کرتا ہے اور عام لوگوں سے رابطہ بڑھاتا ہے یہی نور ہے۔ (۱۲ چشتی)

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”سب نیکیوں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوستوں سے تعلق جوڑے رکھے۔“

۲۱۔ بَابُ لَا تَقْطَعُ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ فَيُطْفِئُ نُورَكَ

(باپ کے دوستوں سے قطع تعلق سب نور کا باعث ہے)

۲۲۔ أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَاحِقٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الزُّرْقِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَمَرَّ بَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّكِئًا عَلَى ابْنِ أَخِيهِ، فَرَجَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شِئْتَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَوْلَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَرَّتَيْنِ: لَا تَقْطَعُ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ، فَيُطْفِئُ بِذَلِكَ نُورَكَ.

ترجمہ: حضرت عبادہ زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد مدینہ

میں بیٹھا تھا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے بھتیجے کے سہارے ہمارے قریب سے گزرے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مجلس سے گزر گئے پھر واپس ہوئے عمرو رضی اللہ عنہ پر دست شفقت رکھا اور کہا اے عمرو! تمہارا کیا خیال ہے (دو یا تین مرتبہ کہا) اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق سچ بھیجا ہے قرآن کریم میں یہ موجود ہے کہ اس سے قطع تعلق نہ کرو جس سے تمہارے باپ کا تعلق تھا ورنہ تمہارا نور بجھ جائے گا۔

۲۲۔ بَابُ الْوُدِّيَّتَوَارِثُ (محبت دونوں طرف سے جاری رہنی چاہئے)

۲۳۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَانٍ ابْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَفَيْتَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْوُدِّيَّتَوَارِثُ

ترجمہ: حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ایک صحابی کی زبانی بیان کرتے ہیں انہوں نے کسی سے کہا: میری ایک بات پہلے باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ محبت دونوں طرف سے چلتی رہنی چاہئے۔“

نوٹ: چنانچہ اچھے خانوادے یہ سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ (۱۲ چشتی)

۲۳۔ بَابُ لَا يُسَمَّى الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَمْشِي أَمَامَهُ

(آدی اپنے والد کا نام لے کر نہ بلائے اس سے پہلے نہ بیٹھے اور نہ اس سے آگے چلے)

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَيْرِهِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَبْصَرَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ: لِأَحَدِهِمَا: مَا هَذَا مِنْكَ؟ فَقَالَ: أَبِي فَقَالَ: لَا تُسَمِّهِ بِاسْمِهِ، وَلَا تَمْشِ أَمَامَهُ، وَلَا تَجْلِسُ قَبْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اکٹھے دو آدمی دیکھے تو ایک سے پوچھا کہ یہ تمہارا کیا لگتا ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ ہے۔ آپ نے کہا: اس کا نام لے کر نہ بلایا کرو نہ اس کے آگے چلو اور نہ ہی اس سے پہلے بیٹھا کرو۔

۲۴۔ بَابُ هَلْ يَكْنَى أَبَاهُ؟ (کیا اپنے باپ کو کنیت سے بلا سکتا ہے؟)

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَحْيَى بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ لَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو یوں آواز دی: اے ابو عبد الرحمن! آؤ نماز کے لئے چلیں۔ (یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے)

۴۶۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ. يَعْنِي الْبُخَارِيُّ. حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَكِنُّ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ قُضِيَ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر کہا: ”لیکن ابو حفص عمر قُضی۔“

۲۵۔ بَابُ وَجُوبِ وَصْلَةِ الرَّحِمِ (صلہ رحمی کرنا واجب ہے)

۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمُضُ بْنُ عَمْرٍو، وَالْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَلِيبُ بْنُ مَنُفَّةٍ قَالَ: قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبُّ؟ قَالَ أُمُّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتُكَ وَأَخَاكَ، وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولٌ.

ترجمہ: حضرت کلب بن منفعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دادا نے عرض کی یا رسول اللہ! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں اور باپ سے اپنی بہن اور بھائی سے اور اپنے ان رشتہ داروں سے جو ان سب سے تعلق رکھتے ہیں یہ ایک واجب حق ہے اور اس سے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔“

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ. أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ. أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا قَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! أَنْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحْمًا سَابِلَهَا بِلَالُهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.

”اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈرناؤ۔“

تو حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر آواز دی: ”اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ! اے بنو عبد مناف! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ! اے اولاد ہاشم! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ کرنے کا وقت ہے! اے فاطمہ بیٹی! تو بھی اپنے آپ کو آگ سے دور کر لے کیونکہ میں ذاتی طور پر تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا! بس اتنا ہے کہ تمہارے لئے رحم والا تعلق موجود ہے میں اس کو تازہ رکھوں گا۔“

۲۶۔ بَابُ صَلَاةِ الرَّحِمِ (صلہ رحمی کرنا)

۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا يَقْرِبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيَبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ تَعَبَّدُ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے سنا ہے کہ ایک اعرابی حضور ﷺ کو چلتے ہوئے سامنے سے ملا اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ایسی بات بتائیے جس پر عمل کر کے میں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور ہو سکوں! آپ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کرتے رہا کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ! نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کیا کرو۔“ (یعنی رشتہ داری گانٹھا کرو)

۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَ: مَهْ! قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَلِكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ كَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق بنادی تو ”رحم“ کھڑی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ وہ کہنے لگی: یہی تو وقت ہے کہ جب میں اپنا تعلق ٹوٹنے سے تیری پناہ مانگنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو میرے فیصلے پر راضی نہیں کہ جو بھی تیرے

تعلق کو قائم رکھے گا میں اسے سب میں ملا کر رکھوں گا اور جو شخص تیری وجہ سے بنے رشتے توڑے گا اسے میں بھی تنہا کر دوں گا۔ رحم (شرمگاہ نے بصورت انسان) عرض کی اے اللہ تیرا فیصلہ درست ہے۔ اللہ نے فرمایا: تو بس میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔“ بعد ازاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم چاہو تو بطور ثبوت یہ آیت پڑھ سکتے ہو۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ

”تو کیا تمہارے یہ لپھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور

اپنے رشتے کاٹ دو؟“

۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: آتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمُسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ. قَالَ: بَدَأَ أَمْرَهُ بِأَوْجِبِ الْحَقُّوقِ، وَذَلِكَ عَلَى أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَقَالَ وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمُسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَعَلِمَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ كَيْفَ يَقُولُ فَقَالَ وَإِنَّمَا تَعْرِضُ عَنْهُمْ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيَّسُورًا عِنْدَهُ حَسَنَةً، كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ إِنْشَاءَ اللَّهِ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ لَا تَعْطِي شَيْئًا وَلَا تَبْسُطُهَا كُلَّ الْبَسْطِ تَعْطِي مَا عِنْدَكَ، فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَلُومًا مِنْ يَأْتِيكَ بَعْدُ وَلَا يَجِدُ عِنْدَكَ شَيْئًا مَحْسُورًا. قَالَ: قَدْ حَسَرَكَ مَنْ قَدْ أُعْطِيَتْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمُسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ

”اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو۔“

اللہ تعالیٰ نے حقوق بتانے شروع کئے اور حضور ﷺ کو سب سے ضروری حق (توحید اور حقوق والدین) کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ اگر آپ کے پاس کچھ ہے تو سب سے افضل عمل یہی ہے (کہ ان لوگوں کو دیا جائے) چنانچہ فرمایا!

وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمُسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ

”قریبی رشتہ داروں، مسکین اور مسافر سے تعاون کرو۔“

اور پھر آپ کو یہ بھی تعلیم دی کہ جب کچھ پاس نہ ہو تو ان سے کیا فرمائیں۔ فرمایا!

وَمَا تَرْدُضَنَّ عَنْهُمْ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا

”اور اگر تو ان سے منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تمہیں امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ۔“

یعنی اچھا وعدہ کر اور یہ کہہ دے کہ کوئی صورت نکلے گی اور یوں کہہ دے کہ امید ہے کہ انشاء اللہ ایسے ہو جائے گا۔ (تو میں تعاون کروں گا) پھر فرمایا!

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ

”اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔“

کہ وہ آپ سے کچھ لے ہی نہ سکیں۔ پھر فرمایا!

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

”اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے۔“

اور اپنا سب کچھ لٹا ہی دے

فَتَقَعْدَ مَلُومًا

کہ جو بعد میں آئے وہ آپ کو برا بھلا کہے اور آپ کے ہاں سے کچھ بھی نہ لے سکے۔

مَحْسُورًا

”اور آپ تھکے ہوئے ہوں۔“

اور آپ سے لینے والا اپنے آپ پر حسرت کرتا رہے۔ (کہ آپ اسے بھی کچھ دیتے)

۲۷۔ يَابُ فَضْلِ صَلَٰةِ الرَّحِيمِ (صلہ رحمی کی فضیلت)

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَّا رَجُلٌ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لِيُ قَرَابَةَ أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونَ رَأْسَهُمْ إِلَيْهِمْ وَيَسْتَوْنَنِي إِلَىٰ، وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، وَأَحْلَمَ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَأَنَّمَا تُسِفُّهُمْ

الْمَلِّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میری رشتہ داری ہے میں تو انہیں ملاتا ہوں وہ قطع تعلق کرتے ہیں میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ مجھے برا کہتے ہیں اور جاہل قرار دیتے ہیں لیکن میں تحمل و بردباری سے کام لیتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”اگر واقعی ایسا کرتا ہے تو گویا انہیں بھوبھل میں ڈالتا ہے جب تک تو اسی طرح رہے گا“ اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غالب رکھے گا۔“

۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِي شَهَابٍ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا الرَّدَادِ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي. فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتْهُ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں رحمن ہوں اور میں نے ہی ”رحم“ پیدا کیا ہے اور اسے اپنے نام کے مادہ سے نکالا ہے لہذا جو اسے ملائے گا میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو اسے قطع کرے گا تو میں بھی اسے الگ تھلک کر کے رکھ دوں گا۔“

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمَغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْوَهْطِ يَعْنِي أَرْضًا لَهُ بِالطَّائِفِ. فَقَالَ: عَطَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، مَنْ يَصِلُهَا يَصِلْهُ، وَمَنْ يَقْطَعُهَا يَقْطَعْهُ لَهَا لِسَانٌ طَلَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوالعنبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ”وہط“ (طائف میں آپ کی زمین) پر گیا تو انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف انگلی کر کے ارشاد فرمایا کہ ”رحم لفظ رحمن سے نکلا ہے جو اسے ملاتا ہے یہ بھی اسے ملائے گی اور جو اسے قطع کرے گا یہ بھی اسے الگ کر دے گی“ محشر کو اسے روانی دالی اور سلیمس زبان دی جائے گی۔“ (جس سے یہ سب کچھ بتائے گی کہ فلاں نے قطع رحمی کی تھی)

۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رحم (رحمن سے) نکلا ہے جو اسے ملائے گا یہ بھی اسے ملائے گی اور جو اسے جدا کرے گا تو اللہ اسے بھی علیحدہ کر دے گا۔“ (یعنی اپنی رحمت سے دور کر دے گا)

۲۸۔ بَابُ صَلَوةِ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ (صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے)

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے خواہش ہے کہ میرے رزق میں اضافہ ہو جائے اور عمر میں زیادتی ہو تو وہ صلہ رحمی سے کام لے۔“

۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق بڑھا دیا جائے اور عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلی رحمی سے کام لے۔“

۲۹۔ بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ أَحَبَّهُ اللَّهُ (اللہ تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے سے محبت کرتا ہے)

۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَغْرَاءَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ، نَسِيَ فِي أَجَلِهِ، وَفَرَى مَالَهُ، وَأَحَبَّهُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے تو اس کی عمر بڑھا دی جاتی ہے مال میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے اہل و عیال اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَفْرَاءُ أَبُو مَخَارِقٍ هُوَ الْعَبْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ اتَّقَى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ، انْسَى لَهُ فِي عُمُرِهِ، وَثُرَى مَالُهُ، وَأَحْبَهُ أَهْلُهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جو اپنے رب کا خوف رکھے اپنے رشتہ داروں سے تعلق رکھے تو اس کی عمر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے مال بڑھا دیا جاتا ہے اور اس کے اہل و عیال اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۳۰۔ بَابُ بَرِّ الْأَقْرَبِ فَلَا اقْرَبَ (درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے بھلائی کرنا)

۶۰۔ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأُمَّهَاتِكُمْ ثُمَّ يُوصِيكُم بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوصِيكُم بِأَبَائِكُمْ، ثُمَّ يُوصِيكُم بِالْأَقْرَبِ فَلَا اقْرَبَ.

ترجمہ: حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہے (دو دفعہ فرمایا) پھر تمہارے والدوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت فرماتا ہے اور بعد ازاں درجہ بدرجہ قریبی لوگوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت فرماتا ہے۔“

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَزْرَجُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو الْخَطَّابِ السَّعْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: جَاءَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أُخْرِجْ عَلَيَّ كُلَّ قَاطِعٍ رَحِمٍ لِمَا قَامَ مِنْ عِنْدِنَا فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا قَاتِلِي قَتَلْتَنِي عَمَّةٌ لَهُ قَدْ صَرَمَهَا مِنْهُ سَتَيْنِ فَدْخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَسَلْهُ لِمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تَعْرَضُ عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَشِيَّةَ كُلِّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَلَا يَقْبَلُ عَمَلٌ قَاطِعٍ رَحِمٍ.

ترجمہ: حضرت ابویوب سلیمان رضی اللہ عنہ (سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام) کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس جمعہ کی رات کو تشریف لائے اور کہنے لگے کوئی قطع رحمی کرنے والا یہاں پر اس حالت میں ہے تو میں اس پر چنگی کرتا ہوں (یعنی اسے محفل سے اٹھا دوں گا) آپ نے تین مرتبہ کہا لیکن وہاں سے کوئی نہ اٹھا ایک نوجوان اپنی پھوپھی کے پاس گیا جس سے اس نے دو سال کا قطع تعلق کیا ہوا تھا یہ شخص

جب اپنی پھوپھی کے پاس گیا تو اس نے کہا: اے بھتیجے! کیسے آنا ہوا؟ کہنے لگا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایسے ایسے کہتے سنا ہے پھوپھی نے کہا: واپس ان کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ انہوں نے یہ بات کیوں کی ہے؟ (وہ گیا تو) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ”اولادِ آدم علیہ السلام کے اعمال جمعہ کی رات بارگاہِ الہی میں پیش کئے جاتے ہیں اور قطع رحم کرنے والے کے اعمال قبول نہیں کئے جاتے۔“

۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا. وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَلَا قَرَبُ الْأَقْرَبُ وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَتَاوُلُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو کچھ ایک انسان ثواب کی نیت سے اپنی ذات اور اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر دیتا ہے لہذا اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا کرو اور اگر کچھ بچ رہے تو کسی قریبی رشتہ دار کو دو اور پھر بھی بچ جائے تو جسے چاہو دے دو۔

۳۱۔ بَابُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ

(جو قوم قاطع رحم ہے وہ رحمت الہی سے محروم ہے)

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو إِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ”جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں اترتی۔“

۳۲۔ بَابُ إِثْمِ قَاطِعِ الرَّحِمِ (قطع رحمی کرنے والے کا گناہ)

۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ، أَنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعَمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ.

ترجمہ: حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد نے مجھے بتایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جا سکے گا۔“

۶۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ تَقُولُ: يَا رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ يَا رَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ يَا رَبِّ إِنِّي أَفْجِيهَا: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ؟

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”رحمِ رحمن کی ایک شاخ ہوتی ہے وہ قیامت کو کہے گی کہ اے میرے پروردگار! مجھ پر ظلم ہوا اے پروردگار! مجھے جدا کر دیا گیا! الہی! میں (یہ ہو گئی ہوں وہ ہو گئی ہوں) تو اللہ اسے جواب دے گا کہ اے رحمِ عورت! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ میں اسے کاٹ دیتا ہوں جس نے تجھے کاٹا تھا اور جوڑتا ہوں جس نے تجھے جوڑا تھا۔“

۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَعَوَّذُ مِنْ إِمَارَةِ الصَّبِيَّانِ وَالسُّفَهَاءِ. فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَسَنَةَ الْجُهَنِيُّ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا آيَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَنَّ تَقْطَعَ الْأَرْحَامَ، وَيُطَاعَ الْمَغْوِيُّ، وَيُعَصَى الْمُرْشِدُ.

ترجمہ: حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بچوں اور بے وقوفوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔ سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے ابنِ حسنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس (نوعمر و بے وقوفوں کے) امیر کی علامت کیا ہوگی؟ انہوں نے کہا کہ ”قطع رحمی شروع ہو جائے گی سرکش کی تابعداری ہوگی اور راہِ راست دکھانے والے کی کوئی نہیں سنے گا۔“

۳۳۔ بَابُ عُقُوبَةِ قَاطِعِ الرَّحِمِ فِي الدُّنْيَا (دنیا میں قاطعِ رحم کی سزا)

۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَكْبَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ قَطَعَ الرَّحِمَ وَالْبَغْيَ.

ترجمہ: حضرت عیینہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایسا کوئی گناہ نہیں جو اس لائق ہو کہ دنیا میں جلد اس کی سزا دے دی جائے اور کچھ آخرت کے لئے بھی رکھی جائے اگر نہ ہے تو صرف قطع رحمی اور بغاوت ہے۔“ (جس کی دنیا میں جلد سزا دی جاتی ہے اور باقی سزا آخرت میں دی جائے گی)

۳۴۔ بَابُ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي (برابری کرنے والا واصل نہیں ہوتا)

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعَهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفَطَرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.

ترجمہ: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ اس آئندہ حدیث کو نبی کریم ﷺ تک پہنچا کر مرفوع قرار نہیں دے سکے البتہ حضرت حسن اور فطر رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ”واصل رحم وہ نہیں ہوتا جو برابری کرے (کہ رشتہ جوڑنے پر جوڑے اور توڑنے پر توڑ دے) بلکہ واصل اسے کہتے ہیں کہ رشتہ داری ٹوٹ جائے تو اسے جوڑ دے۔“

۳۵۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ يَصِلُ ذَا الرَّحِمِ الظَّالِمِ

(ظالم رشتہ دار سے رشتہ داری جوڑنے والے کی فضیلت)

۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ أَعرَابِي فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: (لَيْتَ كُنْتُ الصَّوْتِ الْجُطْبَةِ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ عَنْ عِقِ النَّسَمَةِ وَفَكَ الرِّقَبَةَ). قَالَ: أَوَلَيْسَ وَاحِدًا؟ قَالَ: لَا عِنْدِي النَّسَمَةُ أَنْ تَعْتِقَ النَّسَمَةَ وَفَكَ الرِّقَبَةَ أَنْ تُعَيِّنَ عَلَى الرِّقَبَةِ، وَالْمَنْبِيحَةُ الرَّعُوبُ، وَالْفَقْرُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ إِنْ لَمْ تُطِيقْ ذَلِكَ فَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِيقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ، إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ اللہ کے نبی! مجھے ایسا عمل بتا دیں جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم مختصر بات

کرتے تو بھی تمہارا سوال سمجھ میں آ جاتا لوگوں کو آزاد کر دو اور غلاموں کی گردنیں چھڑا دو۔“ وہ پوچھنے لگا کہ یہ دونوں ایک ہی تو نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! عتق النسمہ (کسی کو آزاد کرنا) کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی کو آزاد کر دو اور فک رقبہ (کسی طرح گردن چھڑانا) کا مطلب یہ ہے کہ گردن آزاد کرنے پر کسی کی مدد کرو (پھر فرمایا) کسی کو دودھ والا جانور دے دو اور (پھر فرمایا) رشتہ دار پر رحم کیا کرو اور اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو بھلائی بتایا کرو اور ناپسندیدہ سے روک دیا کرو اور اگر یہ بھی طاقت نہیں تو زبان کو روکے رکھو اور اگر زبان کھولنی ہی پڑے تو نیکی کے لئے کھولو۔“

۳۶۔ بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

(دورِ جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والے کو دورِ اسلام میں ثواب)

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاةٍ وَعِنَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، فَهَلْ لِيَ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ).

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں (حالت کفر) صلہ رحمی کرتا، غلام آزاد کرتا اور صدقہ وغیرہ کے کام کرتا رہا ہوں تو کیا آج مجھے ان کا کوئی اجر ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری یہ درخواست سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”تمہارا اسلام لے آنا انہی کی برکت سے ہے۔“

۳۷۔ بَابُ صَلَاةِ ذِي الرَّحِمِ الْمُشْرِكِ وَالتَّهْدِيَةِ (مُشْرِكِ رِشْتہ دار سے صلہ رحمی کرنا اور تحفہ دینا)

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سَيَرَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفُودِ إِذَا أَتَوْتَ. فَقَالَ: (يَا عُمَرُ! إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا عِلَاقَ لَهُ) ثُمَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةً، فَأَهْدَى إِلَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ هَذِهِ

وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَهْدِهَا لَكَ لِتَلْبِسَهَا: إِنَّمَا أَهْدَيْتُهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ لَتَكْسُوَهَا فَأَهْدَاهَا عُمَرُ لَأَخٍ لَهُ مِنْ أُمِّهِ، مُشْرِكٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دھاری دار جوڑا دیکھا اور حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! یہ حلہ آپ خرید لیتے اور پھر جمعہ کے دن پہنا کرتے نیز وفد آنے پر پہنتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عمر! ایسے لباس تو وہ پہنتا ہے جسے آخرت میں کچھ لینا نہیں ہوتا۔“ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس ایسے لباس آئے تو ان میں سے ایک آپ نے بطور تحفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اب آپ نے خود یہ لباس مجھے دے دیا ہے جبکہ پہلے آپ اسی لباس کے بارے میں مجھے یہ کچھ بتا چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دیا بلکہ اس لئے دیا ہے کہ اسے بیچ دو (اور اپنی ضرورت پوری کر لو) یا کسی اور کو پہنا دو چنانچہ انہوں نے اپنی ماں کی طرف سے اپنے بھائی کو دے دیا وہ مشرک تھا۔“

۳۸۔ بَابُ تَعَلُّمُوا مِنْ أُنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ

(نسب نامہ کا علم سیکھ کر رشتہ داری قائم کرو)

۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ، أَنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: تَعَلَّمُوا أُنْسَابَكُمْ ثُمَّ صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَيَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ أَخِيهِ الشَّيْءُ وَلَوْ يَعْلَمُ الَّذِي بَيْنَهُ مِنْ دَاخِلَةِ الرَّحِمِ لَأَوْزَعَهُ ذَلِكَ عَنْ أَنْتِهَا بِهِ.

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران سنا آپ نے منبر پر بتایا: علم نسب نامہ سیکھو اور پھر رشتہ داریاں گانٹو بخدا انسان اور اس کے بھائی کے درمیان کبھی شمش ہو جاتی ہے اور اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان اس رحم کی وجہ سے تعلق ہے تو وہ یقیناً اسے ٹوٹنے سے بچائے گا۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: احْفَظُوا أُنْسَابَكُمْ تَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَا بَعْدَ بِالرَّحِمِ إِذَا قُرِبَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً.

وَلَا قُرْبَ بِهَا إِذَا بَعُدَتْ، وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَكُلُّ رَحِمٍ آتِيَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَمَامَ صَاحِبِهَا تَشْهَدُ لَهُ بِصِلَةٍ،
إِنْ كَانَ وَصَلَهَا، وَعَلَيْهِ بِقَطِيعَةٍ، إِنْ كَانَ قَطَعَهَا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے نسب کی حفاظت کرو تا کہ صلہ رحمی کر سکو کیونکہ جب رحم کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کے قریب ہو جاتا ہے تو پھر بعد کے باوجود دونوں کے درمیان کوئی دوری نہیں رہتی اور اگر یہ رشتہ رحم بعید کا ہو تو قرب نہیں ہو سکتا اگرچہ بظاہر قریب ہی ہو اور پھر ہر رحم قیامت کے دن صاحب رحم کے سامنے آکر اس کے حق میں گواہی دے گا اگر اس نے اسے ملایا ہوگا اور اگر اس نے اسے قطع کیا ہوگا تو اس کے خلاف گواہی دے گا۔

۳۹۔ بَابُ هَلْ يَقُولُ الْمَوْلَى إِنِّي مِنْ فُلَانٍ

(کیا کوئی غلام آزاد ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اسی قبیلے کا ہوں)

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ النَّخَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ: لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ تَيْمِ تَمِيمٍ قَالَ: مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ مِنْ مَوَالِيهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ مَوَالِيهِمْ قَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ مِنْ مَوَالِيهِمْ إِذَا؟

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ تم کن میں سے ہو؟ میں نے کہا کہ بنو تميم کی شاخ تيم سے تعلق رکھتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ ان کی نسل سے تعلق ہے یا ان کے غلاموں میں ہو؟ میں نے کہا: ان کے غلاموں سے ہوں اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم نے اس وقت کیوں نہیں کہہ دیا کہ ان کے غلاموں سے ہوں؟

۴۰۔ بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (قوم کا غلام بھی انہی سے شمار ہوتا ہے)

۷۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فَجَمَعَهُمْ: فَلَمَّا حَضَرُوا بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ: قَدْ جَمَعْتُ لَكَ قَوْمِي فَسَمِعَ ذَلِكَ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا: قَدْ نَزَلَ فِي قُرَيْشٍ الْوَحْيُ: فَجَاءَ

الْمُسْتَمِعُ وَالنَّاظِرُ مَا يُقَالُ لَهُمْ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فِينَا حَلِيفُنَا وَابْنُ أُخْتِنَا وَمَوَالِينَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيفُنَا مِنَّا وَابْنُ أُخْتِنَا مِنَّا وَمَوَالِينَا مِنَّا وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ: إِنَّ أَوْلِيَاءِنِي مِنْكُمْ الْمُتَّقُونَ فَإِنْ كُنْتُمْ أَوْلِيَاءِكَ فَذَلِكَ وَإِلَّا فَانْظُرُوا لَا يَأْتِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَأْتُونَ بِالْأَثْقَالِ، فَيُعْرَضُ عَنْكُمْ ثُمَّ نَادَى فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَضَعُهُمَا عَلَى رُؤُوسِ قُرَيْشٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ مِنْ بَعِي بِهِمْ. قَالَ زُهَيْرٌ أَظَنَّهُ قَالَ: الْعَوَاتِرُ، كَبَّهُ اللَّهُ لِمُنْخَرِيهِ. يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کو اکٹھا کر کے میرے پاس لاؤ۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ میں اپنی قوم کو لے آیا ہوں۔ یہ بات انصار نے بھی سن لی تو کہنے لگے کہ قریش کے بارے میں کوئی وحی اتری ہوگی چنانچہ سننے اور دیکھنے والے آگئے تاکہ پتہ چل سکے کہ انہیں کیا کہا گیا ہے اتنے میں حضور ﷺ تشریف لے آئے ان کے درمیان کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ”تم میں کوئی غیر شخص بھی ہے؟“ انہوں نے کہا ہاں! ہم میں ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور غلام وغیرہ سب لوگ جمع ہیں آپ نے فرمایا: ”حلیف ہمارے ہی ہیں بھانجے اور غلام وغیرہ سب ہمارے ہی تو ہیں تم سن رہے ہو؟ تم میں سے میرے دوست وہی ہیں جو پرہیزگار ہیں اگر واقعی تم پرہیزگار ہو تو میرا مقصد پورا ہو گیا اور اگر ایسا نہیں تو دیکھو لوگ قیامت کے دن اپنے اعمال ساتھ نہیں لے جائیں گے اور تم بوجھ لے کر جاؤ گے جس کی بناء پر تمہاری طرف توجہ نہ ہو سکے گی۔“ بعد ازاں آپ نے آواز دی اور فرمایا: ”اے لوگو! (پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور قریش کے سروں پر رکھے) قریش کو امانت (حکمرانی) دی گئی ہے جو ان کے خلاف بغاوت کرے گا اللہ انہیں اوندھے منہ گرائے گا۔“ (تین مرتبہ فرمایا)

۴۱۔ بَابُ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ أَوْ وَاحِدَةً (دو یا ایک بچی کی کفالت کرنے والے کا اجر)

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو حَفْصٍ التَّجِيبِيُّ، عَنْ أَبِي عُسَّانَةَ السَّمْعَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جَدَّتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس کی صرف تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش کرتے وقت تکالیف پر صبر سے کام لے اور انہیں اپنی گرہ سے عمدہ کپڑے پہننے کو دے تو وہ بچیاں دوزخ سے اس کے لئے حجاب بن جائیں گی۔“

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ شُرَجْبِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَدْرِكُهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ صَحْبَتَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”جس مسلم کی صرف دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے لئے بود و باش کا اچھا انتظام کرے تو وہ اسے جنت میں لے جائیں گے۔“

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيَهُنَّ، وَيُكْفِيَهُنَّ، وَيُرْحِمُهُنَّ، فَقَدْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَثْنَتَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَثْنَتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ انہیں اچھا ٹھکانہ دے، اچھا کھانے پینے کو دے اور ان پر رحم کھایا کرے تو یقیناً اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔“ قوم کا ایک آدمی بولا یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس دو بیٹیاں ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا کہ ”اسے بھی یہی اجر ملے گا۔“

۴۲۔ بَابُ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ (تین بہنوں والے بھائی کا اجر)

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمَلٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْمَعَاوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی کے پاس تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ انہیں کھانے پینے اور تعلیم کے لئے اچھی نگرانی مہیا کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔“

۴۳۔ باب فضل من عال ابنته المردودة (بے سہارا بیٹی کی کفالت کا اجر)

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَكْظَمِ الصَّدَقَةِ أَوْ مِنْ أَكْظَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِبْتِكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ.

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”کیا میں تمہیں سب سے بڑا صدقہ نہ بتاؤں؟“ یا فرمایا کہ سب سے بڑے صدقہ کا ایک حصہ نہ بتاؤں؟“ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ضرور بتائیں! آپ نے فرمایا: ”ایک ایسی بچی ہے جو تمہارے سپرد کر دی گئی ہے اور تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں ہے اسے خرچہ دینا سب سے بڑا صدقہ ہے۔“

۸۱۔ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سُرَاقَةُ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے سراقہ! (اور پھر آگے حدیث نمبر ۸۰ ذکر کر دی)

۸۲۔ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ، عَنْ بُحَيْرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا: آپ نے فرمایا: ”جو کچھ تم خود کھاتے ہو وہ صدقہ شمار ہوتا ہے جو کچھ اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہارا صدقہ ہے اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے غلام کو کھلایا کرتے ہو وہ بھی صدقہ کہلاتا ہے۔“

۴۴۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَمَنَّى مَوْتَ الْبَنَاتِ

(بچیوں کی موت پر اظہارِ ناپسندیدگی کرنے والے کا حکم)

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَارِثِيِّ أَبِي الرَّوَاعِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَهُ وَلَدٌ بَنَاتٌ فَتَمَنَّى مَوْتَهُنَّ فَغَضِبَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: أَنْتَ تَرِزُّقُهُنَّ؟

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی تھا جس کی کچھ بیٹیاں تھیں (متحدستی کی وجہ سے) اس کے دل میں آیا کہ یہ مر جائیں تو اچھا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ناراض ہوئے اور کہا کہ کیا انہیں تم روزی دیتے ہو؟

۴۵۔ بَابُ الْوَلَدِ مَبْخَلَةٍ مَجْبَنَةٍ (اولاد باعثِ بخل اور باعثِ بزدلی ہوتی ہے)

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا: وَاللَّهِ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عُمَرَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَجَعَ فَقَالَ: كَيْفَ حَلَفْتَ أَيُّ بَنِيَّةٍ؟ فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: أَعَزُّ عَلَيَّ وَالْوَلَدُ الْوَلَدُ.

ترجمہ: حضرت لیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہشام رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے باپ کی طرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لکھا ہوا خط پہنچایا جس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: بخدا! اس زمین پر رہنے والا کوئی شخص مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیارا نہیں لگتا، پھر آپ باہر نکلے اور دوبارہ واپس آ کر پوچھا بیٹی! میں نے قسم کیسے کھائی تھی؟ میں نے ان سے کہا کہ یوں کھائی تھی تو کہنے لگے: ”وہ مجھے بہت عزیز ہیں اور اولاد بہت ہی پیاری ہوتی ہے۔“ (دل میں بستی ہے)

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْبٍ

قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا ابْنَ عُمَرَ، إِذْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَيَّ هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا.

ترجمہ: حضرت ابن ابی نعیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو ایک آدمی نے پھر کے خون (کی حلت و حرمت) کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ میں اہل عراق سے تعلق رکھتا ہوں آپ نے کہا اسے دیکھو! یہ مجھ سے پھر کے خون کے بارے میں مسئلہ پوچھنے چلا ہے جبکہ یہ نبی ﷺ کے بیٹے (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل کر چکے ہیں۔ حالانکہ حضور ﷺ نے اپنے ان بیٹوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ”یہ دونوں (حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“

۴۶۔ بَابُ حَمْلِ الصَّبِيِّ عَلَى الْعَاتِقِ (بچے کو کندھے پر اٹھانا)

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاحِبَّهُ.

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ان کے لئے یہ دعا فرما رہے تھے: ”اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی اسے اپنا محبوب بنا لے۔“

۴۷۔ بَابُ الْوَلَدِ قُرَّةَ الْعَيْنِ (بچہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتا ہے)

۸۷۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: طَوْبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتَفْضِبْ فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَعْصِي مُحَضَّرًا غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامٌ كَبَّهُمُ اللَّهُ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيبُوهُ وَلَمْ يَصَدِّقُوهُ أَوْ لَا نَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ فَتَصَدِّقُونَ بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كُفِّتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ وَاللَّهِ؟ لَقَدْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ

عَلَيْهَا نَبِيٌّ قَطُّ فِي فِتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرُونَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ. فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَفَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ أَوْ وَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ بِالْإِيمَانِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقْرَأُ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ وَأَنَّهَا لِلنَّبِيِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک دن ہم مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو وہاں سے ایک آدمی گزرا اس نے کہا! ان آنکھوں کو مبارک ہو جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے بخدا ہم بھی خواہش رکھتے ہیں کہ وہی کچھ دیکھتے جو سب نے دیکھا تھا اور اسے ملاحظہ کرتے جس کو آپ نے ملاحظہ کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت مقدار رضی اللہ عنہ کو غصہ لگا۔ میں تعجب کر رہا تھا کہ انہوں نے تو بالکل ٹھیک بات کی ہے پھر مقدار رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ایسی چیز کی خواہش رکھنا بے فائدہ ہے جو اس کی آنکھوں سے غائب ہے کیا پتہ کہ اگر وہ اس وقت موجود ہوتا تو کیا کرتا؟ دیکھو حضور ﷺ کے پاس ایسے لوگ آتے رہے جنہیں اللہ نے جہنم میں اوندھے منہ گرا دیا تھا لیکن انہوں نے نہ تو آپ کی بات مانی اور نہ ہی آپ کی تصدیق کی تھی۔ کیا تم لوگ اللہ کی حمد و ثنا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس وقت دولت اسلام دی ہے جب تم اپنے رب ہی کو جانتے ہو اور تم نے اپنے نبی کی لائی ہوئی ہر چیز کی تصدیق کر دی ہے اور تکذیب کی بلائیں دوسرے لوگوں پر جا پڑیں (تم محفوظ ہو گئے) بخدا نبی کریم ﷺ نے کسی بھی نبی سے زیادہ مشکل وقت میں ظہور فرمایا، یہ دور فترت کا زمانہ اور دور جاہلیت تھا لوگ بتوں کے علاوہ کسی کی عبادت کو بہتر نہیں جانتے تھے چنانچہ آپ قرآن لے کر آئے جس نے حق و باطل میں فرق کر دیا، باپ بیٹے میں فرق کر دیا، والد بیٹے یا بھائی کو کافر دیکھتا لیکن اللہ اس کے دل کا قفل توڑ کر اسے ایمان نصیب کر دیتا تھا، وہ جان چکا ہوتا کہ اس حال میں ہلاک ہو کر وہ (باپ وغیرہ) دوزخ میں جائے گا اور جب وہ یہ دیکھے کہ اس کا ساتھی دوزخ میں ہے تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں گی۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

”اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے

آنکھوں کی ٹھنڈک۔“

۲۸۔ بَابُ مَنْ دَعَا لِصَاحِبِهِ أَنْ أَكْثِرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ

(کسی کے لئے یہ دعا کرنا کہ اس کے مال و اولاد میں برکت ہو)

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ 'عَنْ ثَابِتٍ' عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَنَا أَلَا أَصَلِّي بِكُمْ وَذَلِكَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَلَاةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَالَيْنِ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ؟ فَقَالَ: جَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَائِمٍ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ: خُودِيكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَدْ عَلَيَّ بِكُلِّ خَيْرٍ كَانَ فِي آخِرِ دُعَائِهِ أَنْ قَالَ: اَللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں میں میری والدہ اور میری خالہ ام حرام موجود تھیں آپ تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تمہیں نماز نہ پڑھا دوں؟“ حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ تھا۔ قوم کے ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پوچھا کہ آپ نے کہاں کھڑا کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے انہیں وہی طرف کھڑا کیا اور ہمیں نفل پڑھائے اور آپ نے اہل بیت کے لئے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی دعا فرمائی۔ اس پر میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ آپ کے ننھے خادم ہیں ان کے لئے دعا فرمادیجئے چنانچہ آپ نے میرے لئے ہر بھلائی کی دعا فرمائی دعا کے آخر میں فرمایا: ”اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما اور اسے برکتیں حاصل ہوں۔“

۲۹۔ بَابُ الْوَالِدَاتِ رَحِيمَاتٍ (مائیں رحم بھری ہوتی ہیں)

۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ 'عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ مِّنْهُمَا تَمْرَةً، وَأَمْسَكَتْ لِنَفْسِهَا تَمْرَةً فَأَكَلَ الصَّبِيَّانِ التَّمْرَتَيْنِ وَنَظَرَا إِلَى أُمِّهِمَا فَعَمَدَتْ إِلَى التَّمْرَةِ فَشَقَّتْهَا، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ بَصْفَ تَمْرَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ: وَمَا جَعَلَكَ مِنْ ذَلِكَ؟ لَقَدْ رَحِمَهَا اللَّهُ بِرَحْمَتِهَا صَبِيَّاهَا.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو انہوں نے اسے تین کھجوریں دے دیں اور وہ کھجوریں اس نے اپنے بچوں میں ایک ایک کر کے تقسیم کر دیں، صرف ایک اپنے لئے رکھ لی، بچوں نے دو کھجوریں کھالیں اور ماں کی طرف دیکھا، اس نے اپنے حصے کی کھجور کو پکڑا اور دو حصے کر کے ان میں تقسیم کر دیئے اتنے میں حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ اس عورت نے بچوں پر رحم کھایا ہے تو اللہ اس پر رحم فرما دے گا۔“

۵۰۔ بَابُ قُبْلَةِ الصَّبِيَّانِ (بچوں کو چومنا)

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَقْبِلُونَ صَبِيَّانَكُمْ؟ فَمَا نَقَبِلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ لوگ بچوں کو چوما کرتے ہیں؟ ہم تو نہیں چوما کرتے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ نے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے تو میں کیا کروں؟“ (یعنی تم لوگوں کو چاہئے کہ اولاد کو چوما کرو کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ باپ کو اپنی اولاد سے پیار ہے)

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُهُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ لیا، پاس ہی اقرع بن حارث تمیمی بیٹھے تھے کہنے لگے کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی کو چوما نہیں۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ”جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر کوئی بھی رحم نہیں کرتا۔“

۵۱۔ بَابُ اَدَبِ الْوَالِدِ وَبِرِّهِ لَوْلَدِهِ (باپ کا ادب کرنا اور باپ کی بیٹی سے بھلائی)

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ نَمِيرٍ بْنِ اَوْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُولُ: كَانُوا يَقُولُونَ: الصَّلَاحُ مِنَ اللَّهِ، وَالْاَدَبُ مِنَ الْاَبَاءِ.

ترجمہ: حضرت نمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بڑے بوڑھے کہا کرتے تھے کہ نیکی کی توفیق تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن ادب ماں باپ سکھاتے ہیں۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُرَشِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ اَبَاهُ اَنْطَلَقَ بِهِ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ أَكَلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاشْهَدْ غَيْرِي ثُمَّ قَالَ: أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَلَا إِذْ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبُخَارِيُّ: لَيْسَ الشَّهَادَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً.

ترجمہ: حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کے والد انہیں اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور جا کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو اتنا مال دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”کیا اپنے ہر بچے کو اتنا ہی دیا ہے؟“ عرض کی! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم مجھے گواہ نہ بناؤ بلکہ کسی اور کو بنا لو۔“ پھر فرمایا: ”کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہارے سب بچے نیکی (اچھے برتاؤ) میں برابر ہوں؟ عرض کی! کیوں نہیں! یا رسول اللہ! ایسا ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا: ”تو پھر ایسے نہیں کرنا چاہئے۔“ (یعنی سب کو برابر حصہ دو)

ابو عبد اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اس شہادت سے رخصت نہیں سمجھنی چاہئے کہ تم میری جگہ کسی اور کو گواہ بناؤ مقصد اس پر انصاف کا زور دینا تھا۔

۵۲۔ بَابُ بِرِّ الْاَبِّ لَوْلَدِهِ (باپ کی بیٹی سے بھلائی)

۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ اَبْرَارًا لِاَنَّهُمْ بَرُّوا الْاَبَاءَ وَالْاَبْنََاءَ كَمَا أَنَّ لَوْلَدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا، كَذَلِكَ لَوْلَدُكَ

عَلَيْكَ حَقٌّ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صالحین کا نام اللہ تعالیٰ نے ”ابراہ“ رکھا ہے کیونکہ وہ اپنے آباء اور بیٹوں سے بھلائی کیا کرتے ہیں کہ جیسے تمہارے والد کا تم پر حق ہے ویسے ہی تم پر تمہارے بیٹے کا بھی حق ہے۔

۵۳۔ بَابُ مَنْ لَا يُرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا)

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يُرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو کسی پر رحم نہیں کھاتا خود اس پر بھی کوئی رحم نہیں کھاتا۔“

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَابْنِ طَهْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يُرْحَمُ النَّاسَ.

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔“

۹۷۔ وَعَنْ عَبْدِةَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يُرْحَمُ النَّاسَ لَا يُرْحَمُهُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا۔“

۹۸۔ وَعَنْ عَبْدِةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِبِلُونِ الصَّبِيَّانِ؟ قَوَّ اللَّهُ مَا نَقَبِلَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نَوْعَ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةُ؟

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس دیہاتی آئے ان میں سے ایک نے حضور ﷺ سے عرض کی: آپ بچوں کو چوما کرتے ہیں؟ بخدا ہم تو نہیں چومتے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تمہارے دل سے اللہ تعالیٰ نے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟“

۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا، فَقَالَ الْغَامِلُ: إِنَّ لِي كَذَا وَكَذَا مِنَ الْوَلَدِ، مَا قَبِلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَزَعَمَ عُمَرُ، أَوْ قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا أَبْرَهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی کام پر لگایا تو اس نے عرض کی: میرے اتنے بچے ہیں لیکن میں انہیں چوما نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گمان کیا یا کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف اسے رحم سے نوازتا ہے جو لوگوں سے بھلائی کیا کرتا ہے۔

۵۴۔ بَابُ الرَّحْمَةِ مِائَةِ جُزْءٍ (رحمت کے سو حصے ہوا کرتے ہیں)

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ سَاهِرَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: جَعَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الرَّحْمَةَ مِائَةِ جُزْءٍ، أَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخَمُ الْخَلْقُ حَتَّى يَلْعَقَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے جن میں سے اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں، ایک حصہ زمین والوں کے لئے اودیا ہے اسی کی وجہ سے خلقت آپس میں پیار محبت کرتی نظر آتی ہے اور یہ اسی کی علامت ہے کہ گھوڑا اپنے سے خوف کی بناء پر پاؤں ہٹا لیا کرتا ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچے۔“

۵۵۔ بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ (پڑوسی کے بارے میں حضور ﷺ کی نصیحت)

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ السَّلَامُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے اسی سے نصیحت کر رہے تھے کہ مجھے لگا جیسے اسے وراثت کا حصہ دار بنادیں گے۔“

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي شَرِيْحٍ الْخَزَاعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

ترجمہ: حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو مسلمان اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے پڑوسی سے حسن سلوک کرنا چاہئے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو اللہ اور روز قیامت کو مانتا ہے اسے چاہئے کہ یا تو بھلائی کی بات کیا کرے یا پھر چپ رہے۔“

۵۶۔ بَابُ حَقِّ الْجَارِ (پڑوسی کا حق)

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ظَلِيَّةَ الْكَلَاعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ عَنِ الزِّنَا قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: لَا نَزْنِي الرَّجُلُ بَعْشَرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِأَمْرٍ جَارِهِ. وَسَأَلَهُمُ عَنِ السَّرْقَةِ قَالُوا: حَرَامٌ حَرَمَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: لَا نَسْرِقُ مِنْ عَشْرَةِ أَهْلِ بَيْتٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ بَيْتِ جَارِهِ.

ترجمہ: حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے زنا کے بارے میں دریافت کیا: کہنے لگے: زنا حرام ہے جسے اللہ اور رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ”ہمسائے بیوی سے غلط کاری دوسری سوعورتوں سے غلط کاری کے مقابلہ میں زیادہ گناہ بنتی ہے۔“ پھر آپ نے ان سے چور کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ بھی حرام ہے اللہ و رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کے سوغھروں کی چوری کرنے کا گناہ ہمسائے کے گھر چوری کرنے سے کم ہوتا ہے۔“

۵۷۔ بَابُ يَبْدَأُ بِالْجَارِ (پڑوسی سے بھلائی کو اولیت دے)

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ

ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دیر تک جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں مختلف وصیتیں کرتے رہے میں نے خیال کیا کہ آج آپ اسے وراثت کا حصہ دار بنادیں گے۔“

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ وَأَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِغُلَامِهِ: أَهْدَيْتَ لِحَارِنَا الْيَهُودِيَّ؟ أَهْدَيْتَ لِحَارِنَا الْيَهُودِيَّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان کے لئے بکری ذبح کی گئی انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ تو نے ہمارے یہودی غلام کو کچھ دیا ہے؟ (دو مرتبہ کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: ”جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار وصیت کرتے تھے مجھے ایسا لگا کہ اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے۔“

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورِثُهُ.

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمرہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”مجھے پڑوسی کے بارے میں جبریل علیہ السلام نے اس زوردار طریقے سے تاکید کی کہ میں نے خیال کر لیا آج آپ اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے۔“

۵۸۔ بَابُ يَهْدِي إِلَى أَقْرَبِهِمْ بَابًا

(اپنے گھر کے قریبی دروازے والے پڑوسی کو پہلے ہدیہ دو)

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ

عَائِشَةُ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَأَلِي أَيُّهُمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ أَبَا.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں تحفہ کسے دوں؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا دروازہ تمہارے گھر کے قریب ہے۔“

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَأَلِي أَيُّهُمَا أُهْدِي؟ قَالَ إِلَى أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ أَبَا.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں پہلے کسے ہدیہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے نزدیک ہے۔“

۵۹۔ بَابُ الْأَدْنَى فَلَا دُنَى مِنَ الْجِيرَانِ

(قریبی پڑوسی کا حق پہلے ہے اور پھر درجہ بدرجہ دوسروں کا)

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ

أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَارِ فَقَالَ: أَرْبَعِينَ دَارًا أَمَامَهُ، وَأَرْبَعِينَ خَلْفَهُ وَأَرْبَعِينَ عَنْ يَمِينِهِ وَأَرْبَعِينَ عَنْ شِمَالِهِ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پڑوسی کے بارے میں پوچھا گیا (کہ پڑوسی کہاں تک ہوتے ہیں) تو

آپ نے فرمایا کہ ارد گرد کے چاروں طرف چالیس چالیس گھر والے پڑوسی کہلاتے ہیں۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ

بْنُ بَجَالَةَ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: وَلَا يَبْدَأُ بِجَارِهِ الْأَقْصَى قَبْلَ الْأَدْنَى: وَلَكِنْ يَبْدَأُ

بِالْأَدْنَى قَبْلَ الْأَقْصَى.

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن بجالہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے

سنا کہ (کوئی چیز تقسیم کرتے وقت) نزدیک والے ہمسائے کو چھوڑ کر دور والے سے شروع نہ کرے بلکہ دور والے

کی بجائے نزدیکی ہمسائے سے ابتداء کرے۔

۶۰۔ بَابُ مَنْ أَغْلَقَ الْبَابَ عَلَى الْجَارِ (ہمسائے کے لئے اپنا دروازہ بند کرنے کی مذمت)

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ، أَوْ قَالَ حِينٌ، وَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِدِينَارِهِ وَدِرْهِمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ: ثُمَّ الْآنَ الدِّينَارُ وَالْدِّرْهُمُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَحَدِنَا مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُمْ مِنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٍ بِجَارِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ هَذَا أَغْلَقَ بَابَهُ دُونِي، فَمَنْعَ مَعْرُوفَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک ایسا دور یا گھڑی گزر چکی ہے کہ ہم اپنے بھائی کے مقابلے میں درہم و دینار کو کوئی حیثیت نہ دیا کرتے تھے اور پھر اب ایسا دور آچکا ہے کہ درہم و دینار کے مقابلے میں مسلمان بھائی کی کوئی حیثیت نہیں رہی میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ ”کئی ایسے ہمسائے ہوں گے جو اپنے ہمسائے کے (حق کا خیال نہ رکھنے کے) بدلے میں قیامت کو اس کا دامن پکڑے ہوں گے کوئی کہے گا کہ اے رب! اس نے میرے لئے اپنا دروازہ بند کر رکھا تھا چنانچہ میں اس کی بھلائی سے محروم ہو گیا۔“

۶۱۔ بَابُ لَا يَشْبَعُ دُونُ جَارِهِ

(غریب ہمسائے کے سامنے پیٹ بھر کر کھانے سے ممانعت)

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَسَاوِدِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”وہ شخص مومن شمار نہیں ہوگا جو اپنے بھوکے ہمسائے کے سامنے پیٹ بھر کر کھائے۔“

۶۲۔ بَابُ يَكْثُرُ مَاءُ الْمَرَقِ فَيُقْسِمُ فِي الْجِيرَانِ

(سالن بناتے وقت شور با زیادہ کر لے تاکہ ہمسایوں کو دے سکے)

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: (۱) أَسْمَعُ

وَأُطِيعُ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدِّعِ الْأَطْرَافِ. (۲) وَإِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصْبِهِمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ. (۳) وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْزَنْتَ صَاحِبَكَ، وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب نبی ﷺ نے مجھے تین وصیتیں کیں: کان ناک کئے والا یا غلام بھی ہو تو اس کی بات سنو اور مقدور بھر اس کی اطاعت کرو سالن پکاتے وقت پانی ڈال کر شور یا بڑھا لو اور پھر ارد گرد ہمسایوں پر نظر دوڑاؤ اور ضرورت مند کے گھر ایسے پہنچاؤ کہ اسے طعنہ زنی نہ کی جاسکے نماز پورے وقت پر پڑھو اور اگر امام نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے ساتھ پڑھ لو تمہارا فرض ادا ہو جائے گا ورنہ نفل بن جائیں گے۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ الْمَرَقَةِ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ أَوْ اقْسِمْ فِي جِيرَانِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے ابوذر! جب سالن پکاؤ تو (مناسب طریقے سے) شور یا زیادہ بناؤ اپنے ہمسایوں کو نظر میں رکھا کرو یا آپ نے فرمایا کہ ہمسایوں میں تقسیم کر دو۔“

۶۳۔ بَابُ خَيْرِ الْجِيرَانِ (بہتر پڑوسی کون ہوتا ہے)

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شُرَيْكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَجَارِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبد الرحمن جبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر سنایا کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی سے بہتر سلوک کرے اور سب سے بہتر ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرے۔“

۶۳۔ بَابُ الْجَارِ الصَّالِحِ (نیک ہمسایہ کی عظمت)

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْلٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الْمُسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ.

ترجمہ: حضرت نافع بن عبدالحارث نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یہ ایک مسلمان کی نیک بخشی ہے کہ اس کا گھر وسیع ہو، ہمسایہ نیک ہو اور اسے سواری اچھی مل جائے۔“

۶۵۔ بَابُ الْجَارِ السُّوءِ (برے ہمسائے سے نفرت)

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، هُوَ ابْنُ حَيَّانَ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِیْ دَارِ الْمَقَامِ فَاِنَّ جَارَ الدُّنْیَا یَتَحَوَّلُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کبھی یہ دعا بھی فرماتے تھے: ”اے اللہ! قبروں میں برے ہمسائے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ دنیا میں ہمسایہ تو ایک نہ ایک دن کہیں اور جا سکتا ہے۔“

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَأَخَاهُ وَابْنَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوم قیامت آنے میں تب دیر نہیں لگے گی جب آدمی اپنے ہمسایہ کو قتل کرنے لگے یا بھائی یا باپ کو۔“

۶۶۔ بَابُ لَا يُؤْذِي جَارَهُ (اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دو)

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مَوْلَى جَعْفَرَةَ بْنِ مُبِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَلَانٌ تَقُومُ اللَّيْلُ وَتَصُومُ النَّهَارَ وَتَفْعَلُ وَتَصَدَّقُ وَتُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا خَيْرَ فِيهَا هِيَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. قَالُوا: وَقَلَانَةُ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ وَتَصَدَّقُ بِأَثْوَارٍ وَلَا تُؤْذِي أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! فلاں عورت رات کے نوافل پڑھتی ہے پھر دن کو روزہ رکھتی ہے دیگر نیک کام کرتی رہتی ہے اور صدقہ بھی دیتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسایوں کو تنگ کرتی ہے (تو اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں بھلائی موجود نہیں وہ تو دوزخی ہے۔“ لوگوں نے عرض کی: ایک عورت ہے جو فرض نمازیں پڑھتی ہے اور صدقہ و خیرات بہت کرتی ہے اور کسی کو تکلیف بھی نہیں پہنچاتی (تو اس کا کیا ہوگا؟) آپ نے فرمایا: ”وہ جنت میں جائے گی۔“

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غُرَابٍ أَنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَ إِحْدَانَا يُرِيدُهَا فَمَنْعَهُ نَفْسَهَا، إِمَّا أَنْ تَكُونَ غَضَبِي أَوْ لَمْ تَكُنْ نَشِيطَةً، فَهَلْ عَلَيْنَا فِي ذَلِكَ مِنْ حَرَجٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ إِنْ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْكَ أَنْ لَوْ أَرَادَكَ، وَأَنْتِ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعِيهِ قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ أَوْ لِحَافٌ وَاحِدٌ فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَتْ لَتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ تَنَامُ مَعَهُ، فَلَهُ مَا فَوْقَ ذَلِكَ مَعَ أَنِّي سَوْفَ أَخْبِرُكَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَتْ لَيْلَتِي مِنْهُ، فَطَحَنْتُ شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ فَجَعَلْتُ لَهُ قُرْصًا فَدَخَلَ فَرَدَّ الْبَابَ وَدَخَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَغْلَقَ الْبَابَ وَأَوْكَأَ الْقُرْبَةَ وَأَكْفَأَ الْقَدَحَ وَأَطْفَأَ الْمِصْبَاحَ: فَانْتَظَرْتُهُ أَنْ يَنْصَرِفَ فَاطْعَمَهُ الْقُرْصَ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى غَلَبَنِي النَّوْمُ وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَاتَانِي فَأَقَامَنِي، ثُمَّ قَالَ: ادْفِينِي. ادْفِينِي. فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ: وَإِنْ أَكْشَفِي عَنْ فَخْذَيْكَ. فَكَشَفْتُ لَهُ عَنْ فَخْذَيْ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَرَأْسَهُ عَلَى فَخْذِي حَتَّى دَفِنِي، فَأَقْبَلْتُ شَاةً لِحَارِنَا دَاجِنَةً، فَدَخَلْتُ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى الْقُرْصِ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَدْبَرْتُ بِهِ قَالَتْ: وَقُلْتُ عَنْهُ وَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا دَرْتَهَا إِلَى الْبَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَدِي مَا أَدْرَكْتَ مِنْ قُرْصِكَ، وَلَا تُؤْذِي جَارِكَ فِي شَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت عمارہ بن غراب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں ان کی پھوپھی نے بتایا انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ہم میں سے کسی کے شوہر کی خواہش ہو لیکن عورت انکار کرنے کو خواہ بیماری کی وجہ

سے یا اس کی خواہش نہ ہو تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آپا نے فرمایا ہاں (یہ بات اچھی نہیں) شوہر کا تم پر حق ہوتا ہے جب وہ تمہارا ارادہ کرے تو تم اسے نہ روکو عورت نے کہا: میں نے پھر پوچھا اگر گھر میں دونوں کے لئے صرف ایک ہی بستر یا ایک ہی لحاف ہو اور عورت کو حیض آیا ہو تو پھر کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے اور پھر شوہر کے ساتھ لیٹ جائے اور شوہر شرمگاہ کے اوپر کے حصے سے خواہش پوری کرنے پھر آپ نے فرمایا ٹھہرو میں تمہیں بتاتی ہوں کہ ایسے موقع پر حضور ﷺ کیا کرتے تھے (تو سنو) ایک رات ایسا ہوا میں نے آپ کے لئے جو پیس کر اس کی روٹی پکائی اور رکھ دی۔ آپ آئے دروازہ بند کیا اور پھر مسجد میں تشریف لے گئے حالانکہ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ سوتے وقت دروازہ بند کر دیتے، مشکیزہ کا پانی ڈھانپ دیتے، پیالہ وغیرہ انڈیل دیتے اور چراغ بجھا دیا کرتے تھے۔ میں اس انتظار میں تھی کہ آپ آئیں تو میں روٹی پیش کروں لیکن آپ تشریف نہیں لائے اور مجھے نیند آ گئی، آپ کو سردی لگی تو میرے پاس تشریف لائے مجھے جگا دیا اور فرمایا: ”مجھے گرم کرو۔“ (دو مرتبہ) میں نے عرض کی میں تو حالت حیض میں ہوں، آپ نے فرمایا: ”اپنی ران کھول دو۔“ میں حکم بجالائی تو آپ نے اپنا کمال اور سر مبارک میرے رانوں پر رکھا اور پھر آپ گرم ہو گئے اتنے میں ہمارے ایک ہمسائے کی گھریلو بکری آ گئی اس نے روٹی کا ارادہ کیا، میں نے اٹھا کر پیچھے رکھ لی۔ (سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ) میرے ہلنے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے، میں نے بکری کے بچے کو دروازے کی طرف دھکیل دیا تو نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: ”جتنی روٹی بچ گئی ہے لے لو مگر ہمسائے کی بکری کو کچھ نہ کہو۔“

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا أَمِنْ جَارَةً بَوَاتِقَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔“

۶۷۔ بَابُ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ

(کوئی عورت اپنی لونڈی کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے)

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارَهُ فَقَالَ: إِحْمِلْ مَتَاعَكَ فَضَعُهُ عَلَى الطَّرِيقِ فَمَنْ مَرَّ بِهِ يُلْعَنُهُ فَجَعَلَ كُلُّ مَنْ مَرَّ بِهِ يُلْعَنُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ فَوْقَ لَعْنَتِهِمْ. ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي شَكَا: كُفَيْتَ أَوْ نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی شکایت کر دی آپ نے فرمایا: ”اپنا سامان اٹھا کر راستے میں رکھ دو وہاں سے جو بھی گزرے گا اسے لعنت کرے گا۔“ چنانچہ وہاں سے گزرنے والے ہر شخص نے اسے لعنت کرنا شروع کر دی چنانچہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی۔ آپ نے فرمایا: ”(کہ یہ تو لوگوں کی لعنتیں ہیں) اللہ کی لعنت ان لعنتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔“ پھر شکایت لانے والے سے فرمایا: ”بس اتنا ہی کافی ہے یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔“

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُبَشِّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْدِيهِ عَلَى جَارِهِ فَبَيْنَا هُوَ قَاعِدٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِذْ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ الرَّجُلُ وَهُوَ مُقَاوِمٌ رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ عِنْدَ الْمَقَامِ حَيْثُ يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي رَأَيْتُ مَعَكَ مُقَاوِمَكَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ؟ قَالَ: أَقْدَرَايْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيرًا ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولُ رَبِّي مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ جَاعِلٌ لَهُ مِيرَاثًا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی زیادتی بتانے حاضر ہوا ابھی وہ شخص رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے چنانچہ اس نے آپ کو دیکھ لیا آپ ایک آدمی کے ساتھ کھڑے تھے اس آدمی پر سفید کپڑے تھے اور وہ اس مقام ابراہیم کے پاس کھڑا تھا جہاں لوگ جنازہ پڑھتے ہیں حضور ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کی طرف بھاگا اور عرض کی: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! میں نے جو آدمی آپ کے ساتھ کھڑا دیکھا تھا وہ کون تھا؟ اس پر سفید کپڑے تھے۔“ آپ نے فرمایا: ”تم نے دیکھا ہے؟“ عرض کی ہاں۔ ”آپ نے فرمایا: ”تو تم نے بہت کمال شخص دیکھا وہ جبریل علیہ السلام تھے میرے پروردگار نے انہیں بھیجا تھا وہ مجھے پڑوسی کے

بارے میں زوردار تاکید کر رہے تھے میں نے گمان کر لیا کہ اللہ اسے وراثت میں حصہ دار بنا دے گا۔“

۶۹۔ بَابُ مَنْ أَذَى جَارَهُ حَتَّى يَخْرُجَ (پڑوسی کو اتنا تنگ کرنا کہ وہ گھر چھوڑ جائے)

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ يُعْنَى أَبَا عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ثَوْبَانُ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلَيْنِ يَتَصَارِمَانِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَيَهْلِكُ أَحَدُهُمَا، فَمَا تَاوَهُمَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الْمُصَارَمَةِ، إِلَّا هَلَكَا جَمِيعًا وَمَا مِنْ جَارٍ يَظْلِمُ جَارَهُ وَيَقْهَرُهُ، حَتَّى يَحْمِلَهُ ذَلِكَ عَلَى أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِهِ إِلَّا هَلَكَ.

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوئی سے دو آدمی تین دن تک قطع تعلق کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک فوت ہو جائے اور دونوں ہی اسی قطع تعلق کی حالت میں فوت ہو جاتے ہیں تو گویا وہ دونوں تباہ ہو گئے یونہی ایک شخص اپنے پڑوسی پر ظلم اور زیادتی کرتا ہے اور اتنی زیادتی کرتا ہے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دیتا ہے تو وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔

۷۰۔ بَابُ جَارِ الْيَهُودِيِّ (یہودی کی ہمسائیگی)

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَغُلَامُهُ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِذَا فَرَعْتَ فَأَبْدَأْ بِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: الْيَهُودِيُّ؟ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْجَارِ حَتَّى خَشِينَا أَوْ رَوَيْنَا أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا ان کا غلام بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ انہوں نے غلام سے کہا: اے غلام! جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمارے یہودی پڑوسی سے تقسیم کرنا شروع کر دینا، قوم کا ایک آدمی بولا: یہودی پہلے؟ اللہ آپ کا بھلا کرے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا آپ پڑوسی کے بارے میں ہدایات دے رہے تھے ہم نے خیال کیا یا ہمیں نظر آ رہا تھا کہ آپ اسے وارث قرار دے دیں گے۔“

۱۔ بابُ الْكَرَمِ (کرم و بخشش والا کون؟)

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُمْ. قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ. قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوْا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ کرم والا کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں ان سب سے زیادہ کرم والا وہ ہوتا ہے جو صاحب تقویٰ اور پرہیزگار ہوتا ہے۔“ لوگوں نے عرض کی کہ ہم یہ سوال نہیں پوچھ رہے؟ (یہ تو معلوم ہے) آپ نے فرمایا: ”تو پھر میں کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ نخی اور کریم اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام تھے وہ اللہ کے نبی کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔“ لوگوں نے عرض کی ہمارا یہ مقصد بھی نہیں تو آپ نے پوچھا: ”تو پھر تم اہل عرب کے قبیلوں کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟“ عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو دور جاہلیت میں اچھا تھا وہ دین کی سمجھ آنے پر اسلام میں اچھا گنا جائے گا۔“

۲۔ بابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ (نیک و بد سے بھلائی کرنا)

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي حفْصَةَ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ: هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ قَالَ: هِيَ مُسَجَّلَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: مُسَجَّلَةٌ مَوْسَلَةٌ.

ترجمہ: حضرت محمد بن علی (ابن الحنفیہ) سے آیت هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ”بھلائی کا بدلہ بھلائی ہی ہوتا ہے۔“ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: یہ قول نیک اور بد دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

۷۳۔ باب فضل من یعول یتیمًا (یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت)

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسَاكِينِ، كَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ”بیواؤں اور مسکینوں کا دھیان کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا مرتبہ رکھتا ہے یا کہا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو نوافل پڑھتا ہے۔“

۷۴۔ باب فضل من یعول یتیمًا لہ

(خاندان کے یتیم بچے کا خیال رکھنے والے کی فضیلت)

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي إِلَّا تَمْرَةً وَاحِدَةً فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا: ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت اپنی دونوں بچیاں ساتھ لئے آئی، اس نے مجھ سے کچھ کھانے کو مانگا تو میرے پاس صرف ایک کھجور موجود تھی، میں نے اٹھا کر اسے دے دی، اس نے آدھی آدھی کر کے دونوں کو کھلا دی اور پھر چلی گئی۔ بعد میں حضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ بات ان سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: ”جو بھی ان بچیوں کو دیکھ کر ان سے بھلائی کرے گا تو یہ دوزخ کے درمیان پر دے کا کام دیں گی۔“

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَرْثَدَةَ الْفَهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. أَوْ: كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ. شَكَ سُفْيَانُ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ.

ترجمہ: حضرت مرثدہ فہری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی ذمہ داری لینے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب) ہوں گے۔“ یا فرمایا کہ ”جیسے انگلی اور اس کے قریب والی ہے۔“ سفیان رضی اللہ عنہ کو شک ہے کہ آپ نے درمیانی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ يَتِيمًا كَانَ يَحْضُرُ طَعَامَ ابْنِ عُمَرَ فَدَعَا بِطَعَامِ ذَاتِ يَوْمٍ، فَطَلَبَ يَتِيمَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَجَاءَ بَعْدَ مَا فَرَغَ ابْنُ عُمَرَ فَدَعَا لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِطَعَامٍ، وَلَمْ يَكُنْ عَنْدهُمْ فَجَاءَ بِسَوِيقٍ وَعَسَلٍ، فَقَالَ: دُونَكَ هَذَا فَوَاللَّهِ مَا غِبْتَ يَقُولُ الْحَسَنُ: وَابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا غِبَ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یتیم بچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھانے کے وقت آ جاتا، ایک دن آپ نے کھانا منگوا یا اور اس یتیم کو بلایا لیکن وہ موجود نہ تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھانا کھا لینے کے بعد آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا منگوانے کا کہا لیکن نہ مل سکا تو آپ نے شہد اور جو کا آٹا منگوا لیا اور کہا لو یہی کھا لو بخدا تم گھائے میں نہیں رہے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا! عمر رضی اللہ عنہ بھی گھائے میں نہ رہے۔ (کیونکہ آپ نے کچھ کھلا کر اپنی نیکی جاری رکھی)

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا. وَقَالَ بِاصْبِعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ”میں اور یتیم کو سہارا دینے والا جنت میں یوں ہوں گے۔“ اور پھر آپ نے درمیانی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ طَعَامًا إِلَّا وَعَلَى خُوانِهِ يَتِيمٌ.

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک ان کے دسترخوان پر کوئی نہ کوئی یتیم نہ آ جاتا۔

۷۶۔ بَابُ خَيْرِ بَيْتٍ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يَحْسَنُ إِلَيْهِ

(سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے اچھا برتاؤ کیا جائے)

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يَحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يَسَاءُ إِلَيْهِ، أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ يَشِيرُ بِأَصْبَعَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس سے اچھا سلوک ہو رہا ہوتا ہو اور بُرا گھر وہ ہوتا ہے جس میں یتیم سے بُرا سلوک ہوتا ہو میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ان دو انگلیوں کی طرح ہوتے ہیں۔“ اور پھر آپ نے دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں۔

۷۷۔ بَابُ كُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ (یتیم سے رحمدل باپ والا سلوک کرنا)

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي قَالَ: قَالَ دَاوُدُ: كُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ وَأَعْلَمْ أَنَّكَ كَمَا تَزْرَعُ كَذَلِكَ تَحْصِدُ مَا أَقْبَحَ الْفَقْرُ بَعْدَ الْغِنَى وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى وَإِذَا وَعَدْتَ صَاحِبَكَ فَأَنْجِزْ لَهُ مَا وَعَدْتَهُ فَإِنْ لَا تَفْعَلْ يُوَدِّثُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةً وَتَعَوُّذٌ بِاللَّهِ مِنْ صَاحِبٍ إِنْ ذَكَرْتَ لَمْ يُعْنِكَ وَإِنْ نَسِيتَ لَمْ يَذْكُرْكَ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ یتیم کے لئے ایسے ہو جاؤ جیسے رحمدل باپ ہوتا ہے یقین کیجئے جو کچھ کاشت کرو گے وہی کاٹو گے امیری کے بعد فقر و محتاجی کتنی بُری لگتی ہے اور پھر

اس سے بھی زیادہ اور بدتر ہدایت کے بعد گمراہی ہوا کرتی ہے جب تم اپنے ساتھی سے وعدہ کر لو تو اسے پورا کرو کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی پیدا ہوگی اور ایسے ساتھی کے بارے میں اللہ کی پناہ مانگو جو تمہارے یاد کرنے پر تمہاری مدد نہیں کرتا اور تم اسے بھول جاتے ہو تو وہ تمہیں پلے ہی نہیں باندھتا۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُجَيْجٍ أَبُو عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَقَدْ عَاهَدْتُ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يُصْبِحُ فَيَقُولُ يَا أَهْلِيَّةُ يَا أَهْلِيَّةُ يَتِيْمُكُمْ يَتِيْمُكُمْ يَا أَهْلِيَّةُ مُسْكِينُكُمْ مُسْكِينُكُمْ يَا أَهْلِيَّةُ جَارُكُمْ جَارُكُمْ وَأَسْرِعْ بِخِيَارِكُمْ وَأَنْتُمْ كُلُّ يَوْمٍ تَرْذَلُونَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَإِذَا مَشَتْ رَأَيْتَهُ فَاسْقَا يَتَعَمَّقُ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا إِلَى النَّارِ مَالَهُ قَاتِلَهُ اللَّهُ بَاعَ خَلْقَهُ مِنَ اللَّهِ بِشَمْنٍ عَنَزَ وَإِنْ شِئْتَ رَأَيْتَهُ مُضِيْعًا مَرِيْدًا فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ لَا وَاعِظًا لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَلَا مِنَ النَّاسِ.

ترجمہ: حضرت ابوعمارہ حمزہ بن نجیح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے مسلمانوں کا ایسا دور دیکھا ہے جس میں ایک آدمی صبح ہوتے ہی گھر والوں سے کہتا تھا کہ اے میرے گھر والو! اے میرے گھر والو! اپنے یتیم کا خیال کرو! اپنے یتیم کا خیال کرو! اے میرے گھر والو! اے میرے گھر والو! اپنے مسکین کا خیال رکھو! اپنے مسکین کا خیال رکھو! اے میرے گھر والو! اپنے پڑوسی کا خیال رکھو! اپنے پڑوسی کا خیال رکھو! تم میں سے نیک لوگ اٹھتے جا رہے ہیں اور تم روزانہ ذلیل سے ذلیل ہوتے جا رہے ہو پھر میں نے انہیں یہ کہتے بھی سنا کہ آج یہ زمانہ آچکا ہے کہ تم فاسق دیکھو گے کہ تمیں ہزار درہم خرچ کر کے جہنم کو جا رہا ہے آخر اسے کیا ہو گیا ہے؟ اللہ اس کا برا کرے اس نے اللہ سے ملنے والا نیکی کا حصہ معمولی قیمت پر بیچ دیا (برے کاموں میں لگا دیا) اور چاہو تو ایسا شخص بھی دیکھ سکتے ہو جس نے بے شمار مال شیطانی راستے میں ضائع کر لیا اس کی طبیعت میں ہدایت کا مادہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اور ہے جو اسے راہ راست پر لا سکے۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ سِيرِينَ: سَمِعْتُ يَتِيْمًا قَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا تَصْنَعُ بَوَلَدِكَ إِضْرِبْهُ مَا تَضْرِبُ وَلَدَكَ.

ترجمہ: حضرت اسماء بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم رہتا ہے تو وہ کہنے لگے اس سے وہی برتاؤ کرو جو اپنے لڑکے سے کیا کرتے ہو اسے اتنا ہی مارو جتنا اپنے بیٹے کو مارا کرتے ہو۔

۷۸۔ بَابُ فَضْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَبَّرَتْ عَلَى وَلَدِهَا وَلَمْ تَتَزَوَّجْ

(عورت اپنے یتیم بچے کی خاطر صبر کرے اور شادی نہ کرے)

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ نَهَّاسٍ عَنْ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفَحَاءُ الْخَدَّيْنِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَصَبَّرَتْ عَلَى وَلَدِهَا كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں اور ایک رنگ بدلے والی بیوہ عورت جو اپنے بچے پر صبر کر لے اور دوسری شادی نہ کرے دونوں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔“

۷۹۔ بَابُ آدَبِ الْيَتِيمِ (یتیم کو ادب سکھانا)

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ شُمَيْسَةَ الْعَتَكِيَّةِ قَالَتْ: ذَكَرَ آدَبُ الْيَتِيمِ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: إِنِّي لَأُضْرِبُ الْيَتِيمَ حَتَّى يَنْبَسِطَ.

ترجمہ: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ شمیسة عتکية سے بیان کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یتیم کو ادب سکھانے کی بات ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں یتیم کو اس وقت تک مارتی ہوں جب تک وہ (زمین پر) پھیل نہیں جاتا۔ (تاکہ باادب ہو جائے)

۸۰۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ الْوَلَدُ (اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے)

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَصَمَّهُ النَّارُ، تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے کسی کے بچے فوت ہو جائیں تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا ہاں البتہ قسم کا کفارہ نہ دینے کی وجہ سے اسے تکلیف پہنچ سکتی ہے۔“

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ لَهُ فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ: احْتَظَرْتُ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے تین بچے دفن چکی ہوں (چوتھے کی فکر سے پریشان ہوں) لہذا اس بچے کے لئے دعا فرمادیتجئے۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے دوزخ کی شدید آگ کے آگے دیوار بنائی ہے۔“

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعَبْسِيِّ قَالَ: مَاتَ ابْنُ لِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ وَجْدًا شَدِيدًا فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: شَيْئًا تُسَخِّي بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صِغَارُكُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت خالد عبسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا، مجھے سخت تکلیف پہنچی، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے ہمارے فوت ہو جانے والے کے بارے میں تسلی کے لئے آپ کو کوئی حدیث یاد ہے جس کی بنا پر ہمیں تسلی حاصل ہو جائے تو آپ نے کہا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”تمہارے (فوت ہو جانے والے) چھوٹے بچے دوزخ سے تمہاری تتلیاں ہوں گے۔“

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ كَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَأَحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ. قُلْتُ لَجَابِرٍ: وَاللَّهِ أَرَأَيْ لَوْ قُلْتُمْ وَاحِدًا لَقَالَ قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ وَاللَّهِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ صبر کرے تو جنت میں چلا جائے گا۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر دو فوت ہوئے ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا: ”دو کا بھی یہی معاملہ ہو گا۔“ (راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخدا! اگر تم لوگ ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ کا جواب یہی ہوتا۔ (ایک بچہ والا بھی

جنت میں بجائے گا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! میرا بھی یہی خیال ہے۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْقَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، هُوَ جَدُّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ: احْتَظَرْتُ بِحِطَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں لہذا اس بچہ (کی زندگی) کے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ ”ان کی وجہ سے تو نے دوزخ کی شدید آگ کے سامنے مضبوط دیوار کر دی ہے۔“

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ فِي مَجْلِسِكَ فَوَاعِدْنَا نَاتِكَ فِيهِ فَقَالَ: مَوْعِدُ كُنَّ بَيْتُ فُلَانٍ. فَجَاءَهُنَّ لِذَلِكَ الْوَعْدِ وَكَانَ فِيهَا حَدَّثَهُنَّ مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتُخْسِبُهُمْ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. فَتَالَتْ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ؟ فَقَالَ: وَاثْنَانِ كَانَ سُهَيْلٌ يَتَشَدَّدُ فِي الْحَدِيثِ وَيَحْفَظُ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَكْتُبَ عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کی یا رسول اللہ! (لوگ آپ کے پاس جمع رہتے ہیں) ہم حاضری نہیں دے سکتیں تو ہمیں بھی کوئی دن دے دیں تاکہ ہم مل کر آپ سے کچھ پوچھ سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ ”تمہیں فلاں کے گھر جمع ہونے کا وقت دیا جاتا ہے۔“ چنانچہ وہ بتائے ہوئے وقت اس گھر میں جمع ہو گئیں تو آپ نے وہاں ان سے گفتگو فرمائی، ایک بات یہ فرمائی: ”تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو جنت میں جائے گی۔“ ایک عورت بولی: اگر دو ہوں تو؟ آپ نے فرمایا کہ ”وہ بھی یہی اجر پالے گی۔“ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ حدیث کے بارے میں بہت سخت رویہ اپناتے اور حفظ حدیث پر خوب زور دیتے تھے کوئی ان کے ہاں حدیث لکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أُمُّ سُلَيْمٍ مَا مِنْ مُسْلِمِينَ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْ لَادٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ.

بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. قُلْتُ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ.

ترجمہ: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بنی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی آپ نے فرمایا: ”اے ام سلیم! کوئی بھی والدین ایسے ہوں کہ ان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ ان کی وجہ سے جنت میں جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے صبر کی وجہ سے ان پر رحمت فرمائے گا۔“ اس پر میں نے عرض کی اگر دو فوت ہوئے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ”ان کا بھی یہی حکم ہے۔“

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي حُرَيْرٍ، أَنَّ الْحَسَنَ حَدَّثَهُ بِوَاسِطٍ أَنَّ صَعْصَعَةَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ مَتَوَشِّحًا قَرِيبَةً قَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِيَا أَبَا ذَرٍّ؟ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْتَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ عِضْوٍ مِنْهُ فِكَاهٍ لِكُلِّ عِضْوٍ مِنْهُ.

ترجمہ: حضرت مصعب بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی وہ اپنی مشک بغل میں لٹکائے ہوئے تھے پوچھا اے ابوذر! بچوں کے بارے میں بتاؤ کہ کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو حدیث سناؤں؟ کہنے لگے ہاں سناؤ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین بچے شعور آنے سے قبل ہی فوت ہو جائیں تو (ان کی وجہ سے) اللہ انہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے گا اور جو مسلمان کسی کو آزاد کر دے گا تو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک ایک عضو دوزخ سے محفوظ فرما دے گا۔“

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْتَ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ، بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس کے تین بچے بوجھ بوجھ آنے سے قبل ہی فوت ہو جائیں اللہ ان سب کو جنت میں بھیجے گا یہ ان پر اللہ کی رحمت ہوگی۔“

۸۱۔ بَابُ مَنْ مَاتَ لَهُ سِقْطٌ (ماں کا نامکمل بچہ ضائع ہونے کا حکم)

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ لَا يُوَلِّدُ لَهُ فَقَالَ: لَا نَ يُوَلِّدُ لِي فِي الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ سَقَطَ فَأَحْسِبُهُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لِي الدُّنْيَا جَمِيعًا وَمَا فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ترجمہ: حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوتا تھا تو آپ نے کہا کہ میں (بحیثیت مسلمان) یہ بات کہتا ہوں کہ اگر میرے ہاں ایک نامکمل بچہ بھی پیدا ہو جائے تو میں اس پر اجر کی امید رکھوں گا اور یہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے پیارا ہوگا۔ یہ ابن الحنظلہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی تھی۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَا لَكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالٌ وَارِثُكَ مَا أَخَّرْتَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ جسے اپنے مال سے اپنے مالک کا مال زیادہ پیارا نہ لگتا ہو؟“ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے ایسا کوئی بھی نہیں جسے اپنے مال سے مالک کا مال زیادہ پیارا ہو۔ آپ نے فرمایا: ”جان لو کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں کہ جسے اپنے مالک کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا لگتا ہو تمہارا مال تو وہی ہے جو تم آگے بھیج چکے ہو اور تمہارے مالک کا مال وہ ہے جو تم نے دنیا میں چھوڑ دیا۔“

۱۵۴۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعْلَمُونَ فِيكُمْ الرِّقُوبُ؟ قَالُوا: الرِّقُوبُ الَّذِي لَا يُوَلِّدُ لَهُ قَالَ: لَا وَلَكِنَّ الرِّقُوبَ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا.

ترجمہ: یہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم الرقوب (بانجھ) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کی: بانجھ اسے کہتے ہیں جس کے پاس بچہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں بلکہ بانجھ اسے کہتے ہیں جس کا کوئی بچہ ذخیرہ آخرت کے لئے فوت نہ ہوا ہو۔“

۱۵۵۔ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّونَ فِيكُمْ الصَّرْعَةَ؟ قَالُوا: هُوَ الَّذِي لَا تَصْرَعُهُ الرِّجَالُ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّ الصَّرْعَةَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم پہلوان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ وہ کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی جسے آدمی پچھاڑ نہ سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ ”پہلوان کا مفہوم یہ نہیں بلکہ اسے کہتے ہیں جو غضب کے وقت اپنے آپ پر قابو پا سکے۔“

۸۲۔ بَابُ حُسْنِ الْمِلَكَةِ (غلاموں سے حسن سلوک)

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ثَقُلَ قَالَ: يَا عَلِيُّ! ائْتِنِي بِطَبَقٍ أَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتِي. فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقَنِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَحْفَظُ مِنْ ذِرَاعِي الصَّحِيفَةَ وَكَانَ رَأْسُهُ بَيْنَ ذِرَاعَيْهِ وَعُضْدِي يُوصِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَقَالَ كَذَاكَ حَتَّى قَاضَتْ نَفْسُهُ وَأَمَرَهُ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَنْ شَهِدَ بِهِمَا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بتایا کہ جب حضور ﷺ کا آخری وقت آیا تو فرمایا اے علی! کوئی کاغذ وغیرہ لاؤ تاکہ میں ایسی تحریر کر دوں کہ امت گمراہی میں نہ پڑ سکے میں ڈرا کہ کہیں میرے آنے سے قبل آپ کا وصال نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کی کہ میں اپنے ذہن میں محفوظ کر لوں گا اس وقت آپ کا سر انور میرے ہاتھوں میں تھا آپ زکوٰۃ نماز اور غلاموں سے حسن سلوک کی وصیت فرما رہے تھے اور وصال ہو گیا اور اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کی گواہی بتا رہے تھے کہ جس نے یہ گواہی دی اس پر دوزخ کا داخلہ حرام ہوگا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَلَا تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ، وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دعوت قبول کرو تحفہ کا انکار نہ کرو اور مسلمانوں کو نہ مارو۔“

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيٍّ

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وصال مبارک کے وقت آخری کلام یہ فرمائی ”نماز کا دھیان رکھنا اور اپنے ہر ماتحت کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔“

۸۳۔ بَابُ سُوءِ الْمِلْكَةِ (غلاموں سے برا سلوک کرنا)

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلنَّاسِ: نَحْنُ أَعْرَفُ بِكُمْ مِنَ الْبَيَاطِرَةِ بِالدُّوَابِّ قَدْ عَرَفْنَا خِيَارَكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ أَمَّا خِيَارُكُمْ فَالَّذِي لَا يَرْجُو خَيْرَهُ وَيَوْمُنَ شَرُّهُ وَأَمَّا شَرُّكُمْ فَالَّذِي لَا يَرْجُو خَيْرَهُ وَلَا يَوْمُنَ شَرُّهُ وَلَا يَعْتَقُ مُحَرَّرَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ ہم تمہاری رگ رگ کو ایسے جانتے ہیں جیسے چارپائیوں کا علاج کرنے والے جانتے ہیں تم میں سے کھرے کھوٹے سب کو جانتے ہیں تم میں سے بھلا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کے شر سے بچا جاسکے اور برا وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ ہو نہ اس کے شر سے بچا جاسکے اور نہ ہی وہ غلام آزاد کر سکتا ہو۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ هَانِيٍّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ سَمِعَهُ يَقُولُ: الْكَنُودُ الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ، وَيَنْزِلُ وَحْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ.

ترجمہ: حضرت حریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے: ناشکرا اسے کہتے ہیں جو کسی کو عطیہ نہ دے اکیلا رہنا پسند کرے اور اپنے غلام کو مارے۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَمَّادٍ، عَنْ حَبِيبٍ وَحَمِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ غُلَامًا لَهُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ فَنَامَ الْغُلَامُ، فَجَاءَ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ فَأَلْقَاهَا فِي وَجْهِهِ فَتَرَدَّى الْغُلَامُ فِي بئرٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَى الَّذِي فِي وَجْهِهِ فَأَعْتَقَهُ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے اونٹ پر پانی لانے کے لئے اپنے غلام

سے کہا اور وہ سو گیا۔ مالک کہیں سے آگ کا ایک شعلہ لایا اور اس کے منہ میں ڈالنے لگا تو وہ کنویں میں گر گیا۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے اس کے منہ کی حالت دیکھ کر اسے آزاد کر دیا۔

۸۴۔ بَابُ بَيْعِ الْخَادِمِ مِنَ الْأَعْرَابِ (کسی غلام کو گنواروں کے ہاں بیچنا)

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَبَّرَتْ أَمَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلَ بَنُو أَخِيهَا طَيْبًا مِنَ الزُّطِّ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُخْبِرُونِي عَنْ امْرَأَةٍ مَسْحُورَةٍ سَحَرَتْهَا أَمَةٌ لَهَا فَخَبِرْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرْتَنِي؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَتْ: وَلِمَ لَا تُنَجِّينَ أَبَدًا. ثُمَّ قَالَتْ: يَبْعُوهَا مِنْ شَرِّ الْعَرَبِ مِلْكَةً.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کو مدبر کر دیا، آپ بیمار ہو گئیں تو آپ کے بھانجوں نے ایک غیر عربی طیب سے آپ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا تم جس خاتون کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو اسے لونڈی نے جادو کر دیا ہے آپ کے بھانجوں نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو انہوں نے اس لونڈی سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ وہ کہنے لگی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں کبھی نجات نہ دے یہ تم نے کیا کیا؟ پھر بھانجوں سے کہا کہ اسے عرب کے ایسے خاندان کے ہاتھ بیچو جس کا غلام سے سلوک اچھا نہ ہو۔

۸۵۔ بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ (خادم کی معافی)

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سُلَيْمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ غُلَامَانِ، قَوَّهَبَ أَحَدُهُمَا لِعَلِّي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا تَضْرِبُهُ نِيْهُتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مِنْذُ أَقْبَلْنَا. وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ رَوْفًا. فَأَعْتَقَهُ فَقَالَ: مَا فَعَلَ؟ قَالَ: أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا فَأَعْتَقْتُهُ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے تو ان کے ساتھ دو غلام تھے ایک تو علی کرم اللہ وجہہ کو دے دیا اور ساتھ ہی ہدایت فرمادی کہ اسے مارنا نہیں کیونکہ مجھے اہل نماز کو مارنے سے کیا ہے اور ابھی جب میں آیا ہوں تو اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ دوسرا غلام آپ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور انہیں ہدایت فرمائی کہ اس سے بہتر سلوک کرنا انہوں نے اسے لیتے ہی آزاد کر دیا۔ آپ نے

ایک دن پوچھا کہ ابوذر نے غلام سے کیا برتاؤ کیا ہے؟ آپ نے حاضر ہو کر عرض کی آپ نے فرمایا تھا کہ اس سے اچھا برتاؤ کرنا چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَأَنْطَلَقَ بِي، حَتَّى أَدْخَلَنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّ أُنْسًا غُلَامٌ كَيْسٌ لَيِّبٌ، فَلْيَخْدِمْكَ، قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ، حَتَّى تَوَفَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ لِي عَنْ شَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لَمْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعُهُ: أَلَا صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہ تھا، یہ دیکھ کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا ساتھ لے چلے اور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا دیا اور آپ سے عرض کی یا رسول اللہ! یہ سمجھدار اور پیارا سا ہوشیار خادم ہے یہ آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے مدینہ آنے سے آپ کے وصال تک سفر و حضر میں آپ کی بھرپور خدمت کی زندگی بھر آپ نے کسی کام پر مجھے ڈانٹا نہیں کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں کیا ہے؟ اور اگر میں نے کوئی کام نہ کیا ہوتا تب بھی آپ غصہ میں آکر یہ فرماتے کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں نہیں کیا؟

۸۶۔ بَابُ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ (غلام کے چوری کرنے کا حکم)

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَرَقَ الْمَلُوكُ بَعَهُ وَكَوْبَشَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: النَّشْرُ عِشْرُونَ وَالنَّوَاةُ خَمْسَةٌ وَالْأَوْقِيَّةُ أَرْبَعُونَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! ”غلام اگر چوری کر لیتا ہے تو اسے بیچ دو اگرچہ ایک ”نش“ کا بیچنا پڑے۔“ ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ”نش“ میں درہم کو کہتے ہیں جبکہ ”نواة“ پانچ درہم اور ”اوقیہ“ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

نوٹ: غلام کی یہ قیمت اس دوران بہت کم شمار کی جاتی تھی۔ (۱۲ چشتی)

۸۷۔ بَابُ الْخَادِمِ يَذْنِبُ (غلام کے گناہ کر لینے کا حکم)

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَفَعَ الرَّاعِيَ فِي الْمُرَاحِ مَسْخَلَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْسِبَنَّ. وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسِبَنَّ. إِنَّ لَنَا غَنَمًا مِائَةً لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ. فَإِذَا جَاءَ الرَّاعِيَ بِسَخْلَةٍ ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً. فَكَانَ فِيمَا قَالَ: لَا تَضْرِبُ ضَحِيَّتَكَ كَضَرْبِكَ أَمَتِكَ وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ایک چرواہے نے باڑے میں دوسری بکریوں کے ساتھ بکری کا بچہ بھی چھوڑ دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَحْسِبَنَّ“ یعنی تم محسوس نہ کرنا۔ اور لَا تَحْسِبَنَّ فرمایا ہماری سو بکریاں ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ تم ان میں ایک اور کا اضافہ کر دو اور جب وہ چرواہا ایک اور بکری لے آتا ہے تو ہم نے اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر دیتے ہیں۔“ (تاکہ باقی سو پوری رہے) اس موقع پر آپ نے یہ ارشاد بھی فرمایا کہ ”تم لوگ اپنی بیوی کو ایسے نہ مارا کرو جیسے کبھی اپنی لونڈی کو مارتے ہو (یہ بھی بتایا کہ) جب تم ناک میں پانی ڈالو تو خوب صاف کرو ہاں اگر روزہ دار ہو تو احتیاط کرو۔“

۸۸۔ بَابُ مَنْ خَتَمَ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ سُوءِ الظَّنِّ

(بدگمانی سے بچنے کے لئے اپنے سامان پر علامت لگانا)

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي تَعِيمٍ عَلَى الْخَادِمِ، وَنَكِيلٍ، وَنَعَدَّهَا كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَعَوَّدُوا خُلُقَ سُوءٍ أَوْ يَظُنُّ أَحَدُنَا ظَنًّا سُوءًا.

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: ہمیں حکم تھا کہ اپنے خادم پر علامتی نشان لگائیں، پیمائش کریں اور ان کا شمار کر لیں تاکہ وہ بری عادات میں نہ پڑیں یا ان کے متعلق کوئی بدگمانی پیدا نہ ہو سکے۔

۸۹۔ بَابُ مَنْ عَدَّ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ الظَّنِّ

(بدگمانی سے بچنے کے لئے خادم کا حساب و کتاب رکھنا)

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

إِنِّي لَأَعُدُّ الْعِرَاقَ عَلَى خَادِمِي مَخَافَةَ الظَّنِّ.

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں اپنے خادم سے اس ہڈی کا بھی حساب رکھتا ہوں جس پر گوشت ہوتا ہے تاکہ کوئی بدگمانی پیدا نہ ہو سکے۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنبَأَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ:

سَمِعْتُ سَلْمَانَ: إِنِّي لَأَعُدُّ الْعِرَاقَ خَشِيَةَ الظَّنِّ.

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غلام سے ہڈی تک کا حساب لیتا جس پر گوشت ہوتا تھا کہ بدگمانی پیدا نہ ہو سکے۔

۹۰۔ بَابُ آدَبِ الْخَادِمِ (خادم کو ادب سکھانا)

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ غُلَامًا لَهُ يَذْهَبُ أَوْ يَوْرِقُ قَصْرَهُ

فَانْظُرَ بِالصَّرْفِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَجَلَّدَهُ جَلْدًا وَجِيعًا وَقَالَ: اذْهَبْ فَخُذِ الَّذِي لِي وَلَا تَصْرِفْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادم کو سونا یا کچھ چاندی دے کر کہیں بھیجا کہ اس کو سونے چاندی کے بدلے میں بیچ دے اس نے سونا چاندی لینے میں دیر ڈال دی جب وہ آیا تو آپ نے اسے خاصی سزا دی اور فرمایا: جاؤ میری چیز واپس لے آؤ اور بیچ نہ کرو۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي

مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا أَعْلَمُ أَنَّ مَسْعُودَ اللَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ

عَلَيْهِ. فَاتَّفَقْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَهُوَ خَوْفٌ لَوْ جِئَهُ اللَّهُ

فَقَالَ: أَمَا إِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمَسْتُكَ النَّارُ. أَوْ لَلْفَحْعَكَ النَّارُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ اتنے میں میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی وہ کہہ رہے تھے کہ اے ابو مسعود! اللہ تجھے اس سے بھی زیادہ سزا دے سکتا ہے جتنی تم اسے دے رہے ہو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور ﷺ تھے۔ میں نے فوراً عرض کی یا رسول اللہ! میں اسے رضائے الہی کی خاطر

آزاد کرتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اسے آزاد نہ کرتے تو تمہیں (سزا کی وجہ سے) دوزخ میں جانا ہوتا۔“
 فرمایا کہ ”تمہیں آگ جھلس دیتی۔“

۹۱۔ بَابُ لَا تَقُلْ قَبْحَ اللَّهِ وَجْهَهُ (کسی کے بد صورت ہونے کی دعا نہ کرو)

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُولُوا قَبْحَ اللَّهِ وَجْهَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کسی کو یہ نہ کہا کرو کہ اللہ اسے بد شکل بنا دے۔“

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُولُوا قَبْحَ اللَّهِ وَجْهَهُ وَوَجْهَهُ مَنْ أَشَبَّهَ وَجْهَكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صُورَتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تمہیں اور تمہاری جیسی صورت والے کو بد شکل کر دے۔ (ہر شخص) کو اپنی طرف سے ایک خاص صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

۹۲۔ بَابُ لِيَجْتَنِبَ الْوُجْهَ فِي الضَّرْبِ (چہرے پر مارنے سے گریز کرو)

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ، لِيَجْتَنِبَ الْوُجْهَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے کسی اپنے خادم کو مارے تو اس کے چہرے سے گریز کرے۔“

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ قَدْ وُضِعَ يَدَا بَنِيهَا مِنْ خَوَافِهَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَا يَسْمَنُ بِهِ الْوُجْهَ وَلَا يَضْرِبُهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک چارپائے کے پاس گئے جسے داغ رہے تھے اور اس کے نتھنوں میں دھونی دے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے ﷺ فرمایا: ”جس نے ایسے کیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے“ کوئی بھی کسی کے چہرے پر داغ نہ دے اور نہ ہی اسے مارے۔“

۹۳۔ بَابُ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ فَلْيَعْتِقْهُ مِنْ غَيْرِ إِجْبَابٍ

(غلام کو تھپڑ مارا تو بغیر حیل و حجت اسے آزاد کر دے)

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ شَيْئًا، فَلَطَمَهَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مَقْرِنٍ: أَلَطَمْتَ وَجْهَهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعُ سَبْعَةٍ وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا بَعْضُنَا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْتِقَهَا.

ترجمہ: حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں روٹی کے کپڑے فروخت کر رہے تھے تو ایک لونڈی باہر آئی اور اس نے ایک شخص کو کچھ کہہ دیا، چنانچہ اس نے لونڈی کو تھپڑ دے مارا یہ دیکھ کر سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا ہے؟ مجھے دیکھو میں گھر کے سات افراد میں سے ساتواں ہوں ہمارے پاس صرف ایک خادم ہے ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ دے مارا تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اسے آزاد کر دو۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي عَوَانَةُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ زَاذَانَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ أَوْ ضَرَبَهُ حَدَّثَهُ لَمْ يَأْتِ بِكَفَّارَتِهِ عِتْقُهُ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے یا بلا وجہ جسمانی سزا دے تو اسے چاہئے کہ اسے آزاد کر دے۔“

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَحَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَفَرَّ، فَدَعَانِي أَبِي فَقَالَ: ائْتِنِي كُنَّا مَوْلَى مَقْرِنٍ.

سَبْعَةَ لَنَا خَادِمٍ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرُّهُمْ فَلْيُعْتَقُوهَا. فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ: فَلْيَسْتَخْدِمُوَهَا. فَإِذَا اسْتَغْنَوْا خَلُّوا سَبِيلَهَا.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اپنے غلام کو مارا تو وہ بھاگ گیا میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا تجھ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا ہم مقرن کے سات بیٹے تھے اور ہماری ایک ہی نوکرانی تھی ہم میں سے کسی نے اسے مارا تو حضور ﷺ کو اس بات کا پتہ چل گیا۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے مارا ہے اسے کہہ دو کہ اسے آزاد کر دے۔“ آپ سے عرض کیا گیا کہ حضور ان کے پاس تو اور کوئی نوکرانی موجود ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ”اس سے وقتی خدمت لے لو اور جب ضرورت نہ رہے تو اسے جانے دو۔“

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ فَقُلْتُ: شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ الْمُزَنِيِّ. وَرَأَى رَجُلًا لَطَمَ غُلَامَهُ. فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي سَابِعُ سَبْعَةِ إِخْوَةٍ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهُ أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْتَقَهُ.

ترجمہ: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا شعبہ محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے شعبہ کے باپ نے سوید بن مقرن مزی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مار دیا۔ اس نے کہا تم جانتے نہیں کہ چہرے پر مارنا حرام ہے؟ مجھے دیکھو میں سات بھائیوں میں سے ساتواں ہوں یہ زمانہ حضور ﷺ کا تھا اور ہمارے پاس صرف ایک ہی خادم تھا ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مارا تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَدَعَا بِغُلَامٍ لَهُ كَانَ ضَرْبَةً فَكَشَفَ عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ: أَيُوجِعُكَ؟ قَالَ: لَا. فَأَعْتَقَهُ. ثُمَّ رَفَعَ عُودًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا الْعُودَ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوْ قَالَ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَ وَجْهَهُ، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتَقَهُ.

ترجمہ: حضرت زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ آپ نے اپنے غلام کو مارا تھا۔ اسے طلب کیا اور اپنی پیٹھ نگی کر دی۔ آپ نے کہا! آپ کو درد ہو رہی ہے؟ اس نے کہا! نہیں لیکن پھر بھی اسے آزاد کر دیا، پھر زمین سے ایک چھڑی اٹھائی اور کہا کہ اس سے (اسے آزاد کرنے کا) مجھے اس لکڑی کے وزن برابر بھی اجر نہیں ملا۔ میں نے کہا اے ابو عبدالرحمن! یہ آپ کیوں کہہ رہے ہیں؟ آپ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا: آپ فرما رہے تھے یا فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو بلاوجہ سزا دی یا اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔“

۹۴۔ بَابُ قِصَاصِ الْعَبْدِ (غلام کو سزا دینے کا بدلہ دینا پڑے گا)

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَقَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: لَا يَضْرِبُ أَحَدٌ عَبْدًا لَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ إِلَّا أُقِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی بھی اپنے غلام کو ظالمانہ طور پر نہ مارے ورنہ قیامت میں اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى قَالَ: خَرَجَ سَلْمَانُ فَإِذَا عُلْفٌ دَائِيهِ يَتَسَاقُطُ مِنَ الْأَرِي فَقَالَ لِخَادِمِهِ: لَوْ لَا إِنِّي أَخَافُ الْقِصَاصَ لَا وَجَعْتُكَ.

ترجمہ: حضرت ابویلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سلمان رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو ان کی اچانک نظر پڑی کہ تھان جس میں چارہ رکھا جاتا ہے سے چارہ گر رہا تھا، انہوں نے اپنے خادم سے کہا: اگر مجھے قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَوَدََّنَّ الْحَقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى يَقَادَ لِلشَّاةِ الْجَمَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں کے حقوق ادا کر دیا کرو کیونکہ قیامت کو سینگوں والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ دلایا جائے گا۔“

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ

اللہ مولیٰ بنی ہاشم قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا قَدْعًا وَصِيفَةً لَهُ أَوَّلُهَا قَابُطَاتٌ، فَاسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَقَامَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى الْحِجَابِ فَوَجَدَتْ الْوَصِيفَةَ تَلْعَبُ، وَمَعَهُ سِوَاكَ، فَقَالَ: لَوْ لَا خَشْيَةُ الْقَوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَأَوْجَعْتُكَ بِهَذَا السِّوَاكِ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ تَلْعَبُ بِبُهِمَةٍ. قَالَ فَلَمَّا أَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا لَتَحْلِفُ مَا سَمِعْتُكَ قَالَتْ: وَفِي يَدِهِ سِوَاكَ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری دادی نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ حضور ﷺ آپ کے گھر میں تھے آپ نے اپنی یا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو بلایا تو اس نے ذرا دیر کر دی اس سے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے۔ یہ دیکھ کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اٹھ کر پردے کے پیچھے دیکھا تو خادمہ کھیل رہی تھی آپ کے ہاتھ میں سواک تھی حضور ﷺ نے فرمایا: ”اگر قیامت کو باز پرس کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں اسی سواک سے سزا دیتا۔“ یہاں محمد بن ہیشم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ خادمہ کسی بکری کے بچے سے کھیل رہی تھی وہ کہتی ہیں کہ جب میں اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لائی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ حلفا کہتی ہے کہ میں نے آپ کی آواز نہیں سنی وہ کہتی ہیں کہ سواک آپ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَرَبَ ضَرْبًا اقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی کو مارے گا اسے قیامت کے دن اس کا بدلہ دینا ہوگا۔“

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَرَبَ ضَرْبًا ظُلْمًا، اقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ”جو کسی کو بطور ظلم مارے قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔“

۹۵۔ باب اَكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ (غلاموں کو وہی پہننے کو دو جو تم خود پہنتے ہو)

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَا فِرِّي وَعَلَى غُلَامٍ بُرْدَةٌ وَمَعَا فِرِّي فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَمِّي لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَا فِرِّيكَ، أَوْ أَخَذْتَ مَعَا فِرِّيَّ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ كَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ. يَا ابْنَ أَخِي بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَسَمِعَ أُذُنَايَ هَاتَانِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَشَارَ إِلَيَّ نِيَاطِ قَلْبِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ) وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد انصار کے اس قبیلے کی طرف اس غرض سے گئے کہ ان کے مرنے سے قبل ان سے کچھ سیکھ لیں تو سب سے پہلے ہمیں ابو الیسیر رضی اللہ عنہ ملے یہ حضور ﷺ کے صحابی تھے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا ابو الیسیر رضی اللہ عنہ پر معافری (ایک قبیلہ) چادر تھی اور غلام بھی ایسی ہی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ اے چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اسے اپنی چادر دے دیتے یا اس سے معافری کپڑے لے لیتے اور اسے اپنی چادر دے دیتے تو اس طریقے سے دونوں کے پاس مناسب لباس ہو جاتے۔ یہ سن کر انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا اللہ! اس میں برکت دے اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور ان کانوں سے سنا اور میرے اس دل نے اسے آج تک محفوظ رکھا ہے (اور آپ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ”اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔“ چنانچہ آج دنیا کا سامان دنیا میں مجھے آخرت میں نیکیاں کٹوانے سے آسان لگتا ہے۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مَبِشَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْعَمَلُوكَيْنِ خَيْرًا وَيَقُولُ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت فضل بن مبشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ تھے کہ حضور ﷺ خرید کردہ غلاموں کے بارے میں بھلائی کی وصیت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور اللہ کی کسی مخلوق کو دکھ نہ دو۔“

۹۶۔ بَابُ سَبَابِ الْعَبِيدِ (غلاموں کو گالی دینے کا حکم)

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ الْأَحْذَبِ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِيرْتَهُ بِأَمِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوْلَكُمْ: جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ. فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تَكْلِفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

ترجمہ: حضرت معرور بن سويد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر اور ان کے غلام پر ایک جیسا حلہ تھا، ہم نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کر دی چنانچہ آپ نے مجھے فرمایا: ”کیا تو نے اسے ماں کی گالی دی ہے؟“ عرض کی ہاں۔ پھر فرمایا: ”یہ تمہارے غلام ہیں تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور جو وہ خود پہنتا ہے اسے بھی پہنتے ہو اور انہیں ایسا کام نہ کہو جو ان کے بس میں نہ ہو اور اگر ایسا کام لینا ہی ہو تو ان کی مدد کرو۔“

۹۷۔ بَابُ هَلْ يَعِينُ عَبْدُهُ (کیا اپنے غلام کی مدد کر سکتا ہے؟)

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي بِشَرِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَامَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْقَاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ فَاسْتَعِينُوهُمْ أَعْيُنُكُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ وَأَعْيُنُكُمْ عَلَى مَا غَلَبَ

ترجمہ: حضرت سلام بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ایک صحابہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں تو ان سے اچھا برتاؤ کرو اگر کوئی تمہارے لئے بھاری

ہے تو ان سے مدد لے لو اور ان پر بوجھ ہو تو ان کی مدد کرو۔“

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَعِينُوا الْعَامِلَ مِنْ عَمَلِهِ. فَإِنَّ عَامِلَ اللَّهِ لَا يَخِيبُ يَعْنِي الْخَادِمَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اپنے خادم کے کام میں اس کی مدد کرو کیونکہ اللہ کے لئے اس سے مدد کرنے پر تم خسارے میں نہیں رہو گے۔

۹۸۔ بَابُ لَا يُكَلِّفُ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ

(غلام سے حسب قوت کام لو)

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكَسَوَتُهُ وَلَا يُكَلِّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”غلام کو کھانا کھلاؤ اور اسے پہننے کو دو اور اس سے وہ کام نہ لو جس کی اس میں طاقت نہیں۔“

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ، أَنَّ عَجَلَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ قَبِيلَ وَقَاتِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكَسَوَتُهُ وَلَا يُكَلِّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ.

ترجمہ: حضرت بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو محمد عجلان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا (وفات سے کچھ دن پہلے) انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”غلام کو کھانا اور لباس دیا جائے اور اس سے وہ کام نہ لیا جائے جس کی اس میں طاقت نہیں۔“

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: قَالَ مَعْرُورٌ: مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ وَعَلَى غُلَامِهِ جُلَّةٌ فَقُلْنَا: لَوْ أَخَذْتَ هَذَا وَأَعْطَيْتَ هَذَا غَيْرَهُ كَانَتْ حِلَّةً قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسْ

مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْلِفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنِّهِ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت امش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معرور رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان پر صرف ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام پر مکمل لباس تھا، ہم نے کہا: اگر خود آپ یہ لے لیں اور یہ غلام کو دے دیں تو آپ کو لباس مل جائے گا۔ حضرت ابوذر نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہئے کہ اسے وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اسے وہ کام نہ کہے جو وہ نہیں کر سکتا اور اگر ایسا کام کہہ دے تو اس کی مدد کرے۔“

۹۹۔ بَابُ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى عَبْدِهِ وَخَادِمِهِ صَدَقَةً

(خادم اور غلام پر خرچ کرنا صدقہ شمار ہوتا ہے)

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقْدَامِ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ وَزَوْجَتَكَ وَخَادِمَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو کچھ تم اپنے آپ پر خرچ کرو وہ صدقہ ہے اور جو کچھ تم اپنے لڑکے بیوی اور خادم پر خرچ کرو وہ بھی صدقہ ہے۔“

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَصَمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا بَقِيَ غَنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ امْرَأَتِكَ: أَنْفَقَ عَلَيَّ أَوْ طَلَّقْنِي وَيَقُولُ مَمْلُوكُكَ أَنْفَقَ عَلَيَّ أَوْ بَعْنِي وَيَقُولُ وَلَدَكَ إِلَى مَنْ تَكَلُّنَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد کیا جائے“ سخی کا ہاتھ سائل کے اوپر ہوتا ہے عطیہ دو تو اپنے ماتحت سے شروع کرو تمہاری بیوی تو یہ کہتی ہے کہ مجھ پر خرچ کرو یا مجھے طلاق دے دو تمہارا غلام یہ کہے گا کہ مجھ پر خرچ کرو یا مجھے بیچ دو اور تمہارا لڑکا کہے گا کہ تم مجھے کس کے سہارے پر چھوڑ دو گے۔“

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى زَوْجَتِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ ثُمَّ أَنْتَ أَبْصَرُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے عرض کی میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے آپ پر خرچ کرو۔“ اس نے پھر کہا کہ میرے پاس ایک اور ہے تو آپ نے فرمایا: ”اپنی بیوی پر خرچ کرو۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے تو آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے خادم پر خرچ کرو اور پھر تم تو خود ذکیہ رہے ہو۔“ (جہاں مناسب ہو خرچ کرو)

۱۰۰۔ بَابُ إِذَا كَرِهَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَ عَبْدِهِ (غلام کے ساتھ کھانے کو ناپسند کرنے کا حکم)

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُسْأَلُ جَابِرًا عَنْ خَادِمِ الرَّجُلِ إِذَا كَفَاهُ الْمَشَقَّةَ وَالْحَرَّ، أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْعُوهُ قَالَ: نَعَمْ. فَإِنْ كَرِهَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْعَمَ مَعَهُ فَلْيَطْعِمْهُ أَكْلَةً فِي يَدِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اطلاع دی انہوں نے سنا کہ وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی کے خادم کے بارے میں پوچھتے تھے کہ جب کوئی خادم مالک کو مشقت اور گرمی سے بچاتا ہے تو کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھانے پر بلائیں؟ کہا! ہاں اور اگر تم میں سے کوئی اس کے ساتھ کھانا پسند نہ کرے تو اس کے ہاتھ میں لقمہ دے دے کہ وہ کھالے۔

۱۰۱۔ بَابُ يُطْعَمُ الْعَبْدُ مِمَّا يَأْكُلُ (غلام کو اس سے کھلائے جس سے خود کھاتا ہے)

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَبْشَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْمَمْلُوكِينَ خَيْرًا وَيَقُولُ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْبَسُوهُمْ مِنْ لِبَاسِكُمْ وَلَا تَعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت فضل بن مبشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ

کہتے تھے کہ حضور ﷺ غلاموں کے بارے میں فرماتے تھے کہ ان سے اچھا سلوک کرو نیز فرماتے تھے کہ ”انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور پہننے کو وہی دو جو تم خود پہنتے ہو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔“

۱۰۲۔ بَابُ هَلْ يَجْلِسُ خَادِمُهُ مَعَهُ إِذَا أَكَلَ

(مالک کھانا کھائے تو کیا خادم ساتھ بیٹھ سکتا ہے؟)

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ فَلْيَنَازِلْهُ مِنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: ”جب تمہارا کوئی خادم تمہارے لئے کھانا لائے تو اسے بھی ساتھ بٹھاؤ وہ کھانے سے انکار بھی کرے تو اسے کچھ نہ کچھ ضرور کھلاؤ۔“

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مَحْذُورَةَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذْ جَاءَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بِجَفْنَةٍ يَحْمِلُهَا نَفَرٌ فِي عِبَاءَةٍ فَوَضَعُوهَا بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ، فَقَدَعَا عُمَرُ، نَاسًا مَسَاكِينَ وَأَرْقَاءَ مِنْ أَرْقَاءِ النَّاسِ حَوْلَهُ، فَأَكَلُوا مَعَهُ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ فَعَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ أَوْ قَالَ لَحَا اللَّهُ قَوْمًا يَرْعَوْنَ عَنْ أَرْقَائِهِمْ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَهُمْ فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمَا وَاللَّهِ مَا نَرُغِبُ عَنْهُمْ وَلَكِنَّا نَسْتَأْثِرُ عَلَيْهِمْ لَا نَجِدُ، وَاللَّهِ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ مَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو یونس بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بڑا سا پیالہ لائے اسے کچھ افراد نے کپڑے میں لپیٹ کر اٹھا رکھا تھا اور لا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا آپ نے کچھ مسکین بلائے کچھ غلام بھی تھے جنہیں بلایا تو سب نے آپ کے ساتھ مل کر کھایا اس موقع پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی قوم سے ناراض ہوتا ہے جو اس بات سے نفرت کرتے ہیں کہ غلام ان کے ساتھ مل کر کھائیں صفوان رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ ہم تو ان سے منہ نہیں پھیریں گے ہم اپنا خیال زیادہ سنبھالتے ہیں کیونکہ اللہ ہمیں اتنا اچھا کھانے کو نہیں ملتا کہ خود کھائیں اور انہیں بھی کھلائیں۔

۱۰۳۔ بَابُ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ (غلام اپنے مالک کے ساتھ خلوص رکھے)

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر غلام اپنے مالک سے خلوص کا برتاؤ کرے اور نیک نیتی سے اللہ کی عبادت کیا کرے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔“

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرِ الشَّعْبِيِّ: يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّ وَلَدِهِ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، كَانَ كَالرَّاحِلِ بَدْنَتِهِ. فَقَالَ عَامِرٌ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَتَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَّأُهَا، فَأَذْبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ. قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَا كُفَاهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ يَرْكَبُ قَيْمًا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

ترجمہ: ایک آدمی نے عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو عمرو! ہم آپس میں بات کرتے ہیں کہ آدمی جب اپنی لونڈی کو آزاد کر کے باقاعدہ اس سے شادی کرے تو وہ گویا ایسے ہوتا ہے جیسے اپنی قربانی کی سواری پر سوار ہو گیا۔ یہ سن کر عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی طرف سے مجھے بتایا انہیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا: ”تین شخص ایسے ہیں جنہیں دوہرا ثواب ملا کرتا ہے ایک تو وہ ہے جو اہل کتاب میں تھا اور اپنے نبی پر ایمان رکھتا تھا اور پھر نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آیا تو اسے دو اجر ملیں گے دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور تیسرے ایسا آدمی جس کے پاس لونڈی ہو اس سے ہم بستی کرتا ہو اسے ادب سکھائے اور خوب سکھائے اسے خوب تعلیم دلوائے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے بھی دو اجر ملتے ہیں۔“ عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے شخص ہم تمہیں یہ علم بے قیمت دیتے ہیں حالانکہ اس سے کم علم سیکھنے کے لئے بھی مدینہ جانا پڑتا تھا۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي

مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّاعَةِ وَالنَّصِيحَةِ، لَهُ أَجْرَانِ.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا غلام جو اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے اپنے آقا کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور خلوص سے پیش آئے تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔“

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَمْلُوكُ لَهُ أَجْرَانِ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ فِي عِبَادَتِهِ أَوْ قَالَ فِي حُسْنِ عِبَادَتِهِ وَحَقَّ مَلِيكِهِ الَّذِي يَمْلِكُهُ.

ترجمہ: حضرت ابوبردہ بن عبد اللہ بن ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد سے حدیث بتاتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایسے غلام کے لئے دو اجر ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت کا حق ادا کرے یا فرمایا کہ اللہ کی خوب عبادت کا حق ادا کرے اور پھر اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔“ (اطاعت و فرمانبرداری کرے)

۱۰۴۔ بَابُ الْعَبْدِ رَاعٍ (غلام بھی نگران ہوتا ہے)

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالعَبْدُ الرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک نگران ہوتا ہے اور ہر ایک ہی سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا چنانچہ رعیت کا امیر اس کا نگہبان ہوتا ہے قیامت کے دن اسے اس کی رعیت کے بارے میں جواب دینا ہوگا، گھر کا مالک اپنے اہل و عیال کا نگہبان بنایا گیا ہے اس سے اہل و عیال کے بارے میں سوال ہوگا، یونہی کسی آقا کا غلام بھی نگہبان کہلاتا ہے اس سے بھی اپنے مالک کے مال و اسباب کے بارے میں سوال ہوگا تو گویا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک ہی قیامت کے دن اپنی نگہبانی کے بارے میں جواب دہ ہوگا۔“

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْرُومَةُ بْنُ هَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: الْعَبْدُ إِذَا أَطَاعَ سَيِّدَهُ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا عَصَى سَيِّدَهُ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ اگر غلام اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اگر وہ اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہوتا ہے۔

۱۰۵۔ بَابٌ مِنْ أَحَبِّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا (غلام بننے کی خواہش)

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ إِذَا أَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ لَهُ أَجْرَانِ. وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأُحْبِبْتُ أَنْ أَمُوتَ مَمْلُوكًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان غلام جب اللہ اور اپنے کا حق ادا کرتا ہے تو اسے دو اجر ملیں گے۔“ تو میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ حج اور والدہ سے بھلائی لازم نہ ہوتے تو میں غلامی میں فوت ہونا پسند کرتا۔“

۱۰۶۔ بَابٌ لَا يَقُولُ عَبْدِي (اپنے غلام کو ”میرا بندہ“ کہہ کر نہ پکارے)

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأُمِّي كُلُّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ أُمَّاءُ اللَّهِ وَلَيْقُلْ: غُلَامِي جَارِيتِي وَفَتَاتِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی اپنے غلام کو ”میرا بندہ“ اور لونڈی کو ”میری بندی“ نہ کہا کرے کیونکہ میری ساری امت ہی اللہ کے بندے ہیں اور تمہاری سبھی عورتیں اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہیں کہنا ہو تو یوں کہا کرو: میرا غلام میری لونڈی نیز غلام کو میرا بچہ اور

لوٹھی کو میری بیٹی کہنا چاہئے۔“

۱۰۷۔ بَابُ هَلْ يَقُولُ سَيِّدِي (غلام اپنے آقا کو ”سیدی“ کہہ کر نہ پکارے)

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهَشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأُمِّي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَسَيِّدِي كُلُّكُمْ مَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی (اپنے غلام اور لوٹھی کو) میرا بندہ اور میری باندی نہ کہا کرے اور نہ ہی غلام اپنے آقا کو ”میرا رب وغیرہ“ کہہ کر پکارے بلکہ یہ کہا کرے ”میرا غلام“ میری لوٹھی“ میرا سردار“ میری سردارنی“ کیونکہ تم سب ہی غلام ہو اور ”رب“ صرف اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔“

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسَلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ أَبِي: انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَنْتَ سَيِّدُنَا قَالَ: أَلَسَيِّدُ اللَّهِ. قَالُوا: وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا قَالَ فَقَالَ: قُولُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجِرِبَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ: حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں بنو عامر کے ایک وفد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد نے حاضری کے وقت ”انت سیدنا“ کہا یعنی آپ ہمارے سردار ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ ”سردار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔“ وفد نے عرض کی کہ آپ تو سب سے زیادہ فضیلت و مرتبہ رکھتے ہیں تو ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی بات شروع کر دے یہ ذہن میں رکھو کہ شیطان تمہیں درغلا نہ دے۔“ (کیونکہ حقیقی سردار تو اللہ ہی ہے)

۱۰۸۔ بَابُ الرَّجُلِ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ (آدمی اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہوتا ہے)

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَاَلَا مِيرٌ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، أَلَا وَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا چنانچہ حکمران ذمہ دار ہوتا ہے اس سے سوال ہوگا آدمی اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہے اس سے اپنے اہل و عیال کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے گھر کے بارے میں سوال ہوگا تم میں سے سبھی ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور سب سے اپنی اپنی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔“

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنُّ أَنَا أَشْتَهَيْنَا أَهْلِينَ فَسَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِينَا فَأَخْبَرَنَا وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سبھی جوان اور تقریباً ہم عمر تھے آپ کی خدمت میں بیس راتیں رہے آپ نے خیال کیا کہ ہم اپنے اہل و عیال کی طرف جانے کے خواہش مند ہیں لہذا آپ نے پوچھا کہ گھر میں کس کس کو چھوڑ آئے ہو؟ چنانچہ ہم نے بتایا۔ آپ چونکہ نہایت مہربان تھے لہذا فرمایا کہ ”اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ اور جا کر انہیں وہ کچھ سکھاؤ جو یہاں سے سیکھا ہے اور پھر عمل کی تاکید کرو اور نماز ایسے پڑھا کرو جیسے مجھے دیکھتے رہے ہو جب بھی نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے کوئی اذان کہا کرے اور بڑی عمر کا نماز پڑھایا کرے۔“ (دوسری حدیثوں میں سب سے زیادہ علم والے کی تاکید ہے)

۱۰۹۔ بَابُ الْمَرْأَةِ رَاعِيَةٍ (عورت بھی ذمہ دار ہوتی ہے)

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَظْرَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ. سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ”تم میں سے ہر ایک نگہبان ہوتا ہے اور ہر ایک ہی سے نگہبانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ سربراہ نگہبان ہوتا ہے اس سے سوال ہوگا آدمی اپنے اہل و عیال کا نگہبان ہوتا ہے عورت اپنے گھر کی نگہبان ہوتی ہے اور خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہوتا ہے۔“ میں نے آپ سے یہ ہدایات سنیں اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ”آدمی اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہوتا ہے۔“

۱۱۰۔ بَابُ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيُكَافِئْهُ (بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی سے دو)

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُزَيَّةَ شُرَحْبِيلٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيُجْزِئْهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يُجْزِئُهُ، فَلْيُشِنْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ، فَقَدْ كَفَرَهُ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ فَكَأَنَّمَا لَبَسَ ثَوْبِي زُورٌ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس سے کوئی بھلائی کرے اسے چاہئے کہ برابر اس سے بھلائی کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو اسے اچھے الفاظ سے یاد کیا کرے کیونکہ اگر اسے اچھے طریقے سے یاد رکھے گا تو گویا اس کا شکریہ ادا کر دیا لیکن اگر یہ اس کی نیکی و بھلائی کو چھپا لے گا تو گویا یہ اس کا ناشکر گزار ہو گیا اور اگر اپنی ایسی صفت ظاہر کرے جو اس میں نہیں ہے تو گویا وہ جھوٹے کپڑے پہنے پھر رہا ہے۔“

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ قَدْ كَافَّتُمُوهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کے نام پر کسی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور اللہ کے نام پر تم سے سوال کرے تو اسے دو اور جو تم سے بھلائی کرے تو برابر

اس سے بھلائی کرو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو اس کے لئے دعا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا حق ادا ہو جائے گا۔“

۱۱۱۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَكَا فَافَةً فَلْيَدْعُ لَهُ (بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی یا دعا)

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سُلَيْمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ، قَالَ: لَا مَا دَعَوْتُمْ لَهُمْ، وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ بِهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! انصار تو سارے کا سارا اجر لے گئے۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں! جب تک تم ان کے لئے دعا اور ثنا کرتے رہو گے تمہیں بھی برابر اجر ملتا جائے گا۔“

۱۱۲۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ (لوگوں کا شکریہ ادا کرنا)

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”وہ اللہ کا شاکر شمار نہیں ہو گا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔“

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلنَّفْسِ: أَخْرِجِي قَالَتْ: لَا أَخْرُجُ إِلَّا كَارِهَةً.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے روح سے فرمایا کہ جسم سے نکل آؤ تو وہ کہنے لگی کہ میں مجبوراً ہی نکل سکتی ہوں۔“ (کیونکہ جسم کے شکریہ کے لئے مجھے اس میں رہنا چاہئے)

۱۱۳۔ بَابُ مَعُونَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ (اپنے بھائی کی امداد کرنا)

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. قِيلَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ: أَفَرَأَيْتَ

إِنْ لَّمْ أَمْسَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: فَتَعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدِّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کہا گیا: کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی رضا کے لئے کفار سے جہاد کرنا۔“ پھر عرض کی گئی: آزاد کرنے کے لئے کون سا غلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو بہت قیمتی اور نفیس ہو۔“ سائل نے کہا: دیکھئے نا! اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکیں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تم ضائع ہو جانے والے ہاتھ کا بٹاؤ یا کسی بے وقوف کا کام کر دو۔“ عرض کی اگر مجھ میں کمزوری ہو اور میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ”تو پھر لوگوں کو برائی سے روکا کرو کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے یوں جانو کہ اپنی جان پر کر رہے ہو۔“

۱۱۴۔ بَابُ أَهْلِ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ

(دنیا میں بھلائی کرنے والے آخرت میں بھی بھلے گئے جائیں گے)

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصِيرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يَزِيدَ بْنِ قَبِيصَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ عَنْ فُلَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَرْمَةَ بْنَ لَيْثٍ بْنَ بَرْمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ قَبِيصَةَ بْنَ بَرْمَةَ الْأَسَدِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن برمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دنیا کے اندر رہ کر بھلائی کرنے والے لوگ آخرت میں بھی بھلے ہوں گے اور دنیا میں بد اعمالی کرنے والے لوگ آخرت میں بھی برے شمار ہوں گے۔“

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ حَاصِمٍ، وَكَانَ حَرْمَلَةً أَبَا أُمِّهِ فَحَدَّثَنِي صَفِيَّةُ ابْنَةُ عَلِيٍّ وَدَحِيَّةُ ابْنَةُ عَلِيٍّ وَكَانَ جَدُّهُمَا حَرْمَلَةً أَبَا أُمِّهِمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ خَرَجَ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ارْتَحَلَ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللَّهِ لَا تَبِينُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ حَتَّى أَزْدَادَ مِنَ الْعِلْمِ فَجِئْتُ أَمْشِي، حَتَّى قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَعْمَلُ؟ قَالَ: يَا حَرْمَلَةُ! أَنْتِ الْمَعْرُوفُ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ. ثُمَّ رَجَعْتُ حَتَّى جِئْتُ الرَّاحِلَةَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي قَرِيبًا مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَأْمُرُنِي أَعْمَلُ؟ قَالَ: يَا حَرْمَلَةُ! أَنْتِ الْمَعْرُوفُ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ وَانْظُرْ مَا يُعْجِبُ أَذُنَكَ أَنْ يَقُولَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ قَاتِلَهُ وَانْظُرِ الَّذِي تَكْرَهُهُ أَنْ يَقُولَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاجْتَنِبْهُ. فَلَمَّا رَجَعْتُ تَفَكَّرْتُ فَإِذَا هُمَا لَمْ يَدْعَا شَيْئًا.

ترجمہ: حضرت حرمہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کچھ دیر کے حضور ﷺ نے انہیں پہچان لیا، پھر واپس ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا بخدا میں آپ کی خدمت میں ضرور آ کروں گا تا کہ میرے علم میں اضافہ ہو سکے چنانچہ خدمت اقدس میں پہنچا۔ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کی آپ مجھے بتائیں کہ کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اے حرمہ! نیک کام کرو اور بُرے کاموں سے بچو۔“ پھر میں واپس آ گیا، سواری کے پاس گیا، پھر واپس حاضر ہو کر آپ کے قریب کھڑا ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ! بتائیے میں کیا کروں؟ آپ نے پھر فرمایا: ”کوئی نیک کام کرو اور بُرائی سے باز رہو پھر جو کچھ لوگ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اس پر نظر رکھو کہ ان کے ہاں سے اٹھ جانے پر وہ تمہارے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اگر اچھا جانتے ہیں تو وہ کام کرو پھر دیکھو کہ جسے تم بُرا سمجھتے ہو اس کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں اگر وہ بھی بُرا جانتے ہیں تو اس سے بچو میں جب آپ کے ہاں سے واپس ہوا تو غور کیا پتہ چلا کہ ان دو کاموں ہی میں سب کچھ آ جاتا ہے۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي حَنِيفَةَ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمُ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَثْمَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَلْمَانَ فَقَعُفْتُ أَنْ ذَاكَ كَذَاكَ فَمَا حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا قَطُّ.

ترجمہ: حضرت معتمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ابو عثمان رضی اللہ عنہ کی سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث سنا لی کہ اس دنیا میں بھلائی کے کام کرنے والے آخرت میں بھی بھلائی والوں میں ہوں گے تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسے ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہیں تو میں نے پہچان لیا کہ یہ یونہی ہے ابھی تک میں نے کسی سے بیان نہیں کیا تھا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث بالکل اسی طرح عبدالواحد رضی اللہ عنہ سے سن کر ہوں نے عاصم رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے سن کر بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے واقعی فرمایا تھا۔

۱۱۵۔ بَابُ أَنَّ كُلَّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ (بھلائی کا ہر کام صدقہ کہلاتا ہے)

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”بھلائی کا ہر کام صدقہ کہلاتا ہے۔“

۲۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ (فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: نَسَكَ عَنْ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔“ لوگوں نے کہا اگر یہ نہ ہو سکے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھوں سے کام کر کے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے یہ صدقہ ہو۔“ لوگوں نے پھر عرض کی اگر اس کی طاقت نہ ہو یا ایسے نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ”تو پھر خستہ حال حاجت مند کی مدد کرے۔“ لوگوں نے پھر عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ”تو پھر بھلائی کی ہدایت دے۔“ وہ پھر کہنے لگے: اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر برے کاموں سے باز جائے یہ بھی صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ أَبَا مُرَاجٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:

إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَا مَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعَيِّنُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: وَتَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدِّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے بہتر اور فضیلت والا عمل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنا۔“ پھر پوچھا: آزاد کیا جانے والا غلام کون سا بہتر ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ قیمت والا اور سب سے ستمرا۔“ انہوں نے عرض کی اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ”تو پھر لوگوں کو برائی سے روکتے رہو یہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔“

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُهْدِي بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عِيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَبُضْعُ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. قِيلَ: شَهْوَةٌ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: لَوْ وَضَعَ فِي الْحَرَامِ، أَلَيْسَ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِنْ وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! مال خرچ کرنے والے اجر لے گئے نمازیں تو انہوں نے بھی ہماری طرح ہی پڑھیں روزے ہماری طرح رکھے اور مال کی کھربوں کی وجہ سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے صدقہ کرنے کے اسباب نہیں کئے؟ ہر مرتبہ سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے سے صدقہ شمار ہوتا ہے کسی کی شرمگاہ بھی صدقہ ہے۔“ عرض کی کہ شرمگاہ کے صدقہ کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا ”کہ اگر اسے حرام طریقے پر استعمال کیا جائے تو کیا استعمال کرنے والے کو گناہ نہیں ہوتا؟ تو پھر حلال جگہ استعمال کرنے پر بھی اجر ضرور ملے گا۔“

۱۱۶۔ بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى (تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹانا)

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَاثِقِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عَمَلٌ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: أَمِطِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس کی وجہ سے میں جنت میں چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ ”لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔“

۲۳۰۔ حَدَّثَنِي مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَبٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِشَوْكٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: لَا مِطْطَنَ هَذَا الشَّوْكُ، لَا يَضُرُّ رَجُلًا مُسْلِمًا فُغْفِرَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک آدمی گزرا تو راستے میں کانٹے پڑے تھے دیکھ کر کہنے لگا کہ میں ان کانٹوں کو دور کرتا ہوں تاکہ کسی مسلمان کو ضرر نہ دے سکیں، چنانچہ اسی پر اس کی بخشش ہو گئی۔“

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّوْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَى أَعْمَالٍ أُمِّي حَسَنًا وَمَسِيئًا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا أَنَّ الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْكُنُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”امت کے اعمال (اچھے یا بُرے) میرے سامنے لائے گئے اچھے اعمال کی فہرست میں میں نے دیکھا کہ راستے سے کانٹا وغیرہ ہٹانے کا بھی ذکر موجود ہے اور بُرے اعمال کی گنتی میں وہ کھنکار بھی شمار کیا گیا تھا جسے مسجد میں پھینک کر دفن نہیں کیا گیا۔“

۱۱۔ بَابُ قَوْلِ الْمَعْرُوفِ (اچھی بات کا حکم)

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْعُطَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ خَرُوفٍ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن یزید عطمی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر بھلائی صدقہ ہے۔“

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ بِالشَّيْءِ يَقُولُ: أَذْهَبُ بِهِ إِلَى فَلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةً خَدِيجَةً أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَيْتِ

فَلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيجَةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”حضور ﷺ کے پاس جب بھی کوئی چیز لے کر آتا تو فرماتے کہ یہ فلاں عورت کو دے آؤ کیونکہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی ہیں اور یہ فلاں عورت کے گھر پہنچا دو کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی ہیں۔“

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہر بھلائی صدقہ ہے۔“

۱۱۸۔ بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَبْقَلَةِ وَحَمْلِ الشَّيْءِ عَلَى عَاتِقِهِ إِلَى أَهْلِهِ بِالزَّبِيلِ

(سبزی والی زمین سے کھجور کے ٹاٹ میں کچھ چیز باندھ لانا)

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمَادِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ

عُمَرُو بْنِ أَبِي قُرَّةٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أُخْتَهُ، فَأَبَى وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بَقِيرَةٌ

فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ شَيْءٌ فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ، فَلَقِيَهُ

وَمَعَهُ زَبِيلٌ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ ادْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّبِيلِ وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَا كَانَ

بَيْنَكَ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ؟ قَالَ يَقُولُ سَلْمَانُ: وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا، فَاَنْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ، فَدَخَلَ

سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَدْنَى لَأَبِي قُرَّةٍ فَدَخَلَ فَإِذَا نَمَطٌ مَوْضُوعٌ عَلَى بَابٍ وَعِنْدَ رَأْسِهِ

لَبَنَاتٌ وَإِذَا قُرْطَاطٌ فَقَالَ: اجْلِسْ عَلَى فِرَاشِ مَوْلَاكَ الَّتِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: إِنَّ

حُذَيْفَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءَ كَانَ يَقُولُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَضَبِهِ لَا قَوَامَ قَاوِيَتِي

فَاسْئَلْ عَنْهَا فَأَقُولُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ وَأَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ ضَعْفَيْنِ بَيْنَ الْقَوَامِ قَاوِيَتِي حُذَيْفَةُ لَقِيلَ لَهُ: إِنَّ

سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يَكْذِبُكَ بِمَا تَقُولُ. فَجَاءَ نَبِيَّ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ ابْنَ أُمِّ سَلْمَانَ؟ فَقُلْتُ:

حُذَيْفَةُ ابْنُ أُمِّ حُذَيْفَةَ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَا تُكْتَبَنَّ فَبَكَى إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا خَوَّفَتْهُ بِعَمْرِ تَرَكَنِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي لَعَنَتْهُ، أَوْ سَبَّتْهُ سَبَّةٌ، فِي غَيْرِ كُنْهٍ
فَأَجْعَلُهَا عَلَيْهِ صَلَاةً.

ترجمہ: حضرت عمرو بن ابوقرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بہن کا رشتہ طے کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ کے غلام نے ایک عورت سے ان کا نکاح کر دیا جسے بقیہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ چنانچہ ابوقرہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی مسئلہ ہے۔ ابوقرہ رضی اللہ عنہ تلاش کرنے نکلے تو انہیں پتہ چلا کہ وہ اپنے سبزی کے کھیت میں ہیں۔ ابوقرہ رضی اللہ عنہ وہاں گئے تو دیکھا کہ وہ کھجور کی بوری میں سبزی باندھے بوری عصا سے بانہد کر کندھے پر لٹکائے ہوئے ہیں پوچھا اے ابو عبد اللہ! تمہارے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ میں کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا۔ ”انسان جلد باز ہے۔“ دونوں چل پڑے اور سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے۔ وہ گھر میں چلے گئے۔ انہوں نے السلام علیکم کہا اور ابوقرہ رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ وہ داخل ہونے لگے تو دروازے پر ایک ٹاٹ لٹکا تھا اور اس کے سر پر کچی اینٹیں تھیں اور دین کا گدا پڑا تھا۔ ابوقرہ رضی اللہ عنہ نے کہا! لوٹو کے لئے تیار کئے گئے فرش پر بیٹھ جائیے جسے اس نے اپنے لئے بنا رکھا ہے اور پھر بات بنانا شروع کر دی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ وہ باتیں بتاتے ہیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حالت غضب میں سنی تھیں لوگ میرے پاس آتے اور مال کرتے تو میں کہہ دیتا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ بہتر جانتے ہیں وہی بیان کرتے ہیں۔ مجھے لوگوں کا کینہ میں ناپسند نہ تھا۔ (دیکھیے) کوئی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہہ دیا کہ سلمان رضی اللہ عنہ نہ تو آپ کی بات کی تصدیق کرتے ہیں نہ ہی تکذیب۔ یہ سن کر حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے سلمان! تم میری تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا تھا کہ حذیفہ! تم ہر بات بیان نہ کیا کرو ورنہ میں حضرت رضی اللہ عنہ سے شکایت کروں گا۔ جب میں نے حذیفہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر خوفزدہ کر دیا تو مجھے مجھوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہوں میں نے اگر اپنے کسی پرستار کی ہدایت سے ہدایت پائی ہو یا بلا ہدایت برا بھلا کیا ہو تو اے اللہ! تو میرے امتی کے لئے میرا کہا رحمت بنا دے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجُوا بَنِي أَرْضِ قَوْمِنَا فَخَرَجْنَا فَكُنْتُ أَنَا
وَأَبِي بَنُ كَعْبٍ فِي مَوْخَرِ النَّاسِ فَهَاجَتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ أَبِي: االلَّهُمَّ اصْرِفْ عَنَّا أَذَاهَا فَلَحِقْنَاهُمْ
وَقَدْ ابْتَلَتْ رِحَالَهُمْ فَقَالُوا: مَا أَصَابَكُمْ الَّذِي أَصَابَنَا قُلْتُ: إِنَّهُ دَعَا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُصْرِفَ عَنَّا أَذَاهَا
فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا دَعَوْتُمْ لَنَا مَعَكُمْ؟

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو ہمیں اپنی زمین کی
طرف لے چلو۔ ہم ادھر چل پڑے۔ میں اور ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ آخر میں تھے۔ ایک بادل نمودار ہوا اور
بارش شروع ہو گئی۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! بارش بند کر دے اور پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
ساتھیوں وغیرہ سے جا ملے۔ ان کے کجاوے بھیگ گئے تھے۔ ہمیں دیکھ کر کہنے لگے ہم تو بھیگ گئے لیکن تم پر
بارش کا نام و نشان بھی نہیں؟ میں نے کہا ابی رضی اللہ عنہ نے دعا کی تھی کہ الہی! ہمیں بارش پریشان نہ کرے۔ یہ
سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ساتھ ہی ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کی؟

۱۱۹۔ بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الضَّيْعَةِ (کسی کی جائیداد دیکھنے کے لئے جانا)

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِي، عَنْ يَجْجِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ
خَمِيصَةٌ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف آیا (وہ میرے
دوست تھے) اور کہا کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف نہیں چلیں گے؟ وہ چادر لئے فوراً باغ
کی طرف چل پڑے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ مَغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى
قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
أَنْ يَصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ مِنْهَا بَشْيٌ، فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى سَاقِ عَبْدِ اللَّهِ، فَضَحِكُوا مِنْ حُمُوشَةِ سَاقِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَضَحِكُونَ؟ لَوْ جُلَّ عَبْدُ اللَّهِ الْقُلُوبُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أَحَدٍ.
ترجمہ: حضرت ام موسیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہتے سنا: حضور ﷺ نے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ درخت پر چڑھ کر پھل توڑ لائیں آپ کے اصحاب نے عبداللہ رضی اللہ عنہما کی پتھریوں کی طرف دیکھا اور ان کے پتلے ہونے کی وجہ سے ہنس پڑے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی ٹانگ تول میں احد پہاڑ سے بھی وزنی ہوگی۔“

۱۲۰۔ بَابُ الْمُسْلِمِ مِرَاةَ أَخِيهِ (مسلمان اپنے بھائی کے لئے شیشہ کی مانند ہوتا ہے)

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ حَمِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ أَخِيهِ إِذَا رَأَى فِيهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مومن اپنے بھائی کے لئے آئینہ کی مانند ہوتا ہے جب بھائی میں عیب و نقص دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کرتا ہے اور اس کا محافظ ہوتا ہے۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ أَخِيهِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَلَيْهِ ضِيعَتُهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”مومن اپنے بھائی کے لئے آئینہ کی مانند ہوتا ہے مومن دوسرے مومن کا بھائی ہوتا ہے جو اس سے نقصان کو دور کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔“

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيُّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ، عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَقَّاصِ بْنِ رِبْعَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْدِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ بِمُسْلِمٍ أَكَلَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسَى بَرَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْسُوهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بَرَجُلٍ مُسْلِمٍ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت مستورد رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس مسلمان نے کسی کے ذریعہ ایک لقمہ کھا لیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جہنم میں لقمہ کھلائے گا جس نے اسی طمع کے لئے لباس لیا تو اللہ اسے جہنم کا لباس پہنائے گا اور جس نے مسلمان کے سامنے ریا و سمع کیا تو اللہ قیامت کے دن اسے ایسے ہی سزا پانے والوں میں کھڑا کرے گا۔“

۱۲۱۔ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ اللَّعِبِ وَالْمَزَاحِ (کھیل اور مزاح جائز نہیں)

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي يَقُولُ: لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَا عِبًّا وَلَا جَادًّا فَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا! ”تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان کھیل سمجھ کر نہ لے اور نہ ہی باطل طریقے سے پکڑے جب کوئی کسی کا عصا بھی پکڑ لے تو اسے واپس کر دے۔“

۱۲۲۔ بَابُ الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ (بھلائی کی رہنمائی کرنے کا اجر)

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو هَاشِمِيٍّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ هَذَا نَصَارِيٍّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَبْدَعُ بِي فَأُحْمِلُنِي قَالَ: لَا أَجِدُ وَلَكِنْ أَتَيْتَ فَلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ. فَاتَاهُ فَحَمَلَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ).

ترجمہ: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی میں سواری تھکنے کی وجہ سے پیچھے رہ گیا ہوں لہذا مجھے کسی سواری پر سوار کر دیجئے۔ فرمایا: ”میرے پاس سواری نہیں لیکن فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ شاید وہ تمہیں سوار کر دے۔“ چنانچہ وہ گئے تو اس نے سوار کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ”جو کسی بھلائی کی رہنمائی کرتا ہے تو اسے بھلائی کرنے والے جتنا اجر ملتا ہے۔“

۱۲۳۔ بَابُ الْعَفْوِ وَلِصْفَحٍ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کر دینا اور درگزر کرنا)

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَبَجِيَءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت زہر آلود بکری کا گوشت لائی۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ اس یہودی عورت کو لایا گیا اور آپ سے عرض کی گئی کہ ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا! ”نہیں۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے گلے میں اس زہر کا اثر دیر تک دیکھتا رہا۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا أُمِرَ بِهَا أَنْ تُوَخَّذَ إِلَّا مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ وَاللَّهِ لَا خُذْنَهَا مِنْهُمْ مَا صَحِبْتَهُمْ.

ترجمہ: حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ۔ ”اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔“ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا میں اس آیت کے حکم پر عمل کروں گا جب تک ان لوگوں میں موجود ہوں۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو تعلیم دو ان کے لئے آسانی پیدا کرو سبکی اور دشواری پیدا نہ کرو اور جب کسی کو غصہ آجائے تو اسے خاموش ہو جانا چاہئے۔“

۱۲۳۔ بَابُ الْإِتِّسَاطِ إِلَى النَّاسِ (خندہ پیشانی سے پیش آؤ)

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ فِي التَّوْرَةِ قَالَ: لَمَّا: أَجَلُ. وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا. وَحَرِّدَ الْأَمْسِينَ أَنْتَ عَمْدِي وَرَسُولِي سَمِيتُكَ الْمُصَوِّكَلِ لَيْسَ بِفِظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا مُنْجَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالنَّسِيئَةِ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَلَكِنْ يَقْبِضُهُ اللَّهُ تَعَالَى، حَتَّى يَقِيمَ بِهِ

الْمَلَكَةُ الْعُوجَاءُ بَأَن يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَفْتَحُوا بِهَا أَعْيُنًا عُمِيًّا وَأَذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا.

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملنے وقت کہا: مجھے تورات میں وارد حضور ﷺ کی کچھ صفات تو بتائیے تو انہوں نے کہا: بخدا حضور ﷺ کی قرآن میں ذکر کردہ بعض صفات ہو بہو تورات میں موجود ہیں جیسے یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔ ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔“ اور ان پڑھ لوگوں کے بچاؤ کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا: ”تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل (بھروسہ کرنے والا) رکھا ہے تو نہ تو بدخلق ہے اور نہ ہی ترش رو اور نہ ہی بازاروں میں شور و غل کرنے والا نہ ہی برائی کا جواب برائی سے دینے والا تم تو معاف کرنے اور بخش دینے والے ہو اللہ تمہیں اس وقت تک اپنے پاس نہیں بلائے گا جب تک تمہارے ذریعے اس ٹیڑھی امت کو درست نہیں کر دیتا اور جب تک وہ کہہ نہیں دیتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور جب تک ان کی اندھی آنکھوں کو روشنی نہیں مل جاتی ان کے ڈورے کان کھول نہیں دیئے جاتے اور دلوں پر چڑھے پردے اتار نہیں دیئے جاتے۔“

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا. فِي التَّوْرَةِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت کریمہ توراۃ میں بھی یونہی موجود ہے: یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔ ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔“

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، أَلَا شُعْرَى، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ ابْنِ جَابِرٍ، وَهُوَ يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكَ إِذَا اتَّهَمْتَ الرَّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ. فَإِنِّي لَا أَتَّبِعُ الرَّيْبَةَ فِيهِمْ فَأَلْسَدَهُمْ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے باپ جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ کی کلام میرے لئے بہت نفع بخش تھی۔ میں نے ان سے سنا آپ نے فرمایا کہ ”جب تم لوگوں میں پھیلانے لگے شک کے پیچھے چل پڑو گے تو لوگ برباد ہو جائیں گے لہذا میں شک کے پیچھے نہیں چلتا کہ انہیں بگاڑ دوں۔“

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعَ أَذْنَايَ هَاتَانِ وَبَصَرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا بِكَفِّي الْحَسَنِ، أَوِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا، وَقَدَمِيهِ عَلَى قَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِرْقُهُ. قَالَ فَرَقَى الْغُلَامُ حَتَّى وَضَعَ قَدَمِيهِ عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ فَانْكَ. ثُمَّ قَبَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ احْبِبْهُ فَإِنِّي أُحِبُّهُ.

ترجمہ: حضرت مزرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ میرے ان دو کانوں نے سنا ہے اور میری ان دو آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کی ہتھیلیاں اپنے دونوں ہاتھوں میں لے رکھی تھیں اور ان کے دونوں قدم آپ کے دونوں قدموں پر تھے اور اس حالت میں رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ”اوپر چڑھ آؤ۔“ چنانچہ وہ پیارا سا بچہ اوپر چڑھا اور اپنے دونوں قدم حضور ﷺ کے سینہ پاک پر رکھ دیئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اپنا منہ کھولو پھر اسے بوسہ دیا۔“ پھر فرمایا: ”الہی اسے اپنا محبوب بنالے کیونکہ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔“

۱۲۵۔ بَابُ التَّبَسُّمِ (تبسم کرنے کا حکم)

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنِ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةٌ مَلِكٍ. فَدَخَلَ جَرِيرٌ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں حضور ﷺ مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے ہوتے۔ آپ نے فرمایا تھا: اس دروازے میں سے وہ برکت والا داخل ہوگا جس کے چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا۔ چنانچہ ایک دن حضرت جریر رضی اللہ

عنه داخل ہوئے تھے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَطُّ حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا، رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا يَوْمَنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ؟ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا.

ترجمہ: زوجہ محبوب خدا ﷺ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو کبھی اتنا ہنسنے نہیں دیکھا کہ آپ کا گلا نظر آنے لگے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے۔ آپا فرماتی ہیں کہ جب آپ بادل یا تیز ہوا چلتی دیکھتے تو چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن عرض کی یا رسول اللہ! لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں انہیں امید ہوتی ہے کہ بارش ہوگی لیکن میں آپ کو دیکھتی ہوں تو چہرہ انور پر پریشانی کے آثار ہوتے ہیں آخر وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں فکر مند رہتا ہوں کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم کو ایسا عذاب ہو چکا ہے ایک قوم نے عذاب دیکھا تھا تو کہنے لگے تھے کہ ”یہ بادل ہے ہم پر بر سے گا۔“ (حالانکہ وہ سیاہ آندھی تھی اور عذاب بن کر آئی تھی۔ یہ قوم ہود کا واقعہ ہے)

۱۲۶۔ بَابُ الضَّحْكِ (تہقہ مار کر ہنسنے کا حکم)

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَّا الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تہقہ گھٹاؤ کیونکہ اس طرح ہنسنا دل کے مر جانے کا سبب بنتا ہے۔“

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَنْفِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَكْثُرُوا الضَّحْكَ فَإِنَّ

كثرة الضحك تميّت القلب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کثرت سے قہقہہ مار کر نہ ہنسنا کرو کیونکہ اس کی کثرت سے دل مر جاتا ہے۔“

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَكَبِيتُمْ كَثِيرًا. ثُمَّ انْصَرَفَ وَابْكَى الْقَوْمَ وَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ لِمَ تَقْنِطُ عِبَادِي؟ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ابْشَرُوا وَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ صحابہ کرام کی ایک جماعت کو ساتھ لے نکلے۔ صحابہ کرام ہنستے اور باہم باتیں کرتے جاتے تھے۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہیں اس چیز کا پتہ چل جائے جو میں دیکھتا رہتا ہوں تو ہنسنا گھٹا دیتے اور کثرت سے رویا گرتے۔“ پھر آپ واپس مڑے اور صحابہ کرام کو رلا دیا۔ اتنے میں وحی الہی آئی کہ اے محمد (ﷺ) آپ میرے بندوں کو ناراض کیوں کرتے ہیں؟ اس پر آپ واپس تشریف لائے اور فرما دیا: ”خوش رہو درست طریقے پر چلو اور باہم محبت سے رہو۔“

۱۲۔ بَابُ إِذَا أَقْبَلَ، أَقْبَلَ جَمِيعًا وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا

(مکمل میل جول اور مکمل دوری)

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أُصَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى ابْنَةِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ قَوْمًا يَضْحَكُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَكَبِيتُمْ كَثِيرًا. ثُمَّ انْصَرَفَ وَابْكَى الْقَوْمَ وَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ لِمَ تَقْنِطُ عِبَادِي؟ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ابْشَرُوا وَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان اوقات حضور ﷺ کے ہمارے میں بات کرتے تو یوں کہتے: مجھے یہ بات پسند ہے اور شفیق پہلو والے نے بتائی ہے وہ جب متوجہ ہوتے ہیں تو مکمل طور پر ہوتے ہیں اور جب پہلو تہی کرتے تو وہ بھی مکمل طور پر ہوتی اس جیسا کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی دیکھ سکے گی۔

۱۲۸۔ بَابُ الْمُسْتَشَارِ مُؤْتَمِنٍ (کوئی مشورہ کرے تو اس کی بات کو امانت سمجھو)

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ: هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبَى قَاتِنَا. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَلَاثُ قَاتَانِ أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْتُمَهُمَا. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اخْتَرْتَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمِنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِي بِهِ خَيْرًا فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْكُلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوَقِّ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابو الہیثم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟“ انہوں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جب کبھی ہمارے پاس قیدی آئیں تو یاد دلانا۔“ چنانچہ آپ کے پاس دو قیدی آئے، کوئی تیسرا شخص ساتھ نہ تھا۔ پتہ چلا تو ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے جو چاہو لے لو۔“ وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ اپنی مرضی سے دے دیں۔ آپ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ کیا جائے امین ہوتا ہے یہ لے لو کیونکہ یہ نمازی ہے اسے بھلائی کا حکم دیتے رہنا۔“ آپ کی بیوی نے کہا جس بات کا حضور ﷺ اشارہ دے رہے ہیں تم وہاں تک نہیں پہنچے آپ کا مقصد یہ ہے کہ اسے آزاد کر دو۔ ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے کہا میں اسے آزاد کرتا ہوں۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے پاس رازدارانہ دو باتیں نہ ہوں ایک تو یہ کہ اس شخص کو اچھائی کا حکم دے اور بُرائی سے روکے اور ایک وہ راز کہ جو اسے خرابی میں ڈالنے میں کی نہیں دیتا اور جو بُرے رازدار سے بچ جاتا ہے وہ محفوظ رہتا ہے۔“

۱۲۹۔ بَابُ الْمَشُورَةِ (مشورہ کی اہمیت)

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَرَأْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ: وَشَاوِرَهُمْ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی قرأت میں فرمایا: بعض کاموں میں لوگوں سے مشورہ کیا کرو۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ السَّرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَاللَّهِ مَا اسْتَشَرُوا قَوْمَ قُطٍّ إِلَّا هَدُوا لِأَفْضَلِ مَا بِحَضْرَتِهِمْ، ثُمَّ تَلَّوْا وَأَمَرَهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا کوئی قوم یا جماعت ایسی نہیں گزری کہ جس نے باہمی مشورہ تو کیا ہو اور پھر وہ راہ راست پر نہ پہنچے ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ.

”اور ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ باہم مشورہ کرتے ہیں۔“

۱۳۰۔ بَابُ إِيْتِمَانٍ عَلَى أَخِيهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ (غلط مشورہ دینے والے کا گناہ)

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَقَوَّلَ عَلَى مَالِ مَنْ أَقْلُ كَلْبٍ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنِ اسْتَشَارَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمَ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ لَقَدْ خَانَهُ وَمَنْ أَفْتَى لِقَبَا بِغَيْرِ نَبْتٍ فَإِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو شخص بلا ثبوت کوئی بات میری طرف منسوب کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھ لے اور جس سے کوئی بھائی مشورہ لے اور وہ سے غلط مشورہ دے تو گویا اس نے خیانت سے کام لیا اور جو قوی دلائل کے بغیر فتویٰ دے گا تو گناہ پر اسی طرح ہوگا جس نے فتویٰ دیا۔“

۱۳۱۔ بَابُ التَّحَابُّ بَيْنَ النَّاسِ (باہمی محبت سے رہنا)

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا

سورہ الشوری: آیت ۳۸

الْجَنَّةَ حَتَّى تُسَلِّمُوا وَلَا تُسَلِّمُونَ حَتَّى تَحَابُّوا وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَحَابُّوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبَقِصَةُ فَإِنَّهَا هِيَ الْحَالِفَةُ لَا أَقُولُ لَكُمْ تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم سلامت نہیں ہو گے جنت میں نہیں جاسکو گے اور سلامتی کے لئے ضرورت ہے کہ باہمی محبت رکھو سلام کرو تو تم رشتہ محبت میں منسلک ہو جاؤ گے یاد رکھو دشمنی سے گریز کرو کیونکہ یہ موٹا دیتی ہے اور میرا مقصد یہ نہیں کہ بالوں کو موٹا دیتی ہے بلکہ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ دین کو موٹا دیتی ہے اور صاف کر دیتی ہے۔“

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ابواسید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

۱۳۲۔ بَابُ الْأَلْفَةِ (باہمی الفت)

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَهَبٍ، عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ عِيسَى بْنِ هَلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رُوحِي الْمُؤْمِنِينَ لَيَلْتَقِيَانِ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ، وَمَا رَأَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”مومنوں کی روہیں ایک دن کے سفر کے باوجود باہم ملتی رہتی ہیں حالانکہ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا نہیں ہوتا۔“

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النِّعَمُ تُكْفَرُ وَالرَّحِمُ تُقَطَّعُ وَلَكُم نَوْ مِثْلُ تَقَارُبِ الْقُلُوبِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نعمتوں کی ناشکری ہوتی رہے گی رحم کا تعلق ختم ہوتا رہے لیکن ہم نے دو دلوں میں محبت و قرب سے بڑھ کر کوئی شے نہیں دیکھی۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْلَاقٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَوَّلَ مَا يَرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْأَلْفَةُ.

جمہ: حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مل بیٹھتے تو کہتے کہ سب سے پہلے لوگوں کے دلوں سے الفت و محبت اٹھالی جائے گی۔

۱۳۳۔ بَابُ الْمِزَاحِ (باہمی مزاح، ہنسی کھیل)

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ: يَا أَنْجَشَةُ ارْوَيْدَا حَوْكُكِ بِالْقَوَارِيرِ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَتَجَمُّوْهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ: سَوَّكُكِ بِالْقَوَارِيرِ.

جمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی کچھ بیویوں کے پاس تشریف لے گئے، ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی وہیں بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: ”اے انجوشہ! شیشوں کے چلانے میں لیاؤ کیا کرو۔“ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایسے کلمات فرمائے کہ ”اگر تم لوگ بولو تو چھانہ سمجھو گے۔ یعنی عورتوں کے دلوں کو شیشوں سے تشبیہ دینا۔“

۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ سَعِيدٍ، ابْنِ مَرْثُودَةَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَعْبَيْنَا قَالَ: إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.

جمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کو عرض کیا کہ آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”میں تو حق کہا کرتا ہوں۔“ (یعنی مبنی بر حقیقت کہتا ہوں)

۲۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حَبِيبِ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَادَرُ بِالْبَطِيخِ فَإِذَا كَانَتِ الْحَقَائِقُ كَانُوا هُمْ الرِّجَالُ.

جمہ: حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام ایک دوسرے کی طرف ترہیز و ترہیز کر رہی کھیل کرتے اور جب کبھی مبنی بر حقیقت بات ہوتی تو اس پر مردوں کی طرح جم جاتے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْمَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حَسِينٍ، عَنْ

ابن ابی ملیکہ قال: مزحت عائشة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت أمها: یا رسول اللہ! بعض دُعَابَاتِ هَذَا الْحَيِّ مِنْ كِنَانَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ يَعْصُ مَزْحَنَا هَذَا الْحَيُّ

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزاح کی بات کی رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے ان کی والدہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بات بنو کنانہ کی طرف سے آئی ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ”ہمارے بھی کچھ مزاح اسی قبیلے سے آئے ہیں۔“

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمِلُهُ فَقَالَ: أَنَا حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدٍ نَاقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النَّوْقَ؟

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک آدمی سواری لینے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر بٹھاتا ہوں۔“ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اونٹنی کے بچے کو میں کیا کروں گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ کو بھی تو اونٹنی ہی جنتی ہے۔“ (اور وہ اس کا بچہ ہوتا ہے)

۱۳۴۔ بَابُ الْمِزَاحِ مَعَ الصَّبِيِّ (بچے سے مزاح کرنا)

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَالِطًا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّعِيرُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہم میں کھل مل جاتے اور میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ”اے ابوعمیر تیرے ساتھ نعیر (بلبل) نے کیا کیا؟“ (حالانکہ آپ جانتے تھے کہ وہ مرچکا ہے)

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَوْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ الْحَسَنِ، أَوْ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى قَدَمَيْهِمَا ثُمَّ قَالَ: تَرَقَّى.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اپنے قدموں پر ان کا قدم رکھ کر فرمایا: ”اوپر چڑھو۔“

۱۳۵۔ باب حُسْنِ الْخُلُقِ (حسن خلق)

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ الْكِنَانِيَّ عَنِ أُمِّ التَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي التَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”(بروز قیامت) ترازو میں حسن خلق سے بڑھ کر کوئی اور عمل ہماری نہ ہوگا۔“

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ: بَخَارَكُمْ أَحَابِسَكُمْ أَخْلَاقًا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خود نبی کریم ﷺ بد زبان نہ تھے اور نہ ہی ایسا کر سکتے تھے لہذا لوگوں سے بھی فرماتے تھے: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو حسن خلق سے کام لیتا ہے۔“

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ هَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَخْبِرْكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”میں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن تم میں کون مجھے سب سے اچھا اور مجلس میں قریبی لگے گا۔“ صحابہ کرام خوش ہو گئے۔ آپ نے دو تین مرتبہ یہ بات دہرائی تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! بتائیے؟ آپ نے فرمایا: ”تم میں سب سے اچھے اخلاق والا۔“

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَجَلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا نَبِيُّكُمْ صَالِحِي الْأَخْلَاقِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جیسے کا تم سے بڑا سید ہے کہ میں مکمل طور پر اچھے اخلاق و عادات سکھاؤں۔“

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِنَّهَا قَالَتْ: خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنِ كَانَ إِثْمًا أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تَتَهَلَّكَ حُرْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِهَا.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو دو چیزوں میں اختیار دیتا تو گناہ نہ ہونے کی صورت میں آپ آسان کو پسند فرما لیتے اور اگر گناہ کا کام ہوتا تو ایسی صورت میں آپ سب سے زیادہ گریز کرنے والے ہوتے آپ نے ذاتی طور پر کسی سے کبھی انتقام نہ لیا ہاں اگر کسی کام سے اللہ کی عزت مجروح ہوتی تو آپ صرف رضائے الہی کے لئے انتقام لیتے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الْمَالَ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ فَمَنْ هَسَّ بِالْعَمَالِ أَنْ يَنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعَدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ وَهَلَبَ اللَّيْلَ أَنْ يُكَابِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَصُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں اخلاق ایسے تقسیم کئے ہیں جیسے رزق تقسیم کئے ہیں مال تو اللہ تعالیٰ پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں قسم کے لوگوں کو دے دیتا ہے لیکن ایمان صرف اسے دیتا ہے جو اسے پسند ہو اب اگر کوئی مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے دشمن سے جہاد کرنے میں ڈرتا ہے اور رات سے اس لئے خوفزدہ ہے کہ اس میں مشقتیں ہوتی ہیں تو اسے کثرت سے یہ کہنا چاہئے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

۱۳۶۔ بَابُ مَخَاوَةِ النَّفْسِ (نفس کی سخاوت)

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ، عَنْ الْقَعْقَاعِ، عَنْ مَعْنٍ مَوْلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنْ الْغِنَى عَنْ النَّفْسِ.

ترجمہ: غنیمت کا زیادہ ہونا نہیں ہے بلکہ نفس کی تسکین ہے۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ساز و سامان کی کثرت کی بناء پر کوئی غنی شمار نہیں ہوتا امیری دل کی ہوتی ہے۔“

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ، إِلَّا كُنْتُ فَعَلْتُهُ؟ وَلَا لَشَيْءٍ فَعَلْتُهُ، لَمْ فَعَلْتُهُ؟

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے لیکن آپ نے اس دوران مجھے اُف تک نہیں فرمایا یونہی اگر میں کوئی کام نہیں کر سکا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا؟ اور اگر میں کوئی ایسا کام کر بیٹھتا جو نہیں کرنا چاہئے تھا تو آپ نے مجھے یہ نہیں کہتے تھے کہ کیوں کیا ہے؟

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا سَحَّامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا وَكَانَ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ وَأَنْجَزَ لَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِي يَسِيرَةٌ وَأَخَافُ أَنْسَاهَا فَقَامَ مَعَهُ حَتَّى قَرَعَ مِنْ حَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلَّى.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہایت رحمدل تھے کوئی بھی غرض مند آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ اس سے وعدہ کر کے پورا فرماتے بشرطیکہ آپ کے پاس وہ چیز ہوتی، ایک دن نماز کا اہتمام ہوا ایک اعرابی نے حاضر ہو کر آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی میری تھوڑی سی ضرورت باقی ہے اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھول جاؤں گا (لہذا ابھی دے دیں) آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی ضرورت پوری فرمادی پھر واپس آ کر نماز ادا فرمائی۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا سِئَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ: لَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی آپ کی خدمت میں کچھ مانگنے حاضر ہوتا تو آپ ﷺ ”نہیں ہے“ نہ فرماتے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُرُوءَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي

الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجُودَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ، وَجُودُهُمَا مُتَحِلِفٌ أَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتِمَاعُ عِنْدَهَا قَسَمَتْ، وَأَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِعَدٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دو خواتین سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری حضرت اسماء رضی اللہ عنہا البتہ دونوں کی سخاوت میں فرق تھا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کرتی رہتیں جب کچھ جمع ہو جاتا تو تقسیم کر دیتیں مگر سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا تو گھر میں اگلے دن کے لئے بھی کچھ بچا کر نہیں رکھتی تھیں۔ (یہ دونوں ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں تھیں)

۱۳۸۔ بَابُ الشُّحِّ (کنجوسی)

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجَّاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ کی خاطر جہاد میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے یونہی کنجوسی اور ایمان بھی ایک پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہوں گے۔“

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، هُوَ أَبُو الْمُغِيرَةِ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ، وَالتَّحْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ؟ الْبَخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ایک مومن میں دو عادتیں جمع نہ ہوں گی بخل و کنجوسی اور بداخلاقی۔“

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبْعَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَذَكَرُوا رَجُلًا فَذَكَرُوا مِنْ خُلُقِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ قَطَعْتُمْ رَأْسَهُ

اَکْتُم تَسْتَطِيعُونَ اَنْ تُعِيدُوهُ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَيَدُهُ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَرَجُلُهُ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَإِنْ كُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَ اَنْ تُغَيِّرُوا خُلُقَهُ حَتَّى تُغَيِّرُوا حُلُقَهُ: إِنَّ النُّطْفَةَ لَتَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَنْحَدِرُ دَمًا ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ، وَخُلُقَهُ، وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی کے بارے میں بات چھڑ گئی۔ لوگوں نے اس کے اخلاق بتائے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بھلا مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تم اس کی گردن اڑا دو تو اسے واپس لا سکو گے؟ کہنے لگے! نہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا! اس کا ہاتھ؟ کہنے لگے! نہیں۔ آپ نے کہا! اس کا پاؤں؟ تو لوگوں نے کہا! نہیں۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا! جب تم اس کے اعضاء واپس نہیں کر سکو گے تو اس کی فطرت کیسے بدل دو گے؟ نطفہ عورت کے پیٹ میں چالیس راتوں تک ٹھہرا رہتا ہے پھر خون میں تبدیل ہو جاتا ہے پھر لوتھڑا بنتا ہے پھر مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) بنتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی روزی لکھ دیتا ہے اور اخلاق بھی تحریر کر دیتا ہے اور یہ لکھتا ہے کہ یہ شخص نیک ہے یا بد بخت۔

۱۳۸۔ بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ إِذَا فَقَّهُوْا (فقہ کے لئے حسن خلق کی ضرورت)

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّمِيرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاثِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”انسان حسن خلق کی بناء پر شب بیداری کرنے والوں کا مرتبہ پالیتا ہے۔“

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُكُمْ إِسْلَامًا أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقَّهُوْا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”تم میں سے اسلام اسی کا بہتر اور پسندیدہ شمار ہوگا جو سمجھداری سے حسن خلق کا مظاہرہ کرے گا۔“

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ

قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَجَلَّ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ، وَلَا أَفْكُهُ فِي بَيْتِهِ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

ترجمہ: حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسا شخص آج تک نہیں دیکھا کہ جب وہ مجمع میں ہوتے ہیں عظیم دکھائی دیتے ہیں اور گھر میں ہوتے ہیں تو خوش طبع دکھائی دیتے ہیں۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِيمَانِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: الْخَنِيفَةُ السَّمْحَةُ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب دینوں میں پسندیدہ دین کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”خالص اعتدال والا اور کبیشی سے بچا ہوا اور یہی بہترین مجموعہ اخلاق ہے۔“

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَرْبَعٌ خِلَالٍ إِذَا أُعْطِيَتْهُنَّ فَلَا يَضُرُّكَ مَا عَزَلَ عَنْكَ مِنَ الدُّنْيَا حَسَنُ خَلِيقَةٍ، وَعَفَافُ طُعْمَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحِفْظُ أَمَانَةٍ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چار ایسی خصلتیں ہیں کہ جن کے ہوتے دنیا کی کوئی بھی چیز چھن جانے کا ضرر نہیں ہوتا، خلق اچھا ہو، کھانا پاکیزہ ہو، بات میں سچائی ہو اور امانت کی حفاظت کرے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّارَ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ؟ قَالَ: إِلَّا جَوْفَانِ: الْفَرْجُ وَالْفَمُ وَمَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: ”جانتے ہو کہ جہنم میں کثرت سے لوگ کیوں جائیں گے؟“ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”دو کھوکھلے مقام ہیں، ایک خرچ اور دوسرا منہ۔“ پھر فرمایا: ”یہ جانتے ہو کہ جنت میں کثرت سے لوگ کس سبب کی بناء پر جائیں گے؟ یہ اللہ سے خوف اور حسن خلق ہیں۔“

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَظِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَامَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْلَةً يُصَلِّي، فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ، حَتَّى اَصْبَحَ فَقُلْتُ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ! مَا كَانَ دُعَاؤُكَ مِنْذُ اللَّيْلَةِ اِلَّا فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ فَقَالَ: يَا اُمَّ الدَّرْدَاءِ! اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ يَحْسِنُ خُلُقَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ حُسْنُ خُلُقِهِ الْجَنَّةَ وَيُسِيءُ خُلُقَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ سُوءُ خُلُقِهِ النَّارَ وَالْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَغْفِرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ قُلْتُ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ! كَيْفَ يَغْفِرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ؟ قَالَ: يَقُومُ اخُوهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَهَجَّدُ فَيَدْعُوَ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَسْتَجِيبُ لَهُ وَيَدْعُوَ لِاَخِيْهِ فَيَسْتَجِيبُ لَهُ فِيْهِ.

ترجمہ: حضرت اُم الدرداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور وہ نوافل پڑھنے کھڑے ہوئے تو رونے لگے اور یہ دعا کرتے کرتے صبح ہو گئی۔ الہی! تو نے مجھے سنوار کر پیدا فرمایا ہے میری عادتیں بھی اچھی کر دے۔ میں نے پوچھا: تم تو شب بھر حسن خلق کی دعائیں ہی کرتے رہے ہو آپ نے کہا: اے اُم الدرداء! مسلمان انسان جب اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے تو جنت میں چلا جاتا ہے اور جب بُرے اخلاق اپنا لیتا ہے تو جہنم میں چلا جاتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مسلمان سوتے ہی میں بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے پھر پوچھا اے ابوالدرداء! یہ سوتے میں بخشے جانے کی بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس شخص کا کوئی اور مسلمان بھائی رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتا اور اللہ سے دعائیں کرتا ہے وہ قبول ہو رہی ہوتی ہیں اسی دوران وہ اپنے اس بھائی کے لئے بھی دعا کر دیتا ہے تو یہ بھی قبول ہو جاتی ہے۔ (اور وہ بخش دیا جاتا ہے)

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتْ اِلَآءِ عَرَابٍ، نَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، فَسَكَتَ النَّاسُ لَا يَتَكَلَّمُونَ غَيْرَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا وَكَذَا؟ فِيْ اَشْيَاءٍ مِنْ اُمُوْر النَّاسِ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ. قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الْهَرَمُ. قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہاں تھا۔ عرب لوگ آئے تھے۔ علاوہ ازیں ادھر ادھر سے بھی لوگ آئے تھے۔ سب خاموش تھے صرف دیہاتی تھوڑی بہت بات کرتے تھے۔ کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا ایسا ایسا کرنے میں کوئی حرج ہے؟ اور انہوں نے کچھ باتیں کر دیں جو

اتنی نقصان دہ نہ تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تصور اٹھا دیا ہے ہاں ایسی کوتاہی جو ظلم کی حد تک جا پہنچے تو یہ تصور ہوگا اور باعث تباہی ہوگا۔“ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم علاج کیا کریں؟ فرمایا: ”ہاں اے اللہ کے بندو! علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے صرف ایک مرض ایسی ہے جو لا علاج ہے۔“ انہوں نے عرض کی وہ کون سی ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ”بڑھاپا۔“ انہوں نے عرض کی کہ انسان کو دی جانے والی سب سے بڑھ کر بھلائی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حسن خلق۔“

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ جَبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جَبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر سخاوت فرماتے اور یہ سلسلہ خاص طور پر رمضان میں بڑھ جاتا تھا جبریل علیہ السلام بھی حاضر ہوتے تھے اس ماہ میں جبریل علیہ السلام روزانہ رات کو حاضری دیتے تھے اور آپ انہیں تلاوت قرآن سناتے تھے اور پھر جب جبریل علیہ السلام اتر آتے تو آپ کا جو دو عطا دیدنی ہوتا یوں لگتا جیسے بارش لانے والی تیز ہوا چل رہی ہو۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّصَارَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يَوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غُلَمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَنَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک شخص کا حساب و کتاب ہوا تو نیکی اس کے لئے نہ تھی ہاں ایک بات ضرور تھی کہ وہ لوگوں میں مکمل مل کر رہتا مال وافر تھا اس نے اپنے کارندوں سے کہہ رکھا تھا کہ تنگدستوں سے درگزر کیا کرو اس کی اس خصلت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ ہم اس سے بھی زیادہ درگزر کرتے ہیں پھر فرمایا: فرشتو! اسے چھوڑ دو۔“

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ خُلُقٍ. قَالَ: وَمَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّارَ؟ قَالَ: الْأَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ جنت میں داخلے کا سب سے بہتر سبب کون سی شے بنتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا خوف اور حسن خلق۔“ پھر پوچھا گیا کہ دوزخ میں اکثر داخلے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دو کھوکھلی چیزیں ایک منہ اور دوسرا رحم۔“ (شرمگاہ)

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.

ترجمہ: حضرت نواس بن سمان انصاری رضی اللہ عنہ نے نیکی و بدی کے بارے میں حضور ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”نیکی تو حسن خلق کا نام ہے اور بُرائی دل میں کھٹکنے والی بات کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ فکر دامن گیر رہتی ہے کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے۔“

۱۳۹۔ بَابُ الْبُخْلِ (بخل اور اس کی حیثیت)

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سُلَيْمَةَ؟ قُلْنَا جَدُّ بَنٍ قَيْسٍ، عَلَى أَنَا نَبِخَلُهُ قَالَ: وَأَيُّ دَاءٍ أَدَوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ. وَكَانَ عَمْرُو عَلَى أَصْنَامِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يُؤْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اے بنو سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟“ ہم نے بتایا! جد بن قیس ہے البتہ ہم اسے بخل سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو بخل سے بڑھ کر مرض اور بے نیکی بھی کیا؟ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا سردار تو عمرو بن جموح ہے۔“ (راوی کہتے ہیں) دور جاہلیت میں یہ بنو سلمہ کے بھائی پر نگران تھے اور جب بھی رسول اللہ ﷺ کوئی نکاح فرماتے تو ولیمہ انہی کے سپرد ہوتا۔ (چنانچہ یہی بات

آپ کی سخاوت اور بخل سے دوری بتاتی ہے)

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْ بِشْيءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَعَنْ مَنَعَ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَهَاتِ وَعَنْ وَأَدِ الْبَنَاتِ.

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وِراد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حضور ﷺ سے سنی ہوئی کوئی چیز مجھے لکھ بھیجو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ حضور ﷺ بے فائدہ گفتگو کو پسند نہ فرماتے تھے اس سے روکتے تھے مال ضائع کرنے اور کثرت سوال سے منع فرماتے، گوگو کی پالیسی اختیار کرنے سے منع کرتے، ماؤں کی نافرمانی سے روکتے اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عِيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا: مَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ، فَقَالَ "لَا".

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں بھی سوال کیا جاتا تو آپ "نہ" نہ فرماتے۔

۱۴۰۔ بَابُ الْمَالِ الصَّالِحِ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ (حلال مال نصیب صالح)

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَوَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ عَلَى ثِيَابِي وَسِلَاحِي ثُمَّ آتَيْهِ فَفَعَلْتُ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَصَعَّدَ إِلَيَّ الْبَصْرَ ثُمَّ طَاطَأَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَمْرُو إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلَى جَيْشٍ فَيُغْنِمَكَ اللَّهُ، وَأَزْغِبَ لَكَ زَعْبَةً مِّنَ الْمَالِ صَالِحَةٍ. قُلْتُ: إِنِّي لَمْ أَسْلِمْ زَعْبَةً فِي الْمَالِ إِنَّمَا أَسْلَمْتُ زَعْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فَاكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَمْرُو إِنَّمَا الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے پیغام بھیجا کہ میں کپڑے اور ہتھیار تمہیں کرکمل تیاری کر کے آپ کی خدمت میں حاضری دوں۔ چنانچہ میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ وضو فرما رہے تھے

آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور پھر نیچی کر لی اور فرمایا: ”اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجوں اللہ تمہیں بہت سا مال غنیمت دے گا اور میں چاہتا ہوں کہ تجھے ستھرا مال ہاتھ آئے۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں مال کی خاطر اسلام نہیں لایا مجھے تو اسلام سے محبت ادھر لے آئی ہے میں تو آپ کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”اے عمرو! صالح لوگوں کو نیک مال ہی اچھا ہوتا ہے۔“

۱۴۱۔ بَابُ مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرِّهِ

(اپنے اہل و عیال میں امن سے رہنا ایک نعمت ہے)

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ الْقُبَابِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرِّهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ طَعَامُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا.

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو صبح کو صحیح سلامت اٹھے جسم بھی صحیح سلامت ہو اور ایک دن کا کھانا بھی اس کے پاس ہو تو یوں سمجھے کہ دنیا کی ہر نعمت اس کے پاس موجود ہے۔“

۱۴۲۔ بَابُ طَيْبِ النَّفْسِ (خوش و خرم ہونا)

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ ائْرُ غُسْلٍ وَهُوَ طَيْبُ النَّفْسِ فَظَنُّوا أَنَّهُ أَلَمَ بِأَهْلِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاكَ طَيْبَ النَّفْسِ قَالَ: أَجَلٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْغِنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنْ اتَّقَى وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى وَطَيْبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے تھے انہوں نے کی علامت واضح تھی اور بڑے خوش باش نظر آ رہے تھے۔ ہم نے سوچا کہ اپنے ال سے مباشرت کی ہو

گی۔ چنانچہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آج تو آپ بڑے خوش و خرم نظر آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں اللہ کا شکر ہے۔“ پھر آپ نے ”غنی“ کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: ”اہل تقویٰ ہو تو امیری عیب نہیں ہوتی کیونکہ یہ صاحب تقویٰ کے لئے صحت کی علامت ہوتی ہے اور صحت غنی ہونے سے بہتر ہوتی ہے اور خوش دلی بھی ایک نعمت ہے۔“

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ مَا فَقَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.

ترجمہ: حضرت نواس بن سمان انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ نیکی اور گناہ میں فرق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نیکی تو حسن خلق کو کہتے ہیں لیکن گناہ اسے کہتے ہیں جو دل میں آئے تو انسان اسے ظاہر کرنے کو ناپسند جانے۔“

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ: لَنْ تَرَاعَوْا. وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ، مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب سے اچھے سب لوگوں سے نخی اور سب سے بہادر تھے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ خوفزدہ ہو گئے۔ وہ ادھر کو چلے جدھر سے آواز آئی تھی آگے سے حضور ﷺ ملے۔ آپ سب سے آگے آواز کی طرف بڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مت ڈرو مت ڈرو آپ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے نیچے گھوڑے پر سوار تھے جس پر زین نہ تھی اور گلے میں تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے گھوڑے کو دریا کی طرح تیز پایا ہے۔“

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تُلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تَفْرِغَ مِنْ دَلُوكَ فِي إِنَاءٍ أَخِيكَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھلائی کا ہر کام صدقہ ہے یہ بھی ایک

صدقہ ہے کہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی دے۔“

۱۴۳۔ بَابُ مَا يَجِبُ مِنْ عَوْنِ الْمَلْهُوفِ (مجبور کی مدد کرنا واجب ہے)

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَى الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تُعَيِّنُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّمَا صَدَقَةٌ تُصَدِّقُهَا عَلَى نَفْسِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔“ پھر پوچھا کون سا غلام افضل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو بھاری قیمت والا اور اپنے مالک کے ہاں نفیس ہو۔“ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اگر بعض عمل میں انجام نہ دے سکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ”کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی بے وقوف کا کام کر دو۔“ عرض کی اگر مجھ میں یہ کرنے کی بھی ہمت نہ ہو تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کو برائی سے بچاؤ اور انہیں کوئی تکلیف نہ دو کیونکہ یہ تیرا اپنی ذات پر صدقہ شمار ہوگا۔“

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ، سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَ، عَنْ جَدِّي، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ، فَلْيَنْفَعْ نَفْسَهُ، وَلْيَتَصَدَّقْ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: لِيَعْنِ الْحَاجَةَ الْمَلْهُوفِ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر لازم ہے کہ صدقہ کرے۔“ عرض کیا کہ اگر نہ ہو سکے؟ فرمایا: ”کام کرے اور اپنی ذات کا تحفظ کرے یہ صدقہ ہی ہوگا۔“ عرض کی کہ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو یا نہ کر سکے تو پھر کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ”تو مجبور کی مدد کرے۔“ عرض کی گئی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا: ”پھر نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا

رہے۔“ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے یا نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا: ”تو پھر خود بُرائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔“

۱۳۴۔ بَابُ مَنْ دَعَا اللَّهَ أَنْ يَحْسِنَ خُلُقَهُ (اللہ تعالیٰ سے اپنے حسن خلق کی دعا)

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْثُرُ أَنْ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصَّحَّةَ وَالْعِقَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ. ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے: ”اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، حسن خلق اور تقدیر پر ایمان کی دعا کرتا ہوں۔“

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابْنُوسَ قَالَ: دَخَلْنَا عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقَهُ الْقُرْآنُ تَقْرَأُ وَنَ سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ اِقْرَأْ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. قَالَ يَزِيدُ فَقَرَأْتُ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى لَفْرُوجِهِمْ حَافِظُونَ. قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن بابنوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ام المؤمنین! حضور ﷺ کا خلق کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا: بس سمجھ لیجئے کہ قرآن آپ کا خلق ہے پھر سورہ المؤمنون پڑھتے ہوئے فرمایا: پڑھو قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. حضرت یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے پڑھا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ اور لَفْرُوجِهِمْ حَافِظُونَ تک پڑھا، اس پر انہوں نے فرمایا: یہ تھا رسول اللہ ﷺ کا خلق۔

نوٹ: اس آیت میں مؤمنین کی ان صفات کا ذکر ہے کہ وہ نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں لغویاتوں سے بچتے ہیں عبادت کے ذریعے اپنا تزکیہ نفس کرتے ہیں اور بدکاری سے بچتے ہیں۔ (۱۲ چشتی)

۱۳۵۔ بَابُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ (طعنہ زنی کرنے والا مؤمن نہیں)

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَبِي الْفُذَيْلِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ لَا عِنَّا أَحَدًا قَطُّ، لَيْسَ إِنْسَانًا، وَكَانَ سَالِمٌ يَقُولُ:
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا.

ترجمہ: حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کبھی لعنت کرتے نہیں دیکھا، لعنت کرنے والا انسان نہیں ہوتا، سالم رضی اللہ عنہ یہ بھی کہتے تھے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لائق نہیں کہ کسی پر لعنت کرے۔“

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَالْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَلَا الصَّيَّاحَ فِي الْأَسْوَاقِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور عادی بدکلام کو پسند نہیں فرماتا اور نہ ہی بازار میں چیخ کر بولنے والے کو اچھا جانتا ہے۔“

۳۱۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ: مَهَلًا، يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرَّفِقِ، وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ. قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ بِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آ کر کہا: السام علیکم (تمہیں موت آئے)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنتے ہی فرمایا: ”تمہیں موت آئے اللہ تم پر لعنت کرے اور تم سے ناراض ہو۔“ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! چھوڑو! زری سے کام لو سختی اور فحش گوئی سے بچو۔“ انہوں نے عرض کی! اس نے جو کچھ بکا ہے آپ نے نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا: ”جو میں نے انہیں کہا ہے وہ تم نے نہیں سنا؟ میں نے انہیں ان کا جواب لوٹا دیا ہے میری وجہ سے ان کا نقصان ہوگا، میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔“

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الْطَّيَّانَ، وَلَا اللَّعَّانَ، وَلَا الْفَاحِشَ، وَلَا الْبَذِيَّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "طعن کرنے والا مؤمن نہیں ہوتا نہ ہی لعنت کرنے والا ایمان دار رہتا ہے اور نہ ہی فحش گوئی اور بدکلامی کرنے والا۔"

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِذِي الْوُجْهِينَ أَنْ يَكُونَ آمِنًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "دو رخنی حیثیت والا امانت دار نہیں ہوتا۔"

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: الْأَمُّ أَخْلَاقُ الْمُؤْمِنِ الْفُحْشُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "انسانی اخلاق میں سب سے تکلیف دہ امر بدکلامی ہوتا ہے۔"

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَسْبِيِّ الْكُوفِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: لُعِنَ اللَّعَّانُونَ. قَالَ مَرْوَانُ: الَّذِينَ يَلْعَنُونَ النَّاسَ.

ترجمہ: حضرت محمد بن عبید کندی رضی اللہ عنہ اپنے والد عبید سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: "لعنت کرنے والوں پر اللہ کی طرف سے لعنت ہوئی ہے۔" مروان کہتے ہیں: مطلب یہ کہ جو لوگوں پر لعنت کرتے ہیں۔

۱۴۶۔ بَابُ اللَّعَّانِ (بہت لعنت کرنے والے کا حکم)

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامِ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو گواہ بن سکیں گے اور نہ ہی شفاعت کر سکیں گے۔"

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

مُرِيرَةٌ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِلصَّدِيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا.
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی دوست کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرے۔“

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: مَا تَلَا عَنْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا حَقَّ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ.

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو قوم کسی پر لعنت کرتی ہے اس پر بھی لعنت پڑ جاتی ہے۔“

۱۲۷۔ بَابُ مَنْ لَعَنَ عَبْدَهُ فَأَعْتَقَهُ (اپنے غلام کو لعنت کر کے آزاد کر دینا)

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَعَنَ بَعْضَ رَقِيقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! اللَّعَّانُونَ وَالصَّدِيقُونَ كَلَّا وَرَبِّ الْكُعْبَةِ. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا أَعُودُ.

ترجمہ: حضرت شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو لعنت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! لعنت کرنے والے اور صدیق دونوں ایک جیسے؟ رب کعبہ کی قسم!“ اور دو یا تین مرتبہ فرمایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس دن کچھ غلام آزاد کر دیئے۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے عرض کی! ”میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔“

۱۲۸۔ بَابُ التَّلَاعُنِ بِالْعِنَةِ اللَّهُ وَبِغَضَبِ اللَّهِ وَبِالنَّارِ

(لعنت اللہ کہنا نیز اللہ کے غضب اور دوزخ کی دعا کرنا)

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلَاعَنُوا بِالْعِنَةِ اللَّهُ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ.

ترجمہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نہ ایک دوسرے پر لعنت کرو نہ ایک دوسرے کے لئے اللہ کے غضب اور دوزخ کی دعا کرو۔“

۱۴۹۔ بَابُ لَعْنِ الْكَافِرِ (کافر پر لعنت کرنا)

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعْنًا وَلَكِنْ بُعِثْتُ رَحْمَةً.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! مشرکین پر دعائے تباہی کیجئے۔ آپ نے فرمایا: ”میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

۱۵۰۔ بَابُ النَّمَامِ (چغل خوری کا حکم)

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ قِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حضرت ہمام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ انہیں کہا گیا ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر لوگوں کی باتیں سناتا ہے تو انہوں نے کہا! میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”چغلی کرنے والا شخص جنت میں نہیں جا سکے گا۔“

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُشَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْخِرْكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: الَّذِينَ إِذَا رَأَوْا ذَكَرَ اللَّهُ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرَارِكُمْ. قَالُوا: بَلَى. قَالَ: الْمَشَاءُ وَنَ النَّمِيمَةِ الْمُفْسِدُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاعُونَ الْبِرَاءَ الْعَنْتَ.

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں ایسے لوگوں کو بارے میں نہ بتاؤں جو بہترین ہوتے ہیں اور اللہ کو پیارے لگتے ہیں؟“ صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیں، فرمایا: ”ان کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ انہیں دیکھتے ہی زبان پر ذکر الہی جاری ہو جاتا ہے۔“ آپ نے پھر فرمایا: ”بد بخت“

کے بارے میں بھی بتا دوں؟“ صحابہ نے پوچھا وہ کیسے ہوتے ہیں؟ ذرا ان کی علامت بھی بتا دیجئے؟ فرمایا: ”وہ چغلی کرنے والے دوستوں میں نفرت ڈالنے والے اور لوگوں کے بدخواہ ہوتے ہیں۔“

۱۵۱۔ بَابُ مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا (لوگوں میں بیہودہ باتیں پھیلانا)

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَوْلِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ كُرَيْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْقَائِلُ الْفَاحِشَةَ، وَالَّذِي يَشِيعُ بِهَا، فِي الْإِثْمِ سَوَاءٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ”بیہودہ بات کرنے والا اور جس سے پھیلانے والا گناہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔“

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَوْمَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شَيْبِلِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا فَهُوَ فِيهَا كَالَّذِي أَبْدَاهَا.

ترجمہ: حضرت شیبیل بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بڑے لوگ کہا کرتے ہیں کہ جو بیہودہ بات سن کر لوگوں کو بتاتا پھرے وہ ایسے شمار ہوگا جیسے اس نے خود برائی کا ارتکاب کیا۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّكَالَ عَلَى مَنْ أَشَاعَ الزَّوْنَا يَقُولُ: أَشَاعَ الْفَاحِشَةَ.

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے زنا کی بات پھیلانے والے کو سزا کا حکم دیا کیونکہ اس نے بے حیائی کی بات پھیلائی ہے۔

۱۵۲۔ بَابُ الْعِيَابِ (کسی کا عیب نکالنے کا حکم)

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ طَبِيَّانٍ، عَنْ أَبِي تَحِيَا حَكِيمٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَا تَكُونُوا عَجَلًا مَذَابِيعَ بُذْرًا فَإِنَّ مِنْ رُؤَاكُم بَلَاءً مَبْرَحًا مَمْلُوحًا وَأُمُورًا مَتَمَاحِلَةً رُدْحًا.

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے سنا کہ جلد باز

نہ بنو کسی کا راز نہ کھولو، فضول خرچی سے بچو کیونکہ اس کے نتیجے میں سخت احتمال ہے نظر سے گر جاؤ گے اور تمہیں ایسے امور سے واسطہ پڑے گا کہ پریشانی اور دقت پیش آئے گی۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ أَبِي إِسْلَاقٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْكُرَ عِيُوبَ صَاحِبِكَ، فَادْكُرُوا عِيُوبَ نَفْسِكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم دوسروں کے عیب نکالنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنے عیبوں پر نظر ڈال لو۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ، عَنْ زَيْدِ مَوْلَى قَيْسِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ، قَالَ: لَا يَطْعَنُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آئے کریمہ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ ”اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو۔“ کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَبْرَةَ بْنُ الصَّحَّاحِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ فِي بَنِي سُلَيْمَةَ، وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا لَهُ اسْمَانِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا فَلَانُ، فَيَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو جبرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ہم بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی: وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ. (آپس میں ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے نہ پکارو) حضرت ابو جبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب میں ایسا کوئی نہ تھا جس کے کم از کم دو نام نہ ہوں، نبی کریم ﷺ آواز دیتے: ”اے فلاں!“ تو لوگ عرض کرتے: یا رسول اللہ! ایسے آواز نہ دیجئے کیونکہ اس نام لینے سے وہ ناراض ہوگا۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا جَعَلَ لِصَاحِبِهِ طَعَامًا، ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْ ابْنُ عُمَرَ قَبِينَا الْجَارِيَةُ تَعْمَلُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمَا لَهَا: يَا زَانِيَةُ فَقَالَ: مَهْ؟ إِنْ لَمْ تَحُدِّكِ فِي الدُّنْيَا تَحُدِّكِ فِي الْآخِرَةِ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّذِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حکیم رضی اللہ عنہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے ساتھی کے لئے کھانا بنایا، ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے یا ان کے چچا زاور۔ لڑکی کھانا پکا رہی تھی کہ ان میں سے ایک نے لونڈی سے کہا: اے زانیہ! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رک جاؤ، یہ لونڈی تمہیں یہاں حد نہ لگا سکے گی تو آخرت میں ضرور لگوائے گی۔ (اللہ سے شکایت کر کے سزا لگوائے گی) اس نے کہا: واقعی ایسے ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدگوئی اور فحش گفتگو کو پسند نہیں کرتا۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِي.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”طعنہ دینے والا لعنت کرنے والا بدگوئی کرنے والا اور بے ہودہ گفتگو کرنے والا تو مؤمن ہو ہی نہیں سکتا۔“

۱۵۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَادُّحِ (ایک دوسرے کی تعریف کرنا)

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ. يَقُولُهُ مِرَارًا. إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسِبَهُ اللَّهُ وَلَا يَزِيكُنِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا.

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے

اس کی بھلائی بیان کر کے تعریف کر دی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کبخت! تو نے اس کی تعریف کر کے اس کی گردن کاٹ دی ہے۔“ آپ نے بار بار فرمایا پھر فرمایا کہ ”اگر تم لوگوں نے تعریف کرنی ہی ہو تو یوں کہا کرو: میرا خیال ہے کہ یہ ایسا ایسا ہے اگر واقعی اس میں کوئی خوبی ہو تو اور پھر یوں بھی کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے نیز کسی کو پاک صاف بتانے میں احتیاط کرے۔“

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّاهُ قَالَ: حَدَّثَنِي بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَنَبَّأُ عَلَى رَجُلٍ وَيُطَرِّبُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دوسرے کی تعریف کرتے ہوئے سنا وہ بڑی بڑائی کئے جا رہا تھا آپ نے فرمایا: ”تم نے اسے ہلاک کر دیا یا فرمایا کہ تم نے اس کی کمر توڑ دی۔“

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَانِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: عَقَرَتِ الرَّجُلُ عَقْرَكَ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے سامنے بیٹھے دوسرے کی تعریف شروع کر دی اور بہت بڑھایا چڑھایا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تو نے اس کی کوئی کٹ کاٹ دی ہیں اللہ تمہاری کوئی کٹ کاٹ دے گا۔“

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: الْمَدْحُ ذُبْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ: يَعْنِي إِذَا قَبِلَهَا.

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا: ”بے فائدہ تعریف بھی ایسے ہوتی ہے جیسے کسی کو ذبح کر دیا جائے۔“ حضرت محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ وضاحت کرتے ہیں کہ یہ سزا اس وقت شمار ہوگی جب وہ تعریف سن کر خوش ہو۔

۱۵۲۔ بَابُ مَنْ أَتَى عَلَى صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ آمِنًا بِهِ

(فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو سامنے تعریف جائز ہے)

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ، نِعَمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ، نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. قَالَ: وَبِشَسِ الرَّجُلُ فُلَانٌ وَبِشَسِ الرَّجُلُ فُلَانٌ. حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اچھے ہیں، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اچھے ہیں، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اچھے ہیں، معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ اچھے ہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اچھے ہیں۔“ پھر فرمایا: ”فلاں شخص بُرا ہے فلاں بُرا ہے اور سات تک گن دیئے۔“

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِشَسِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ هَشَّ لَهُ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ اسْتَأْذَنَ آخَرُ، قَالَ: نِعَمَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ لَمْ يَنْسَبْ إِلَيْهِ كَمَا هَشَّ لِلْآخَرِ. فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لِفُلَانٍ ثُمَّ هَشَّتَ إِلَيْهِ، وَقُلْتَ لِفُلَانٍ ثُمَّ أَرَكْتَ صَنَعْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ اتَّقَى لِفُحْشِهِ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”یہ اپنے قبیلہ کا بُرا انسان ہے۔“ وہ آیا تو اسے شاباش کی اور خوشی کا اظہار فرمایا، وہ آدمی چلا گیا تو دوسرے نے اجازت مانگی تو فرمایا: ”یہ اپنے قبیلہ کا اچھا آدمی ہے۔“ وہ داخل ہوا تو اظہار خوشی نہ کیا جیسے پہلے کیا تھا اور اسے شاباش نہ کہی، سیدہ عائشہ

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وہ نکل گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں سے ایسے کہا اور خوشی فرمائی لیکن جب فلاں داخل ہوا تو آپ نے خوشی نہیں دکھائی؟ فرمایا: ”اے عائشہ! جس کے نقش اور برائی سے لوگ پرہیز کریں وہ بہت بُرا انسان ہوتا ہے۔“

۱۵۵۔ بَابُ يُحْشَى فِي وَجْهِهِ الْمَدَاحِينَ

(تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالنے کا بیان)

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُشْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِّنَ الْأُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمَقْدَادُ يُحْشَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ: أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ نَحْشَى فِي وَجْهِهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ.

ترجمہ: حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی امیر کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اس کے منہ میں مٹی پھینکنے لگے اور کہا: ہمیں حضور ﷺ نے حکم دے رکھا ہے کہ ”ہم نا جاتر مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالا کریں۔“

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَمْدَحُ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَحْشُوا التُّرَابَ نَحْوَهُ وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ.

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی ریحاح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کسی کی تعریف کئے جا رہا تھا تو آپ نے اس کے منہ کی طرف مٹی پھینکی، پھر کہا نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے کہ ”تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی پھینکو۔“

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ رَجَاءٍ، عَنْ مِجْعَنٍ، قَالَ: رَجَاءُ أَقْبَلْتُ مَعَ مِجْعَنٍ ذَاتَ يَوْمٍ حَتَّى اتَّهَيْنَا إِلَى مَسْجِدِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَإِذَا بَرِيدَةُ الْأَسْلَمِيِّ عَلَى بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ جَالِسٌ، قَالَ وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلٌ

يُقَالُ لَهُ سَكْبَةٌ يُطِيلُ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَكَانَ بُرِيدُهُ صَاحِبَ مَزَاحٍ، فَقَالَ: يَا مُحَجَّنُ! اتَّصَلِيْ كَمَا يُصَلِّي سَكْبَةٌ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ مُحَجَّنٌ وَرَجَعَ قَالَ: قَالَ مُحَجَّنٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتَّى صَعَدْنَا أُخْذًا فَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَيْلَ أُمَّهَا مِنْ قَرِيَةٍ، يَتَرُكُهَا أَهْلُهَا كَأَعْمَرَ مَا تَكُونُ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا مَكْكًَا فَلَا يَدْخُلُهَا. ثُمَّ انْحَدَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَيَسْجُدُ وَيَرْكَعُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ فَأَخَذْتُ أُطْرِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا فَلَانٌ، وَهَذَا فَلَانٌ، فَقَالَ: أَمْسِكْ لَا تُسْمِعُهُ قَتْلَهُكَ. قَالَ: فَأَنْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ حُجْرِهِ لَكِنَهُ نَفَضَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ، إِنَّ خَيْرَ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ. ثَلَاثًا.

ترجمہ: حضرت محجن اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت رجاء رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا کہ میں محجن اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا اور ہم اہل بصرہ کی ایک مسجد کے پاس پہنچے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک دروازے پر بیٹھے تھے وہ کہتے ہیں کہ اس میں ایک آدمی تھا جو بڑی لمبی نماز پڑھا کرتا تھا انہیں سبکہ کہا جاتا تھا جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ پر چادر تھی بریدہ رضی اللہ عنہ بڑے خوش طبع تھے وہ محجن رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کیا تم بھی ایسے نماز پڑھتے ہو جیسے سبکہ پڑھتا ہے؟ محجن رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا اور واپس ہو گئے پھر محجن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے بازو سے پکڑا اور ساتھ لے چلے چلتے چلتے ہم احد پہاڑ پر چڑھ گئے آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر شہر مدینہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: ”مجھے اس شہر پر افسوس ہو رہا ہے ایک وقت آئے گا کہ لوگ اسے آباد چھوڑ کر نکلیں گے یہاں دجال پہنچے گا تو وہ دیکھے گا کہ اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہو گا لہذا وہ اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔“ پھر حضور ﷺ نیچے اتر آئے مسجد میں پہنچے تو آپ نے ایک آدمی دیکھا جو نفل نماز پڑھ رہا تھا سجدے اور رکوع کئے جا رہا تھا یہ دیکھ کر مجھے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے اس کی بڑائی کی اور بتایا کہ یا رسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے آپ نے فرمایا: ”بس بس! آواز اس کے کان تک نہ پہنچے ورنہ تم اسے بگاڑ دو گے۔“ وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ اٹھ چلے اور اپنے حجروں کے قریب پہنچے تو اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے فرمایا: ”تمہارا بہترین دین وہ ہے جس میں آسانی پیدا کی

گئی ہے۔“ (تین مرتبہ فرمایا)

۱۵۶۔ بَابُ مَنْ مَدَحَ فِي الشُّعْرِ (شعروں میں تعریف کرنا)

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ مَدَحْتُ اللَّهَ بِمَحَامِدِهِ وَمَدَحَ: وَإِيَّاكَ فَقَالَ: أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. فَجَعَلْتُ أَنْشُدُهُ، فَأَمْسَأَدَنَ رَجُلٌ طَوَالَ أَصْلَعٍ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُتْ. قَدْ خَلُفْتُكُمْ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَسَكَّنِي ثُمَّ خَرَجَ، فَأَنْشَدْتُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَّنِي ثُمَّ خَرَجَ، فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا الَّذِي سَكَّنِي لَهُ؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ سُرَيْجٍ، قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَدَحْتُكَ وَمَدَحْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت اسود بن سرج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اپنے رب کی اور آپ کی تعریف کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا رب تو حمد کو بہت پسند فرماتا ہے۔“ چنانچہ میں نے شعر پڑھنے شروع کر دیے۔ اتنے میں ایک لمبا سا آدمی آیا جس کے سر پر بال نہ تھے۔ آپ نے مجھے چپ کرا دیا۔ وہ شخص اندر آیا، تھوڑی دیر گفتگو کرتا رہا اور پھر چلا گیا۔ تو میں نے پھر مدحیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیے۔ وہ پھر آیا تو آپ نے مجھے چپ کرا دیا۔ وہ پھر چلا گیا (اس نے دو تین مرتبہ ایسا کیا) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون ہے؟ جس کے آنے پر آپ نے مجھے چپ کرایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ہے جو کوئی باطل بات نہیں سنا کرتا۔“ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود بن سرج رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کی تعریف کرتا ہوں اور اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں۔

۱۵۷۔ بَابُ إِعْطَاءِ الشَّاعِرِ إِذَا خَافَ شَرَّهُ (مارے خوف کے شاعر کو کچھ دینا)

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نَجِيدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخَزَاعِيُّ قَالَ: عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي نَجِيدٌ، أَنَّ شَاعِرًا جَاءَ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فَأَعْطَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُعْطِي شَاعِرًا؟ فَقَالَ: أَبْقَى عَلَى عِرْضِي.

ترجمہ: حضرت ابو نجید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شاعر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے کچھ دیا، جب وہ چلا گیا تو ان سے کہا گیا، تم شعر پڑھنے والے کو دے رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنی عزت بچانے کے لئے دیا ہے۔

۱۵۸۔ بَابُ لَا تُكْرِمُ صَدِيقَكَ بِمَا يَشُقُّ عَلَيْهِ

(دوست کی اتنی تعریف نہ کرو جو اسے بُری لگے)

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: لَا تُكْرِمُ صَدِيقَكَ بِمَا يَشُقُّ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے: ”اپنے دوست کی اتنی تعریف نہ کرو کہ اسے بُری لگے۔“

۱۵۹۔ بَابُ الزِّيَارَةِ (زیارت کرنے پر اجر)

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَنَانَ الشَّامِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ، قَالَ اللَّهُ لَهُ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتُ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں بتاتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنے دوست کی بیمار پرسی کو جائے یا ملنے جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو نے اچھا کیا کہ چل کر اپنے دوست کے پاس پہنچے ہو اور تم نے جنت میں اپنی جگہ بنالی ہے۔“

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ ابْنِ شَوْذَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَحْدِثُ، عَنْ أَبِي خَالِصٍ، عَنْ أُمِّ التَّرْدَاءِ، قَالَتْ زَارَنَا سَلَمَانُ بْنُ

الْمَدَائِنِ إِلَى الشَّامِ مَاشِيًا عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَأَنْدَرُودُ قَالَ: يَعْنِي سِرَاطُ مَشْمُورَةَ. قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ رَوَى سَلْمَانَ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مَطْمُومُ الرَّأْسِ سَاقِطُ الْأُذُنَيْنِ يَعْنِي أَنَّهُ كَانَ أَرْكَشَ: فَقِيلَ لَهُ: شَوَّهْتَ نَفْسَكَ قَالَ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم شام میں تھے کہ مسلمان مدائن سے پیدل چل کر ہمیں ملے آئے چادر اوپر تھی اور پاجامہ پہنے ہوئے تھے ابن شوذب رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا ان پر چادر تھی سر کے بال موجود نہ تھے کان (بڑے) ایسے لٹکے تھے جیسے بچہ انہیں کہا گیا کہ آپ نے اپنے آپ کو بگاڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: بھلائی وہی ہے کہ آخرت بھلی ہو جائے۔

۱۶۰۔ بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعَمَ عَنْدهُمْ (کسی قوم کے پاس جا کر کھانا)

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَعَمَ عَنْدهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا خَرَجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنَصَحَ لَهُ عَلَى بَسَاطٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ. ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے انصار کے گھر تشریف لے گئے کھانا وہاں کھایا نکلنے لگے تو جگہ خالی کرنے کو فرمایا جھاڑ کر جائے نماز بچھا دیا گیا تو اس پر نماز پڑھ کر ان کے لئے دعا فرمائی۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَجَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَسْطِيُّ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ صُوفٍ فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: إِنَّمَا هَذِهِ ثِيَابُ الرُّمَّانِ إِنْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا تَزَاوَرُوا تَجَمَّلُوا.

ترجمہ: حضرت ابوخلدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو اُمیہ عبدالکریم رضی اللہ عنہ ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے اونی کپڑے پہن رکھے تھے ابو العالیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کپڑے تو راہب لوگ پہنتے ہیں مسلمان تو جب کسی سے ملنے جاتے ہیں اچھے کپڑے پہن کر جاتے ہیں۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَرُومِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَى أَسْمَاءَ جَبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ عَلَيْهَا كِبَنَةٌ شَبْرٌ مِنْ دِيبَاجٍ وَإِنَّ قُرَجِيهَا مَكْفُوفٌ فَإِنَّ بِهَا لَقَالَتْ:

جَبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَلْبِسُهَا لِلْوُقُودِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

ترجمہ: حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے طیالی جبہ دیا جس پر بالشت بھر ریشم لگا ہوا تھا اس کے دو چاک بند تھے انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے یہ آپ اس وقت پہنتے تھے جب آپ کے پاس وفد آتے تھے اور جمعہ کے دن بھی پہنا کرتے تھے۔

۳۵۳- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةً اسْتَبْرَقَ قَالِي بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اشْتَرِ هَذِهِ وَالْبِسْهَا عِنْدَ الْجُمُعَةِ، أَوْ حِينَ تَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُقُودُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا يَلْبِسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ. وَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلٍّ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ وَإِلَى عَلِيٍّ بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبِعْهَا أَوْ تَقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو استبرق کا لباس ملا تو آپ حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئے عرض کی یہ خرید لیں جمعہ اور وفد آنے پر اسے پہنا کریں آپ نے فرمایا: "اسے وہی پہنا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔" حضور ﷺ کے پاس کچھ لباس آئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک لباس بھیج دیا اور ایک ایک حضرت اسامہ و علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے مجھے یہ لباس بھیج دیا ہے حالانکہ آپ نے مجھے اس کے متعلق ایسا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: "(بھیجے کا مقصد یہ ہے کہ) اسے فروخت کر لو یا فرمایا اپنی ضرورت پوری کر لو۔"

۱۱- بَابُ فَضْلِ الزِّيَارَةِ (کسی کی زیارت کی فضیلت)

۳۵۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي يَالِغٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: زَارَ رَجُلٌ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا فَهَلَسَ مَنْرَجِيهِ فَقَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أَخَاهُ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرَبُّهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَيَا أَيْهَا النَّبِيُّ قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ إِنَّ اللَّهَ أَحَبُّكَ كَمَا أَحَبَّتَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک آدمی دیہات

میں اپنے ایک بھائی کی زیارت کو گیا تو اللہ تعالیٰ نے راستے میں اس کی حفاظت کے لئے فرشتہ مقرر کر دیا۔ وہ راستے میں جا رہا تھا تو فرشتے نے پوچھا: کدھر جا رہے ہو؟ کہنے لگا اس دیہات میں اپنے بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے جا رہے ہو؟ کہنے لگا نہیں! میں تو صرف رضائے الہی کے لئے اس سے محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اور سن لو کہ جیسے تو اس سے محبت کرتا ہے یونہی اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

۱۶۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُحِبُّ قَوْمًا وَلَكَّمَّا يُلْحَقُ بِهِمْ

(کسی سے ملے بغیر اس سے محبت کرنا)

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُلْحَقَ بِعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحَبَّ؟ قُلْتُ: إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ يَا أَبَا ذَرٍّ؟

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آدمی لوگوں سے محبت کرے جن کے اعمال اپنانے کی قوت نہیں رکھتا تو نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تیرا شمار انہی میں ہوگا جن سے محبت کرتے ہو۔“ میں نے فوراً عرض کی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”تو تیرا شمار انہی میں ہوگا جو اللہ و رسول ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔“

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعَدَدْتُ مِنْ كَبِيرٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ قَرَحُوا بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَشَدَّ مِمَّا قَرَحُوا يَوْمَئِذٍ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟“ اس نے عرض کیا میں نے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی مگر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ دنیا میں محبت رکھتے تھے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا اس بشارت پر خوش ہوئے۔

۱۶۳۔ بَابُ فَضْلِ الْكَبِيرِ (بڑوں کا اعزاز)

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا، فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ”جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا مقام نہیں پہچانتا تو وہ ہم میں شمار نہ ہوگا۔“

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا، فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ، حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن عامر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے ایسی ہی حدیث رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی ہے۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ ہم میں شمار نہ ہوتا جو بڑوں کا احترام نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔“

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَجِلَّ كَبِيرَنَا، فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو بچوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہمارا ہے ہی نہیں۔“

۱۶۴۔ بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ (بڑوں کی بزرگی کا خیال رکھنا)

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَعْرَاقٍ قَالَ: قَالَ أَبُو كَسَانَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ، غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

ترجمہ: حضرت اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بھی اللہ کا اعتراف عظمت ہے کہ انسان اپنے مسلم بوڑھے اور اپنے عالم دین کی عزت کرے جو کی بیٹی نہیں کرتا اور یونہی عادل بادشاہ کی عزت بھی اللہ کی عظمت کا اقرار بنتا ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ ہم میں سے نہیں ہوگا جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔“

۱۶۵۔ بَابُ يَبْدَأُ الْكَبِيرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

(بات کرنے اور سوال کرنے کا موقع اپنے بڑوں کو دو)

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَوْ حَدَّثَاهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَبِّصَةَ ابْنَةَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْرَ قَتْرِكَافٍ فِي النَّخْلِ فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحَوِصَةَ وَمُحَبِّصَةَ ابْنَةَ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ قَتَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرِ الْكَبِيرَ. قَالَ يَحْيَى: لَمْ يَكُنْ الْكَلَامَ إِلَّا كَبْرُ قَتْرِكَافٍ فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْتَحِقُّونَ قَتْلَكُمْ؟

قَالَ صَاحِبُكُمْ بِإِيمَانٍ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْتُمْ نَرَهُ. قَالَ: فَتَبَرَّئْتُكُمْ يَهُودُ بِإِيمَانٍ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَوْدًا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَافَةَ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلْتُ مَرَبَدًا لَهُمْ، فَرَكَضْتَنِي بِرَجُلِهَا.

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی یا ان دونوں نے بشر کو حدیث سنائی کہ عید اللہ بن سہل اور حنیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیر پہنچے اور کھجوروں کے باغ میں بکھر گئے، عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ تو قتل ہو گئے پھر عبدالرحمن بن سہل، حنیصہ اور حنیصہ (مسعود کے بیٹے) رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے متعلق بات کی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ابتداء کی (وہ سب میں چھوٹے تھے) آپ نے فرمایا: ”بڑوں کو بات کرنے دو۔“ یحییٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اسے تعلیم دی کہ بڑے کو بات پہلے کرنی چاہئے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں دوبارہ بات کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اپنے قتل ہونے والے کا حق چاہتے ہو؟ (یا فرمایا اپنے صاحب و ساتھی کا حق مانگتے ہو؟) یہ ایسے ممکن ہے کہ تم میں سے پچاس لوگ قسم کھالیں۔ (کہ خیر کے یہودیوں کا کام ہے)“ انہوں نے عرض کی: ایسا کب ممکن ہے کہ ہم اس چیز کی قسم کھائیں جسے دیکھا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہود میں سے پچاس قسم کھالیں۔“ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو کفار کی قوم ہے (ان کا کیا اعتبار؟) چنانچہ آپ نے اپنی طرف سے انہیں خون بہا (دیت) دے دی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی مجھے بھی ملی میں ان کے کلیان کی طرف گیا تو اس نے مجھے لات ماری۔

۱۶۶۔ بَابُ إِذَا لَمْ يَتَكَلَّمِ الْكَبِيرُ هَلْ لِلأَصْغَرِ أَنْ يَتَكَلَّمَ

(بڑا خاموش ہو تو کیا چھوٹا بات کی ابتداء کر سکتا ہے؟)

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ بِيضٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، لَا تَحْتُ وَرَقُهَا. فَوَلَّعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ. فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ يَا أَبَتِ رَفَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةَ قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتُ قُلْتُهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ

كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ. قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا لَمْ أُرْكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ، تَكَلَّمْتُمَا فَكَّرْتُمَا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہو اور جو اللہ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہو اور اس کا کوئی پتہ بھی نہ گرتا ہو؟“ اس پہلی کا جواب میرے ذہن میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو گا لیکن میں نے بات کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی خاموش رہے اور کوئی بات نہ کی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ درخت کھجور کا ہے۔“ میں جب اپنے والد کے ہمراہ واپس ہوا تو اپنے والد سے عرض کی کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا انہوں نے کہا: تم نے اس وقت کیوں نہ بتایا؟ کس نے روکا تھا؟ اگر تو بتا دیتا تو مجھے یہ یہ فائدہ ہوتا اور مجھے پسند آتا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تو اس وجہ سے خاموش تھا کہ آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خاموش دیکھ رہا تھا آپا بول نہیں رہے تھے تو میں نے بولنا پسند نہیں کیا۔

۱۶۷۔ بَابُ تَسْوِيدِ الْأَكْبَرِ (بڑوں کو سردار سمجھنا یا بنانا)

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِنَبِيِّهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ وَسَوِّدُوا أَكْبَرَكُمْ فَإِنَّ الْقَوْمَ إِذَا سَوَّدُوا أَكْبَرَهُمْ خَلَفُوا أَبَاهُمْ وَإِذَا سَوَّدُوا أَصْفَرَهُمْ أَزْرَى بِهِمْ ذَلِكَ فِي أَكْفَانِهِمْ وَعَلَيْكُمْ بِالْمَالِ وَاصْطِنَاعِهِ فَإِنَّهُ مَنبَهَةٌ لِلْكَرِيمِ وَيُسْتَفْنَى بِهِ عَنِ اللَّئِيمِ وَإِيَّاكُمْ وَمَسْأَلَةُ النَّاسِ، فَإِنَّهَا مِنْ آخِرِ كَسْبِ الرَّجُلِ وَإِذَا مِتُّ لَكُمْ تَوَحُّوا فَإِنَّهُ لَمْ يَنْجُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا مِتُّ فَادْفَنُونِي بِأَرْضٍ لَا يَشْعُرُ بِدَفْنِي بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَغْفِلُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

ترجمہ: حضرت حکیم بن قیس بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان کے باپ قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو اپنی موت کے وقت وصیت کی اور کہا: اللہ سے ڈرو اور اپنے بڑوں کو سردار سمجھو کیونکہ جو قوم اپنے بڑوں کو سردار سمجھتی ہے وہ اپنے باپ کی خلیفہ بنتی ہے اور ایک دن وہ بھی سردار کہلاتی ہے لیکن اگر وہ اپنے چھوٹوں کو سردار بناتی ہے تو اسے اپنے جیسوں میں ذلیل کرتی ہے مال حاصل کرو اور اس سے کاروبار چلاؤ کیونکہ یہ اپنے لوگوں کی بیداری کا سبب بنتا ہے اور اس کے ذریعے ذلیل لوگوں سے بچاؤ ہوتا ہے سوال کی عادت نہ کرو کیونکہ یہ تو انسان کا آخری کام ہوتا ہے اور جب میں مر جاؤں تو مجھ پر رونا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر کوئی رونا نہیں

نہیں رویا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کر دینا جہاں بکر بن وائل نہ رضی اللہ عنہ دیکھنے پائیں کیونکہ میں دور جاہلیت میں ان کی طرف دھیان نہ دیتا تھا۔

۱۶۸۔ بَابُ يُعْطَى الثَّمَرَةُ أَصْغَرَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْوُلْدَانِ

(تازہ پھل لانے پر چھوٹے بچے کو پہلے کھلاؤ)

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِالزَّهْوِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَمَدَنَّا وَصَاعِنَا بِرُكَّةٍ مَعَ بَرَكَةٍ. ثُمَّ نَأْوِلُهُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْوُلْدَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے پاس کوئی نیا پھل آتا تو یہ دعا مانگا کرتے: ”اے اللہ! ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہمارے پھل میں ہمارے مدد اور صانع میں برکت ہی برکت فرما اور پھر آپ بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو پہلے کھلاتے۔“

۱۶۹۔ بَابُ رَحْمَةِ الصَّغِيرِ (چھوٹوں پر رحم کرنا)

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ حَقَّ كَبِيرِنَا.

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا۔“

۱۷۰۔ بَابُ مُعَانَقَةِ الصَّبِيِّ (بچوں سے گلے ملنا)

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ، فَاسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفْرُطُهُنَا وَلَهْنًا وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهُ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ فِي ذُقْنِهِ وَالْأُخْرَى فِي رَأْسِهِ ثُمَّ اعْتَنَقَهُ ثُمَّ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبُّ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، الْحُسَيْنُ سَبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

ترجمہ: حضرت علی بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلے ہمیں کھانے کی دعوت تھی۔ راستے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ آپ سب سے آگے نکل آئے اور دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے یہاں سے ادھر اور ادھر سے ادھر آتے۔ آپ ہنستے جاتے آخر انہیں پکڑ لیا اور ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا سر پر رکھ دیا پھر گلے لگایا اور فرمایا: "حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے جو حسین رضی اللہ عنہ سے پیار کرے گا اللہ اس سے پیار کرے گا اور حسین رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے نواسوں میں ایک نواسے ہیں۔

۱۷۱۔ بَابُ قُبْلَةِ الرَّجُلِ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ (چھوٹی بچی کو بوسہ دینا)

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرُومَةُ بْنُ بَكِيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقْبَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَهِيَ ابْنَةُ سَتِّينَ أَوْ نَحْوِهِ.

ترجمہ: حضرت مخرمہ بن بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ زینب بنت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دے رہے تھے اس وقت ان کی عمر دو سال کے لگ بھگ تھی۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُطَّافٍ، عَنْ حَفْصِ، عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِكَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَهْلُكَ أَوْ صَبِيَّةً، فَافْعَلْ.

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تمہارے اہل خانہ کا کوئی بال بھی نہ دیکھ سکے تو ایسا ضرور کرو ہاں تمہاری بیوی یا چھوٹی بچی ہو تو اور بات ہے۔

۱۷۲۔ بَابُ مَسْحِ رَأْسِ الصَّبِيِّ (بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا)

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَأَقْعَدَنِي عَلَى حَبْرِهِ، وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي.

ترجمہ: حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا مجھے گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَامٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقِمُ مِنْهُ فَيَسُرُّ بِهِنَّ إِلَى فَيْلَعَيْنَ مَعِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بچیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لاتے تو وہ ادھر ادھر چلی جاتیں۔ آپ انہیں خوش کر کے میرے پاس بھیج دیتے چنانچہ وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

نوٹ: دونوں حدیثوں میں شفقت کا مفہوم مشترک ہونے کی وجہ سے یہ دوسری حدیث بھی اسی عنوان کے تحت درج کی گئی ہے۔ (۱۲ پستی)

۱۷۳۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلصَّغِيرِ يَا بَنِيَّ

(آدمی کسی چھوٹے کو ”اے بیٹے“ کہہ سکتا ہے؟)

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ أَبِي غُنَيْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَحَارِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جَيْشِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَتَوَفَّى ابْنُ عَمِّ لِي وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقُلْتُ لِأَبْنِي: ادْفَعْ إِلَى الْجَمَلِ فَإِنِّي فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى ابْنِ عُمَرَ حَتَّى نَسْأَلَهُ فَاتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ وَالِدِي تَوَفَّى وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهَذَا ابْنُ عَمِّي، وَهُوَ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَفَادْفَعُ إِلَيْهِ الْجَمَلَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: يَا بَنِيَّ إِنَّ سَبِيلَ اللَّهِ كُلُّ عَمَلٍ صَالِحٍ فَإِنْ كَانَ وَالِدُكَ إِنَّمَا أَوْصَى بِجَمَلِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا مُسْلِمِينَ يَغْزُونَ قَوْمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْفَعْ إِلَيْهِمُ الْجَمَلَ فَإِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ فِي سَبِيلِ غُلَمَانٍ قَوْمٌ إِلَيْهِمْ يَضَعُ الطَّابِعَ.

ترجمہ: حضرت حمید بن زید رضی اللہ عنہ ابو الاحسان محارب بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھا۔ میرا چچا زاد بھائی فوت ہو گیا اور اس نے راہِ خدا میں ایک اونٹ دینے کو کہا تو میں نے اس کے بیٹے سے کہا۔ یہ اونٹ مجھے دے دو کیونکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

کے لشکر میں شامل ہوں اس نے کہا کہ میرے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چلو تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں چنانچہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ! میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے فی سبیل اللہ اونٹ دینے کو کہا ہے اور یہ ہیں میرے چچا زاد بھائی یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ہیں تو کیا اونٹ میں انہیں دے دوں؟ یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے بیٹے! ہر عمل صالح اللہ کا راستہ کہلاتا ہے دیکھو اگر تمہارے والد نے فی سبیل اللہ اونٹ دینے کا کہا ہے جب تم دیکھ رہے ہو مسلمان مشرکوں سے جنگ کرتے ہیں تو تمہیں چاہئے کہ اونٹ ان کو دے دو لیکن یہ صاحب اور اس کے ساتھی تو سب اپنی قوم کے بچوں کے لئے لڑ رہے ہیں جن میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کون حکمران بنے گا۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ، لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا۔“

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ وَلَا يَغْفِرُ مَنْ لَا يَغْفِرُ وَلَا يَغْفَرُ عَمَّنْ لَمْ يَغْفِرْ وَلَا يَتَوَقَّى مَنْ لَا يَتَوَقَّى.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں ہوتا جو کسی کو نہیں بخشتا اسے بھی بخشتا نہیں جانتا اس کو معافی نہ دو جو معاف نہیں کرتا اور اسے کیونکر بچایا جاسکتا ہے جو خود (گناہوں سے) بچنا نہیں چاہتا۔

۱۷۴۔ بَابُ إِرْحَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ (تمام اہل زمین پر رحم کرو)

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَا يَرْحَمُ مَنْ لَا يَغْفِرُ لِمَنْ لَا يَغْفِرُ وَلَا يَتَابُ عَلَى مَنْ لَا يَتُوبُ وَلَا يَتَوَقَّى.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر رحم نہیں ہوتا جو خود رحم نہ کرنے اسے معافی نہیں ہوتی جو معاف نہیں کرتا اس کی توبہ کیسی جو کسی کی توبہ قبول کرتا ہی نہیں اور وہ (گناہوں سے) کیسے بچے جو بچنے کی کوشش ہی نہ کرے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَخْرَاقٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا ذُبْحَ الشَّاةِ فَأَرْحَمَهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَا ذُبْحَ الشَّاةِ فَأَرْحَمَهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَا رَحِمَ الشَّاةِ أَنْ أَذْبَحَهَا قَالَ: وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمَتْهَا، رَحِمَكَ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں بکری ذبح کرنے لگا تھا اس پر رحم کر دوں یا کہا: میں رحم کی بناء پر بکری ذبح نہیں کرتا آپ نے فرمایا: ”یہ بکری! اگر تو اس پر رحم کرے گا اللہ تم پر رحم کرے گا۔“ (دو مرتبہ فرمایا)

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا جو سچے ہیں جن کی ہر ایک تصدیق کرتا ہے وہ ابوالقاسم ﷺ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ”اللہ کی رحمت صرف بد بخت کے دل سے دور ہوتی ہے۔“

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔“

۱۷۵۔ بَابُ رَحْمَةِ الْعِيَالِ (اہل و عیال پر رحم کرنا)

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالْعِيَالِ وَكَانَ لَهُ ابْنٌ مُسْتَرْضِعٌ فِي فَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ ظُهُورُهُ قَبِيضًا وَكُنَّا نَأْتِيهِ وَقَدْ دَخَلَ الْبَيْتَ بِأَذْخَرٍ لِيَقْبَلَهُ وَيُسَمِّهَ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے اہل و عیال پر بہت رحم فرماتے تھے۔ آپ کا ایک بیٹا (ایماہیم) تھا جس کی دایہ مدینہ کے ارد گرد ہی رہتی تھی اس کا شوہر لوہار تھا، ہم اس کے ہاں جانتے گھر میں دھوئیں کا اثر تھا آپ اسے چومتے اور سوگھتے تھے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَمَعَهُ صَبِيٌّ فَبَعَلَ يَضُّهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّوَحَّمَهُ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَلَّاهُ أَرْحَمَ بَكَ مِنْكَ بِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ وہ اسے گلے سے لگائے ہوئے تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پیار کر رہے ہو؟“ اس نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: ”اللہ تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے کیونکہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔“

۱۷۶۔ بَابُ رَحْمَةِ الْبَهَائِمِ (موشیوں سے پیار اور ان پر رحم کرنا)

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ بِهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بُرًّا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يُلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبُرَّ فَمَلَأَهُ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهَا بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی راستہ میں چلا جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی کنواں نظر آیا تو اس میں اتر کر پانی پیا اور باہر نکل آیا ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور مارے پیاس کے زمین چاٹ رہا تھا اس آدمی نے کہا کہ اسے بھی ویسے ہی سخت پیاس لگی جیسے مجھے لگی تھی وہ دوبارہ کنویں میں اُترا جوتے میں پانی بھرا اور منہ میں دبا کر لے آیا اور کتے کو پلا دیا اللہ کو اس کی یہ خدمت بھلی لگی اور اس نے اسے بخش دیا۔“ صحابہ نے آپ سے پوچھا کیا موشیوں کی خدمت کا بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر ذی روح کی خدمت سے اجر ملتا ہے۔“

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا فَلَمْ تَجْلِسْ فِيهَا النَّارَ يُقَالُ وَاللَّهِ أَعْلَمُ: لَا أَنْتِ إِطْعَمْتَهَا وَلَا سَقَيْتَهَا حِينَ حَبَسَتْهَا وَلَا أَنْتِ لَوَسَّيْتَهَا فَاكَلَتْ مِنْ حَشَائِشِ الْأَرْضِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو عذاب

ہوا کیونکہ اس نے بلی کو بند کر لیا تھا حتیٰ کہ وہ بھوکی مر گئی۔ چنانچہ اسی وجہ سے وہ دوزخ میں گئی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ (اسے کہا جائے گا) نہ تو نے اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو اور قید کئے رکھا، اسے چھوڑا بھی نہیں کہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔“

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقَبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْزٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْحَمُوا تَرْحَمُوا، وَاعْفُوا يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَيَلْ لَأَقْمَاعِ الْقَوْلِ: وَيَلْ لِلْمُصْرِينَ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، لوگوں کو معاف کرو اللہ تم کو معاف فرمائے گا، ان لوگوں کے لئے دوزخ ہے جن کا ہر کام قیف (تیل ڈالنے والی) کی طرح بے فائدہ ہے (تیل ڈال کر قیف خالی ہو جاتی ہے) ان لوگوں کے لئے دوزخ ہے جو جان بوجھ کر بُرائی پر اصرار کرتے ہیں۔“

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكُنْدِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو رحم سے کام لے اگرچہ وہ جانور کو ذبح کرنے سے ملے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس پر رحم کرے گا۔“

کے۔ ۱۔ بَابُ اخْذِ الْبَيْضِ مِنَ الْحُمْرَةِ (چڑیا کے انڈے پکڑنا)

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مِنْزِلًا فَأَخَذَ رَجُلٌ بَيْضَ حُمْرَةٍ فَجَاءَتْ تَرْفُ حَلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ فَعَلَ هَذِهِ بَيْضُهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَخَذْتُ بَيْضُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَدَدَهُ رَحْمَةً لَهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقام پر تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے چڑیا

کے انڈے پکڑ لئے۔ وہ حضور ﷺ کے سرانور پر پھڑپھڑانے لگی۔ ارشاد فرمایا: ”اس کے انڈے پہلے کرکس نے اسے غمزہ کیا ہے؟“ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے پکڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر رحم کرتے ہوئے انڈے واپس کر دو۔“

۱۷۸۔ بَابُ الطَّيْرِ فِي الْقَفَصِ (جانور کو پنجرے میں بند کرنا)

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُونَ الطَّيْرَ فِي الْأَقْفَاصِ.

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہوتے تھے ان دنوں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جانور پنجروں میں ڈال کر اٹھالیا کرتے تھے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاىَ ابْنًا لَأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمِيرٍ وَكَانَ لَهُ نَغِيرٌ بِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ أَبُو ابْنِ النُّغَيْرِ؟

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے لڑکے کو دیکھا جسے ابوعمیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے اس کے پاس ایک بلبل تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا (وہ مر گئی) آپ نے فرمایا: ”اے ابوعمیر! تمہارے ساتھ شیر (چڑیا یا بلبل) نے کیا کیا؟“

۱۷۹۔ بَابُ يَنْمِي خَيْرًا بَيْنَ النَّاسِ (بھلائی کو عام کرنا اور پھیلانا)

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلْثُومِ ابْنَةِ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ لِيَقُولَ خَيْرًا أَوْ يَنْمِي خَيْرًا قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَرْحِصُهُنَّ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ

عنها نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا: ”لوگوں میں صلح و آشتی کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا“ وہ تو بھلائی کی بات کرتا اور اسے عام کرتا ہے۔“ وہ کہتی ہیں کہ آپ کسی موقع پر کذب بیانی کی اجازت نہ دیتے تھے ہاں ضرورت پڑنے پر تین مقام ایسے ہیں جہاں جھوٹ کی اجازت ہے اگر جھوٹ سے لوگوں میں صلح کی صورت نکلتی ہو آدمی کو (اصلاح کے لئے) اپنی بیوی سے بیوی کو اپنے شوہر سے جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے۔ (بشرطیکہ ان میں صلح و صفائی ہو سکے)

۱۸۰۔ بَابُ لَا يَصْلَحُ الْكُذْبُ (جھوٹ اصلاح نہیں کرتا)

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذْبُ فَإِنَّ الْكَذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”سچائی کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ سچائی سے نیک کام کی راہ ہموار ہوتی ہے اور نیکی آخر کار جنت میں لے جاتی ہے“ آدمی جب سچائی پر قائم ہوتا ہے تو اللہ کے ہاں اسے صدیق کہا جانے لگتا ہے لہذا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ بے عملی کے لئے تیار کرتا ہے اور پھر بے عملی انسان کو جہنم میں لے جاتی ہے۔ نیز جھوٹ بولنے پر انسان اللہ کے ہاں کذاب کے نام سے جانا جاتا ہے۔“

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَا يَصْلَحُ الْكُذْبُ فِي جِدٍّ وَلَا هَزَلٍ وَلَا أَنْ يَبْعَدَ أَحَدُكُمْ وَلَكِنَّهُ شَيْئًا ثُمَّ لَا يَنْجِزُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی سنجیدگی اور مزاح میں جھوٹ کارآمد نہیں ہوتا اور یہ بھی مناسب نہیں ہوتا کہ انسان اپنے بیٹے سے ایسا وعدہ کرے جسے پورا نہ کر سکے۔

۱۸۱۔ بَابُ الَّذِي يَصْبِرُ عَلَى أَذَى النَّاسِ (لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کرنا)

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَكَّابٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ.

النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى الْذُّمِّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن وہ ہوتا ہے جو لوگوں میں گھل مل کر رہے اور ان سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرے اور ایسا شخص بہتر نہیں ہوتا جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔“

۱۸۲۔ بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى (ہر تکلیف پر صبر کرنا)

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَى شَيْءٍ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَكِنَّهُ لِيَعْفِيَهُمْ وَيَرْزُقَهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایسا کوئی شخص (یا فرمایا ایسی کوئی شے) نہیں جو تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کا مظاہرہ کرتا ہو دیکھئے لوگ تو اسے بیٹے کا باپ بتاتے ہیں لیکن وہ انہیں معاف فرما دیتا ہے بلکہ روزی تک دیئے جاتا ہے۔“

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبْعُضَ مَا كَانَ يُقْسِمُ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَّهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْتُ أَنَا لَا أَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتِيَتْهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرَتْهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى رَدَدْتُ إِلَيْهِ لَمْ أَكُنْ أَخْبِرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَوْدَى مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حسب عادت کوئی چیز تقسیم فرمائی تو انصار میں سے ایک شخص نے کہہ دیا ”بخدا یہ ایسی تقسیم ہوئی ہے کہ جس پر اللہ خوش نہیں ہوگا۔ میں نے کہا“ میں یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتاتا ہوں چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رازدارانہ طریقے سے آپ کو یہ بات بتادی آپ نے اسے برا محسوس فرمایا، چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپ سخت ناراض دکھائی دیئے۔ میں نے سوچا کہ میں بات گوش گزار نہ کرتا تو اچھا تھا۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا تھا۔“ (لہذا میں بھی صبر کرتا ہوں)

۱۸۳۔ بَابُ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ (لوگوں کی اصلاح کرنا، درست راہ پر ڈالنا)

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَوَّةَ، عَنْ سَلَمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أُمِّ السَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي السَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِدَرَجَةٍ أَفْضَلِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا درجہ مرتبہ نہ بتا دوں جو نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی بڑھ کر ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ”آپس میں صلح صفائی سے رہنا (یہ ایسا مرتبہ ہے جو سب سے زیادہ ہے) اور آپس میں ناچاکی سب سے ہی مصیبت ہوتی ہے۔“ (اس سے سب کچھ تباہ و برباد ہو جاتا ہے)

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَاجِدِ بْنِ عَبَّاسٍ: اتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ. قَالَ: هَذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لِيَتَّقُوا اللَّهَ وَأَنْ يَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں اتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ. ”اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح صفائی سے رہو۔“ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ سے خوف رکھیں اور باہمی صلح صفائی سے کام لیں۔

۱۸۴۔ بَابُ إِذَا كَذَبْتَ لِرَجُلٍ هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ

(ایسے آدمی سے جھوٹ بولنا جو تمہیں سچا سمجھے)

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَالِكٍ، وَالْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَسِيدٍ، وَالْحَضْرَمِيِّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَثُرَتْ خِيَاةُ مَنْ تَحَدَّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ.

ترجمہ: حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”یہ سب سے بڑی بات بھاری ہوتی ہے کہ تم کسی مسلمان بھائی سے جھوٹی بات کہہ دو اور وہ پھر بھی تمہیں سچا جانتا ہو۔“

۱۸۵۔ بَابُ لَا تَعِدُّ أَخَاكَ شَيْئًا فَتُخْلِفَهُ (کسی سے وعدہ خلافی کرنا)

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالمَحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِ حُفَّهُ وَلَا تَعِدُّهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی سے جھگڑانہ کرو اس سے مزاح نہ کرو اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو کہ وعدہ خلافی ہو جائے۔“

۱۸۶۔ بَابُ الطَّعْنِ فِي الْأَنْسَابِ (کسی کے نسب پر طعنہ زنی کرنا)

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شُعْبَتَانِ لَا تَتْرُكُهُمَا أُمَّتِي: النِّسَابَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو کارستانیاں ایسی ہیں جنہیں میری امت نہیں چھوڑے گی رونا پینا اور کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنا۔“

۱۸۷۔ بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ قَوْمَهُ (قوم سے اظہار محبت کرنا)

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّمِّلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةُ أَنْ يُعَيِّنَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى ظُلْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت نسیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آدمی اپنی قوم سے ظلم کرنے میں مدد دے تو کیا یہ بھی رشتہ داری کی طرف داری میں شمار ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۱۸۸۔ بَابُ هَجْرَةِ الرَّجُلِ (کسی سے بول چال بند کر دینا)

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ لَأَمَّا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاةٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ! لَأَتَّهِيَنَّ عَائِشَةَ أَوْ لَا هَجْرَةَ.

عَلَيْهَا فَقَالَتْ: أَهْوُ قَالَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: اللَّهُ عَلَى نَذْرٍ أَنْ لَا أَكَلِمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَلِمَةً أَبَدًا
فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِالْمُهَاجِرِينَ حِينَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا إِلَيْهَا فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَحَدًا أَبَدًا، وَلَا
أَتَحَنَّنُ إِلَى نَذْرِي الَّذِي نَذَرْتُ أَبَدًا فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلِمَ الْمُسَوْرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَغُوثٍ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَقَالَ لَهُمَا أَنَشِدُ كَمَا اللَّهُ إِلَّا أَدْخَلَمَانِي عَلَى
عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، مُشْتَمِلِينَ عَلَيْهِ بِأَرْدِيَّتِهِمَا
حَتَّى اسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَدْخُلْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا
كُلًّا: كُتُبْنَا؟ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَتْ: نَعَمْ. ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا
دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الْحِجَابِ وَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يَنَاشِدُهَا يَبْكِي وَطَفِقَ الْمُسَوْرُ وَعَبْدُ
الرَّحْمَنِ يَنَاشِدَانِ عَائِشَةَ إِلَّا مَا كَلِمَتِهِ وَقِيلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ قَالَ: فَلَمَّا
كُتِرُوا التَّذْكِيرَ وَالتَّعْرِيجَ طَفِقَتْ تَذْكُرُهُمْ وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي قَدْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا
حَتَّى كَلِمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ اعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا أَرْبَعِينَ رَقَبَةً ثُمَّ كَانَتْ تَذْكُرُ بَعْدَ مَا اعْتَقَتْ أَرْبَعِينَ
رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا.

جمہ: حضرت عوف بن حارث بن طفیل رضی اللہ عنہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں کی طرف سے بھائی
کے بیٹے) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی گئی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
نے کسی چیز کی بیچ یا ان کی طرف سے کسی کو ملنے والی کثیر چیز کے موقع پر کہا یا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس
محلہ میں رُک جائیں یا پھر میں ان پر پابندی لگا دوں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا: کیا واقعی
میں نے یہ بات کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہاں اس نے یہ بات کہی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اب مجھ پر
یہ بات لازم ہوگئی ہے کہ کبھی اس سے کلام نہ کروں گی۔ پھر جب یہ دوری طول پکڑ گئی تو ابن زبیر رضی اللہ
نے اس سلسلے میں مہاجرین سے سفارش کرنے کو کہا تو انہوں نے فرمایا کہ میں کسی کی سفارش ماننے کو تیار نہیں
اور میں یہ قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ معاملہ دیر تک درست ہوتا نظر نہ آیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس
ابن مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن یغوث رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بات کی یہ دونوں بنو زہرہ

سے تعلق رکھتے تھے۔ ان دونوں سے کہا: تمہیں قسم ہے کہ مجھے سیدہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلو کیونکہ ان کے لئے مناسب نہ تھا کہ قطع رحمی کے بارے میں قسم کھالیں۔ حضرت مسور اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو چادروں میں چھپا کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے اور اجازت مانگی عرض کی: السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آ جاؤ دونوں نے پھر عرض کی اے اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا! ہم سب آ سکتے ہیں؟ انہوں نے ہاں کر دی لیکن انہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پتہ نہ چل سکا کہ ساتھ ہیں وہ اندر گئے تو پردے میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا سے معافی مانگنے لگے اور روتے ہوئے قسمیں دینا شروع کر دیں ساتھ ہی مسور اور عبدالرحمن رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قسمیں دے کر عرض کی کہ ان سے کلام کریں اور معافی دے دیں اور یہ بھی عرض کی کہ آپ جانتی ہی ہیں کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تعلق تین راتوں سے زیادہ تک چھوڑے رکھے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ان کی عجز و انکساری انتہا کو پہنچ گئی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے ان سے روتے ہوئے بات چیت شروع فرمادی پھر کہا کہ میں نے تو شدید قسم کی قسم کھالی ہے لیکن دونوں شدید اصرار کے جا رہے تھے حتیٰ کہ سیدہ رضی اللہ عنہما ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بولنے لگیں اور رضامند ہو گئیں اور پھر اپنی اس قسم کے سلسلے میں چالیس غلام آزاد کر دیئے۔ بعد ازاں آپ جب بھی اس قسم کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ آنسوؤں سے آپ کا دوپٹہ تر ہو جاتا۔

۱۸۹۔ بَابُ هِجْرَةِ الْمُسْلِمِ (مسلمان بھائی سے تعلق توڑ لینا)

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں بغض نہ رکھو نہ حسد کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے منہ موڑو اور (اے اللہ کے بندو) آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ تک چھوڑے رکھے۔“

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ الْجَنْدَعِيُّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَدُّ هَذَا وَيُصَدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت عطاء بن یزید لشی جندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بھی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے کسی بھائی کو مسلسل تین راتوں سے زیادہ تک چھوڑے رکھے کہ یہ اس سے منہ موڑے اور وہ اس سے دونوں میں سے اچھا وہی شمار ہوگا جو پہلے سلام لے لے۔ (اور غصہ چھوڑ دے)“

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں بغض نہ رکھو نہ ہی ایک دوسرے سے (مالی کے طمع میں) زیادتی کرو بلکہ اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔“

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِي اللَّهِ هَزَّوَجَلَّ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا أَوَّلُ ذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان رضاء الہی یا اسلامی محبت کی بناء پر آپس میں پیار رکھتے ہیں تو ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ پہلی بار ان میں سے ایک کی کوتاہی جدا یوں کا سبب بن جائے۔“

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ بَالَتْ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمْرِو بْنِ النَّصَارِيِّ ابْنَ عَمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَتَلَ أَبَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِهَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا وَأَنَّ أَوَّلَهُمَا فِتْنًا يَكُونُ كَفَّارَةً عَنْهُ سَبْقُهُ بِالْفِيءِ وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ مَعًا أَبَدًا وَإِنْ سَلِمَ عَلَيْهِ قَائِلٌ أَنْ يَقْبَلَ تَسْلِيمَةً وَسَلَامَةً رَدَّ عَلَيْهِ الْمَلِكُ وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عمام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ (حضرت انس رضی

اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی) سے سنا (ان کے والد یوم احد کو شہید ہو گئے تھے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا: ”مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ تک چھوڑے رکھے کیونکہ وہ جب تک قطع تعلق رکھیں گے اللہ تعالیٰ سے بھی ہٹے رہیں گے دونوں میں سے فائدہ میں وہ رہے گا جو صلح کی ابتداء کرے گا اس سے اس کی کوتاہی کی تلافی بھی ہو جائے گی اور اگر (خدا نخواستہ) اسی قطع تعلق ہی کے دوران فوت ہو گئے تو (قطع تعلق کو جائز جاننے کی صورت میں) کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے ہاں اگر دونوں میں سے ایک نے سلام (بغرض صلح) کہہ دیا اور دوسرے نے جواب نہ دیا تو اس کے سلام کا جواب فرشتہ دے دے گا اور شیطان دوسرے کا انکار اس کے منہ پر مارے گا۔“

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْرِفُ غَضَبِكَ وَرِضَاكَ. قَالَتْ قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَةً، قُلْتُ: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتَ سَاخِطَةً، قُلْتُ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ. قَالَتْ قُلْتُ: أَجَلٌ لُئِلْتُ أَهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اے عائشہ! میں تیری ناراضگی اور رضامندی پہچان لیا کرتا ہوں۔“ انہوں نے عرض کی آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہاری رضامندی ہوتی ہے تو کہتی ہو بلی و رب محمدؐ۔“ جی ہاں! محمد ﷺ کے رب کی قسم آپ صحیح فرماتے ہیں۔“ اور جب ناراضگی ہوتی ہے تو تم یہ کہتی ہو لا و رب ابراہیمؑ۔“ نہیں! ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم! اس پر وہ کہنے لگیں آپ نے درست فرمایا! انکار کی حالت میں آپ کا اسم گرامی ترک کرنا ہی مناسب سمجھتی ہوں۔

۱۹۰۔ بَابُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً (سال بھر کے لئے کسی مسلمان سے قطع تعلق)

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي خُرَاشٍ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفِكَ دَمِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سن کر بتایا آپ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی سے سال بھر تک قطع تعلق رکھا تو یہ اس کے لئے ایسے ہو گا جیسے اس کو قتل کر دیا۔“

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَجَرُ الْمُؤْمِنِ سَنَةٌ كَدَمِهِ. وَفِي الْمَجْلِسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنَكِّدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتَابٍ فَقَالَا: قَدْ سَمِعْنَا هَذَا عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ولید بن ابوالولید مدنی رضی اللہ عنہ کو عمران بن ابوالنس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”کسی مومن سے سال بھر کے لئے قطع تعلق ایسے ہوتا ہے جیسے اسے قتل کر دیا۔“ اس محفل میں محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابو عتاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بھی اپنے استاد سے یہ حدیث سنی تھی۔

۱۹۱۔ بَابُ الْمُهْتَجِرِينَ (باہمی ناراضگی کرنے والوں کا حکم)

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے مسلسل تین دن تک قطع تعلق رکھے اور وہ بھی اس حد تک کہ یہ اس سے منہ موڑے رکھے اور وہ اس سے ان دونوں میں سے بہتر وہ شمار ہوگا جو (صلح کی خاطر) پہلے سلام کہے۔“

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ يُصَارِمُ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَإِنَّهُمَا مَا صَارَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَإِنَّهُمَا نَاكِهَانِ عَنِ الْحَقِّ، مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا وَإِنْ أَوَّلَهُمَا فَيُشَايَكُونُ كَفَّارَةً لَهُ سَبَقَهُ بِالْفَيْءِ وَإِنْ هُمَا مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا.

ترجمہ: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا، فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ساتھ تین راتوں سے زیادہ تک ناراض رہے کیونکہ انہیں یہ زیب نہیں آتا اور جب تک وہ ناراض رہیں گے تب تک وہ بھی اپنے حق راستے سے ہٹے رہیں گے دونوں میں نفع

اسے ہوگا (اور یہ اس کی کوتاہی کا کفارہ ہوگا) جو صلح میں پہل کرے گا اور اگر وہ اسی ناراضگی میں فوت ہو گئے تو (قطع تعلق کو جائز جاننے کی صورت میں) جنت میں نہیں جاسکیں گے۔“

۱۹۲۔ بَابُ الشُّحْنَاءِ (دشمنی کا وبال)

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”باہم بغض نہ رکھو اور حسد نہ کرو بلکہ اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔“

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوُجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوًّا لَاءٍ بِوَجْهِهِ وَهُُوًّا لَاءٍ بِوَجْهِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(بروز قیامت) اللہ کے ہاں ایسا شخص ذُو الْوُجْهَيْنِ (دو چہروں والا نہ ادھر کا نہ اُدھر کا) کہلائے گا جو ایک طرف جس شکل میں جاتا ہے دوسری طرف اسی شکل میں نہیں جاتا بلکہ بدل جاتا ہے۔“

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچا کرو کیونکہ یہ سب سے بُری بات ہوتی ہے ایک دوسرے کو دھوکا نہ دو حسد نہ کرو بغض سے کام نہ لؤ ایک دوسرے سے (دنیوی طمع میں) اعراض نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو بلکہ اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔“

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ

شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ: انْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شرک نہ کرنے والے ہر بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے مگر اس شخص کو بخشا نہیں جاتا جس کی کسی اور بھائی سے دشمنی ہو ان کے بارے میں حکم ہے کہ ان کی باہمی رضامندی تک انہیں مہت دے دو۔“

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّيَامِ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْبَغْضَةَ هِيَ الْحَالِقَةُ.

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو صدقہ اور روزہ رکھنے سے بہتر ہے؟ یہ آپس میں صلح و صفائی رکھنا ہے دیکھو! باہمی بغض تو ایک دوسرے کو موٹہ دینے والی چیز ہے۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قَزَازَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ غُفْرَانٌ مَا سِوَاهُ لِمَنْ شَاءَ، مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعِ السَّحَرَةَ وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى أَخِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین ایسی چیزیں ہیں کہ جس شخص میں نہ ہوں گی اس کے سوا اللہ تعالیٰ ان میں سے جسے چاہے بخش سکتا ہے ایسا شخص جو شرک کئے بغیر فوت ہو گیا، ایسا شخص جو جادو کرنے کے لئے جادوگروں کے پیچھے دوڑے اور ایسا شخص جس نے اپنے بھائی سے کینہ نہیں رکھا۔“

۱۹۳۔ بَابُ إِنْ السَّلَامُ يُجْزَى مِنَ الصَّرْمِ

(سلام کہہ دینے سے باہمی ناراضگی ختم ہو جاتی ہے)

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ بْنُ أَبِي هِلَالٍ مَوْلَى ابْنِ كَعْبٍ الْمَذْحِجِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَجُزُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا قَبْلَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا مَرَّتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَلْيُلِقْهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

فَقَدْ اشْتَرَاكَ فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَرِيَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”کسی بھی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ تک اپنے بھائی کو چھوڑے رہے جب تین دن گزر جائیں تو ناراضگی چھوڑنے کو اپنے بھائی سے مل کر سلام کہے اگر وہ جواب دے دے تو دونوں ہی سلام سے ملنے والے اجر میں شامل ہو جائیں گے اور اگر دوسرے نے جواب نہیں دیا تو اس سے پہلے کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔“ (اسے اجر ملے گا اور دوسرا گناہ گار شمار ہوگا)

۱۹۴۔ بَابُ التَّفْرِقَةِ بَيْنَ الْأَحْدَاثِ (نوجوانوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنا)

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَفْضُلُ بْنُ مَبِشَّرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِنِسِيِّهِ: إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَتَبَدُّوا وَلَا تَجْتَمِعُوا فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقَاطَعُوا، أَوْ يَكُونَ بَيْنَكُمْ شَرٌّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو (احتیاط کے لئے) کہا کرتے تھے: دن چڑھنے پر بکھر جایا کرو ایک گھر میں اکٹھے نہ ہوا کرو کیونکہ مجھے تمہارے قطع تعلق کی فکر رہتی ہے کہ کہیں تمہارے اندر مخالفت کی صورت نہ بن جائے۔

۱۹۵۔ بَابُ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَشِرْهُ

(مشورہ مانگے بغیر کسی بھائی کو مشورہ دینا)

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، أَنَّ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَخْبَرَهُ، وَكَانَ وَهْبٌ أَدْرَكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَاعِيًا وَغَنَمًا فِي مَكَانٍ نَشِجٍ وَرَأَى مَكَانًا أَمْثَلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ يَا رَاعِي حَوْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے اور بکریوں کو تنگ سے مکان میں دیکھا جہاں پانی تھوڑا تھا۔ آپ کی نظر میں ایک اور مکان اس سے بہتر موجود تھا۔ چرواہے سے کہا ارے بد نصیب! یہ مکان بدل لو۔ میں

نے یہ مشورہ اس لئے دیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ فرما رہے تھے: ”تم میں سے ہر ایک ذمہ دار شمار ہوتا ہے اور ہر ایک ہی سے اس کے ماتحت چیز کے بارے میں سوال ہوگا۔“

۱۹۶۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ امْثَالَ السُّوءِ (بری حالت سے گریز کرنا)

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السُّوءِ الْعَائِدُ فِيهِ هَيْبَةٌ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْدِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میری نظر میں اس برائی جیسی کوئی بری مثال نہیں کہ انسان کوئی چیز دے کر واپس لے لے یہ تو ایسے ہے جیسے کتا قے کر کے کھالے۔“

۱۹۷۔ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ (مکر اور دھوکا کا حکم)

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ وَأَسْمَةُ بَشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ غَرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَثِيمٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن دھوکا کھانے والا اور سادہ طبیعت والا ہوتا ہے جبکہ فاجر و فاسق انسان دغا باز اور کمینہ ہوتا ہے۔“

۱۹۸۔ بَابُ السَّبَابِ (گالی دینا)

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُسْتُبَّ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّ أَحَدُهُمَا وَالْأُخَرُ سَاكِتٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ثُمَّ رَدَّ الْآخَرَ فَنَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: نَهَضْتَ؟ قَالَ: نَهَضْتُ الْمَلَائِكَةُ فَنَهَضَتْ مَعَهُمْ إِنَّ هَذَا مَا كَانَ سَاكِتًا رَدَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الَّذِي سَبَّ فَلَمَّا رَدَّ نَهَضَتْ الْمَلَائِكَةُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو آدمی گالی گلوچ پر اتر آئے ایک نے گالی دے دی مگر دوسرا خاموش رہا۔ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ پھر دوسرے نے بھی جواباً گالی

دے دی اس پر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ عرض کی گئی آپ کیوں اٹھ گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”فرشتے اٹھے ہیں تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا ہوں“ یہ شخص جب تک چپ رہا اس کی طرف سے فرشتے گالیوں کا جواب دیتے رہے اور جب اس نے بھی گالی دے دی تو فرشتے اٹھ کر چلے گئے۔“

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَدِيعُ بْنُ عَطِيَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَاهَا فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْكَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَقَالَتْ: إِنَّ تَوْبِينَ بِمَا لَيْسَ فِينَا لَمَا زَكَيْنًا بِمَا لَيْسَ فِينَا.

ترجمہ: حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ایک شخص نے عبدالملک کے پاس آپ کی شکایت کی ہے۔ آپ کہنے لگیں: اگر اس نے میرا وہ عیب نکالا ہے جو مجھ میں ہے ہی نہیں تو یوں بھی تو ہوتا رہتا ہے کچھ خوبیاں ہم نہیں رکھتے انہیں بیان کر کے ہمیں سراہا جاتا ہے۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، الرَّوَّاسِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَيْلَةَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ: أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ خَرَجَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ أَوْ بَرِيءٌ مِنْ صَاحِبِهِ، قَالَ قَيْسٌ: وَأَخْبَرَنِي بَعْدُ أَبُو جَحِيفَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: إِلَّا مَنْ تَابَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ تو میرا دشمن ہے تو ان دونوں میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جائے گا (یا کہا کہ اپنے ساتھی سے محفوظ ہو جائے گا) حضرت قیس کہتے ہیں: بعد ازاں ابو جحیفہ نے مجھے بتایا: عبداللہ نے کہا تھا: مگر وہ شخص جو توبہ کر لے۔

۱۹۹۔ بَابُ سَقْيِ الْمَاءِ (کسی کو پانی پلانا)

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَهْلُهُ رَفَعَهُ شَكَّ لَيْثٌ قَالَ: فِي ابْنِ آدَمَ سِتُّونَ وَفَلَاثِمِائَةِ سَلَامٍ أَوْ عَظَمَ أَوْ مَفْضَلٌ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ كُلُّ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ صَدَقَةٌ وَعَوْنُ الرَّجُلِ أَخَاهُ صَدَقَةٌ وَالشُّرْبَةُ مِنَ الْمَاءِ يُسْقِيهَا صَدَقَةٌ وَإِمَاكَةٌ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں تین سو ساٹھ ہڈیاں اور جوڑ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی طرف سے روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ ہر اچھی بات صدقہ کہلاتی ہے۔ کوئی ایسا

بھائی کی مدد کرے تو یہ صدقہ ہوگا۔ کسی کو پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے رکاوٹ ہٹا دینا بھی صدقہ کہلاتا ہے۔

۲۰۰۔ بَابُ الْمُسْتَبَانَ مَا قَالَا فَعَلَى الْأَوَّلِ

(گالی دینے والوں میں سے بوجھ پہلے پر ہوگا)

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو شخص گالیاں دیں تو شروع کرنے والے کی زیادتی شمار ہوگی جب تک مظلوم جواب نہ دے۔“

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں سب کا گناہ ابتداء کرنے والے کو ہوگا جب تک مظلوم جواب نہ دے۔“

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتُّدَوْنَ مَا الْعَصَةُ قَالُوا: اَللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: نَقَلَ الْحَدِيثَ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ لِيُفْسِدُوا بَيْنَهُمْ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ بہتان کسے کہا جاتا ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانیں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک شخص کی بات سن کر دوسرے تک اس ارادے سے لے جانا کہ وہ دونوں آپس میں جھگڑنے لگیں۔“

۴۳۱۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَبْغِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ لوگ آپس میں رواداری سے رہیں

اور کوئی کسی کے خلاف سرکشی نہ کرے۔“

۲۰۱۔ بَابُ الْمُسْتَبَانَ شَيْطَانَانِ يَتَهَا تَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ

(باہم گالیاں دینے والے شیطان، بد زبان اور جھوٹے ہوتے ہیں)

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يَسُبُّنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَا تَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ.

ترجمہ: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی مجھے گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”باہم گالی دینے والے جھوٹ کا الزام لگاتے اور کذب بیانی کرتے ہیں۔“

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ أَوْلَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا سَبَّنِي فِي مَلَأُكُمْ أَنْقَصَ مِنِّي فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ جُنَاحٌ؟ قَالَ: الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَا تَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ. قَالَ عِيَاضٌ وَكُنْتُ حَرْبًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَيْتُ إِلَيْهِ نَاقَةً قَبْلَ أَنْ أَسْلَمَ فَلَمْ يَقْبَلْهَا وَقَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ زَبَدَ الْمُشْرِكِينَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی (الہام) کی ہے کہ باہم تواضع و انکساری سے پیش آؤ کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے اور نہ ہی کسی کے سامنے اپنا فخر جتائے۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ یہ تو بتائیں کہ ایک شخص مجھ سے کم مرتبہ کچھ لوگوں میں مجھے گالی دے دے اور میں بھی جواباً اسے گالی دوں تو اس پر مجھے گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”باہم گالی دینے والے شیطان ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔“

۲۰۲۔ بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فَسُوقٍ (مُسْلِمَانِ كَوَالِي دِينَا بَدَكَارِي هَوْتِي هِي)

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي

إِسْلَاقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ؟ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ كَسُوقٍ.

ترجمہ: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔“

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبَابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ: مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَيِّنٌ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ تو فحش گو تھے نہ ہی کسی کو لعنت دیتے اور نہ ہی کسی کو گالی دیا کرتے۔ کوئی ناراض ہوتا تو فرماتے: ”اے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو جائے۔“

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے اور اسے قتل کرنا کفر (جیسا) ہے۔“

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّوْلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا أَرَبَتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَالِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”کوئی آدمی جب کسی کو کافر بھانتا ہے تو ایسی صورت میں وہ اگر گالی اور تہمت کا اہل نہیں ہوتا تو گالی یا تہمت لگانے والے کی طرف لوٹ آتا ہے۔“

۴۳۸۔ وَبِالسَّنَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّكَ كُفْرٌ وَمَنْ ادَّعَى لَوْ مَا لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ: عَدُوٌّ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَتْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علم ہوتے ہوئے کسی اور کو باپ ظاہر کرتا ہے تو اس نے (گویا) کفر کیا اور جو ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں نہیں ہے تو وہ اس لے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمن خدا کہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ الفاظ کے والے کی طرف چلے جائیں گے۔“

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ قَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ لِقَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ. فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَالَ: اتُّرَى بِي بَأْسًا أَمْ جُنُونًا أَنَا؟ إِذْ هَبَ.

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول ﷺ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا: دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس باہم گالیاں دیں ایک کو بہت غصہ آیا کہ غصے سے اس کا منہ پھول گیا اور رنگ تبدیل ہو گیا۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: ”میں ایسا لفظ جانتا ہوں کہ اگر وہ کہہ لے تو اس کی ناراضگی نہیں رہے گی۔“ ایک آدمی اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور کہا: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو اس نے کہا تم مجھ میں بے مقصد ناراضگی دیکھ رہے ہو کیا میں دیوانہ ہوں؟ چلے جاؤ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ إِلَّا بَيْنَهُمَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سِتْرٌ فَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ كَلِمَةً مِمَّا قَدْ خَرَقَ سِتْرَ اللَّهِ وَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَنْتَ كَافِرٌ كَفَرَا أَحَدُهُمَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کوئی سے دو مسلمانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ ہوتا ہے تو جب ایک بھائی اپنے ساتھی کو ترک کرنے کا لفظ بولتا ہے تو گویا وہ اللہ کے ڈالے اس پردہ کو پھاڑ دیتا ہے اور جب ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے ”تم کافر ہو“ تو پھر دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ (یقین سے کہا جائے)

۲۰۳۔ بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِكَلَامِهِ (کسی کو براہ راست گالی وغیرہ نہ دینا)

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ سُرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرُخِصَ فِيهِ فَتَنَزَّ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ الْقَوَامِ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا اس میں سب کو کچھ لچ دی تو کچھ لوگوں نے اس پر عمل میں ڈھیل کر دی۔ (لچک سے فائدہ اٹھایا) یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا حمد و ثناء الہی کی اور فرمایا: ”ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جب میں کوئی کام کروں تو وہ اعراض کرنے لگیں بخدا میں اللہ کو ان سے زیادہ جانتا اور ان سے زیادہ اس کا خوف رکھتا ہوں۔“

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَلَمِ بْنِ الْعَلَوِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا رَجُلٌ وَعَلَيْهِ أَكْرُ صُفْرَةٍ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: لَوْ هَيَّرَ أَوْ نَزَعَ هَذِهِ الصُّفْرَةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بہت کم ایسا ہوتا کہ کسی کو براہ راست ٹوکتے۔ چنانچہ ایک دن آپ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا جس کے چہرے پر زرد کپڑوں کی وجہ سے زردی معلوم ہو رہی تھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام سے فرمایا: ”کاش یہ اپنی زردی بدلتا یا فرمایا کہ یہ کپڑے اتار دیتا۔“

۲۰۴۔ بَابُ مَنْ قَالَ لِأَخْرِيَا مُنَافِقٌ فِي تَأْوِيلٍ تَأَوَّلَهُ

(بزعم خود کسی کو منافق کہنا)

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعْثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَكَانَا قَارِئِينَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْحَةَ كَذَا وَكَذَا وَبِهَا امْرَأَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَاتَوْنِي بِهَا قَوْلًا قَيْنَاهَا تَسِيرُ عَلَيَّ بِعَمْرِ لَهَا حَيْثُ وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ قَبَحْنَاهَا وَبَعِيرَهَا فَقَالَ صَاحِبِي: مَا أُرِيكَ فَقُلْتُ: مَا كَذَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا جَرَدَتِكَ أَوْ لَتُخْرِجَنَّهُ فَأَهْوَى بِيَدِهَا إِلَى حُجَزَتِهَا وَعَلَيْهَا إِذَا رُصُوفٍ فَأَخْرَجَتْ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: خُذِ الْكِتَابَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ وَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ فَقَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ قَالَ: صَدَقَ يَا عُمَرُ أَوْ لَيْسَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا؟ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ. فَدَمِعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

ترجمہ: حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے کسی جگہ جانے کا حکم فرمایا۔ ہم دونوں سوار تھے فرمایا "فلاں باغ کی طرف چلے جاؤ" وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس مشرکین کی طرف لکھا ہوا حاطب رضی اللہ عنہ کا رقعہ ہوگا اسے میرے پاس لے آؤ۔" ہم اس کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ اپنے اونٹ پر سوار چلی جا رہی تھی حضور ﷺ کی بتائی نشانی رہم نے اسے پہچان لیا اور کہا: وہ رقعہ کہاں ہے؟ کہنے لگی میرے پاس کوئی رقعہ نہیں ہے اس نے اس کی اور اونٹ کی تلاشی لی۔ میرے ساتھی نے کہا: میرے خیال میں رقعہ اس کے پاس نہیں ہے۔ میں نے کہا حضور ﷺ نے غلط بیانی نہیں کی۔ بخدا! اگر تم نے رقعہ دے دیا تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارے کپڑے اتار دوں گا۔ یہ سن کر اس نے اپنا ہاتھ نیفے میں ڈالا اس نے اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی چنانچہ رقعہ نکال دیا اور ہم نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اس حاطب نے اللہ اس کے رسول ﷺ اور مومنین سے خیانت کی ہے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا؟ "تم نے یہ کام کیوں کیا تھا؟" اس نے کہا میں نے کوئی غلطی نہیں کی میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اہل مکہ پر میرا احسان ہو۔ آپ نے فرمایا: "اے عمر! اس نے سچ کہا ہے کیا یہ بدر میں شامل تھے؟ اللہ سب اہل بدر کو جانتا ہے۔ اسی لئے فرمایا: جو چاہو کرو تمہیں یقیناً جنت میں جانا ہے۔" یہ سن کر حضرت رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

۲۰۵۔ بَابُ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ (جس نے اپنے بھائی سے کہا "اے کافر")

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا.
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہہ دیا تو یہ لفظ دونوں میں سے کسی ایک پر ضرور صادق آئے گا۔“

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ الَّذِي قَالَ لَهُ كَافِرًا فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَمَا قَالَ لَهُ فَقَدْ بَاءَ الَّذِي قَالَ لَهُ بِالْكَفْرِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص دوسرے کو کافر کہے تو یہ دونوں میں سے ایک پر صادق آئے گا جسے اس نے کافر کہا ہے اگر واقعی وہ کافر ہے تو اس کا کہنا سچا ہوگا اور اگر ایسا نہیں تو یہ لفظ کہنے والے پر سچا آئے گا۔“

۲۰۶۔ بَابُ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ (دشمن کو گالی دینا)

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ برے فیصلوں اور دشمنوں کو گالیاں دینے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۷۔ بَابُ السَّرْفِ فِي الْمَالِ (بے مقصد خرچ کرنا)

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا يَرْضَى بِكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا، وَأَنْ تَنَاصَحُوا مِنْ وَلَاهَ اللَّهِ، لَكُمْ وَبِكْرَةٌ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِطَاعَةُ الْمَالِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تم سے تین چیزوں کا موجود ہونا پسند فرماتا ہے اور تمہاری تین چیزوں سے ناراضگی فرماتا ہے۔ وہ اس بات

پر خوش ہے کہ اس کی عبادت کرو اس کا شریک نہ بناؤ سب مل کر وحدت الہی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اپنے حکمرانوں سے خلوص برتو اور ان کی اطاعت کرو یونہی وہ تمہاری بے مقصد بات کرنے سے خوش نہیں سوال کرتے رہنے کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی مال ضائع کرنا اسے اچھا لگتا ہے۔“

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُكْرِيَّا، عَنْ عُمَرُو بْنِ قَيْسٍ، وَالْمَكَلَسِيِّ، عَنِ الْمُنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. قَالَ: فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا تَقْصِيرٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس قول خدا کی تفسیر کرتے ہیں وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. ”اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔“ آپ نے فرمایا یہ حکم (خرچ کرنے پر) اللہ سے اجر ملنا اس وقت ہے جب وہ فضول خرچی نہ کنبھوسی نہ کرے۔

۲۰۸۔ بَابُ الْمُبْدِرِينَ (بے مقصد خرچ کرنے والے ”فضول خرچ“)

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ، وَابْنِ أَبِي الْعَبْدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ الْمُبْدِرِينَ، قَالَ: الَّذِينَ يَنْفِقُونَ فِي غَيْرِ حَقٍّ.

ترجمہ: حضرت ابوالعبیدین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ”فضول خرچی کرنے والوں کے بارے میں پوچھا کہ کون ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز جگہ پر خرچ کرتے ہیں۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْمُبْدِرُونَ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ فِي غَيْرِ حَقٍّ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مبدرین (خرچ کرنے والے) کے متعلق کہا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حق جگہ پر خرچ نہیں کرتے۔

۲۰۹۔ بَابُ إِصْلَاحِ الْمَنَازِلِ (گھروں کی درستگی)

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَافِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،

يَسْأَلُ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَصْلَحُوا عَلَيْكُمْ مَثَاوِيَكُمْ وَأَخِيفُوا هَذِهِ الْجَنَانَ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمُ لِإِنَّهُ لَنْ يَبْدُوَ لَكُمْ مُسْلِمُوهَا وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَا هُنَّ مِنْهُ عَادِيَنَاهُنَّ.

ترجمہ: حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ کر کہا کرتے تھے اے لوگو! اپنے گھر سے بھاؤ اور ان میں جنوں کے بصرے سے فکر مند رہو! قبل اس کے کہ وہ تمہیں خوفزدہ کریں کیونکہ اس میں مسلمان تو تمہارے سامنے ظاہر نہ ہوں گے اور (بخدا) جب سے سانیوں کو دشمن گنا ہے ان سے سالم و محفوظ نہیں رہ سکتے۔

۲۱۰۔ بَابُ النَّفَقَةِ فِي الْبِنَاءِ (تعمیر مکان میں خرچ کرنا)

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ خُبَّابٍ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُوجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْبِنَاءَ.

ترجمہ: حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ آدمی کو تعمیر کے بغیر ہر شے پر اجر ملتا ہے۔

۲۱۱۔ بَابُ عَمَلِ الرَّجُلِ مَعَ عَمَّالِهِ (اپنے معماروں کے ساتھ شریک ہو جانا)

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ وَهَبٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا غُطَيْفُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا بِنَ أَخٍ لَكَ خَرَجَ مِنَ الْوَهْطِ: أَيْ عَمَلُ عَمَّالِكَ؟ قَالَ: لَا أَكْرِى. قَالَ أَمَا لَوْ كُنْتَ ثَقْفِيًّا لَعَلِمْتَ مَا يَعْمَلُ عَمَّالُكَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَمِلَ مَعَ عَمَّالِهِ فِي دَارِهِ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً فِي مَالِهِ كَانَ عَامِلًا مِنْ عَمَّالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت نافع بن عاصم رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لے سنا۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے اس وقت کہا جب وہ اراضی میں سے نکل آئے تھے کہ کیا تمہارے معمار کام کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: مجھے علم نہیں اس نے کہا: اگر تو ثقفی ہوتا تو تم بھی وہی کرتے جو تیرے معمار کیا کرتے ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: بلاشبہ آدمی جب اپنے گھر کے معماروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ اللہ کا کام کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

۲۱۲۔ بَابُ التَّكَاوُلِ فِي الْبَنِيَانِ (اونچی بلڈنگ بنانے کا مقابلہ کرنا)

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَكَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبَنِيَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک لوگ اونچی عمارتیں بنانے کا مقابلہ نہ کریں۔“

۳۵۵۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْوتَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِلَافَةِ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَاتَنَاوَلُ مَقْفَهَا بِيَدِي.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں ازواج نبی کریم ﷺ کے گھروں کی طرف جاتا تو ان کے گھروں کی چھتوں کو ہاتھ لگا لیا کرتا تھا۔

۳۵۶۔ وَبِالسَّنَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُجْرَاتِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ مَغْشَاةً مِنْ خَارِجِ بِمَسُوحِ الشَّعْرِ وَأُظُنُّ عَرْضَ الْبَيْتِ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ إِلَى بَابِ الْبَيْتِ نَحْوًا مِنْ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ أَذْرُعَ وَأَحْزَرُ الْبَيْتِ الدَّخِلَ عَشْرَ أَذْرُعَ وَأُظُنُّ مَسْجِدَهُ بَيْنَ السَّمَانِ وَالسَّبْعِ نَحْوَ ذَلِكَ وَوَقَعْتُ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَغْرِبِ.

ترجمہ: حضرت داؤد بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے حجرے کھجور کی ٹہنیوں کے بنے ہوئے تھے اور چھتیں باہر کی طرف سے بالوں کی بنی چادر (اونی) سے ڈھکی ہوئی تھیں گھر کی کل چوڑائی حجرے کے دروازے سے دوسرے دروازے تک چھ یا سات ہاتھ تھی گھر اندر سے دس ہاتھ تھا اور چھت کی پیمائش سات آٹھ ہاتھ ہوگی پھر میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس کھڑے ہو کر دیکھا تو اس کا رخ مغرب کی طرف تھا۔

۳۵۷۔ بِالسَّنَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّومِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ طَلْقٍ فَقُلْتُ: مَا أَقْصَرَ سَقْفُ بَيْتِكَ هَذَا قَالَتْ: يَا بَنِيَّ! إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَيَّ عَمَّالِهِ أَنْ لَا تُطِيلُوا بِنَاءَ كُمْ فَإِنَّهُ مِنْ شَرِّ أَيَّامِكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ام طلق رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا آپ کے اس

گھر کی چھت تو بہت نیچی ہے تو انہوں نے کہا: اے بیٹے! حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا کہ عمارتیں اونچی نہ بناؤ کیونکہ اس طرح کے کام بُرے دور کی نشاندہی کریں گے۔

۲۱۳۔ بَابُ مَنْ بَنَى (رہائشی مکان بنانا)

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَامِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ خَالِدٍ وَسَوَّاءَ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعَالِجُ حَائِطًا أَوْ بِنَاءً لَهُ فَأَعَانَاهُ.

ترجمہ: حضرت حبہ بن خالد اور سَوَّاء بن خالد رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے گھر حاضر ہوئے آپ دیوار یا گھر کی مرمت فرما رہے تھے دونوں نے آپ کی مدد کی۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعَ كِيَاتٍ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُضْهُمْ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصْبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

ترجمہ: حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت (بیمار پرسی) کرنے گئے۔ آپ کو سات داغ لگے تھے کہنے لگے ہمارے جو ساتھی اس دنیا سے چلے گئے وہ محفوظ رہے (وہ دنیا سے بچ گئے اور پورا ثواب لے لیا) اور ہم اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ مٹی کے بغیر ہمیں مال رکھنے کا کوئی ٹھکانا نہیں ملتا اور اگر حضور ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے روکا نہ ہوتا تو میں اس کے لئے ضرور دعا کرتا۔

۴۶۰۔ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُسْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ يُوْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي التُّرَابِ.

ترجمہ: ہم دوبارہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے ہمیں دیکھ کر کہنے لگے کہ آدمی کو ہر خرچہ کا اجر ملتا ہے لیکن اس کا اجر نہیں ملتا جو اس نے مٹی میں ضائع کر دیا۔ (یعنی مکان وغیرہ کی تعمیر میں خرچ کر دیا)

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمُرُو قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْلَحُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْتُ: أَصْلَحُ خُصًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: أَلَا مَرُّ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنا لکڑی کا جھونپڑا درست کر رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے پوچھا: "یہ کیا کر رہے ہو؟" میں نے عرض کی کہ اپنا جھونپڑا ٹھیک کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "موت تو اس سے بھی قریب ہے۔" (کسی وقت بھی آ سکتی ہے اتنے بندوبست کی کیا ضرورت ہے)

۲۱۴۔ بَابُ الْمَسْكَنِ الْوَاسِعِ (کھلا گھر)

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَقَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ خُمَيْلٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمَسْكَنِ الْوَاسِعِ، وَالْجَارِ الصَّالِحِ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ.

ترجمہ: حضرت نافع بن عبد الحارث رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ آدمی کی نیک بختی کی نشانی ہے کہ اسے کھلا مکان ملے، نیک ہمسایہ ملے اور سواری اچھی ملے۔"

۲۱۵۔ بَابُ مَنْ اتَّخَذَ الْغُرْفَ (چو بارہ بنانا)

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ زَبْرَاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ بِالزَّوَاوِيَةِ فَوْقَ غُرْفَةٍ لَهُ فَسَمِعَ الْأَذَانَ فَتَزَلَّ وَتَزَلَّتْ فَقَارَبَ فِي الْخُطَا فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَشَى بِي هَذِهِ الْمَشْيَةَ وَقَالَ: أَتَدْرِي لِمَ فَعَلْتُ بِكَ؟ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى بِي هَذِهِ الْمَشْيَةَ وَقَالَ: أَتَدْرِي لِمَ مَشَيْتُ بِكَ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: لِيَكْثُرَ عَدَدُ خَطَايَا فِي طَلَبِ الصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ زاویہ میں تھے وہ چو بارہ پر تھے اذان کی آواز سن کر نیچے اترے تو میں بھی اتر آیا۔ وہ چھوٹے قدموں سے چلے اور کہا کہ ایک دن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا تو وہ اسی چال سے چل رہے تھے اور مجھے کہا تھا: تم جانتے ہو کہ میں اس چال سے کیوں چل رہا ہوں؟ حضور ﷺ بھی مجھے لے کر اسی رفتار سے چلے تھے پھر کہا: "جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح کیوں چلا ہوں؟" میں نے کہا: اللہ و رسول ﷺ جانتے ہیں! کہا: "ہم نماز پڑھنے چلے ہیں تو جتنے قدم زیادہ چلیں گے اتنا ہی فائدہ ہوگا۔"

۲۱۶۔ بَابُ نَقْشِ الْبَنِيَانِ (مکانوں پر نقش و نگار کرنا)

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْفُذَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بَيْوتًا يُشَبِّهُونَهَا بِالْمَرَاجِلِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الشَّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”قیامت ہونے کا یہ بھی ایک نشان ہوگا کہ لوگ اپنے گھر نقش و نگار والی چادروں کی طرح کے بنائیں گے۔“ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مراجل کا مطلب یہ ہے کہ وہ مکان لکیریں لگے بنائیں گے جیسے کپڑے پر لکیریں ہوتی ہیں۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ، عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ إِلَى مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَكُتِبَ إِلَيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمّهَاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ وَمَنْعِ وَهَاتِ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب (نشی) کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے حضور ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات لکھ بھیجو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز سے فارغ ہو کر یہ پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

پھر یہ بھی لکھا کہ آپ بے فائدہ گفتگو پسند نہ فرماتے تھے سوالات کی کثرت اور مال ضائع کرنا بھی اچھا نہ لگتا تھا۔ آپ ماؤں کی نافرمانی سے روکتے بچوں کو زبردہ درگور کرنے سے منع فرماتے اور گونگو کام پسند نہ فرماتے تھے۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ. قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي

اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَغْلُوا وَرَوْحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الذَّلْجَةِ وَالْقَصْدِ تَبَلَّغُوا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دلائے گا۔“ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ بھی نجات نہیں پائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں میں بھی نہیں پاؤں گا ہاں مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا تو میری نجات ہو جائے گی لہذا درست راستے پر چلو آپس میں قریب قریب رہو صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں عبادت کرو اور میانہ روی اختیار کرو ٹھکانے پر پہنچ جاؤ گے۔“

۲۱۷۔ بَابُ الرَّفْقِ (نرمی برتنا)

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهَّمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ.

ترجمہ: زوجہ محبوب ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہود کا ایک گروہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: ”السام علیکم۔“ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ان کا مطلب سمجھ لیا تو میں نے بھی کہا: ”علیکم السام واللعنۃ۔“ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! چھوڑو اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی پسند فرماتا ہے۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ان کے الفاظ نہیں سنے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے انہیں ”وعلیکم“ کہہ دیا تھا۔“

نوٹ: سام کا معنی موت ہے یہودیوں نے کہا تھا: تمہیں موت آئے۔ (۱۲ ج ۱)

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ.

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس میں نرمی نہیں آسکتی وہ“

ہر بھلائی سے محروم ہو گا۔“

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی حدیث روایت ملتی ہے۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبْفِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِي.

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جسے نرم روی میں سے حاصل کیا اسے بھلائی کا حاصل گیا اور جو نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی حاصل کرنے سے بھی محروم رہا“ قیامت کے دن ترازو میں سب سے بھاری اور وزنی چیز حسن خلق ہو گا اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدکلام سے ناراض ہوتا ہے۔“

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَأَسْمَةُ أَبُو بَكْرٍ، مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَتْ عُمَرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”اعزس کرنے والوں کی کوتاہیوں پر نظر نہ رکھو۔“

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا الْغَدَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَكُونُ الْخُفُوفُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَأْنُهُ وَإِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس چیز میں بھی اکھڑ پن ہوتا ہے اسے بد نما بناتا ہے اللہ تعالیٰ نرم رویہ اپنانا اور نرمی والے کو پسند فرماتا ہے۔“

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَتْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعُذْرَاءِ فِي حَدِيثِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردہ دار کنواری خواتین سے بھی زیادہ حیا

فرماتے تھے آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم آپ کے چہرے سے اسے بھانپ لیتے تھے۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ قَابُوسٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ، وَالْإِقْتَصَادُ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اچھی عادت اور اخراجات میں میانہ روی، نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صَعُوبَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اونٹ پر سوار تھی اسے کچھ دقت پیش آرہی تھی۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”زری سے کام لو کیونکہ زری جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس میں حسن آ جاتا ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ چیز بد نما ہو جاتی ہے۔“

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالشَّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ وَالظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخل کی عادت سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قوموں کو اسی نے ہلاک کیا تھا انہوں نے قتل و غارت کی اور قطع رحمی کی تھی یہاں کا ظلم قیامت میں اندھیرا بن جائے گا۔“

۲۱۸۔ بَابُ الرِّفْقِ فِي الْمَعِيشَةِ (گزر اوقات میں نرمی)

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: أَمْسِكْ حَتَّى أُحِيطَ نَفْسِي فَأَمْسَكْتُ فَقُلْتُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ خَرَجْتَ فَأَخْبَرْتَهُمْ لَعَذَابُكَ مِنْكَ بَعْلًا قَالَتْ: أَبْصُرْ شَأْنَكَ إِنَّهُ لَا جَدِيدَ لِمَنْ لَا يَلْبَسُ الْخَلْقَ.

ترجمہ: حضرت کثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: ذرا ٹھہرو! میں جامہ سی لوں۔ میں رُک گیا اور کہا: اے اُم المؤمنین! اگر میں باہر نکال کر اطلاع دے دوں کہ آپ پرانا کپڑا سی رہی تھیں تو لوگ اسے آپ کی کنجوسی شمار کریں گے۔ آپ نے فرمایا: دیکھو دھیان سے بولو! جو پرانا کپڑا نہیں پہنتا وہ نیا کب پہنے گا۔

۲۱۹۔ بَابُ مَا يُعْطَى الْعَبْدُ عَلَى الرَّفْقِ (زری کے صلے میں عطیہ)

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زری سے کام لیتا ہے اور نرم رویہ ہی کو پسند فرماتا ہے اور آدمی کو حالت زری میں وہ کچھ دیتا ہے جو سخت رویہ میں نہیں دیتا۔“

۲۷۹۔ وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدٍ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی حدیث ملتی ہے۔

۲۲۰۔ بَابُ التَّسْكِينِ (سکون پہنچانا)

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تَنْفِرُوا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آسانیاں پیدا کرو مشکلات نہ ڈالو سکون سے رہو اور نفرت نہ ڈالو۔“

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: نَزَلَ ضَيْفٌ لِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَفِي الدَّارِ كَلْبَةٌ لَهُمْ فَقَالُوا: يَا كَلْبَةُ لَا تَنْبَحِي عَلَى ضَيْفِنَا فَصَحَنَ الْجُرَّاءُ فِي بَطْنِهَا فَذَكَرُوا لِيَحْيَى لَهُمْ فَقَالَ: إِنَّ مَثَلَ هَذَا كَمَثَلِ أُمَّةٍ تَكُونُ بَعْدَكُمْ يَغْلِبُ سُفَهَاؤُهَا عُلَمَاءُهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک گھر میں ایک مہمان آیا وہاں ایک کتیا تھی گھر والوں نے کہا: ہمارے مہمان کو دیکھ کر بھونکنا نہیں یہ سن کر کتیا کے پیٹ میں بچے چیخنے لگے انہوں نے اپنے نبی سے بات کی تو انہوں نے کہا: یہ تو اس اُمت کی طرح ہے جو تمہارے بعد آنے والی ہے اور جس کے

جاہل بے وقوف لوگ ان کے علماء پر غلبہ پائیں گے۔

۲۲۱۔ بَابُ الْخُرْقِ (اکھڑپن کی بُرائی)

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صَعُوبَةٌ فَجَعَلْتُ أُضْرِبُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ فَإِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزِعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی وہ بے قابو تھا میں نے اسے مارنا شروع کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”زری کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس میں حسن ہوتا ہے اور یہ جس سے نکل جاتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔“

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: رَجُلٌ مَنَّا يُقَالُ لَهُ جَابِرٌ أَوْ جَوْبِرٌ: طَلَبْتُ حَاجَةً إِلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ لَيْلاً فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ أُعْطِيتُ قُطْنَةً وَلِسَانًا. أَوْ قَالَ مَنْطِقًا فَأَخَذْتُ فِي الدُّنْيَا فَصَغَّرْتُهَا فَتَرَكْتُهَا لَا تَسُوِي شَيْئًا وَإِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ أَبْيَضُ الشَّعْرِ أَبْيَضُ الشَّيَابِ فَقَالَ لَمَّا فَرَعْتُ: كُلُّ قَوْلِكَ كَانَ مُقَارِبًا إِلَّا وَقُوعَكَ فِي الدُّنْيَا وَهَلْ تَدْرِي مَا الدُّنْيَا إِنَّ الدُّنْيَا فِيهَا بَلَاغُنَا. أَوْ قَالَ زَادُنَا إِلَى الْآخِرَةِ، وَفِيهَا أَعْمَالُنَا الَّتِي نُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأَخَذَ فِي الدُّنْيَا رَجُلٌ هُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنِّي فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي إِلَى جَنْبِكَ؟ قَالَ: سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، أَبِي بَنْ كَعْبٍ.

ترجمہ: حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے جابر رضی اللہ عنہ یا جویر رضی اللہ عنہ نامی ایک شخص نے کہا کہ میں ایک ضرورت کی خاطر عہد عمر رضی اللہ عنہ میں رات کو ان کے پاس گیا۔ مدینہ منورہ پہنچا اور اگلے دن ان سے ملا۔ میں بات چیت میں ماہر تھا میں نے دنیا کے بارے میں گفتگو شروع کی اسے حقیر قرار دیا اور بتایا کہ یہ کسی حیثیت کی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب ہی ایک سفید بالوں اور سفید لباس والا شخص بیٹھا تھا۔ میں نے بات ختم کر دی تو وہ بولا آپ نے ہر بات درست کہی لیکن آپ نے صرف دنیا کے بارے میں گفتگو کی ہے جو صحیح نہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ دنیا کیا ہوتی ہے؟ یہی دنیا ہی تو ہے جس میں ہمارے آخرت میں جانے کا سامان ہے اور ہم اسی میں وہ اعمال کر رہے ہیں جن کا اجر ہمیں آخرت میں ملے گا۔ اس شخص نے دنیا کے بارے

میں گفتگو شروع کر دی وہ مجھ سے بھی بڑا صاحب علم تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پہلو میں یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مسلمانوں کے سردار حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَنَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَشْرَةُ شَرٌّ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تکبر (اپنے آپ کو بڑا جاننا) بُرائی ہوتی ہے۔“

۲۲۲۔ بَابُ اصْطِنَاعِ الْمَالِ (مال کی حفاظت کرنا)

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْشُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِمَّا تَتَّبِعُ قَرَسُهُ فَيَسْخَرُهَا فَيَقُولُ: أَنَا أَعِيشُ حَتَّى أَرْكَبَ هَذَا؟ فَجَاءَ نَاكِتَابُ عُمَرَ: أَنْ أَصْلِحُوا مَا رَزَقَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّ فِي الْأَمْرِ تَنْفُسًا.

ترجمہ: حضرت حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی گھوڑی کے بچے لے کر انہیں ذبح کر دیتا اور کہا کرتا کہ کیا ان پر سوار ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے فرمان آیا اس میں حکم تھا: جو کچھ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ہے اسے اچھے طریقے سے رکھو کیونکہ ابھی تم نے زندہ رہنا ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فِسِيلَةٌ فَإِنْ تَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسَهَا.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت آنے والی ہو اور تمہارے پاس درخت کا پودا ہو تو کوشش کرو کہ ممکن ہونے کی صورت میں اسے گاڑ دو۔“

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: إِنْ سَلِمْتَ بِاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ وَأَنْتَ عَلَى وَدِيعةٍ تَغْرِسُهَا فَلَا تَعَجَلْ أَنْ تُصْلِحَهَا فَإِنَّ لِلنَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ عَيْشًا.

ترجمہ: حضرت داؤد بن ابی داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تمہیں دجال

کے نکلنے کا پتہ چل جائے اور تم چھوٹا سا کھجور کا درخت لگا رہے ہو تو اسے صحیح کر کے لگانے کی کوشش کرو (جلد بازی سے کام نہ لو) کیونکہ لوگوں کے پاس اس کے بعد بھی تو وقت ہوگا۔ (جس میں وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے)

۲۲۳۔ بَابُ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ (مظلوم کی بددعا)

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تین دعائیں قبول ہو جایا کرتی ہیں مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔“

۲۲۴۔ بَابُ سُؤَالِ الْعَبْدِ الرِّزْقَ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِقَوْلِهِ: ارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (بندہ روزی کا سوال کرے تو کہے ارزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ)

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ نَظَرَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ. وَنَظَرَ نَحْوَ الْعِرَاقِ فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ وَنَظَرَ نَحْوَ كُلِّ أَفْقٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ تَرَاثِ الْأَرْضِ وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا وَصَاعِنَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ آپ نے یمن کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: ”الہی! ان کے دلوں کو ہماری طرف بکھیر دے۔“ پھر عراق کی طرف منہ کیا اور یونہی فرمایا اور پھر ہماری سمت دیکھتے ہوئے یہ دعا فرماتے گئے۔ پھر فرمایا: ”الہی! ہمیں زمین کی پیداوار سے رزق عطا فرما اور ہمارے تولنے کے پیمانوں (مدہ اور صاع) میں برکت عطا فرما۔“

۲۲۵۔ بَابُ الظُّلْمِ ظُلُمَاتٍ (ظلم نری تاریکیاں ہی ہوتا ہے)

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا بَشَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَنْتِظِرُ الظُّلُمَاتِ.

طَلَمَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشَّحَّ فَإِنَّ الشَّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَحَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ
اسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”ظلم کرنے سے باز رہو کیونکہ
عزت میں اس کی وجہ سے بری تاریکیاں دیکھو گے بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی کی وجہ سے ہلاک ہو
گئے تھے اسی نے انہیں قتل و غارت کے لئے آمادہ کیا تھا اور پھر انہوں نے حرام کو حلال قرار دے دیا تھا۔“

۳۹۔ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي مَسْحٌ وَقَذْفٌ
نَعَسٌ وَيَبْدَأُ بِأَهْلِ الْمَظَالِمِ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے
آخری زمانہ میں شکلیں بدلیں گی پھر برسیں گے اور لوگ زمین میں دھنس جائیں گے یہ سب کچھ ظالموں سے
شروع ہوگا۔“

۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الظُّلُمُ طَلَمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ظلم سے قیامت
کی تاریکیاں ہی تاریکیاں ہوں گی۔“

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَإِسْلَاحُ كِلَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ
عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ
سُورُوا بِقُسْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لِيَعْقَظُوا مَظَالِمَ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نَقَّوْا وَهَذَبُوا أَذْنَ لَهُمْ
قَوْلُ الْجَنَّةِ: قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا حَدَّ لَهُمْ بِمَنْزِلَةِ أَهْلِ مَنْهُ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب مومن (سزا
خیز) دوزخ سے نکلیں گے تو جنت و دوزخ کے درمیان ایک پل پر اکٹھے ہو کر دنیا میں کئے گئے مظالم کا ایک
تفصیلی رپورٹ لکھیں گے جب بالکل صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کا حکم ہوگا اس ذات

کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہاں آدمی اپنے گھر کو دنیا کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر پہچان لیں گے۔“

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفَحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ وَدَعَاهُمْ فَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ظلم سے گریز کرو کیونکہ یہ ظلم بروز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا، فحش گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدکلامی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور بخل سے بچو کیونکہ پہلی امتوں نے اسی کی وجہ سے قطع رحمی کر لی تھی اور حرام کو حلال کرنے لگے تھے۔“

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَقْسِمٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَحَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم کرنے سے بچو کیونکہ آج ظلم قیامت کے دن اندھیرے پھیلا دے گا، بخل سے بچو کیونکہ اس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا اور انہیں قتل غارت پر ابھیختہ کیا تھا اور وہ حرام کو حلال کرنے لگے تھے۔“

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الصُّلْحَى قَالَ اجْتَمَعَ مَسْرُوقٌ وَشَتِيرٌ بَنُ شَكْلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتَقَوَّخَ إِلَيْهِمَا حَلَقُ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَسْرُوقُ لَا أُولَئِكَ هَؤُلَاءِ يَجْتَمِعُونَ إِلَيْنَا إِلَّا لِيَسْتَمِعُوا مِنَّا خَيْرًا فَإِنَّمَا أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَأَصِدِّقْكَ أَنَا، وَإِنَّمَا أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَتَصِدِّقْنِي فَقَالَ: حَدِّثْ يَا أَبَا عَائِشَةَ قَالَ: هَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: الْعِبَادُ يَزْنِيَانِ وَالْيَدَانِ يَزْنِيَانِ وَالْفَرْجُ يَصْدِقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُ قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَجْمَعَ لِحَلَالٍ وَحَرَامٍ وَأَمْرٍ وَنَهْيٍ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ؟

عَنْ اللَّهِ بِأَمْرٍ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَمْرٌ فَرَجًا مِنْ قَوْلِهِ. وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ تَفْوِضًا مِنْ قَوْلِهِ. يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. قَالَ: نَعَمْ. وَأَنَا سَمِعْتُهُ.

ترجمہ: حضرت ابوالحسنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسروق اور قتیر بن شعل رضی اللہ عنہما مسجد میں اکٹھے ہو گئے تو مسجد میں بیٹھی ٹولیاں ان کے پاس آ گئیں۔ یہ دیکھ کر مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ ہمارے پاس صرف اس لئے آئے ہیں کہ ہم سے کوئی بھلائی کی بات سنیں لہذا اب آپ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات سنا لیں، میں تصدیق کروں گا یا میں بیان کرتا ہوں آپ تصدیق کرتے جائیں۔ اس پر انہوں نے کہا: ابو عائشہ رضی اللہ عنہ! تم کہو چنانچہ مسروق رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ نے سنا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے؟ وہ کہتے ہیں: دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔ قتیر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے صحیح کہا، میں نے بھی ان سے سنا تھا اور پھر کیا آپ نے ان سے سنا تھا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ قرآن کریم میں صرف یہ آیت ہے جس میں حلال و حرام اور امر و نہی جمع ہیں: اللَّهُ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ. ”بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا۔“ قتیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا تھا۔ پھر حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی سنا تھا کہ قرآن میں رزق کی جلد زیادتی وغیرہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی آیت نہیں؟ (اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا) قتیر رضی اللہ عنہ نے کہا: بالکل ایسے ہی ہے میں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے یہ بھی سنا تھا وہ کہتے تھے کہ قرآن میں معاملہ اللہ کے سپرد کرنے کے سلسلے میں اس آیت کے سوا اور کوئی نہیں؟ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. ”تم فرماؤ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے امید نہ ہو۔“ قتیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اور میں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنا تھا۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مِسْهَرٍ أَوْ بَلْفَنِي عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ وَبَعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: يَا عِبَادِي إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظْلِمُوا يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ الَّذِينَ تَخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلَا أُبَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمْكُمْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَامْتَكِسُونِي اكْسُكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ، وَإِنْ سَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْكُمْ لَهُ يَزِدُ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا وَلَوْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ أَنْ يَغْمَسَ فِيهِ الْخَيْطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً، يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَجْعَلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمِدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومُ إِلَّا نَفْسَهُ. كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! (حدیث قدسہ) ”اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے اور تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے لہذا آپس میں ظلم نہ کیا کرو! اے میرے بندو! تم شب و روز خطائیں کرتے ہو اور میں گناہ بخش دیتا ہوں اور میرے لئے یہ مشکل نہیں لہذا تم مجھ سے بخشش کی طلب کرتے رہو میں بخشا رہوں گا“ اے میرے بندو! میں نے دوں تو بھوکے رہو گے لہذا مجھ سے کھانے کو مانگو میں دوں گا“ اے میرے بندو! اگر اولین و آخرین اور انسان و جنان میں سب سے زیادہ پرہیزگار کے مطابق دل بنا لو تو اس تقویٰ سے میرے ملک میں زیادتی نہ ہوگی اور اگر کسی دل گناہ کی سوچ والے کے موافق ہو تو اس سے میرا ملک گھٹ نہیں جائے گا“ اگر تم سب اکٹھے ہو کر مجھ سے اور میں ہر ایک کو اس کی مرضی کے مطابق بھی دے دوں تو میری سلطنت میں سے کچھ بھی گھٹے گا نہیں“ میں سمجھو کہ جیسے سمندر میں ایک مرتبہ سوئی ڈبوئے سے دریا نہیں گھٹتا یونہی تم اتنا بھی نہیں گھٹا سکو گے“ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لئے لاگو کیا ہے تو جو اچھا کرتے گا اللہ کا شکر کرے اور جو برا کرے اللہ کا عذاب کھائے۔“ جب بھی ابو اور یس یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔

۲۲۶۔ بَابُ كَفَّارَةِ الْمَرِيضِ (بیمار کا کفارہ)

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْلَقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّ غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُوَ وَجِعٌ فَقَالَ: كَيْفَ أَمْسَى أَجْرُ الْأَمِيرِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَذَرُونَ فِيمَا تُوجَرُونَ بِهِ؟ فَقَالَ: بِمَا يُصِيبُنَا فِيمَا نَكْرَهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا تُوجَرُونَ فِيمَا أَنْفَقْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاسْتَنْفَقَ لَكُمْ ثُمَّ عَدَّ أَدَاةَ الرَّحْلِ كُلَّهَا حَتَّى بَلَغَ عِذَارَ الْبَرْدُونَ وَلَكِنَّ هَذَا الْوَصْبَ الَّذِي يُصِيبُكُمْ فِي أَجْسَادِكُمْ يَكْفِرُ اللَّهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاكُمْ.

ترجمہ: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ بیمار تھے تو کہا: امیر کو رات کیا کچھ ملا؟ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ کن کن چیزوں کا اجر ملتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس کا اجر ملتا ہے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں اس مال کا اجر ملتا ہے جسے تم راہِ خدا میں خرچ کرتے ہو اور وہ ختم ہو جاتا ہے؟ پھر انہوں نے سب سزای سامان کن دیا حتیٰ کہ گھوڑے کے لگام تک بھی گن گئے (کہ فلاں فلاں چیز کا اجر ملتا ہے) لیکن یہ تکلیف جو تمہیں جسمانی طور پر پہنچتی ہے اس سے اللہ تمہارے گناہ بخش دیتا ہے۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِوٍ وَقَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُلَحْلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكَّهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو جو بھی تکلیف دکھ، غم، درد اور دکھ پہنچتا ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سُلَمَانَ وَعَبَادٍ مَرِيضًا فِي كِنْدَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُؤْمِنِ

يَجْعَلُهُ اللَّهُ لَهُ كَفَّارَةً وَمُسْتَعْتَبًا وَإِنَّ مَرَضَ الْفَاجِرِ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَا يَدْرِي لِمَ عَقِلَ وَلَمْ أُرْسَلْ

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (انہوں نے کندہ میں ایک مریض کی عیادت کرنا تھی) جب اس کے پاس پہنچا تو کہا: گھبراؤ نہیں، مومن کی مرض اس کے گناہوں کا کفارہ اور رضائے الہی کا ذریعہ ہوتی ہے اس کے برعکس فاجر و فاسق کی مرض ایسے اونٹ جیسی ہوتی ہے جسے اس کے گھر والے باندھ دیں، پھر چھوڑ دیں اور پھر پتہ ہی نہ چل سکے کہ اسے کس لئے باندھا گیا اور کیوں چھوڑا گیا؟

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي جَسَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”کسی مومن مرد و عورت کے جسم، اہل و عیال اور مال میں کوئی مصیبت پڑے اور اسی میں وہ فوت ہو جائے تو اس کا کوئی گناہ باقی نہ رہے گا۔“

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو..... مِثْلَهُ وَزَادَ فِي وَلَدِهِ.

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی حدیث ملتی ہے البتہ اس میں ”ولده“ کا لفظ بھی آ رہا ہے۔ (یعنی اگر اس کے بچے کو تکلیف رہے)

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَخَذْتَكَ أُمٌّ مِنْكُمْ؟ قَالَ: وَمَا أُمٌّ مِنْكُمْ؟ قَالَ: حَرُّ بَيْنِ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ. قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ صَدِغَتْ؟ قَالَ: وَمَا الصَّدَاعُ؟ قَالَ: رِيحٌ تَعْرِضُ لِلرَّأْسِ تَضْرِبُ الْعُرُوقَ. قَالَ: لَا. قَالَ: فَلَمَّا قَالَ: مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَيُّ فَلْيَنْظُرْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: ”تمہیں کبھی بخار ہوا ہے؟“ اس نے عرض کی وہ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جلد اور گوشت درمیان حرارت کو کہتے ہیں۔“ اس نے عرض کی کبھی نہیں ہوا، پھر فرمایا: ”کیا کبھی سرد رہا ہے؟“ کہنے لگا: سرد رہا ہے۔

ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ ہوا ہے جو سر میں پھیل جاتی ہے اور باریک رگوں کو دباتی ہے۔“ یہ سن کر کہنے لگا کہ یہ بھی کبھی نہیں ہوا جب وہ وہاں سے اٹھا تو آپ نے فرمایا: ”کوئی جہنمی شخص دیکھنا چاہتا ہے تو اسے دیکھ لے۔“

نوٹ: یعنی مسلمان کو گناہوں کے کفارے کے طور پر تکلیف آنا ضروری ہوتی ہے اور چونکہ اسے کچھ بھی نہیں ہوا تو یقیناً یہ جہنمی ہے۔ (۱۲ جنتی)

۲۲۷۔ بَابُ الْعِيَادَةِ جَوْفَ اللَّيْلِ (رات کے کسی حصے میں بیمار پرسی کرنا)

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ حَدِيفَةُ سَمِعَ بِذَلِكَ رَهْطَهُ وَالْأَنْصَارُ فَاتَوْهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قُلْنَا: جَوْفُ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ. قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ صَبَاحِ النَّارِ. ثُمَّ قَالَ: جِئْتُمْ بِمَا أَكْفَنُ بِهِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: لَا تَغَالُوا بِالْأَكْفَانِ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ لِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ بَدَلْتُ بِهِ خَيْرًا مِنْهُ وَإِنْ كَانَتْ الْأُخْرَى سَلَبْتُ سَلْبًا سَرِيعًا. قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: أَتَيْنَاهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ.

ترجمہ: حضرت خالد بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ کے قبیلہ اور انصار کو پتہ چلا وہ آدمی رات یا صبح ہونے کے قریب ان کے پاس آئے۔ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کونسا وقت ہے؟ ہم نے کہا آدمی رات ہے یا کہا صبح ہونے کو ہے۔ آپ نے کہا: صبح سویرے آگ کا سامنا کرنے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر پوچھا کفن دینے کے لئے مناسب قیمت کا کپڑا وغیرہ لائے ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر کہا: زیادہ قیمتی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر (قبر میں) نتیجہ اچھا ہوا تو اس سے بہتر مجھے ملے گا اور اگر (خدا نخواستہ) نتیجہ اچھا نہ ہوا تو یہ کفن بہت جلد مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ ابن ادریس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رات کے ایک حصے میں ان کے پاس گئے تھے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللَّهُ كَمَا يُخْلِصُ الْكَبِيرُ خَبْكَ الْحَدِيدِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مومن بیمار ہو تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دیتا ہے جیسے لوہار کی بھیٹی لوہے سے میل اتار

دیتی ہے۔“

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ أَوْ وَجِعٍ مَرَضٍ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً ذُنُوبِهِ حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاغَّهَا أَوْ النَّكْبَةُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف ہو (درد یا بیماری) تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ تکلیف کا ٹپا چھٹا اور معمولی سی بیماری ہی کیوں نہ ہو۔“

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْفِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: اشْتَكَيتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً أَفَأُوصِي بِثُلَاثِي مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَوْصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: االلَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَائْتَمَّ لَهُ هِجْرَتُهُ. فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَ يَدِهِ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يَخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مکہ میں مجھے سخت بیماری لاحق ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ میری بیمار پُرسی کو تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں مال تو چھوڑے جا رہا ہوں لیکن میری ایک ہی بیٹی ہے کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک حصہ رہنے دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کی نصف کی کر دوں اور آدھا لڑکی کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ”ایسے بھی نہیں۔“ پھر عرض کی کہ ایک حصہ کی وصیت کر کے باقی دو حصے لڑکی کے لئے رہنے دوں؟ آپ نے فرمایا: ”تیسرا حصہ کافی ہے اور یہ بھی زیادہ ہے۔“ پھر آپ نے دست مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر چہرے اور پیٹ پر ملا اور پھر فرمایا: ”اللہ! سعد کو شفاء دے دے اور ان کی ہجرت مکمل فرما دے۔“ میرے خیال میں اس کے بعد میں اپنے جگر پر آپ کے دست مبارک کی وہ ٹھنڈک آخر دم تک محسوس کر رہا ہوں۔

۲۲۸۔ بَابُ يَكْتُبُ لِّلْمَرِيضِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ

(مریض کے نامہ اعمال میں وہ کچھ لکھا جاتا ہے جو بحالت صحت وہ کرتا تھا)

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيمَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمْرُضُ إِلَّا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں وہی کچھ لکھا جاتا ہے جو اس کی حالت صحت میں لکھا جاتا تھا۔“

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَنَانُ أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ مَا كَانَ مَرِيضًا فَإِنْ عَافَاهُ أَرَاهُ غُسْلَهُ، وَإِنْ قَبَضَهُ غُفِرَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے جسم میں اللہ تعالیٰ کوئی بیماری پیدا کرتا ہے تو اس دوران اس کے نامہ اعمال میں وہ کچھ لکھا جاتا ہے جو اس کی حالت صحت میں لکھا جاتا تھا اور اگر وہ صحت یاب ہو جائے تو اللہ اسے دھو دیتا ہے اور اگر اسے موت دے دے تو اسے بخش دیتا ہے۔“

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَنَانٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... مِثْلَهُ. وَزَادَ قَالَ: فَإِنْ شَفَاهُ غُسْلَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق حضور ﷺ سے ایسی ہی روایات ملتی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ فَإِنْ شَفَاهُ غُسْلَهُ. ”کہ اگر اسے شفا یاب کر دے تو (گناہوں سے) دھو دیتا ہے۔“

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ الْحُمَيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: ابْعَثْنِي إِلَى أَكْرِ أَهْلِكَ عِنْدَكَ فَبَعَثَهَا إِلَى الْأَنْصَارِ فَبَقِيَ عَلَيْهِمْ سِتَّةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَاتَّاهُمْ فِي دِيَارِهِمْ فَشَكُّوا

ذَلِكَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ دَارًا وَبَيْتًا يَدْعُوا لَهُمْ بِالْعَافِيَةِ فَلَمَّا رَجَعَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَمِنَ الْأَنْصَارِ قَادِعُ اللَّهِ لِي كَمَا دَعَوْتُ لِأَنْصَارٍ. قَالَ: مَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَْعَافِيَكَ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ. قَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ وَلَا أَجْعَلُ الْجَنَّةَ خَطَرًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخاری کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنے پسندیدہ لوگوں کی طرف بھیج دیجئے۔ آپ نے اسے انصار کی طرف بھیج دیا تو وہ وہاں چھ دن تک رہا اور اس میں شدت آگئی تو آپ ان کے گھروں میں تشریف لے گئے انہوں نے آپ سے اس کی شکایت کی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ایک ایک حویلی اور ایک ایک گھر تشریف لے گئے اور سب کی صحت کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔ واپس ہوئے تو ان کی ایک عورت آپ کے پیچھے پیچھے تھی۔ عرض کرنے لگی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں انصار سے تعلق رکھتی ہوں میرے والد بھی انصار کے ہیں آپ میرے لئے بھی وہی دعا فرمائیں جو انصار کے لئے فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا خیال ہے؟ چاہو تو میں تمہارے لئے دعائے شفاء کر دیتا ہوں اور نہیں تو صبر کرو یقیناً تمہیں جنت مل جائے گی۔“ اس نے عرض کی ٹھیک ہے میں صبر کرتی ہوں اور جنت کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

۵۱۲۔ وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا مِنْ مَرَضٍ يُصِيبُنِي، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَى، لَأَنْهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ عَضْوٍ مِنِّي وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي كُلَّ عَضْوٍ قِسْطَهُ مِنَ الْأَجْرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوئی لاحق ہونے والی مرض مجھے بخار سے زیادہ پیاری نہیں لگتی ہے کیونکہ وہ میرے ایک ایک عضو میں اثر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کی تکلیف کے بدلے مجھے اجر عطا فرماتا ہے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي نُحَيْلَةَ قِيلَ لَهُ: ادْعُ اللَّهَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْقِصْ مِنَ الْمَرَضِ وَلَا تَنْقُصْ مِنَ الْاَجْرِ فَقِيلَ لَهُ: ادْعُ، ادْعُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُقَرَّبِينَ وَاجْعَلْ أُمِّي مِنَ الْحَوَرِ الْعَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابو نحیلہ رضی اللہ عنہ سے (بمالت مرض) کہا گیا کہ دعا کیجئے تو آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ! مرض گھٹا دے لیکن اس کا اجر نہ گھٹا۔ (دو مرتبہ) ان سے کہا گیا: دعا کیجئے دعا کیجئے تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ!

مجھے اپنے قریبی لوگوں میں سے کر دے اور میری والدہ کا شمار حوروں میں کر دے۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاسٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ. أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكْشَفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ. فَقَالَتْ: أَصْبِرُ. فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكْشَفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكْشَفَ فَدَعَا لَهَا.

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: میں تمہیں اہل جنت کی ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: دکھائیے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس نے عرض کیا میں مرض مرگی میں مبتلا ہوں اور بہت پریشان ہوں (دورہ کی حالت میں) بے پردہ ہو جاتی ہوں میرے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ”چاہو تو صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو دعا کر دیتا ہوں صحت یاب ہو جاؤ گی۔“ اس نے عرض کی میں صبر کروں گی پھر عرض کی میں بے پردہ ہو جاتی ہوں (دعا کیجئے کہ یہ پریشانی نہ رہے) آپ نے دعا فرمادی۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُنْجَلَدٌ: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرٍ تِلْكَ الْمَرْأَةَ طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سُلَمٍ الْكُعْبَةِ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: مَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا كَوَّنَهَا كَفَّارَةً.

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ام زفر (اسی عورت) کو دیکھا تھا، بسی سیاہ رنگ کی اور کعبہ کی سیڑھی کے پاس تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ”جس مومن کو کبھی کاٹا یا اس سے بڑی چیز کی وجہ سے تکلیف پہنچے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گا۔“

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا يُحَسِبُهَا إِلَّا قُضِيَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بھی مسلمان کو اس دنیا میں گناہ چھینے جتنی تکلیف پہنچے اور وہ اس پر ثواب کی نیت کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کو اس کی خطائیں معاف فرما دے گا۔“

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ، وَلَا مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ، يَمْرُضُ مَرَضًا إِلَّا قَضَى اللَّهُ بِهِ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، انہوں نے فرمایا: ”جب بھی کسی مومن مرد یا عورت کو کوئی مرض لاحق ہو تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرما دے گا۔“

۲۲۹۔ بَابُ هَلْ يَكُونُ قَوْلُ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجَعُ شَكَايَةً

(کوئی ”میں بیمار ہوں“ کہے تو اسے شکایت کہا جاسکتا ہے؟)

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أُسْمَاءَ، قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللَّهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ وَأُسْمَاءُ وَجَعَتْ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: كَيْفَ تَجِدِينَ؟ قَالَتْ: وَجَعَتْ. قَالَ: إِنِّي فِي الْمَوْتِ. فَقَالَتْ لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي؟ فَلِذَلِكَ تَعْمَأُ فَلَا تَفْعَلُ، قَوْلَ اللَّهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدٍ طَرَفِيكَ، أَوْ تَقْتُلُ فَأَحْسِبُكَ، وَإِنَّمَا أَنْ تَظْفَرُ فَتَقْرِ عَيْنِي فَإِنَّكَ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْكَ خُطَّةٌ فَلَا تَوَافِقُكَ فَتَقْبَلُهَا كَرَاهِيَةِ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ لِحُزْنِهَا ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے والد نے بتایا کہ میں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قتل سے دس راتیں قبل کا واقعہ ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیمار تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر پوچھا: آپ کیا محسوس کرتی ہیں؟ انہوں نے کہا: گھبراہٹ ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت میں گھرا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: شاید تم میری موت چاہتے ہو اس لئے موت کی تمنا کر رہے ہو؟ ایسا نہ کرو بخدا میں تب تک موت کی خواہش نہیں رکھتی جب تک معاملہ یکطرفہ نہ ہو جائے یا تم قتل ہو جاؤ اور یہ بات تو میری آخرت کا سامان ہوگی یا پھر تم کامیاب ہو جاؤ اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں تو یاد رکھو کہیں ایسا کام نہ کر لینا جو تمہارے لائق نہ ہو اور وہ تمہیں موت کے

سے قبول کرنا پڑے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ تھا کہ وہ قتل ہو جائیں تو انہیں اس کا غم نہ ہو۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْعُوكٌ، عَلَيْهِ قُطِيفَةٌ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، فَوَجَدَ حَوَارَتَهَا فَوْقَ الْقُطِيفَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا أَشَدُّ حُمَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِنَّا كَذَلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَيُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ وَقَدْ كَانَ أَحَدُهُمْ يَبْتَغِي بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعِبَاءَةَ يَجُوبُهَا فَيَلْبِسُهَا وَيَبْتَغِي بِالْقَمَلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَلَا أَحَدَهُمْ كَانَ أَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدٍ كُمْ بِالْعَطَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے آپ کو بخار تھا۔ آپ پر چادر تھی انہوں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھا تو بخار کی حرارت چادر میں سے محسوس کی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! بخار کتنا تیز ہے؟ فرمایا: ”ہم لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے ہماری تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اجر بھی دوگنا ملتا ہے۔“ عرض کی یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بلا کسے لاحق ہوتی ہے؟ فرمایا: ”انبیاء علیہم السلام کو اور پھر صالحین کو ان میں کوئی ایک فخر میں مبتلا ہوا، پھٹی پرانی قمیض کے علاوہ انہیں کچھ نہ ملتا تھا جسے کاٹ کر پہن لیتے تھے پھر جوئیں پڑ جائیں تو انہیں کاشتیں انہیں بیماری پر اتنی خوشی ہوتی کہ اتنی تمہیں کسی عطاء پر نہیں ہوتی۔“

۲۳۰۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ (بے ہوش کی عیادت)

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَحْتُ مَرَضًا فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أَغْمَى عَلَى قَتَوَئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى تَوَكَّلْتُ إِلَهَ الْمِيرَاثِ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیمار ہوا تو حضور ﷺ میری بیمار پرسی کرنے تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ وہ پہنچے تو میں بے ہوش تھا۔ نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا پھر وضو کا مال مجھ پر ڈالا مجھے افاقہ ہو گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سامنے تھے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے

مال کا کیا کروں؟ خود ہی کوئی فیصلہ کر دوں؟ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اتنے میں وراثت کی آیت نازل ہو گئی۔

۲۳۱۔ بَابُ عِيَادَةِ الصَّبِيَّانِ (بچوں کی بیمار پرسی)

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، وَالْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ صَبِيًّا لِابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَقُلَ فَبَعَثَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وَلَدِي فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ: اذْهَبْ فَقُلْ لَهَا: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ. فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهَا فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ تَقْسِمٌ عَلَيْهِ لِمَا جَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَنَدَوَتَيْهِ وَلَصَدْرِهِ فَعَقَعَهُ كَقَعَقَةِ الشَّيْءِ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ: أَتَبْكِي وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي رَحْمَةً لَهَا إِنَّ اللَّهَ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرَّحَمَاءَ.

ترجمہ: حضرت أُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا بیٹا بیمار ہو گیا انہوں نے حضور ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میرا لڑکا حالت موت میں ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی بھیجا کہ جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ جو وہ لیتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے اور جو وہ عطا فرماتا ہے اسی کا ہوتا ہے ہر شے کی اللہ کے ہاں ایک مدت مقرر کر دی گئی ہے لہذا صبر سے کام لو اور آخرت پر نظر رکھو۔ یہ سن کر وہ اپنی واپس چلا گیا اور آپ کی صاحبزادی کو بتایا انہوں نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ حضور ﷺ ایک جماعت ساتھ لئے نکلے جن میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ آپ نے جا کر بچے کو اپنے دونوں پستانوں والی جگہ کے درمیان سینے سے لگایا بچے کے سینے سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے خشک مشکیزہ پر ضرب لگانے سے آواز آتی ہے۔ آپ کی دونوں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ تو اللہ کے رسول ہیں آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں بیٹی پر شفقت و رحمت کی وجہ سے رویا ہوں اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔“

۲۳۲۔ بَابُ

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: مَرَّ عَسَدُ إِمْرَأَةٍ

كَانَتْ أَجَى إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ فَتَقُولُ لِي: كَيْفَ أَهْلُكَ؟ فَأَقُولُ لَهَا: مَرْضَى. فَتَدْعُوْنِي بِطَعَامٍ فَأَكُلُ ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَجِئْتُهَا مَرَّةً فَقَالَتْ: كَيْفَ؟ قُلْتُ: قَدْ تَمَاتَلُّوا فَقَالَتْ: إِنَّمَا كُنْتُ أَدْعُوْكَ بِطَعَامٍ إِذْ كُنْتُ تُخْبِرُنَا عَنْ أَهْلِكَ أَنَّهُمْ مَرْضَى فَأَمَّا إِذْ تَمَاتَلُّوا فَلَا نَدْعُوْكَ بِشَيْءٍ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ابی عبدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہو گئی ہیں۔ میں اُم الدرداء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتا تھا تو وہ پوچھتیں: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ میں کہتا بیمار ہیں۔ وہ میرے لئے کھانا منگواتیں تو میں کھا لیتا۔ میں دوبارہ آتا اور پوچھتا۔ ایک مرتبہ میں گیا تو وہ کہنے لگیں بیوی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا! بس اب ٹھیک ہی ہے۔ وہ کہنے لگیں میں تمہارے لئے کھانا منگواتی تھی کیونکہ تم مجھے بتاتے تھے کہ بیوی بیمار ہے اب اگر وہ معمول کے مطابق ہے تو میں کھانا نہیں دوں گی۔

۲۳۳۔ بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ (دیہاتی کی عیادت و بیمار پرسی)

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَبْعُوْهُ فَقَالَ: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهَّرْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تُزِيرُهُ الْقُبُورُ. قَالَ: فَتَعَمَّ إِذَا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: ”کوئی فکر نہیں! انشاء اللہ سب ٹھیک ہے۔“ دیہاتی نے عرض کی: شدید بخار ہے جو مجھے نے بوڑھوں پر زور دکھاتا ہے اور انہیں قبر کا منظر دکھا دیتا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”تو پھر یہ بھی اچھا ہے۔“

۲۳۴۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمَرْضَى (بیماروں کی بیمار پرسی)

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنْكُمْ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ مَرْوَانُ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ هَذِهِ النِّخَالُ فِي رَجُلٍ فِي يَوْمٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کون روزے سے ہے؟“
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ”آج تم سے کس نے کسی کی عیادت کی ہے؟“
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! پھر آپ نے پوچھا: ”آج تم میں سے کس نے کس جنازے میں شرکت کی ہے؟“
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! آپ نے پھر فرمایا: ”آج کسی مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے؟“
تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! مروان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی ایک شخص میں یہ سب صفات جمع ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ وَهِيَ تَزْفِرُ فَقَالَ: مَا لِكَ؟ قَالَتْ: الْحُمَّى أَخْزَاهَا اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ لَا تَسِيْهَا لِإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا الْمُؤْمِنِ كَمَا يَذْهِبُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ کانپ رہی تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کی بخار ہے۔ (اللہ اسے ذلیل کرے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”خاموش! اسے گالی نہ دوا کیونکہ یہ مومن کی کوتاہیوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی لوہے کی میل کو۔“

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ وَالثَّوَالِي، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ اسْتَطْعَمْتَنِي وَلَمْ أُطْعِمَكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ لِمَ أُطْعِمُكَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفِرْكَ فَلَمْ تُسْقِنِي. فَقَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ اسْقَيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ عَبْدِي فَلَانًا اسْتَغْفَرَكَ فَلَمْ تُسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَدْعُوكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ

أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَوْ كُنْتُ عُدَّتَهُ لَوَجَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِي، أَوْ وَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا میں نے تجھ سے کھانے کو مانگا تھا، تم نے انکار کر دیا تھا۔ آدمی عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! کب مانگا تھا اور میں نے کب انکار کر دیا تھا؟ سب کو روزی دینے والا تو، تو ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یاد کرو میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے انکار کر دیا تھا۔ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ اگر تم اسے دے دیتے تو مجھے بنی دینا بنتا۔ اے آدم زاد! میں نے تجھ سے پینے کو مانگا تھا تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ وہ عرض کرے گا! الہی! میں تجھے پلا بھی کیسے سکتا ہوں جبکہ خود تو جہانوں کو روزی دینے والا ہے؟ وہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تم نے انکار کر دیا تھا۔ تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پلا دیتا تو وہ مجھے ہی پلانا ہوتا؟ پھر فرمائے گا، اے ابن آدم! میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ عرض کرے گا: الہی! میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ تو تو خود رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، یہ بات تیرے علم میں نہیں کہ اگر تو میرے فلاں بندے کی بیمار پرسی کرتا تو وہ میری بیمار پرسی ہوتی۔“ (یا فرمایا تو مجھے اس کے ہاں پاتا)

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى الْأُسَوَارِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَوِّدُوا الْمَرِيضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تَذَكُّوْكُمْ الْآخِرَةَ.

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس سے تمہیں موت یاد پڑے گی۔“

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَشُهُودُ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں ہیں جو تمام کی تمام ہر مسلمان پر لازم ہوتی ہیں: مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا اور جب چھینک لینے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا“ (يُرْحَمُكَ اللَّهُ کہنا)

۲۳۵۔ بَابُ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ

(مریض کی عیادت کے وقت اس کی شفاء کے لئے دعا کرے)

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي سَعْدٍ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَ: خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِأَرْضِ النَّبِيِّ هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدٌ. قَالَ: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا. ثَلَاثًا. فَقَالَ: لِي مَالٌ كَثِيرٌ يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفْأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَبِالثَّلَاثِينَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَالْخَمْسِينَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَالْثَّلَاثِينَ؟ قَالَ: الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنْ صَدَقْتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَنَفَقْتُكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَمَا تَأْكُلُ أَمْرَاتُكَ مِنْ طَعَامِكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ إِنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ. وَقَالَ بِيَدِهِ.

ترجمہ: حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بنو سعد کے تین حضرات نے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ وہ رونے لگے تو آپ نے فرمایا: ”کیوں روتے ہو؟“ تو انہوں نے عرض کی مجھے فکر لاحق ہے کہ کہیں اسی زمین میں نہ مر جاؤں جہاں سے ہجرت کی تھی جیسے سعد رضی اللہ عنہ (بن خولہ) مر گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”الہی! سعد رضی اللہ عنہ کو شفاء دے۔“ (تین مرتبہ فرمایا) پھر عرض کی میرے پاس مال بہت سا ہے جس کی وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اس کے لئے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کی تو پھر دو تہائی کی کروں؟ فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کی تو پھر آدھے کی کر دوں؟ فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کی تو پھر ایک ٹکٹ کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ”تہائی بھی بہت ہے بلاشبہ تم اپنے اوپر خرچ کرو گے تو یہ صدقہ ہوگا“ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو گے تو یہ بھی صدقہ ہے اور تمہارے مال میں سے جو کچھ تمہاری بیوی کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے دیکھو! تم اپنے اہل و عیال کو خوشحال کر دو تو یہ اس سے بھی بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے محتاج رہیں اور ان کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“ یہ ہدایت دیتے وقت آپ نے اپنے ہاتھ سے مانگنے والوں کی طرح ہاتھ پھیلا یا اور بتایا۔

۲۳۶۔ بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ (مریض کی عیادت کا ثواب)

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ قَالَ: مَنْ عَادَ أَخَاهُ كَانَ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ. قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ مَا خُرْقَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ أَبُو أَسْمَاءَ؟ قَالَ: عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ابو اسماء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے کسی بھائی کی عیادت کرے گا وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔ میں نے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا جنت کے باغ میں ہونے کا کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ یہ جنت کا تازہ پھل ہوگا۔ میں نے پھر پوچھا: ابو اسماء رضی اللہ عنہ نے یہ بات کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْمُثَنَّى أَظْنَهُ ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ نے ابو الاشعث رضی اللہ عنہ انہوں نے ابو اسماء الرحبی رضی اللہ عنہ انہوں نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۲۳۷۔ بَابُ الْحَدِيثِ لِلْمَرِيضِ وَالْعَائِدِ (مریض سے دیکر کیا کہے)

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، فِي نَاسٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ، عَادُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بْنِ رَافِعٍ هَذَا النَّصَارِيِّ، قَالُوا: يَا أَبَا حَفْصٍ. حَدَّثَنَا. قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى إِذَا قَعَدَ اسْتَقَرَّ فِيهَا.

ترجمہ: حضرت عبد الحمید بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ابو بکر بن حزم اور محمد بن حزم رضی اللہ عنہما دونوں ہی مسجد میں موجود لوگوں میں شامل تھے اور سب نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔

اللہ عنہ کی عیادت کرتے وقت کہا کہ اے ابو حفص! ہمیں کوئی حدیث تو سناؤ! کہنے لگے میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”جو بھی کسی مریض کی عیادت کرے وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہو جائے گا اور جب وہاں بیٹھ گیا تو مستقل طور پر رحمت کے احاطہ میں ہوگا۔“

۲۳۸۔ بَابُ مَنْ صَلَّى عِنْدَ الْمَرِيضِ (مریض کے پاس نماز پڑھنے کا حکم)

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرُو، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَادَ ابْنُ عَمْرٍو ابْنَ صَفْوَانَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِهِمْ ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: إِنَّا سَفَرٌ. ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن صفوان رضی اللہ عنہ میری عیادت کرنے آئے تو نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعت نماز پڑھائی اور کہا کہ ہم مسافر ہیں۔ (اس مطلب یہ ہے کہ وہ ظہر عصر یا عشاء کا وقت تھا)

۲۳۹۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ (مشرک کی عیادت)

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ غُلَامًا مِّنَ الْيَهُودِ كَانَ يُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ: أَسْلِمَ. فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ. وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَسْلَمَ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا حضور ﷺ کا خدمت گار تھا۔ وہ بیمار ہو گیا آپ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ”مسلمان ہو جاؤ“ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا وہ سرہانے ہی کھڑا تھا کہنے لگا کہ ابو القاسم ﷺ کا حکم مان لو۔ چنانچہ اسلام لے آیا۔ آپ وہاں سے لٹکے تو فرما رہے تھے: ”شکر ہے کہ اللہ نے اسے دوزخ کی آگ سے بچا لیا ہے“

۲۴۰۔ بَابُ مَا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ (عیادت کے وقت مریض سے کیا کہنا چاہئے)

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ! كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ:

كُلُّ أَمْرِي مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِيهِ وَالْمَوْتُ أَذْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِيهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَحَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْكَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَ لَيْلَةً
وَهَلْ أَرَدَنْ يَوْمًا مِيلَةً مَجْنَةً
بِوَادٍ وَحَسُولِي إِذْ خَرُّوا جَلِيلُ
وَهَلْ يُبْدُونَ لِي شَامَةً وَطُفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: االلَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمِدَّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر و بلال رضی اللہ عنہم کو بخار تھا۔ آپ فرماتی ہیں میں نے دونوں کی عیادت کی اور کہا: اے والد گرامی! کیا محسوس کرتے ہیں؟ اور اے بلال! آپ کیسے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا تو کہتے!

”ہر شخص صبح کو اپنے اہل و عیال میں ہوتا ہے اسے خیریت سے زندگی گزارنے کی دعا دی جاتی

ہے حالانکہ موت اس کے لئے جوتی کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے۔“

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہوش آنے پر دردناک آواز نکالتے اور یوں کہتے!

”سنو! کاش میں جان لیتا کہ میرے لئے ایسا ممکن ہے کہ میں رات ایسی جگہ ہوں گا جہاں

میرے گرد اذخر (بوٹی) اور جلیل نامی بوٹی ہوگی اور میں کسی دن مجنہ وادی کے پانی پر ہوں گا

اور میرے لئے شامہ اور طفیل پہاڑ ظاہر ہوں گے۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کی

حالیف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارا مدینہ سے پیارا مکہ سے بھی زیادہ ہو جائے اور اسے ہمارے لئے

سازگار بنا دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور بخار کی مرض یہاں سے نکال کر مجھ کو بھیج دے۔“

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ طُهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. قَالَ: ذَاكَ: طُهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حَمَى تَفُورُ أَوْ تَشُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرَةٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَنَمِ إِذَا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے۔ آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو اسے فرماتے: ”فکر نہیں کرو انشاء اللہ یہ تمہیں پاک کر دے گا۔“ اعرابی نے عرض کی: یہ پاک کرتا ہے؟ نہیں بلکہ یہ بوڑھے شخص پر خوب منڈلاتا ہے کہ اسے قبر دکھا دے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”چلو یونہی سہی۔“

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُرَشِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ؟ فَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ: خَارَ اللَّهُ لَكَ وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی مریض کی عیادت کرنے جاتے تو پوچھتے کہ وہ کیسا ہے؟ اور جب وہاں سے واپس ہوتے تو کہتے: ”اللہ تمہاری خیر کرے۔“ اس سے زیادہ کچھ نہ کہتے۔

۲۴۱۔ بَابُ مَا يُجِيبُ الْمَرِيضُ (مریض کیا جواب دے)

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: صَالِحٌ. قَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مِنْ أَمْرِ بِحَمْلِ السَّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجُ.

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حجّاج حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عیادت کو گیا میں وہیں تھا حجّاج نے پوچھا کہ وہ کس حال میں ہو؟ تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہوں پھر پوچھا: تکلیف کس وجہ سے ہوئی؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”اس کا سبب وہ شخص بنا ہے جس نے اسے اس دن ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا ہے جس

میں ہتھیار اٹھانا جائز نہ تھا۔ آپ کا مقصد حجاج سے تھا۔

۲۴۲۔ بَابُ عِيَادَةِ الْفَاسِقِ (فاسق و فاجر کی عیادت)

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ، عَنْ حَبَّانِ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا تَعُودُوا شَرَّابَ الْخَمْرِ إِذَا مَرَضُوا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب شرابی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کیا کرو۔
نوٹ: یعنی جب صرف شراب ہی بیماری کا سبب ہو۔ (۱۲ چشتی)

۲۴۳۔ بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ (عورتوں کا مریض مرد کی عیادت کرنا)

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، عَلَى رِحَالِهَا أَعْوَادَ لَبَسَ عَلَيْهَا غِشَاءً عَائِدَةً لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

ترجمہ: حضرت حارث بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُم الدرداء رضی اللہ عنہا کو انصار کے مسجد میں بیٹھے ایک آدمی کی عیادت کرتے دیکھا تھا ان کی سواری پر لکڑی کا کجاوہ تھا جس پر کچھ کپڑا وغیرہ نہیں ڈالا گیا تھا۔ آپ اہل مسجد میں ایک انصاری کی بیمار پرسی کرنے آئی تھیں۔

۲۴۴۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ لِلْعَائِدِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْفُضُولِ مِنَ الْبَيْتِ

(عیادت کرنے والا مریض کے گھر میں نہ جھانکے)

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ وَمَعَهُ قَوْمٌ وَفِي الْبَيْتِ امْرَأَةٌ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ انْفَقَاتُ عَيْنُكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابوالہدیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کسی مریض کی عیادت کرنے گئے ساتھ کچھ آدمی بھی تھے اور گھر میں ایک عورت موجود تھی ان میں سے ایک آدمی نے عورت کی طرف بری نظر سے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اندھا ہوتا تو اچھا تھا۔

۲۴۵۔ بَابُ الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ (آنکھ دکھنے والے مریض کی عیادت کرنا)

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: رَمَدَتْ عَيْنِي فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا زَيْدُ! لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لَمَّا بِهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ قَالَ: لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لَمَّا بِهَا ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ كَانَ ثَوَابُكَ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابو اسحق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بتایا کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی حضور ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ عیادت کے بعد آپ نے فرمایا: ”اگر تمہاری آنکھوں میں قدرے تکلیف رہ جاتی تو کیا کرتے؟“ عرض کی میں صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تمہیں قدرے تکلیف رہ جاتی اور صبر کرتے تو تمہیں جنت کا ثواب ملتا۔“

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ذَهَبَ بِصَرَّةٍ فَعَادُوهُ. فَقَالَ كُنْتُ أُرِيدُهُمَا لِأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَا بِهِمَا مِنْ طِبَاءٍ تِبَالَةً.

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک صحابی کی بینائی چلی گئی تو لوگوں نے عیادت کی۔ انہوں نے کہا: میں ان سے نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتا رہتا تھا اب جبکہ آپ وصال فرما گئے ہیں تو مجھے یہ خواہش نہیں کہ ان کے بدلے میں مقام تبالہ کے ہرن مل جائیں۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ يُونُسَ ثَالَا: حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى الْمُطَّلَبِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا ابْتَلَيْتَهُ بِحَبِيبَتِهِ (يُرِيدُ عَيْنِهِ) ثُمَّ صَبَرَ، عَوَّضَتْهُ الْجَنَّةُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کی دونوں آنکھیں تکلیف میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں ان کے عوض اسے جنت دوں گا۔“

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا خَطَّابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ وَإِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتِكَ فَصَبَرْتُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ وَاحْتَسَبْتَ لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم زاد! جب میں نے تمہاری دونوں آنکھیں لے لیں اور تو نے کوئی پرواہ نہیں کی اور صبر کیا ہے اس صدمہ کو برداشت کیا ہے تو میں تمہیں اس کے بدلے میں جنت سے کم کیا دوں؟“

۲۴۶۔ بَابُ آيِنِ يَقَعْدُ الْعَائِدُ؟ (عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے؟)

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: سَبْعَ مَرَارٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ. فَإِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ عَوْفَى مِنْ وَجَعِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرنے تشریف لے جاتے تو اس کے سرہانے بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا فرماتے: اَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ اگر اس کی موت میں کچھ وقت باقی ہوتا تو اسے پڑھنے سے اسے شفاء مل جاتی۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذَهَبَتْ مَعَ الْحَسَنِ إِلَى قَتَادَةَ نَعُوذُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ قَلْبَهُ، وَاشْفِ سُقْمَهُ.

ترجمہ: حضرت ربیع بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان کے سرہانے بیٹھ گئے ان سے خیریت دریافت کی اور پھر ان کے لئے دعا کی: اے اللہ! ان کے دل کو سکون عطا فرما اور بیماری سے نجات دے دے۔

۲۴۷۔ بَابُ مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ (گھر کا کام کاج کرنے کا حکم)

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِهِ؟

فَقَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ.

ترجمہ: حضرت اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کے گھریلو کام کاج کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: آپ گھر والوں کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو تشریف لے جاتے۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ.

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی کریم ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: آپ خود اپنے جوتے گانٹھ لیتے اور وہی کچھ کرتے جو ہر ایک اپنے گھر میں کیا کرتا ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ يَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقِعُ الثَّوبَ وَيَخِيطُ.

ترجمہ: حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہی کچھ کرتے تھے جو ہر ایک کیا کرتا ہے، خود جوتا سی لیتے، کپڑوں کو پیوند لگاتے اور سلانی کر لیتے تھے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ: يَقْلِبُ ثَوْبَهُ، وَيَحْلِبُ شَاتَهُ.

ترجمہ: حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی کہ حضور ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی ایک بشر تھے بطور بشر کپڑے سے جوئیں خود نکالتے اور دودھ دوہا کرتے۔

۲۲۸۔ بَابُ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيَعْلِمْهُ

(کسی سے دوستی ہو تو اسے اپنی دوستی سے آگاہ کرے)

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدَى كَرَبٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَعْلِمْهُ أَنَّهُ أَحَبُّهُ.

ترجمہ: حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی بھائی سے پیار ہو تو اسے اپنا پیار بتلائے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔“

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِمَنْكَبِي مِنْ وَرَائِي قَالَ: أَمَا إِنِّي أُحِبُّكَ قَالَ: أُحِبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ فَقَالَ: لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ أَحَبُّهُ مَا أَخْبَرْتُكَ. قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ يَعْزِضُ عَلَى الْخُطْبَةِ قَالَ: أَمَا إِنَّ عِنْدَنَا جَارِيَةً أَمَا إِنَّهَا عَوْرَاءٌ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ملے۔ انہوں نے پیچھے سے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور کہا: سنو! میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ آپ نے کہا: تم سے وہ پیار کرے جس کی وجہ سے تم مجھے پیار کر رہے ہو۔ پھر کہنے لگے اگر حضور ﷺ کا یہ حکم نہ ہوتا کہ ”کسی سے پیار کی صورت میں اسے اپنا پیار بتا دو۔“ تو میں تمہیں اپنا پیار کبھی نہ بتاتا اور پھر رشتہ کی پیش کش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس ایک لڑکی ہے لیکن اس کی ایک آنکھ نہیں ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَابَتُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا تَحَابَّ الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو شخص آپس میں محبت کریں تو ان سے بہتر وہ شمار ہوگا جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔“

۲۴۹۔ بَابُ إِذَا أَحَبَّ رَجُلًا فَلَا يُمَارَّةَ وَلَا يُسَالُّ عَنْهُ

(کسی سے محبت ہو تو اس سے جھگڑانہ کرے اور نہ ہی اس کی تفتیش کرے)

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ أَبَا الزَّاهِرِيَّةِ حَدَّثَهُ، عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ أَخًا فَلَا تَمَارَّةَ، وَلَا تُشَارَّةَ، وَلَا تُسَالُّ عَنْهُ فَعَلَى أَنْ تُوَافِيَ لَهُ عَدُوًّا فَيُخْبِرَكَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَيُفَرِّقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی بھائی سے محبت کرنے لگو تو اس سے جھگڑانہ کرو نہ لین وین اور نہ ہی زیادہ تفتیش کرو ممکن ہے کہ تیری اس کے مخالف سے ملاقات ہو اور وہ تمہارے درمیان جدائی کی کوئی بات کر دے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا الْمُقَرِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَخًا لِلَّهِ فِي اللَّهِ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلَّهِ، قَدْ خَلَا جَمِيعًا الْجَنَّةَ كَانَ الَّذِي أَحَبَّ فِي اللَّهِ أَرْفَعَ دَرَجَةً لِحُبِّهِ عَلَى الَّذِي أَحَبَّهُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو شخص کسی بھائی سے رضاء الہی کی خاطر محبت رکھے اور یوں کہے کہ میں اللہ کی رضا کے لئے تم سے پیار کرتا ہوں تو دونوں کے دونوں جنت میں جائیں گے البتہ وہی مرتبہ میں زیادہ ہوگا جو رضاء الہی کے لئے محبت رکھے گا۔“

۲۵۰۔ بَابُ الْعُقْلُ فِي الْقَلْبِ (عقل کا مقام دل ہوتا ہے)

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ بِصَفِيٍّ يَقُولُ: إِنَّ الْعُقْلَ فِي الْقَلْبِ وَالرَّحْمَةَ فِي الْكَبِدِ وَالرَّأْفَةَ فِي الطَّحَالِ وَالنَّفْسَ فِي الرِّئَةِ.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین کے موقع پر کہا تھا: عقل کا مقام دل ہوتا ہے رحمت کا جگر، ہرمانی اور نرمی کا تلی اور (نفس) سانس کا مقام پیچھڑا ہوتا ہے۔

۲۵۱۔ بَابُ الْكِبَرِ (تکبر)

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ سِيحَانٌ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ أَوْ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ. وَيَرْفَعُ كُلَّ رَاعٍ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ. فَقَالَ: أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ. قَالَ لِأَيِّهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ أَمْرُكَ بِالثَّنَيْنِ، وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ أَمْرُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ لَوْ وَضَعْنِ فِي كَفَّةٍ وَوَضَعْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ وَلَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ كُنَّ خَلْقًا مَبْهُمَةً لَقَصَمْتُهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ كُلِّ نَبِيٍّ وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَنْهَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبَرِ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الشِّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الْكِبَرُ؟ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَانِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا دَابَّةٌ يَرْكَبُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُونَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا الْكِبَرُ؟ قَالَ: سَفَهُ الْحَقِّ، وَغَمْصُ النَّاسِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ جنگل سے ایک آدمی حاضر ہوا اس پر سیمانی لباس تھا۔ وہ آ کر حضور ﷺ کے بالکل قریب کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: آپ کے ساتھی نے گھوڑ سوار ذلیل کر دیئے یا کہا ذلیل کریں گے اور بکری چرواہے کو بلند مرتبہ دیا ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے اس کا جبہ پکڑا اور فرمایا: ”دیکھو! لگتا ہے کہ تم نے بے عقلوں کا لباس پہن رکھا ہے۔“ پھر فرمایا: ”حضرت نوح علیہ السلام جب قریب المرگ ہوئے تو اپنے بیٹے سے کہنے لگے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں دو چیزوں کا حکم دیتا اور دو کے کرنے سے روکتا ہوں تجھے لا الہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پتیلی پر رکھ دی جائیں اور لا الہ الا اللہ دوسری پتیلی پر تو لا الہ الا اللہ کا وزن زیادہ ہوگا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک گول حلقہ میں بند ہوں تو اس دائرے کو لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ و بحمدہ توڑ دے

گا، کیونکہ ہر شے کی نماز ہے اور یہی ہر چیز کی خوراک ہے اور میں تجھے شرک و تکبر سے منع کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم شرک کا مفہوم تو جانتے ہیں، تکبر کیا ہوتا ہے؟ کیا حلقہ (لباس) پہننا تکبر کہلاتا ہے؟ فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے پھر کہا: تو پھر کسی کا خوبصورت جوڑا (جوتا) جس کے تھے خوبصورت ہوں پہننا؟ فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کی تو پھر کسی کے پاس سواری کے لئے چوپایا ہونا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ پھر عرض کی کیا وہ متکبر ہوگا جس کے پاس زیادہ ساتھی بیٹھیں؟ فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر تکبر کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”حق سے جاہل رہنا (قبول نہ کرنا) اور لوگوں کو حقیر جاننا۔“

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنَ الْكِبَرُ..... نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ آگے ایسی ہی حدیث ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو عُمَرَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوْ اخْتَالَ فِي مَشْيِهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو اپنے دل میں اپنے کو عظیم جانے یا متکبرانہ چال چلے تو اللہ سے ملاقات کے وقت اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔“

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْتَكْبَرَ مِنْ أَكَلٍ مَعَهُ خَادِمُهُ وَدَرَكَبَ الْحِمَارَ بِأَلْسُوقٍ وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا شخص تکبر والا شمار نہ ہو گا جس کا خادم اس کے ساتھ کھانا کھائے جو گدھے پر سوار بازار کو چلے جایا کرے اور بکری کو باندھ کر خود دودھ دے۔“

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْهَرَيْثِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ

عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى تَمْرًا بِدِرْهَمٍ فَحَمَلَهُ فِي مِلْحَفَتِهِ لَقُلْتُ لَهُ أَوْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَحْمِلْ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا، أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ.

ترجمہ: چادر میں بیچنے والے حضرت صالح رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا، آپ نے ایک درہم کی کھجوریں لیں اور اپنے تھیلے میں ڈالیں تو میں نے (یا کسی اور نے) ان سے کہا، میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ نے کہا: نہیں، صاحب اولاد کو خود اٹھانا چاہئے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ الْأَعْرَجِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعِزُّ لِإِرَائِي وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي فَمَنْ نَزَاعَنِي بِشَيْءٍ مِنْهُمَا عَذَبْتُهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عزت اللہ کی تہ بند ہوتی ہے بڑائی اور پر لینے کی چادر ہوتی ہے اور جوان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرے گا میں اسے سزا دوں گا۔“ (انسان کو چاہئے کہ خود صاحب عزت نہ بنے اور نہ ہی بڑا بننے کی کوشش کرے)

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَوَاحَةَ يَزِيدُ بْنُ أَبِيهِمْ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ، الطَّائِسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: عَلَى الْمُنْبَرِ قَالَ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيًّ يُفْتَحُونَهَا وَإِنَّ مَصَالِيَ الشَّيْطَانِ وَفُتُوحُهُ الْبَطْرُ بِأَنْعَمِ اللَّهِ، وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللَّهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ، وَالْبَغْيُ الْهُوَى فِي غَيْرِ ذَاتِ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا: بلاشبہ شیطان کے بہت سے پھندے اور جال ہیں اس کے پھندوں اور جالوں میں اللہ کی نعمتوں پر اکرنا، اللہ کی عنایات پر فخر کرنا، اللہ کے بندوں پر اپنی بڑائی دکھانا اور خواہشات کے لئے اللہ کے سوا کسی اور کی اتباع کرنا شامل ہے۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ قَالَتْ: يَلْجِئِي الْجَبَّارُونَ وَيَلْجِئِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ: الْجَنَّةُ يَلْجِئِي الضُّعَفَاءُ وَيَلْجِئِي الْفُقَرَاءُ. قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ. ثُمَّ قَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أَعَذِّبُ بِكَ مَنْ

أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمْ مِلْوُهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ (سفیان رضی اللہ عنہ نے بھی بتایا کہ دوزخ اور جنت نے لڑائی کی) جہنم نے کہا: مجھ میں جابر اور تکبر کرنے والے لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور فقیر لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت کا نشان ہے تیری وجہ سے میں جس پر چاہوں مہربانی کروں گا۔ پھر جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جسے چاہوں تکلیف پہنچاؤں گا اور تم دونوں کو بھردوں گا۔“

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَزِقِينَ وَلَا مُتَسَاوِتِينَ وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشُّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَارْتُ حَمَالِيْقُ عَيْنِيهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بخیل اور مردہ دل نہ تھے وہ اپنی مجلسوں میں شعر خوانی کرتے اور دور جاہلیت کی باتیں بھی کر جاتے اور جب ان میں سے کسی کو امر الہی ملتا تو اس کی آنکھیں ایسے گھوم جاتیں جیسے دیوانہ ہوتا ہے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَمِيلًا فَقَالَ: حَبِّبْ إِلَيَّ الْجَمَالَ وَأَعْطِبْتُ مَا تَرَى، حَتَّى مَا أَحَبُّ أَنْ يُفَوِّقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ: بِشْرَاكِ نَعْلٍ وَإِمَّا قَالَ: بِشْمَعٍ أَحْمَرَ. الْكِبَرُ ذَاكَ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمِطَ النَّاسَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا خوبصورت تھا۔ اس نے عرض کیا مجھے خوبصورتی پسند ہے اور آپ مجھے دیکھ ہی رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس سلسلے میں مجھ سے کوئی جوتی کے تھے برابر بھی بڑھ جائے تو کیا یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں تکبر یہ ہے کہ انسان حق کی اہمیت ختم کر دے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔“

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ النَّخْلِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الدَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ مِنْ جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ يَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، وَيُسْقَوْنَ مِنْ عَصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخُبَالِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن متکبرین کا حشر ذرہ جیسے مردوں کی صورت میں ہوگا“ انہیں ہر طرف سے ذلت نے گھیرا ہوگا“ انہیں بولس نامی جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف بھیج کر لے جایا جائے گا“ ان پر آگ کے تیز شعلے بلند ہوں گے اور انہیں اہل جہنم کی گندگی سے زہر قاتل کا پیالہ پلایا جائے گا۔“

۲۵۲۔ بَابُ مَنْ انْتَصَرَ مِنْ ظُلْمِهِ (حالت ظلم میں امداد لینا)

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: دُونِكَ فَانْتَصِرِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر انہیں فرمایا: ”آؤ اور اپنا انتقام لے لو۔“

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي مِرْطَاهَا فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلْتُ. فَقَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنِي يُسْأَلُنَّكَ الْعَدْلَ فِي بَيْتِ أَبِي بِكَافَّةٍ. قَالَ: أَيُّ بَيْتٍ أَتُحِبُّينَ مَا أَحَبُّ؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَاحْبِي هَذِهِ. فَقَامَتْ فَخَرَجَتْ فَحَدَّثَتْهُنَّ، ثُمَّ: مَا أَغْنَيْتِ عَنَّا شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَةً فِيهَا أَبَدًا فَارْسَلَنِي زَيْنَبُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ وَوَقَعَتْ فِي زَيْنَبَ تُسَبِّحُنِي فَطَفِقتُ أَنْظُرُ هَلْ يَأْذَنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَلْ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ يَخْرُجَ فَوَقَعْتُ بِزَيْنَبَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ أَلْغَيْتُهَا عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ:

أَمَّا إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے حاضری کی اجازت مانگی تو اس وقت آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی اونی چادر میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آ گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ آپ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں عدل اور مساوات کا سلسلہ قائم فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: ”بیٹی! کیا تمہیں وہ کچھ محبوب ہے جسے میں چاہتا ہوں؟“ عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم ان سے پیار رکھو۔“ آپ انھیں اور واپس جا کر انہیں بتا دیا اس پر وہ کہنے لگیں: آپ نے تو کوئی فائدہ نہیں کیا لہذا دوبارہ جا کر عرض کرو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بخدا! اب میں اس سلسلے میں آپ سے کوئی بات نہیں کروں گی۔ اس پر انہوں نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا انہوں نے اجازت مانگی تو آپ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے وہی بات عرض کی اور زینب رضی اللہ عنہا (زوج النبی ﷺ) نے میرے بارے میں سخت الفاظ کہہ دیئے۔ میں دیکھ رہی تھی کہ مجھے آپ اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ میں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ میرا جواب دینا ناپسند نہیں فرمائیں گے۔ چنانچہ میں زینب رضی اللہ عنہا سے الجھ گئی اور ان پر خوب دباؤ ڈالا اور غالب رہی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا: ”دیکھو زینب رضی اللہ عنہا! یہ بھی تو آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی کی بیٹی ہیں۔“

۲۵۳۔ بَابُ الْمَوَاسَاةِ فِي السَّنَةِ وَالْمَجَاعَةِ

(قحط سالی اور بھوک کے حالات میں غم خواری کرنا)

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ بَشِيرٍ، وَالْجَهْظِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْمَعْمُولِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَجَاعَةٌ مِنْ أَذْوَكِهَا فَلَا يَعْدِلَنَّ بِالْأَكْبَادِ الْجَائِعَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آخری زمانہ میں بھوک کا دور آئے گا (قحط سالی ہوگی) بھوکے جگر کی طرح کہیں راہ راست سے ہٹ نہ جاتا۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ الْأَنْصَارَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ. قَالَ: فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَوُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ؟ قَالُوا: نَسْمَعُ وَأَطَعُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے درمیان کھجور کے باغ بانٹ دیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں نہیں بانٹوں گا۔“ انہوں نے مہاجرین سے کہا کہ آپ ہمارے معاملہ کی حفاظت کریں، ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے، ان مہاجروں نے کہا کہ ہم نے انصار کی بات سن کر ان کی ان کی۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَامَ الرَّمَادَةِ وَكَانَتْ سَنَةً شَدِيدَةً لَمَّةً بَعْدَ مَا اجْتَهَدَ عُمَرُ فِي إِمْدَادِ الْأَعْرَابِ بِالْبَابِلِ وَالْقَمَحِ وَالزَّيْتِ مِنَ الْأَرْيَافِ كُلِّهَا حَتَّى بَلَغَتْ الْأَرْيَافُ كُلُّهَا مِمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ، فَقَامَ عُمَرُ يَدْعُو فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَهُمْ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ مُسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَقَالَ حِينَ نَزَلَ بِهِ الْغَيْثُ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِجْهَا مَا كُنْتُ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ سَعَةٌ إِلَّا أَدْخَلْتُ مَعَهُمْ أَعْدَادَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ، فَلَمْ يَكُنِ اثْنَانِ يَلْكَانِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَا يُقِيمُ وَاحِدًا.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (قحط والے سال) کے موقع پر دیہاتیوں کی بڑی مدد کی سخت مصیبتوں کا سال تھا۔ یہ وہ سال ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹوں، گندم، اناج، زیتون اور ایسی دافروں کے ذریعے عربوں کی مدد کرتے رہے اور وہ خوشحال ہو گئے اور کھڑے ہو کر دعا کی: ”اللہ! انہیں پہاڑوں چوٹیوں تک سے رزق عطا فرما۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے یہ دعا قبول فرمائی اور جب بارش نے لگی تو آپ نے یہ دعا کی: ”اللہ تیرا شکر ہے۔“ بخدا! اگر اللہ تعالیٰ یہ مشکل دور نہ فرماتا تو میں آسودہ حال نہ ہوتا (ان سے تعاون لیتا) جن کے ساتھ اتنے ہی فقراء ان میں شامل کر دیتا اور وہ یوں کہ اس لئے سے کوئی بھی دو شخص ہلاک نہ ہوتے جو ایک شخص کی خوراک بنتا ہے۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ الْأَكْحَوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحَايَاكُمْ لَا يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ بَعْدَ ثَالِثَةِ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: كُلُّوْا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانُوا فِي جُهْدٍ قَارَدَتْ أَنْ تَعِينُوا.

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری قربانیوں میں سے تین دن کے بعد تمہارے گھر میں گوشت نہ بچ جائے۔“ آئندہ سال صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم اب بھی ویسا ہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھاؤ اور بچا کر بھی رکھ لو۔ اس سال لوگ تنگی میں تھے چنانچہ میں نے چاہا کہ ان کی مدد کر دو۔“ (چنانچہ تین دن سے زیادہ دیر تک گوشت رکھنے سے منع فرما دیا تھا)

۲۵۴۔ بَابُ التَّجَارِبِ (تجربہ کی اہمیت)

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُرُوءَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَكَ نَفْسَهُ ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ: لَا حِلْمَ إِلَّا تَجْرِبَةٌ يُعِيدُهَا ثَلَاثًا.

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ اپنے آپ بات کر رہے تھے پھر سنبھلے اور کہنے لگے: عقلمندی تجربہ کے نتیجے میں آیا کرتی ہے بار بار کہتے رہے۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ زُخْرٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَشْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کئی بار پھسلنے پر بردباری پیدا ہوتی ہے اور کئی تجربوں کے بعد حکیم و دانایا بنتا ہے۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی سے ایسی ہی ایک اور روایت بھی مذکور ہے۔

۲۵۵۔ بَابُ مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ (دینی بھائیوں کو کھانا کھلانا)

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَأَنْ أَجْمَعَ نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِي عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى سُوقِكُمْ فَأَعْتِقَ رَقَبَةً.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ایک صاع یا دو صاع بھر کھانے پر میرا مسلمان بھائیوں کو بلانا مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بازار جا کر ایک غلام کو آزاد کر دوں۔

۲۵۶۔ بَابُ حَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ (دور جاہلیت میں کھائی ہوئی قسم کا حکم)

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلْيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عُمُومَتِي حَلْفَ الْمُطَيِّبِينَ فَمَا أَحَبُّ أَنْ أَنْكِحَهُ وَأَنْ لِي حُمْرُ النَّعَمِ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھیوں کے ساتھ مطیبین والی قسم کے موقع پر (دور جاہلیت کی قسم) موجود تھا اور میں اس حلف کو سرخ اونٹوں کے طمع پر توڑنا پسند نہیں کرتا۔

۲۵۷۔ بَابُ الْإِخَاءِ (بھائی چارہ قائم کرنا)

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سُلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالزُّبَيْرِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعود اور زبیر رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِ النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے میں اس گھر میں قائم فرمایا جو مدینہ میں موجود تھا۔

۲۵۸۔ بَابُ لَا حَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ (اسلام میں جاہلانہ معاہدہ پورا کرنے کا کوئی تصور نہیں)

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ،

عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى دُرْجِ الْكُعْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ حَلْفٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا هِجْرَةً بَعْدَ الْفَتْحِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے وقت کعبہ کی سیڑھیوں پر تشریف فرما ہوئے حمد و ثناء الہی کی اور پھر فرمایا: ”جنہوں نے دور جاہلیت میں قسم کھائی (کہ یہ کام کروں گا اور وہ کام مخالف اسلام نہ ہو) تو اسلام اس کو برقرار رکھتا ہے اور فتح مکہ کے بعد اب کوئی ہجرت نہیں ہوگی۔“

۲۵۹۔ بَابُ مَنْ اسْتَمَطَرَ فِي أَوَّلِ الْمَطَرِ (بارش کا ابتدائی حصہ اپنے اوپر برسنے دینا)

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَصَابَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ فَحَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، قُلْنَا: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ حَدِيثٌ عَاهِدٌ بِرَبِّهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہاں تھے کہ بارش ہونے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے جسم سے کچھ کپڑا ہٹا دیا اور بارش بدن پر پڑنے لگی۔ ہم نے عرض کی آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی نئی برسنے لگی ہے۔“

۲۶۰۔ بَابُ إِنْ الْغَنَمَ بَرَكَةً (بکریاں باعث برکت)

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُلْحَلَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خَيْثَمٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ بَارِضَهُ بِالْعَقِيقِ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى دَوَابٍّ فَنَزَلُوا قَالَ حُمَيْدٌ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اذْهَبْ إِلَى أُمِّي وَقُلْ لَهَا: إِنَّ ابْنَكَ يُقَرِّتُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَطْعِمِينَا شَيْئًا قَالَ: فَوَضَعْتُ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ مِّنْ شَعِيرٍ وَشَيْئًا مِّنْ زَبْتٍ وَرَمَلِحٍ فِي صَحْفَةٍ فَوَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي فَحَمَلَتْهَا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا وَضَعَتْهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ كَبَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمَ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَحْسِنْ إِلَى غَنَمِكَ وَامْسَحِ الرِّغَامَ عَنْهَا وَأَطِيبْ مَرَايحَهَا وَصَلِّ فِي نَاجِيَتِهَا

لِيَأْتِيَهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الثَّلَاةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَيَّ صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَوْدَانِ.

ترجمہ: حضرت حمید بن مالک بن خثیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عقیق والی زمین میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں اہل مدینہ سے ایک گروہ گھوڑوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آیا اور ٹھہر گیا۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری والدہ سے جا کر کہو کہ آپ کا بیٹا سلام عرض کرتا ہے اور کھانے کی درخواست کرتا ہے۔ حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تین روٹیاں جو کی اور کچھ زیتون کا تیل نیز کچھ نمک پیالے میں ڈال کر میرے سر پر رکھا اور میں ان کے پاس آ گیا۔ جب سب کچھ ان کے سامنے رکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں اللہ کی بڑائی بیان کی: ”ہر تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں روٹی سے سیر کر دیا حالانکہ ہم کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے رہے ہیں۔“ چنانچہ اس گروہ نے سب کچھ کھا لیا اور کچھ بھی باقی نہ بچا۔ پھر جب وہ واپس ہو گئے تو انہوں نے کہا اے بھتیجے! اپنی بکریاں سنبھال لو ان سے گرد و غبار صاف کر دو ان کا باڑا ستھرا کر دو اور اس کے ایک طرف نماز پڑھو کیونکہ یہ جنت کے چوپائے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب لوگ ایک ایسا دور دیکھیں گے کہ جس میں بکریوں کا ایک ریوڑ مروان کی حویلی سے پسندیدہ ہوگا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْأَزْدِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّاةُ فِي الْبَيْتِ بَرَكَةٌ، وَالشَّاتَانِ بَرَكَتَانِ، وَالثَّلَاثُ بَرَكَاتٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”گھر میں ایک بکری باعث برکت ہوتی ہے دو بکریاں دو برکت اور تین ہوں تو برکتیں ہی برکتیں ہوتی ہیں۔“

۳۶۱۔ بَابُ الْإِبِلِ عَزَّ لَا هِلَهَا (اونٹ اہل خانہ کے لئے باعث عزت ہوتا ہے)

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْقَدَادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کفر کا سرغنہ مشرق کی طرف ہے فخر اور بڑائی گھوڑوں اور اونٹ والوں میں ہوتی ہے جو کاشتکار ہوتے ہیں اور سکون کی تلاش کرنا ہو تو بکریوں کے مالکوں کے پاس ملے گا۔“

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَجِبْتُ لِلْكَلَابِ وَالشَّاءِ، إِنَّ الشَّاءَ يُذْبَحُ مِنْهَا فِي السَّنَةِ كَذَا وَكَذَا، وَيُهْدَى: كَذَا وَكَذَا، وَالْكَلْبُ تَضَعُ الْكَلْبَةَ الْوَاحِدَةَ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاءُ أَكْثَرُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں کتوں اور بکریوں کو دیکھ کر بہت تعجب کرتا ہوں بکریاں سال بھر میں بہت سی ذبح کر دی جاتی ہیں اور بہت سی قربانی کی جاتی ہیں اور کتیا اتنے اتنے بچے جنتی ہے لیکن بکریاں پھر بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ كَمْ عَطَاؤُكَ؟ قُلْتُ: أَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَةٍ. قَالَ لَهُ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ! اتَّخِذْ مِنَ الْحَرْثِ وَالسَّابِغِاءِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلِيَكُمْ غِلْمَةٌ قُرَيْشٍ لَا يَعْطُونَ الْعَطَاءَ مَعَهُمْ مَالًا.

ترجمہ: حضرت ابو ظبیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو ظبیان رضی اللہ عنہ! (بیت المال سے) کتنا کچھ لیتے ہو؟ میں نے کہا! اڑھائی ہزار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو ظبیان! کھیتی باڑی کرو اور بکریاں رکھو قبل اس کے تمہارے والی قریش کے غلام بن جائیں کیونکہ وہ عطا و بخشش نہیں کریں گے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ حَزْنٍ يَقُولُ: تَفَاحَرُ أَهْلُ الْإِبِلِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعُكَ مُوسَى وَهُوَ رَاعِي غَنَمٍ وَبَيْعُكَ دَاوُدَ وَهُوَ رَاعِي غَنَمٍ، وَبَيْعُكَ أَنَا وَأَنَا أُرْغَى غَنَمًا لِي أَهْلِي بِأَجْيَادَ.

ترجمہ: حضرت عبدہ بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اونٹ اور بکریوں والے ایک دوسرے پر فخر جتانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا وہ بکریاں چرانے والے تھے حضرت داؤد علیہ السلام آئے تو وہ بھی بکریاں چراتے تھے اور پھر مجھے بھیجا گیا تو میں نے بھی محلہ اجیاد میں گھر والوں کی بکریاں چرائیں۔“

۲۶۲۔ بَابُ الْأَعْرَابِيَّةِ (جنگل میں رہائش)

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: أُولَهُنَّ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَرُكْمُ الْمُحَصَّنَاتِ وَالْأَعْرَابِيَّةُ بَعْدَ الْهَجْرَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ سات ہیں جن میں سے پہلا اللہ کا شریک بننا ہے پھر قتل کرنا، عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد جنگل میں رہائش رکھنا۔

۲۶۳۔ بَابُ سَاكِنِ الْقُرَى (دیہات میں رہنے والے کی حیثیت)

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ فَإِنَّ سَاكِنِ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ. قَالَ أَحْمَدُ: الْكُفُورُ الْقُرَى.

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”دور دراز دیہاتوں میں رہائش نہ رکھا کرو کیونکہ دیہاتوں میں رہنے والے ایسے ہیں جیسے قبرستان میں رہنے والے۔“ احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حدیث کے لفظ ”کفور“ کا مطلب ہے ”بستیاں۔“

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَوْبَانُ! لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ، فَإِنَّ سَاكِنِ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ.

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے ثوبان! دیہاتوں میں بیرانہ کرو کیونکہ دیہاتوں میں رہنے والے قبروں میں رہنے والوں جیسے ہوتے ہیں۔“

نوٹ: دیہات میں رہنا کوئی جرم نہیں ہوتا یہ تو اس عہد کی بات ہے جب دیہاتوں میں تعلیم اور شرعی احکام پر عمل پیرائی کی سہولت موجود نہ تھی۔ (۱۲ چشتی)

۲۶۴۔ بَابُ الْبَدْوِ إِلَى التَّلَاعِ (ٹیلوں کی طرف جانا)

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدْوِ قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو؟ قَالَتْ: نَعَمْ. كَانَ يَبْدُو إِلَى هَؤُلَاءِ التَّلَاعِ.

ترجمہ: حضرت شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کبھی باہر نکلتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ شہر سے باہر ان ٹیلوں کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسِيدٍ إِذَا رَكِبَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَضَعَ ثَوْبَهُ، عَنْ مَنْكِبِهِ، وَوَضَعَهُ عَلَى فِخْذَيْهِ فَقُلْتُ: مَا هَذَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَفْعَلُ مِثْلَ هَذَا.

ترجمہ: حضرت عمرو بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبد اللہ بن اسید رضی اللہ عنہ کو اس وقت دیکھا جب وہ حالت احرام میں سواری پر ہوتے تھے اور اپنے کندھوں سے کپڑا اتار کر دونوں رانوں پر رکھ لیتے تھے میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

۲۶۵۔ بَابُ مَنْ أَحَبَّ كِتْمَانَ السِّرِّ وَأَنْ يُجَالِسَ كُلَّ قَوْمٍ فَيَعْرِفَ أَخْلَاقَهُمْ

(ایسا شخص جو بھید چھپاتا اور ہر محفل میں بیٹھ کر ان کی عادتیں ملاحظہ کرتا ہو)

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَ جَالِسِينَ فَبَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيِّ فَبَجَلَسَ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ عَمْرٌ: إِنَّا لَا نُحِبُّ مَنْ يَرْفَعُ حَدِيثًا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ أَجَالِسُ أَوْلِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ عَمْرٌ: بَلَى فَبَجَلَسَ هَذَا وَهَذَا، وَلَا تَرْفَعُ حَدِيثًا ثُمَّ قَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُولُونَ يَكُونُ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي؟ فَعَدَّدَ الْأَنْصَارِيُّ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَمْ يَسْمَعْ عَلِيًّا. فَقَالَ عَمْرٌ فَمَا لَهُمْ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالُوا اللَّهُ إِنَّهُ لَا حَرَامَ لَهُمْ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَقِيمَهُمْ عَلَى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ عبدالرحمن بن عبدالقاری آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے جو ہماری بات لے جا کر کسی اور کو بتائے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھا کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صحیح کہتے ہو بیٹھ جاؤ لیکن ہماری بات یہاں سے نہ لے جاؤ۔ پھر انصاری سے کہا: آپ میرے بعد کس کو خلیفہ بنانے کی بات کرتے سنتے ہیں؟ چنانچہ انصاری نے مہاجرین کے کئی افراد کے نام گن دیئے لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام نہ لیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے کیا تکلیف ہے؟ بخدا وہ تو ان سب سے زیادہ لائق ہیں (اگر ان پر امیر بنا دیئے جائیں) وہ تو انہیں راہِ راست پر گامزن کر دیں گے۔

۲۶۶۔ بَابُ التَّوَكُّدِ فِي الْأُمُورِ (کاموں میں رعایت برتنا)

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ رَجُلًا تَوَفَّى وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ وَمَوْلَى لَهُ، فَأَوْصَى مَوْلَاهُ بِأَبِيهِ، فَلَمْ يَأْلُوهُ حَتَّى أَتَرَكَ وَزَوْجَهُ. فَقَالَ لَهُ: جَهِّزْنِي أَطْلُبُ الْعِلْمَ فَجَهَّزَهُ كَأَنِّي عَالِمًا فَسَأَلَهُ: فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْطَلِقَ فَقُلْ لِي أَعْلَمُكَ. فَقَالَ: حَضَرَ مِنِّي الْخُرُوجَ فَعَلِمَنِي. فَقَالَ أَنِّي اللَّهُ وَاصْبِرْ وَلَا تَسْتَعْجِلْ. قَالَ: الْحَسَنُ: فِي هَذَا الْخَبَرِ كُلُّهُ فَجَاءَ وَلَا يَكَادُ يَنْسَاهُنَّ، إِنَّمَا هُنَّ ثَلَاثٌ فَلَمَّا جَاءَ أَهْلَهُ تَرَكَ الدَّارَ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَائِمٍ مَتْرَاحٍ عَنِ الْمَرْأَةِ وَإِذَا امْرَأَتُهُ نَائِمَةٌ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أُرِيدُ مَا أَتَطَّعُ بِهِ هَذَا: فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ: مَا أَتَطَّعُ بِهِ هَذَا شَيْئًا فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مَنَافَهُ ذَكَرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ اسْتَعْيَظَ الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَاهُ وَكَبَّ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَسَأَلَهُ قَالَ: مَا أَصَبْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: أَصَبْتُ وَاللَّهِ بَعْدَكَ عَمِيرًا كَثِيرًا أَصَبْتُ وَاللَّهِ بَعْدَكَ أَنِّي مَشَيْتُ اللَّيْلَةَ بَيْنَ السَّيْفِ وَبَيْنَ رَأْسِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَجَهَّزْنِي مَا أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ قَعْلِكَ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہوا تو اس نے ایک لڑکا اور ایک غلام بچے چھوڑے۔ اس نے اپنے غلام کو اپنے بیٹے کی نگرانی کے لئے وصیت کی۔ غلام نے غفلت نہیں کی اسے پالا اور شادی تک سنبھالا۔ لڑکے نے کہا میں تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں لہذا میری تعلیم کا بندوبست کر دو۔ اس نے انتظام کر دیا۔ وہ ایک عالم کے پاس آیا اور اس کے حصولِ علم کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: جب تم یہاں سے

جانے لگو تو میرے پاس آنا میں تمہیں کچھ باتیں بتا دوں گا۔ لڑکے نے ایک دن کہا کہ میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے لہذا مجھے تعلیم دو اور کچھ سکھا دو۔ عالم نے کہا: اللہ سے ڈرو صبر سے کام لینا اور جلد بازی نہ کرنا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس میں بھلائی ہی بھلائی تھی۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا مگر ان باتوں کو بھولا نہیں۔ وہ صرف تین باتیں تھیں۔ وہ اپنے گھر آیا اور سواری سے اتر ا۔ جب گھر میں گیا تو اچانک اس نے ایک آدمی دیکھا جو اس کی بیوی سے ذرا ہٹ کر سو رہا تھا اس کی عورت بھی سو رہی تھی۔ کہنے لگا: بخدا میں کیا کروں اور کب تک اس کا انتظار کروں پھر واپس اپنی سواری کے پاس چلا گیا۔ جب تلوار پکڑنے کا ارادہ کیا تو وہ بات یاد آئی اللہ سے ڈرو صبر کرو اور جلد بازی نہ کرو یہ یاد آنے پر واپس چلا گیا۔ پھر جب اس کے سر کے قریب کھڑا ہوا تو کہا اب میں کب تک انتظار کروں گا اور پھر اپنی سواری کے پاس چلا گیا پھر تلوار پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسے پھر ہدایات یاد آ گئیں۔ وہ پھر اس کے پاس آ گیا جب اس کے سر کے پاس کھڑا ہوا تو وہ جاگ اٹھا۔ وہ آدمی دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا اور گلے مل کر اسے چوما اور پوچھا کہ میرے بعد تم نے کیا پایا؟ لڑکے نے کہا بخدا میں نے بہت بھلائی حاصل کی ہے۔ بخدا! تمہارے بعد میں نے یہ پایا ہے کہ میں تلوار اور تمہارے سر کے درمیان تین مرتبہ ادھر ادھر گیا ہوں لیکن مجھے چونکہ علم آچکا تھا اس لئے یہ چیز تمہارے قتل کے درمیان پردہ بن گیا۔

۲۶۷۔ بَابُ التَّوَكُّدِ فِي الْأُمُورِ (کاموں میں سنجیدگی رکھنا)

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَشَجَّ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ. قُلْتُ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ. قُلْتُ: قَدِيمًا كَانَ أَوْ حَدِيثًا؟ قَالَ: قَدِيمًا. قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ أَحَبَّهُمَا اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت اشج عبد القیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے اندر دو چیزیں پیدا کی گئی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: بردباری اور وقار۔“ میں نے عرض کی پہلے سے موجود ہیں یا نئی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ”پہلے سے موجود ہیں۔“ میں نے عرض کی: اللہ کا شکر ہے جس نے میرے اندر دو ایسی چیزیں پیدا کی ہیں جنہیں وہ اچھا جانتا ہے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ وَذَكَرَ قِتَادَةَ أَبَا نَصْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَانَةُ.

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالقیس کے اس شخص نے حدیث بتائی جو حضور ﷺ سے ملنے والے وفد میں شامل تھے۔ (قتادہ کے مطابق وہ ابونصر تھے) انہوں نے حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: ”تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، حلم و بردباری اور وقار۔“

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَانَةُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالقیس کے سربراہ سے فرمایا: ”تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، حلم اور وقار۔“

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حَجِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي هُوْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ مَزِيدَ الْعَبْدِيَّ قَالَ: جَاءَ الْأَشَجُّ يَمْشِي حَتَّى أَخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: جَبَلًا جَبَلْتُ عَلَيْهِ، أَوْ خُلُقًا مَعِيَ؟ قَالَ: لَا بَلْ جَبَلْتُ عَلَيْهِ. قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

ترجمہ: حضرت مزیدہ العبدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اشج عبدی رضی اللہ عنہ آئے اور حضور ﷺ کے دونوں ہاتھ تمام کر بوسہ دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے اندر دو ایسی خصوصیات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اللہ کے رسول بھی پسند کرتے ہیں۔“ عرض کی وہ میری طبیعت میں داخل ہیں یا اب مجھ میں پیدا ہوئی ہیں؟ فرمایا: ”نہیں! بلکہ وہ تو تیری جبلت میں داخل ہیں۔“ اشج رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسا پیدا فرمایا ہے کہ یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہیں اور جن پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوش ہیں۔

۲۶۸۔ بَابُ الْبَغْيِ (سرکشی)

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَرٌ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ جَبَلًا بَغَى عَلَى جَبَلٍ لَدَكَ الْبَاغِي.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر ایک پہاڑ بھی دوسرے پہاڑ سے بغاوت پر اتر آئے تو باغی پہاڑ کو چور چور کر دے گا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلْنِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَالْمُتَجَبِّرُونَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتَ عَذَابِي أَلْعَنُوكُمْ بِكَ مِمَّنْ هُنْتُ وَقَالَ: لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمِي لِرَحْمِ بِكَ مِمَّنْ هُنْتُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ اور جنت نے آپس میں بحث شروع کر دی، آگ نے کہا میرے اندر تکبر کرنے والے اور جاہل و ظالم لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا کہ میرے اندر تو صرف ضعیف اور مسکین لوگ داخل ہوں گے اللہ عزوجل نے آگ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعہ جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں جس پر رحمت کرنا چاہوں گا تیرے ہی ذریعے کروں گا۔“

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَالِبٍ، وَالْعَوَّلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ وَالجَنِّي، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ قَارَى الْجَمَاعَةِ وَهَضَى إِمَامَةً كَمَاتَ عَاصِيًا فَلَا يُسْأَلُ عَنْهُ وَامَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَى مِنْ سَيِّدِهِ وَامْرَأَةٌ خَابَ زَوْجُهَا وَكَفَّاهَا مَوْلَةٌ أَلْيَا كَسْرَجَتْ وَتَمَرَجَتْ بَعْدَهُ وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَارَعَ اللَّهَ وَدَانَهُ فَإِنَّ وَدَاءَهُ الْكِبْرِيَاءَ وَالْإِذَارَةَ عِزَّةً وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ایسے ہوں گے جن سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا: ایک تو وہ جو جماعت سے الگ ہو کر رہے اور اپنے امام کی نافرمانی کرے اور نافرمانی کی حالت میں فوت ہو جائے تو اس سے سوال کی ضرورت نہ ہوگی دوسرے وہ لوٹری اور غلام جو اپنے آقا

سے بھاگ جائیں تیسری وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو جائے اور اس کی روزی کا انتظام موجود ہو لیکن وہ غیردں کو بن سنور کر دکھاتی پھرے اور اس کے بعد بے حیائی پر اتر آئے۔ تین لوگ وہ بھی ہیں جن سے سوال نہ ہوگا: ایسا آدمی جو اللہ سے اس کی کبریائی میں مقابلہ کرے کیونکہ اس کی ایک چادر کبریائی ہے اور دوسری عزت و حکومت ہے دوسرا وہ جو اللہ کے معاملے میں شک کرے اور تیسرے وہ جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔“

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ ذَنْبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهَ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ طِيعَةَ الرَّحِمِ، يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اپنے دادا اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”ہر قسم کے گناہوں کی سزا کو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے مؤخر کر دے گا مگر بغاوت و سرکشی والدین کی نافرمانی اور قطع رحم والے گناہ کو مؤخر نہ کرے گا بلکہ ان گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کو قیامت سے قبل جلدی پکڑ لے گا اور سزا دے گا۔“

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْكِينُ بْنُ بَكْرِ بْنِ الْحَدَّاءِ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْكَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: يَبْصُرُ أَحَدُكُمْ الْقَدَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ، يَنْتَسِي الْجِذْلَ أَوْ الْجَذْعَ فِي عَيْنِ نَفْسِهِ. قَالَ: أَبُو عُبَيْدٍ: الْجِذْلُ، الْخَشَبَةُ الْعَالِيَةُ الْكَبِيرَةُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو دوسرے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑے درخت کے تنے کو بھی نہیں دیکھتا۔ (یعنی اپنے گناہوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دوسرے کے کیڑے نکالتا رہتا ہے) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”جذل“ بلند اور بڑی لکڑی (تنہ) کو کہتے ہیں۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْغَزَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَنِيرُ بْنُ أَحْضَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَعْقِلِ بْنِ الْمَزْنِيِّ فَأَمَّا أَذَى عَنِ الطَّرِيقِ فَرَأَيْتُ شَيْئًا كَبِيرَةً قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا كَصَنْعَتِهِ. قَالَ: أَحْسَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَّاكَ أَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ تَقَبَّلَتْ لَهُ حَسَنَةً دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں معقل مرنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے راستے میں پڑی کوئی رکاوٹ دور کر دی۔ پھر میں نے بھی کوئی چیز دیکھی تو اس کی طرف بڑھا اور اسے دور کر دیا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! تو نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کو دیکھ کر میں نے بھی ایسا کر دیا ہے۔ معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت اچھا کیا ہے میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”جو بھی مسلمانوں کے راستے میں سے تکلیف دہ چیز دور کر دے گا اس کی نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کی وہ نیکی قبول ہو جائے گی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

۲۶۹۔ بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ (کسی سے تحفہ قبول کرنا)

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَهَادُّوا تَجَابُّوا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہا کرو، محبت بڑھے گی۔“

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَقُولُ: يَا بَنِي تَبَادَلُوا بَيْنَكُمْ فَإِنَّهُ أَوْدُ لِمَا بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: اے بیٹے! باہم خرچ کرتے رہا کرو کیونکہ یہ تمہارے درمیان محبت پیدا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

۲۷۰۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِمَا دَخَلَ الْبُغْضُ فِي النَّاسِ

(جب بغض پیدا ہو جائے تو ہدیہ قبول نہ کرنے والے کا حکم)

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي قُزَاةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَعَوَّضَهُ فَسَخَطَهُ فَسَخَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَقُولُ: يَهْدِي أَحَدَهُمْ فَعَوَّضَهُ بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَسْخَطُهُ وَاللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ عَامِي هَذَا مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ قُرَيْشِيٍّ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو فزارہ کے ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹنی بطور ہدیہ پیش کی۔ آپ نے بھی اسے ہدیہ دیا لیکن اس شخص کو مناسب نہ لگا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ ”ان لوگوں میں سے ایک شخص ہدیہ لاتا ہے تو میں بھی اپنی قوت کے مطابق ہدیہ دیتا ہوں جس سے اسے ناراضگی سی ہوتی ہے لہذا بخدا! اس سال کے بعد میں عرب لوگوں سے کسی قسم کا کوئی ہدیہ قبول نہیں کروں گا“

۲۷۱۔ بَابُ الْحَيَاءِ (حیاء کی اہمیت)

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنصُورٌ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَقَبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کلام نبوت میں سے جو کچھ لوگ سنتے ہیں (ان میں سے یہ بھی ہے کہ) جب تمہیں حیاء نہ رہے تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔“

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایمان کی گویا شاخ سے کچھ اوپر (یا ستر سے زیادہ) شاخیں ہیں جن میں بہتر شاخ تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہوتی ہے اور سب سے کم درجہ شاخ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ہوتا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ کا نام ہے۔“

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتَبَةَ، عَنِ أَنَسِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءٍ فِي بَرٍّ مَاءٍ وَإِذَا مَكَرَهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پردہ دار کنواری عورتوں سے بھی زیادہ حیاء دار تھے۔ آپ کی طبیعت

میں ذرا سا بھی ملال ہوتا تو آپ کے چہرہ انور سے نظر آ جاتا تھا۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتَبَةَ مَوْلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ..... مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ غُنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مَوْلَى أَنَسٍ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام عبداللہ بن ابی عتبہ رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی حدیث حضرت ابوسعید

رضی اللہ عنہ کے ذریعہ روایت کی ہے۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:

أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ عَائِشَةَ لَا يَسْمُرُطُكَ عَائِشَةَ

فَإِذَنْ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُذِنَ لَهُ وَهُوَ

كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: أَجِيعِي

إِلَيْكَ يَا بَكْرٍ قَالَ: فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَرَكَ قَرَعْتَ

لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا قَرَعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ

عُثْمَانُ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أُذِنَ لَهُ وَأَنَا عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنَّ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ.

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول

اللہ ﷺ سے اندر داخلے کی اجازت مانگی۔ آپ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر ان کی اولیٰ

اوڑھے تشریف فرما تھے۔ اسی حالت میں آپ نے انہیں حاضری کی اجازت دی۔ انہوں نے ضروری گفتگو کی

چلے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت مانگی تو اسی حالت ہی میں آپ نے انہیں

اجازت دے دی۔ انہوں نے بھی ضرورت کی بات کی اور چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ

جب میں نے اجازت مانگی تو آپ اٹھ بیٹھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”اپنے کپڑے سنبھال لو“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا کام پورا کر لیا اور واپس چلا آیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ سیدہ عائشہ

رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے ہیں تو آپ فرمادے کہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حاضری پر آپ فکر مند دکھائی دیتے تھے آخر وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ”عثمان بہت حیا دار واقع ہوئے ہیں لہذا مجھے فکر لاحق ہوئی کہ اگر اس حالت میں میں نے ان کو ملنے کی اجازت دی تو وہ مجھ سے اپنا ضروری کام عرض نہیں کر سکیں گے۔“

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبَنَانِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا تَكُنَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص میں بھی حیا ہوگی اسے زینت دے گی اور جس میں بدگوئی ہوگی یہ اسے عیب ٹاک بنا دے گی۔“

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ: دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ.

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے والد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے ہاں سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں بتا رہا تھا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”جانے دو کیونکہ (یہ مسلم ہے کہ) ”حیا“ ایمان کا ایک حصہ ہے۔“

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ مَرْكَانٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، حَتَّى كَانَهُ يَقُولُ أَضْرِبَكَ: دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے ہاں سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں زور دے کر بتا رہا تھا اور گویا کہ وہ اسے کہہ رہا تھا کہ (اگر تم نے حیا نہ کی) میں تمہیں مار دوں گا یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اسے جانے دو (ہر ایک کو معلوم ہے کہ) حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَوْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي يَسَّارٍ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ كَعْبِهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ كَذَلِكَ.

فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأْذَنَ لَهُ كَذَلِكَ، ثُمَّ تَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَقُولُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ لَدْخَلَ فَتَحَدَّثَ
فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْشُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْشُ وَلَمْ
تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ قَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟
ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی ران سے

کپڑا سرکا ہوا تھا (یا پنڈلیوں سے) کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے داخلے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اسی
حالت میں حاضری کی اجازت دے دی۔ انہوں نے بات چیت کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری چاہی تو
آپ نے اسی حالت میں انہیں بھی آنے دیا۔ انہوں نے گفتگو کی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
درخواست کی تو آپ اٹھ بیٹھے اور کپڑے درست کر لئے۔ وہ اندر آئے بات چیت کی اور وہ بھی چلے گئے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ بے خبر
اور نہ ہی آپ پر کوئی غیر معمولی اثر ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری دی تو بھی آپ جوں کے توں
تشریف فرما رہے اور پرواہ نہیں کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ہیں تو آپ نے بیٹھ کر کپڑے سنبھالے
ہیں وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟“

۲۷۲۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ (صبح ہونے پر کوئی دعا پڑھی جائے؟)

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ
شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ صبح ہوتی تو یہ دعا
کرتے تھے۔

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ
اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے۔

۲۷۳۔ بَابُ مَنْ دَعَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الدُّعَاءِ (دوسرے کے حق میں اچھے الفاظ بولنا)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کریم بن کریم بن کریم دیکھنا چاہو تو وہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہم السلام ہیں۔“ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”اگر میں قید میں ہوتا جیسے حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے رہے تھے تو بلانے والے کے کہنے پر (کہ جیل میں سے نکل آؤ) میں اس کی بات مان لیتا۔“ قاصد کے آنے پر شاہ کے ایلچی سے انہوں نے کہا تھا رَجِعْ اِلَىٰ رَبِّكَ فَاَسْأَلُهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللّٰثِي قَطَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ۔ ”اپنے شاہ کی طرف جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔“ اور اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے حضرت لوط علیہ السلام پر انہیں بھی کسی مضبوط سہارے کی ضرورت پڑی تھی تو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا تھا! وَاَنْ لِّىْ بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اِوْىٰ اِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيْدٍ۔ ”اے کاش! مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی اہلیت۔“ لیکن ان کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آیا جس کا قبیلہ طاقتور نہ ہوا۔“

۲۷۴۔ بَابُ النَّاحِلَةِ مِنَ الدُّعَاءِ (نیک نیتی سے دعا کرنا)

٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عُلُقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا لَمْ أَكُنْ ثَمَّ أَوْسَلُوا إِلَيَّ

سورہ ہود: آیت ۸۰

Δ

فَجَاءَ مَرَّةً وَلَسْتُ نَعْمَةً فَلَقِينِي عُلُقَمَةً وَقَالَ لِي: أَلَمْ تَرَ مَا جَاءَ بِهِ الرَّبِيعُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ أَكْثَرَ مَا يَدْعُوا النَّاسَ، وَمَا أَكَلَّ إِجَابَتَهُمْ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ إِلَّا النَّاخِلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ قُلْتُ أَوَلَيْسَ قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَسْمَعُ اللَّهُ مِنْ مُسَمِّعٍ وَلَا مِنْ مُوَأِّ وَلَا لَا عِبٍ إِلَّا دَاعٍ دُعَا يَثْبُتُ مِنْ قَلْبِهِ قَالَ: فَذَكَرَ عُلُقَمَةً؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بروز جمعہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ جایا کرتے۔ وہ وہاں نہ ہوتے تو لوگ انہیں میرے پاس بھیجتے۔ وہ ایک مرتبہ آئے تو میں وہاں نہ تھا۔ مجھے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے جانتے ہو کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ مجھے کیا بتا کر گئے؟ دیکھتے ہو لوگ اکثر دعائیں کرتے ہیں اور کتنی کم قبول ہوتی ہیں؟ میں نے کہا! وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلوص پر مبنی دعا کے سوا سنتا ہی نہیں اور نہ ہی قبول کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا! اللہ تعالیٰ کسی شہرت پسند ریاکار اور کھیلنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے یاد دلانے پر حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کمی ہوگی بات یاد آگئی تو انہوں نے کہا! ہاں۔

۲۷۵۔ بَابُ لِيَعْزِمَ الدُّعَاءَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ

(پوری لگن سے دعا کرو کیونکہ اللہ کو سننے میں کوئی مجبوری نہیں)

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُولُ: إِنْ شِئْتُ، وَلَيْعَظُمَ الْمَسْأَلَةُ، وَلَيْعَظُمَ الرَّغْبَةُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَعْطَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اگر تم دعا کرتے وقت یوں نہ کہا کرو: اگر تو چاہتا ہے (تو یوں کر دے) بلکہ پوری توجہ اور لگن سے دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی شے کے عطا کرنے پر کوئی دقت نہیں ہوتی۔“ (کہ کسی کا مشورہ ملے تو قبول کرے ورنہ نہ کرے)

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ: اللَّهُ

بِئْتِ قَاهِطِنِي، لِيَنَّ اللَّهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دعا کرو تو پختہ یقین سے کیا کرو (کہ یا اللہ میرا یہ کام کر دے) یوں نہ عرض کرو کہ اگر تو چاہتا ہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے ہاتھوں مجبور نہیں ہوتا۔“ (کہ کسی کے مشورے کا پابند ہو)

۲۷۶۔ بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ (دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی ضرورت)

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهُوَ وَهْبٌ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو ابْنَ الزُّبَيْرِ يَدْعُو، يُدِيرَانِ بِالرَّاحَتَيْنِ عَلَى الْوُجْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو نعیم وحب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو (دعا کرتے وقت) دیکھا کہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں منہ پر پھیر لیتے تھے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ مِنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْنَهُ أَوْ شَتَمْتَهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا) فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ سامنے پھیلا کر دعا کرتے دیکھا تھا۔ آپ یوں عرض کر رہے تھے: ”اللہ میں بشری صورت میں ہوں میرا مواخذہ نہ فرما اگر کسی مومن کو میری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہے یا میں نے اسے سخت الفاظ کہہ دیئے ہیں تو میری گرفت نہ فرما۔“

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْوَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَالدَّوْسِيُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ دُوسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ، قَادَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَطَعَنَ النَّاسُ اللَّهَ يَدْعُوا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اهْدِ دُوسًا وَأَمِتْ بِهِمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والے انکار پر ڈٹ گئے ہیں لہذا ان کے لئے دعائے

تباہی فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھالئے۔ اب لوگوں کا خیال تو تھا کہ آپ ان کے لئے نقصان کی دعا فرمائیں گے لیکن آپ نے یوں دعا فرمائی: ”اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما دے اور انہیں ہمارے پاس لے آ۔“

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قُحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قُحِطَ الْمَطَرُ، وَأُجْدِبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا يُرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ يَسْتَسْقِي اللَّهُ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابُّ الْقَرِيبُ الدَّارِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَاحْتَبَسَ الرُّكَّانُ فَتَبَسَّ لِسُرْعَةِ مَلَائِكَةِ ابْنِ آدَمَ، وَقَالَ بِيَدِهِ: االلَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہو گئی تو مسلمان جمعہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ! خشک سالی ہے زمین بنجر ہو چکی ہے اور سبزہ نہ ہونے کی وجہ سے مویشیوں کا برا حال ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ اٹھائے آسمان پر بادل کا نام و نشان نہ تھا۔ ہاتھ پھیلائے اور اللہ سے بارش کی دعا کی بارش اتنی ہوئی کہ جوان آدمی کا نزدیکی گھر کو جانا بھی مشکل ہو گیا۔ بارش آئندہ جمعہ تک جاری رہی۔ جب اگلا جمعہ آیا تو اسی شخص نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اب تو مکان گرنے لگے ہیں اور سواری بھی مشکل ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ آدمی کے جلد اکتا جانے پر مسکرائے (کیونکہ ابن آدم جلد اکتا جایا کرتا ہے) اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ عرض کی: ”الہی! بارش ہمارے ارد گرد ہو ہم پر نہ ہو۔“ آپ کے درخواست کرنے کی دیر تھی کہ بادل مدینہ منورہ سے ایک طرف ہٹ گئے۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مِسْمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: االلَّهُمَّ إِنَّمَا بَشَرٌ كَلَّا تَعَاقِبُنِي أَيْمًا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيتُهُ أَوْ شَتْمُهُ فَلَا تَعَاقِبْنِي فِيهِ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، فرماتی تھیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے سنا، یوں عرض کر رہے تھے: ”اے اللہ! میں بشری صورت میں ہوں، مجھ

سے مواخذہ نہ فرما، جس مومن کو بھی میری وجہ سے تکلیف پہنچی ہے یا میں نے اسے سخت الفاظ کہہ دیئے ہیں تو مجھے معاف فرما دے اور کوئی خفگی نہ فرما۔“

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ وَمَنْعَةٍ؟ حِصْنٍ دُونَ. قَالَ: قَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا ذَخَّرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَمَرَضَ الرَّجُلُ فَضَجَرَ (أَوْ كَلِمَةً شَبِيهَةً بِهَا) فَحَبَا إِلَى قَرْنٍ فَأَخَذَ مِشْقَصًا فَقَطَعَ وَذَجَّيْهِ فَمَاتَ فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ فِي الْمَنَامِ قَالَ: مَا فَعَلَ بِكَ؟ قَالَ: غُفِرَ لِي بِهَاجِرَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا شَأْنُ يَدَيْكَ؟ قَالَ: فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: االلَّهُمَّ وَلِيَّيْهِ فَاغْفِرْ. وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ قبیلہ دوس کے قلعہ اور حفاظت میں قیام کرنا پسند فرماتے ہیں؟ آپ نے انصار کے ہاں رہائش کو اللہ کے ہاں بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے اسے انکار فرما دیا۔ طفیل رضی اللہ عنہ اور اس کی قوم کے اپنے ایک آدمی نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ وہ آدمی بیمار ہو گیا اور بہت تنگدل ہو گیا اور گھسٹ کر ترکش کی طرف چلا اور ایک تیر اس میں سے لے کر اپنی رگیں کاٹ لیں اور فوت ہو گیا۔ طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی وجہ سے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ طفیل نے کہا: تمہارے ہاتھوں کا کیا حال ہے؟ کیا ان کے متعلق یہ تو نہیں کہا گیا کہ تو نے انہیں خود کاٹا ہے تو ہم اس کی اصلاح نہیں کرتے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے دعا فرمائی: ”اللہ! اس کے ہاتھوں کے سبب سے اس کی بخشش فرما دے۔“ اور آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: االلَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی یوں پناہ مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ میں (دین میں) سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور بڑھاپے نیز کنجوسی سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔“

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خِثَاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ كُلِّ عَبْدٍ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے اپنے گمان کے مطابق اس سے برتاؤ کرتا ہوں اور جب بھی مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے بالکل نزدیک ہوتا ہوں۔“ (اور اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں)

۲۷۷۔ بَابُ سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ (سب سے بڑا استغفار)

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَكَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اِذَا قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ كَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. اَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. وَاِذَا قَالَ: حِيْنَ يُصْبِحُ كَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ. مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا استغفار یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ.

”الہی! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، میں ممکن حد تک تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، میں تیری طرف متوجہ ہوں کہ تو اپنی نعمتیں عطا

فرما اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے بغیر کوئی بھی گناہ نہیں
بخشتا میں اپنے گناہوں کے خرابیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

جب انسان رات کو یہ پڑھا کرے اور پھر فوت ہوگا تو جنت میں داخل ہوگا (یا فرمایا کہ اہل جنت سے
ہو جائے گا) اور یونہی صبح کے وقت پڑھنے والے کو بھی یہی انعام ملے گا۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ ابْنِ سَوْقَةَ، عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لِنَعُدُّ فِي الْمَجْلِسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. مِائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے اور ہم گنا کرتے تو پتہ چلتا کہ سو
مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ دعا یہ ہے! رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. ”الہی! مجھے بخش
دے اور میری توبہ قبول فرما“ بلاشبہ تو توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔“

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ،
عَنْ زَادَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضُّلْحَى ثُمَّ
قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. حَتَّى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے چاشت کے نفل پڑھے تو سو مرتبہ یہ دعا
پڑھی۔ ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.“

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدَةَ
قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ، وَالْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي، فَاغْفِرْ لِي
لِيَأْتِيَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مَوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصْبَحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا استغفار یہ ہے۔“

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا
اَسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ.

ارشاد فرمایا: جو یقین سے اسے دن کو پڑھا کرے اور (اسی حالت میں) اسی دن شام سے پہلے فوت
ہو جائے تو اس کا شمار اہل جنت سے ہوگا اور جو اسے رات کو پڑھے یقین کامل ہو اور صبح ہونے سے قبل ہی فوت
ہو جائے تو وہ بھی جنتی ہوگا۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ سَمِعَتِ الْأَعْرَجِ رَجُلٍ
مِّنْ جُهَيْنَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ
فَإِنِّىْ أَتُوبُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے (جہینہ کے ایک آدمی) اعرج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سن کر بتاتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرماتے
ہے: ”اللہ کی طرف رجوع کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: مَعْقَبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ. رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ.

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ الفاظ ہیں جن کو
پڑھنے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہیں! سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سو مرتبہ
پڑھا کرے۔

۲۷۸۔ بَابُ دُعَاءِ الْأَخْرِجِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

(کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا)

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةُ دُعَاءِ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ.
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سب سے جلد

قبول ہونے والی دعا وہ ہوتی ہے جو ایک آدمی کی دوسرے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے کی جاتی ہے۔“
۶۳۹۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكَ وَالْمُعَافِرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْيَّ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّنَابِغِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ
وَالصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ دُعْوَةَ الْأَخِ فِي اللَّهِ تُسْتَجَابُ.

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”دینی بھائی کے لئے کی جانے والی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔“
۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَنِيَّةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ بِنْتُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَيْهِمْ الشَّامَ فَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فِي الْبَيْتِ وَلَمْ أَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ. قَالَتْ: أَتَرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ دُعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ. قَالَ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ. قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي السُّوقِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ يَأْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ (حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے داماد) بتاتے ہیں کہ میں شام میں اپنے (سراں کے) گھر پہنچا۔ ام الدرداء رضی اللہ عنہا گھر ہی میں تھیں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے۔ وہ کہنے لگیں: اس سال حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں! کہنے لگیں کہ ہمارے لئے وہاں خیریت کی دعا کرنا کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے کی جانے والی دعا قبول کر لی جاتی ہے کیونکہ فرشتہ سر پر موجود ہوتا ہے۔ جب بھی انسان پشت پیچھے کسی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہیں بھی وہی اجر ملے گا وہ کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بازار میں ملا تو انہوں نے بھی یہی بات بتائی انہوں نے بھی حضور ﷺ سے روایت کی۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَشَهَابٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ حَبَبَتَهَا عَنْ نَّاسٍ كَثِيرٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے پڑھا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمَحَمَّدٍ وَحَدَنَّا.

”اے اللہ! صرف میری اور حضرت محمد ﷺ کی بخشش فرما۔“

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اپنی دعا کو بہت لوگوں سے روک لیا ہے۔“

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا جُنْدَلُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يُونُسَ ابْنِ خُبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْمَجْلِسِ مِائَةً مَرَّةً: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

وَتُبَّ عَلَيَّ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا، آپ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ

استغفار پڑھا کرتے تھے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبَّ عَلَيَّ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.“

۲۷۹۔ بَابُ

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عِيْدُ بْنُ يَعِيْشَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنِّي لَا

دَعُوْنِيْ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِيْ، حَتَّى أَنْ يَفْصَحَ اللَّهُ فِيْ مَشْيِ دَائِرَتِيْ حَتَّى أَرَى مِنْ ذَلِكَ مَا يَسُرُّنِيْ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اپنے ہر معاملے میں اللہ سے دعا کیا کرتا ہوں حتیٰ کہ اللہ

تعالیٰ میری سواری کے چلنے میں وسعت دیتا ہے اور اس میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو مجھے خوش کرتی ہے۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ هَذَا وَدِيٍّ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ فِيمَا يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ تَوَلَّنِيْ مَعَ

الْأَبْرَارِ، وَلَا تَخْلُفْنِيْ فِي الْأَشْرَارِ، وَالْحَقْنِيْ بِالْأَخْيَارِ.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ موت دے

مجھے شر پسندوں میں نہ رہنے دے اور آخرت میں مجھے بھلے اور صالحین لوگوں میں شامل فرما۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: كَانَ

عَبْدُ اللَّهِ يُكْرِهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدُّعَوَاتِ: رَبَّنَا أَصْلَحْ بَيْنَنَا وَاهْدِنَا سَبِيلَ الْإِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَأَصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُشِينِينَ بِهَا، وَاتِمِّمْهَا عَلَيْنَا.

ترجمہ: حضرت شقیق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اکثر ان الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہماری اصلاح فرما، اسلام کے راستے دکھا، ہمیں (برائیوں کی) تاریکی سے نکال کر (ہدایت کے) نور کا راستہ دکھا، ہمیں ظاہری و باطنی برائیوں سے بچا اور ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور ہماری اولادوں میں برکتیں فرما، ہماری توبہ قبول فرما کیونکہ توبہ بہت قبول فرمانے والا مہربان ہے، ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے کی توفیق دے، ہم تیری نعمتوں کے گیت گاتے رہیں، ان کا اقرار کرتے اور انہیں بیان کرتے رہیں اور تو ہم پر انعامات کا سلسلہ جاری رکھ۔

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ إِذَا دَعَا لِأَخِيهِ يَقُولُ: جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمِ أَهْرَارٍ، لَيْسُوا بِظُلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ وَيَصُومُونَ النَّهَارَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب اپنے کسی بھائی کے لئے دعا کرتے تو یوں کہتے: اے اللہ تعالیٰ! (ان کے بارے میں میری دعا قبول فرما) جو ظالم اور قاجر و فاسق نہیں ہیں، وہ رات کو اللہ کی عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھنے والے ہیں۔

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: دَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَدَعَانِي بِالرِّزْقِ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن حرب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میری والدہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں تو آپ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور میرے لئے روزی کی دعا فرمائی۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّومِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ إِخْوَانَكَ أَتَوْكَ مِنَ الْبَصْرَةِ وَهُوَ يَوْمِنَا بِالزَّائِرَةِ لِنَدْعُو اللَّهَ لَهُمْ قَالَ: االلَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، فَاسْتَزَادُوهُ فَقَالَ مِثْلَهَا فَقَالَ: إِنَّ أُوتِيتُمْ هَذَا فَقَدْ أُوتِيتُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہیں اطلاع دی گئی کہ تمہارے بھائی بصرہ سے آئے ہیں (آپ ان دنوں زاویہ کے مقام پر تھے) وہ دعا کی درخواست کرنے آئے ہیں آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما، ہمیں دنیا میں بھلائی کی توفیق دے اور آخرت کا بھلا فرما۔ انہوں نے مزید دعا کی درخواست کی تو آپ نے پھر وہی دعا کر دی اور کہا کہ (جو کچھ میں نے اللہ سے تمہارے لئے مانگا ہے) اگر تمہیں یہ دے دیا گیا تو تم دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لو گے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ سَنَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُصْنًا فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک ٹہنی پکڑی اور پتے جھاڑنے کے لئے اسے جھٹکا لیکن پتے نہ گر سکے پھر جھاڑا نہ گرے اور تیسری مرتبہ جھاڑا تب بھی نہ گر سکے تو فرمایا: ”بلاشبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ پڑھنا گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتے ہیں۔“

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ الْحَاجَةَ أَوْ بَعْضَ الْحَاجَةِ فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تَهْلِيلِينَ أَلَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ عِنْدَ مَنْ أَمَلِكُ، وَتُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ كَعَلَّكَ مِائَةُ خَيْرٍ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اسے کچھ ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا: ”میں اس کے (ازالے کی) بجائے تمہیں وہ چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر رہے گی؟ (ایسا کیا کرو کہ) رات کو سوتے وقت ۳۳ بار لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار پڑھ لیا کرو۔“

سوار ہو جائے گا تو یہ تمہارے لئے دنیا جو کچھ اس میں ہے کی سبھی قسم کی بھلائیوں سے بہتر ہو گا۔“
 ۶۵۱۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَلَّلَ مِائَةً، وَسَبَّحَ مِائَةً، وَكَبَّرَ مِائَةً، خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُعْتَقُهَا وَسَبْعِ بَدَنَاتٍ يَنْحَرُهَا.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرے تو یہ دس غلام آزاد کر دینے یا قربانی کے سات جانور ذبح کر دینے سے بہتر ہو گا۔“

۶۵۲۔ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ثُمَّ أَتَاهُ الْغَدَقُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت والی اور مفید ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دنیا اور آخرت میں بھلائی کے لئے گناہوں سے معافی اور امن امان کی دعا کرتے رہا کرو۔“ وہ اگلے دن پھر حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! کون سی دعا زیادہ فائدہ مند ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دنیا و آخرت میں اپنی بہتری کے لئے اللہ سے معافی اور امن کی درخواست کرتے رہا کرو اگر تمہیں دنیا و آخرت میں عفو نصیب ہو جاتا ہے تو سمجھ لو کہ تمہاری نجات ہو گئی۔“

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْزِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ کو سب سے پیاری لگنے والی کلام یہ شمار ہوتی ہے:

سُبْحَانَ اللَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

”اللہ پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے وہ ہر پسندیدہ چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ ہی گناہوں سے بچاتا اور نیکیوں کی طاقت دیتا ہے اللہ

پاک ہے اور اسی کی ہر تعریف ہے۔“

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ جَبْرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصَلِّيُ وَلَهُ حَاجَةٌ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكَ بِجَمَلِ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جَمَلُ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعُهُ؟ قَالَ: قُولِي: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ مِمَّا تَعُوْذُ مِنْهُ مُحَمَّدٌ وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاَجْعَلْ عَاقِبَتَهُ شَدًّا.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نماز میں مصروف تھی۔ آپ کسی ضرورت سے تشریف لائے تھے لیکن میں لیٹ ہو گئی فرمایا اے عائشہ! دعا کے کچھ جامع قسم کے الفاظ ضرور پڑھا کر نماز سے فارغ ہو کر میں نے عرض کی فرمائیے تو آپ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کرو:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ مِمَّا تَعُوْذُ مِنْهُ مُحَمَّدٌ وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاَجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.“

”الہی میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتی ہوں دنیا و آخرت میں جسے میں جانتی اور جسے نہیں جانتی اور میں دنیا اور آخرت ہر شے سے پناہ مانگتی ہوں خواہ وہ میرے علم میں ہے یا نہیں ہے اور میں تجھ سے جنت کا سوال کرتی ہوں اور ایسے قول و عمل کا جو جنت کے قریب کر دے میں چاہتی ہوں کہ میرا کوئی قول و عمل دیکھ کر میرے لئے دوزخ سے پناہ دلوادیں اور میں تجھ سے اسی چیز کا سوال کرتی ہوں جس کا محمد ﷺ نے سوال کیا تھا میں یہ بھی سوال کرتی ہوں کہ میرے حق میں ہونے والا فیصلہ مفید ہو۔“

۲۸۰۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا)

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَنَّ أَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(میرے) جس مسلمان (امتی) کے پاس راہ خدا میں خرچ کرنے کو صدقہ کا مال نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ پڑھا کرے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ.“

”اے اللہ! اپنے خاص بندے اور رسول ﷺ پر رحمت فرما نیز مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر بھی رحمت فرما) کیونکہ یہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔“

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، شَهِدْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ، وَشَفَعْتُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص (میرے لئے) یہ دعا مانگا کرے تو قیامت کے دن اس کی اس دعا پڑھنے کی میں شہادت دوں گا اور پھر اس کی شفاعت بھی کروں گا۔ (درود شریف یہ ہے)

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.“

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا وَمَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بِنِ الْحَدَّثَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتَّبِعُهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ أَوْ مِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِي مَسْرَبٍ، فَتَنَحَّى فَجَلَسَ وَرَاءَهُ حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ! حِينَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي إِنَّ جَبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.

ترجمہ: حضرت سلمہ وردان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس اور مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے دیکھا تو ساتھ جانے کے لئے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی وغیرہ لے کر پیچھے ہو لئے۔ دیکھا تو آپ ریتلی زمین میں سجدہ فرما رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک طرف دور پیچھے جا بیٹھے۔ کچھ دیر بعد حضور ﷺ نے سر انور اٹھایا اور انہیں دیکھ کر فرمایا: ”اے عمر! تم نے پیچھے ہٹ کر اچھا کیا“ میں سجدہ کی حالت میں نظر آیا تو تم دور ہو گئے (بات یہ ہے کہ) جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تھے مجھے بتایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا اور اس کے دس مرتبے بھی بڑھا دے گا۔“

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو بھی اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ بھی مٹا دے گا۔“

۲۸۱۔ بَابُ مَنْ ذَكَرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

(حضور ﷺ کا ذکر سن کر درود شریف نہ پڑھنے والے کے لیے حکم)

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّافِي، عَنْ عِصَامِ بْنِ زُوَيْدٍ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتَّبِعُهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ أَوْ مِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِي مَسْرَبٍ، فَتَنَحَّى فَجَلَسَ وَرَاءَهُ حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ! حِينَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي إِنَّ جَبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرُ، فَلَمَّا رَقِيَ الدَّرَجَةُ الْأُولَى. قَالَ: آمِينَ. ثُمَّ رَقِيَ الثَّانِيَةَ. فَقَالَ: آمِينَ. ثُمَّ رَقِيَ الثَّلَاثَةَ. فَقَالَ: آمِينَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ: آمِينَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: لَمَّا رَقِيتُ الدَّرَجَةَ الْأُولَى جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: شَقِيَ عَبْدُكَ رَمَضَانَ فَأَنْسَلِخْ مِنْهُ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدُكَ وَالِدِيهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدُكَ ذِكْرَتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِينَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے پہلے درجہ پر چڑھ کر فرمایا: ”آمین“ پھر دوسرے پر چڑھ کر فرمایا: ”آمین“ پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا: ”آمین۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم سن رہے تھے کہ آپ نے تین مرتبہ ”آمین“ فرمایا ہے (وجہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: میں پہلے درجہ پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ جو شخص رمضان آنے پر اپنی بخشش نہ کرا سکے اور یہ مہینہ پورا نکل جائے تو وہ بد بخت ہو جائے اس پر میں نے ”آمین“ کہہ دیا دوسرے درجے پر قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام پھر بولے: جس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک زندہ ہو اور وہ بخشش نہ کرا سکے تو وہ بھی برے نصیب والا ہو جائے میں نے ”آمین“ کہہ دی اور تیسرے درجہ پر جبریل علیہ السلام نے کہا وہ شخص بھی بد بخت ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر آئے تو وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو میں نے ”آمین“ کہی۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔“

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيدٍ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرٍ يَرْوِيهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ. قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكُنْتَ تَصْنَعُ هَذَا فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانٌ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرَأَةٍ ذَكَرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِينَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو فرمایا: ”آمین آمین آمین“ آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ وہ آدمی بڑا ذلیل ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک موجود ہو اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے تو میں نے ”آمین“ کہہ دیا“ اس نے پھر بتایا کہ وہ شخص بھی ذلیل ہو جاتا ہے جسے رمضان شریف جیسا مہینہ ملے اور اس کی وجہ سے اس کی بخشش نہ ہو سکے تو میں نے پھر آمین کہا“ پھر اس نے بتایا کہ وہ بھی بڑا ذلیل ہوتا ہے جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو میں نے آمین کہی۔“

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا أَبَا رُشْدَيْنِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا قَسَمًا هَا جُوَيْرِيَةَ فَخَرَجَ وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَ مَا تَعَالَى النَّهَارُ وَهِيَ فِي مَجْلِسِهَا فَقَالَ: مَا زِلْتُ فِي مَجْلِسِكَ؟ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتُ بِكَلِمَاتِكَ وَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرَضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمَدَادَ أَوْ مَدَدَ كَلِمَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے تشریف لے جانے لگے (ان کا نام پہلے بڑہ تھا) آپ نے جویریہ رکھا۔ آپ جب ان کے پاس سے تشریف لے گئے تو ان کا نام بڑہ (نیک خاتون) ہونے کی وجہ سے اندر داخل نہ ہوئے تھے پھر جب سورج اچھا خاصا اوپر آ گیا تو تشریف لے گئے اور وہ اس وقت وہیں بیٹھیں تھیں) تو فرمایا: ”تم ابھی تک وہیں بیٹھی ہو میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ ایسے کہے ہیں کہ اگر تمہارے پڑھے جانے والے کلمات کو ان کے ساتھ ٹولا جائے تو ان کا وزن زیادہ ہوگا“ (وہ یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرَضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ.

”پاک ہے اللہ تعالیٰ کی اور اس کی تعریف اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی

رضامندی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے

برابر۔“

۶۶۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانٌ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ: وَلَمْ يَقُلْ جُوَيْرِيَةُ إِلَّا مَرَّةً.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے نکلے تھے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) انہوں نے ”عند جویریہ“ کے الفاظ صرف ایک بار کہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ، اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے نجات کے لئے اللہ کی پناہ مانگو دجال سے بچنے کے لئے اور زندگی و موت کی آزمائشوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔“

۲۸۲۔ بَابُ دَعَاءِ الرَّجُلِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ (دُشْمَن کے ظلم کرنے پر اس کے لئے بددعا)

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَادْرِئْ مِنْهُ ثَارِي.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے کان اور آنکھیں درست رکھ اور میرے وصال تک یہ میرے کام آتی رہیں اس شخص پر مجھے مدد عطا فرما جو مجھ پر ظلم کرے اور میں اپنے دشمن سے انتقام لیا جاتا دیکھ سکوں۔“

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي وَادْرِئْ مِنْهُ ثَارِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے: ”اے اللہ! میرے کان اور آنکھیں میرے لئے فائدہ مند بنا“ میں ان سے کام لیتا رہوں دشمن کے مقابلے میں میری مدد فرما اور میں دشمن کے انتقام میں اپنی کامیابی ملاحظہ کر لوں۔“

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ بْنُ أَشِيمٍ هَالَا شُجَعِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا نَعْلُو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ فَيَقُولُ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَدْ جَمَعْنَا لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ.

ترجمہ: حضرت طارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صبح کی نماز کے وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتے، ادھر سے مرد اور ادھر سے عورتیں حاضر ہوتیں وہ عرض کرتے: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ کر کیا دعا کروں؟ تو آپ فرماتے یوں کہو: ”اے نبی مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما“ مجھے راہ راست دکھا اور روزی سے نواز دے۔“ پھر فرمایا: ہم نے تیرے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کر دی۔“

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَلَمْ يَذْكُرْ: إِذَا صَلَّيْتُ وَتَابِعُهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَيَزِيدُ بْنُ هُرُونَ.

ترجمہ: حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی لیکن اس میں (سائل کی طرف سے) ”جب میں پڑھوں“ کے الفاظ نہ تھے۔

۲۸۳۔ بَابُ مَنْ دَعَا بِطُولِ الْعُمُرِ (بسی عمر کی دعا کرنا)

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أُمِّ قَيْسِ ابْنَةِ مُحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا قَالَتْ طَالَتْ عُمرُهَا. وَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِرَتْ مَا عُمِرَتْ.

ترجمہ: حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے بارے میں فرمایا تھا: ”اس کی عمر بسی ہو اور ہم نہیں جانتے کہ اس عورت جتنی کسی اور کو عمر ملی ہو۔“

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَدَعَا لَنَا. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: خُوَيْدُمُكَ أَلَا تَدْعُو لَهُ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَأَطْلُ حَيَاتَهُ وَاغْفِرْ لَهُ. فَدَعَا لِي بِثَلَاثٍ فَدَفَعْتُ مِائَةً وَثَلَاثَةً، وَإِنْ تَمَرَّتْ لَتَطْعِمُنِي فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَطَالَتْ حَيَاتِي حَتَّى اسْتَحْيَتْ مِنَ النَّاسِ، وَأَرْجُو الْمَغْفِرَةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر (اہل خانہ کے پاس) تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے ہمارے لئے دعا فرمائی تو اُم سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ آپ کے خادم ہیں ان کے لئے دعا نہیں فرما دیتے؟ آپ نے فرمایا: ”الہی! اسے بہت سا مال و اولاد عطا فرما اور طویل زندگی سے نواز دے اور اسے بخشش سے بہرہ ور فرما۔“ آپ نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں (اولاد کی کثرت یوں ہے) ایک سو تین اولادیں میں دفن کر چکا ہوں میرے باغ میں دو مرتبہ سالانہ پھل آتا رہا اور میری زندگی اتنی طویل ہوئی کہ میں شرمسار ہو جاتا اور مجھے (انشاء اللہ) اپنی بخشش کا یقین ہے۔

۲۸۴۔ بَابُ مَنْ قَالَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يُعَجَّلْ

(جلدی نہ کرنے پر دعا قبول ہوا کرتی ہے)

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعَجَّلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا اس کی قبول کی جاتی ہے جو جلد بازی نہ کرے۔ جیسا کہ انسان کہہ دیتا ہے کہ میں نے دعا کی ہے لیکن قبول نہیں ہوئی۔“

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ رِبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمٍ، أَوْ يُسْتَعَجَلُ فَيَقُولُ دَعَوْتُ فَلَا أَرَى يُسْتَجَبُ لِي قِيدُ دُعَاءٍ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ بُری اور قطع تعلق کی دعا نہ کرے یا جلدی قبولیت کی دعا نہ کرے مثلاً یوں کہے کہ میں نے دعا تو کی ہے لیکن قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور پھر دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔“

۲۸۵۔ بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الْكُسَلِ (ستی سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم)

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْمَغْرَمِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں سستی اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مسیح دجال سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ زندگی و موت اور عذاب قبر نیز مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۸۶۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (دعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے)

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ صَبِيحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ غَضَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے کچھ مانگتا نہیں اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔“

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الْخُوْزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔“

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَاعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا

مُسْتَكْرَه لَه

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ فرماتے ہیں: ”اللہ سے دعا کرو تو گڑگڑا کر کیا کرو؟ کبھی یہ نہ کہا کرو کہ اگر تیرا ارادہ ہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے کہنے پر اپنی عطا نہیں روکا کرتا۔“

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ صَبَاحَ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءَ كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثًا ثَلَاثًا: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. وَكَانَ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالَجِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقُضِيَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ: وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْ ذَلِكَ الْيَوْمَ لِيَمُضِيَ قَدْرُ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص روزانہ صبح و شام یہ دعا تین تین بار پڑھا کرے اسے کوئی شے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ (دعا یہ ہے)

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.“

”ہم نے اللہ کے نام کے ساتھ صبح یا شام کی جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔“

ایک دن انہیں (حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے) ایک پہلو میں فالج کی تکلیف ہو گئی جس سے حدیث بیان کی وہ آپ پر نظر رکھے ہوئے تھا کہ یہ دعا پڑھنے پر یہ تکلیف کیوں ہوئی۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ سمجھ گئے اور کہا ”حدیث تو ویسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں (ابان رضی اللہ عنہ) سنائی ہے لیکن اس دن میں نے (رضاء الہی دیکھنے کے لئے) یہ دعا نہیں پڑھی تھی۔ (چنانچہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو تکلیف ہو گئی)

۲۸۷۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الصَّغْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(جہاد میں صف بندی کے وقت دعا کی اہمیت)

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَاعَتَانِ تَفْتَحُ لَهُمَا

أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَقُلَّ دَاعٍ تَرُدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ: حِينَ يَحْضُرُ النَّدَاءُ، وَالصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ دو لحات ایسے آتے ہیں کہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بہت کم کوئی ایسا ہوگا جس کی دعا رد کر دی جاتی ہو جب اذان ہو رہی ہو یا دشمن کے مقابلے میں رضاء الہی کے لئے صف بندی ہو رہی ہو۔

۲۸۸۔ بَابُ دَعَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے)

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ، عَنْ لَوْلَوَةَ، عَنْ أَبِي صَرْمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ غِنَایَ وَغِنٰی مَوْلَایَ.

ترجمہ: حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ غِنَایَ وَغِنٰی مَوْلَایَ.“

”الہی! میں تجھ سے اپنی اور اپنے تعلق والوں کی مالداری کی دعا کرتا ہوں۔“

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَاهِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَوْلَى لَهُمْ، عَنْ أَبِي صَرْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ ہی کی ایسی ہی ایک اور حدیث بھی ملتی ہے۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ بَلَالِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شَيْبَرِ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفَعُ بِهِ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِّيْ. قَالَ وَكِيعٌ: مَنِيْ يَعْنِي الزَّانَا وَالْفَجُوْرَ.

ترجمہ: حضرت شعیب بن شکل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اپنے مقاصد میں میری کامیابی کے لئے دعا عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

”اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِّيْ.“

حضرت وکیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”مَنِّي“ کا لفظ زنا اور فسق و فجور دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِّى الْهُدٰى لِيْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا (بھی) پڑھا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرْ لِّى الْهُدٰى لِيْ.“

”اے الہی! میری مدد فرما اور میری مخالفت میں مدد نہ فرما! اپنی نصرت مجھے عنایت فرما! میرے

مخالف کو مدد نہ دے اور میرے سامنے ہدایات کی راہیں کھول دے۔“

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنَ قَيْسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا: رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْنِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرْ لِّى الْهُدٰى، وَانْصُرْنِيْ عَلَيَّ مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ شَكَارًا لِّكَ، ذَكَارًا رَّاهِبًا لِّكَ مَطْوَاْعًا لِّكَ مُخْبِتًا لِّكَ، اَوْ اَهَا مُنِيْبًا تَقْبَلُ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَاجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِّسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْنِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرْ لِّى الْهُدٰى، وَانْصُرْنِيْ عَلَيَّ مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ شَكَارًا لِّكَ ذَكَارًا رَّاهِبًا لِّكَ مَطْوَاْعًا لِّكَ مُخْبِتًا لِّكَ، اَوْ اَهَا مُنِيْبًا تَقْبَلُ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَسَدِّدْ لِّسَانِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ.

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، الْقُرْظِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ: اِنَّهُ لَا مَانَعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطٰى لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّينِ. سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذِهِ الْاَعْوَادِ.

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ دعا پڑھی تھی۔

إِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعَ اللَّهُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ وَمَنْ يُرِدِ
اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ..... نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایسی ہی ایک حدیث اور ملتی ہے۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ..... نَحْوَهُ.

ترجمہ: ایک اور سند سے بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مزید ملتی ہے۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ابْنِ
أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
إِنَّ أَوْثَقَ الدُّعَاءِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِيْ، لَا يَغْفِرُ
الدُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”سلسلہ دعا میں مجزو و
اکسار سے پر دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِيْ لَا يَغْفِرُ الدُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ.

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو لُطَيْنٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ، عَنْ قَدَامَةَ
بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ
اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِي هُوَ عَصَمَةُ اَمْرِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً

لِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَوْ كَمَا قَالَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ
وَاَجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ“

یا اس جیسا آپ نے فرمایا۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُمَيُّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ: مِنْ جُهِدِ الْبَلَاءِ وَكَرِّ الشِّفَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ فِي الْحَدِيثِ ثَلَاثُ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتَهُنَّ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بلاؤں کی شدت بد بخت ہونے بڑی موت اور دشمنوں کی گالیوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ (سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیث میں تین چیزوں سے پناہ کا ذکر ہے ایک کا اضافہ میں نے کیا ہے اور یہ یاد نہیں کہ چوتھی کون سی ہے)

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْخُمْسِ: مِنَ الْكُسْلِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگا کرتے تھے: ”ستی، بخل، تکبر کی برائی، دل کی آزمائش اور عذاب قبر سے۔“

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے۔

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.“

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعُجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّیْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے۔

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعُجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الدِّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.“

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُسْعُوْدِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ: وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْمَقْدِمُ وَالْمُوَخَّرُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک یہ دعا بھی فرماتے تھے۔

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْمَقْدِمُ وَالْمُوَخَّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ.“

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی. وَقَالَ اَصْحَابُنَا عَنْ عَمْرِو: وَالتَّقٰی.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

شافعی حضرات یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ بتاتے ہیں اور غنی کے لفظ کے ساتھ

تقی کا لفظ بتاتے ہیں۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ حُزْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُنَادِي بِأَعْلٰی صَوْتِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلُطُهُ شَيْءٌ. قُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟

قِيلَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ.

ترجمہ: حضرت ثمامہ بن حزن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے بڑے میاں کو سنا وہ بلند آواز سے یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلُطُهُ شَيْءٌ“

میں نے پوچھا یہ بڑے میاں کون ہیں؟ جواب دیا کہ بڑے میاں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مِجْرَاقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثُّوبُ الدَّنَسُ مِنَ الْوَسَخِ. اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

”اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ كَمَا يُطَهَّرُ الثُّوبُ الدَّنَسُ مِنَ الْوَسَخِ
اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ“

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعِبَادَةِ فَقَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَدْعُو بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سَمْعِيذِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ“

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدَعَا بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَا نَحْفَظُهُ، فَقُلْنَا: دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ لَا نَحْفَظُهُ فَقَالَ: سَأَتِبُكُمْ بِشَيْءٍ يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ لَكُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِيدُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. أَوْ كَمَا قَالَ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ایک لمبی دعا فرمائی، ہم یاد نہ رکھ سکے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ نے دعا فرمائی لیکن ہمیں یاد نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا: ”میں کچھ ایسا پڑھنے کو بتاتا ہوں جس میں اس دعا کا سب کچھ آجائے گا۔ (یہ سنو)

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِيدُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.“

یا اس جیسے اور الفاظ بھی ممکن ہیں۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یوں دعا فرمائی۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ.“

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ نَصِيرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ قِنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دعا ملتی ہے۔

اللَّهُمَّ قِنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا اکثر فرمایا کرتے۔

”اَللّٰهُمَّ اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.“

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَيزِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق حضور ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے۔

”اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.“

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَجْزَاةٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرْدِ وَالشَّلْحِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي كَمَا يَنْقِي الثَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا بھی پڑھا کرتے۔

”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرْدِ وَالشَّلْحِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي كَمَا يَنْقِي الثَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.“

”الہی! ہر تعریف تیرے ہی لئے ہے اور وہ بھی اتنی کہ جس سے آسمانوں اور زمینوں کا درمیانی خلا بھر جائے اس کے علاوہ اور بھی وہ خلا پر ہو جائے جو تو چاہتا ہے۔ الہی! مجھے برف اوّلے اور سرد پانی (پہاڑوں سے نکلنے والا صاف پانی) جیسی صاف چیز سے پاکیزہ بنا دے۔ (کہ کوئی گندگی نہ رہے) الہی! مجھے گناہوں سے پاک کر دے اور یوں ستھرا فرما دے جیسے سفید کپڑا (میل کے بعد) صاف کیا جاتا ہے۔“

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُحَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ بھی ہوتی تھی۔

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُحَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ.“

”الہی! میں تیری نعمتوں کے دور ہو جانے سے عافیت کے ہٹ جانے اچانک ناراضگی اور ہر قسم کی ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۲۸۹۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ (بارش کے وقت کی دعا)

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ابْنِ هَانِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أَفْقٍ مِّنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ تَرَكَ عَمَلَهُ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ حِمْدَ اللَّهِ، وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کی کسی بھی طرف سے بادل اٹھتا دیکھتے تو سب کام چھوڑ دیتے اگرچہ آپ کسی نماز میں ہوتے۔ پھر بادل کی طرف متوجہ ہوتے، اگر بادل کھل جاتا تو حمد الہی کرتے اور اگر بارش شروع ہو جاتی تو یہ دعا کرتے:

”اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا.“

”الہی! کھل کر بارش ہو جائے اور نفع بخش رہے۔“

۲۹۰۔ بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ (مرگ کے وقت کی دعا)

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي لَيْسٌ قَالَ: أَخْبَأْتُ خَبَابًا وَكَأَنِّي اُكْتَوَى سَبْعًا. قَالَ: لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانَا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہیں سات شدید زخم لگے ہوئے تھے کہنے لگے: ”اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے روکا نہ ہوتا تو میں اس کے لئے ضرور دعا کرتا۔“

۲۹۱۔ بَابُ دَعَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ (خطاؤں سے بچنے کی نبوی دعائیں)

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَا كُلِّهِ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی یہ دعا بھی نقل کرتے ہیں:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي كُلِّهِ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.“

”الہی! میرے ہر معاملے میں میری کوتاہیاں بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ الہی! میری تمام خطائیں بالارادہ گناہ جہالت کی وجہ سے گناہ اور ہنسی مذاق میں ہوئے گناہ بخش دے ان سب گناہوں کا میں ہی ذمہ دار ہوں۔ اے اللہ! میرے پہلے اور اب کے بعد والے (تاحیات) چھپے ہوئے اور ظاہر گناہ سب بخش دے تو پہلے بھی ہے اور آخر بھی (یا تو جسے چاہے آگے کر دے جسے چاہے پیچھے کر دے) اور تو ہر طے شدہ کام پر قدرت رکھتا ہے۔“

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسَبَهُ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ

بِهِ مِنِّي. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ، وَخَطَايَا وَعَمَدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. -

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ خَطِيْئِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.“

”اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو مجھ سے اتفاقیہ جہالت کی وجہ سے اور میری زیادتیوں

کی وجہ سے ہوئے ہیں اور ان کو بھی جنہیں مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ! میرے ہنسی میں

اور کوشش کے نتیجے میں ہوئے گناہ بخش دے جو بے ارادہ ہوئے اور جو بالا ارادہ ہوئے سب

بخش دے میں سب کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔“

۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيَّوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَقَبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ عَنِ

الصَّنَابِجِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اَتَّخَذَ بِيَدِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ:

لِيْكَ. قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ. قُلْتُ: وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ. قَالَ: اَلَا اَعْلَمُكَ تَقْوَلُهَا فِيْ دُبْرِ كُلِّ صَلَاتِكَ؟

قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَعِزِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: ”اے

معاذ رضی اللہ عنہ!“ میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ”میں تم سے محبت کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کی اور

بخدا! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرو؟

میں نے عرض کی ٹھیک ہے۔ فرمایا: کہو

”اَللّٰهُمَّ اَعِزِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.“

”اے اللہ! مجھے اپنے ذکر، شکر اور نہایت عقیدت کے اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔“

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلِيفَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ اَبِي الْوَدَّ

عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ هِالْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَاحِبُ

اَلْكَلِمَةِ؟ فَسَكَتَ وَرَأٰى اَنَّهُ هَجَمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ كَرِهَهُ. فَقَالَ: مَنْ هُوَ

فَلَمْ يَقُلْ إِلَّا صَوَابًا. فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَسْتَدْرُونَ إِلَهُمُ يَرْكَعُونَ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ہاں ایک آدمی نے پڑھا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ.

”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، بہت سی پاکیزہ اور برکت والی تعریفیں۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟“ وہ چپ ہو گیا اور اس نے محسوس کیا میرے ان کلمات کی وجہ سے حضور ﷺ کی ذات انور پر شاید کچھ اچھا اثر نہیں پڑا۔ آپ نے پوچھا: ”کون ہے؟“ اس نے سچ بتا دیا اور عرض کی کہ میں نے تو ان الفاظ سے صرف بھلائی کا سوچا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”بخدا! میں نے تیرے فرشتے دیکھے ہیں جن میں سے ہر ایک اس کوشش میں تھا کہ سب سے پہلے انہیں وہ اللہ کے پاس لے پہنچے۔“

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ النُّحْبِ وَالنُّخْبَاتِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ النُّحْبِ وَالنُّخْبَاتِ.“

”اے اللہ! میں گندگی اور گندی چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ وَحِیَی اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَكَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی حضور ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو فرماتے:

غُفْرَانَكَ.

”میں تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔“

۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَكُورُ بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّوَّافِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ لُؤْلُؤٍ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ: أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ، وَالْفِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت:

”أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.“

”میں تیری مدد کے سہارے عذابِ دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں نیز زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیرے رحم و کرم کے سہارے عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَتُّ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى حَاجَتَهُ فَفَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَاتَى الْقُرْبَةَ فَانْطَلَقَ شَاكِلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكْثُرْ، وَكَذَلِكَ أَبْلَغَ. فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ اتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ. فَقَامَ يَصَلِّيَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ. فَتَمَّتْ صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَادَّاهُ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَائِرِ نَوْرًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظَمُ لِي نُورًا. قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَمِعَا فِي الثَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَخَلَقَنِي بِهِنَّ كَذَكَرَ: عَصِيٍّ، وَلَحِيصِيٍّ، وَكَمِيٍّ، وَشَعْرِيٍّ، وَشَرِيٍّ، وَذَكَرَ عَصَلَكَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا۔ نبی کریم ﷺ اٹھے اپنی حاجت (قضاء حاجت) پوری کرنے کے بعد منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے دوبارہ اٹھے مکان کے پاس پہنچے اور اس کا بند کھول کر وضو فرمایا۔ پانی کم استعمال فرمایا اور پوری طرح وضو فرمایا۔ پھر نوافل

پڑھے۔ میں نے انکڑائی لی تاکہ معلوم نہ ہو سکے کہ میں ان کی خبر رکھ رہا ہوں۔ پھر میں نے بھی وضو کیا۔ آپ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پچھلی طرف گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ چنانچہ یوں رات کے نوافل پڑھ لئے۔ یہ تیرہ رکعات تھیں۔ پھر لیٹ گئے سو گئے اور سانس کی آواز آنے لگی۔ سوتے وقت یہی عادت کریمہ تھی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی اطلاع دی اور وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی اور یہ دعا مانگی:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا
وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاَعْظَمْ لِيْ نُوْرًا۔“

حضرت کریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سات جسمانی چیزوں کا بھی ذکر فرمایا۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی کو ملا تو انہوں نے مجھے وہ سات چیزیں بھی بتائیں چنانچہ انہوں نے پٹھے گوشت، خون، پالوں اور جلد کا بھی ذکر کیا ان کے علاوہ دو خصلتیں بھی ذکر فرمائیں۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ أَبِي هَبيرة، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى فَقَضَى صَلَاتَهُ، يُثْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَكُونُ فِي آخِرِ كَلَامِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَذِيْنِيْ نُوْرًا، وَذِيْنِيْ نُوْرًا، وَذِيْنِيْ نُوْرًا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے، نفل پڑھتے اور دعا یوں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے جیسے اس کی شان کے لائق ہے اور پھر آخر میں یہ پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَذِيْنِيْ نُوْرًا وَذِيْنِيْ نُوْرًا وَذِيْنِيْ نُوْرًا۔“

”خداوند اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما، میرے کانوں میں پیدا فرما، آنکھوں میں پیدا فرما، میری

دائیں اور بائیں طرف سامنے اور پیچھے نور فرما دئے یہ نور زیادہ فرما زیادہ فرما اور زیادہ فرما۔“

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آپ رات کے ایک حصے میں نوافل کے لئے بیدار ہوتے تو فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.“

”اللہ! ہر حمد تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمینوں کو روشنی دیتا ہے اور اسے بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ تیری ملاقات جنت دوزخ اور قیامت سب حق ہیں اللہ! میں تیرے سامنے جھکا ہوں تجھ پر ایمان رکھتا تجھ پر بھروسہ کرتا تیری طرف دھیان رکھتا تیری قوت میں دشمنوں سے جھگڑا اور تجھے فیصلہ کرنے والا مانتا ہوں لہذا مجھے بخش دے جو غلطیاں میں پہلے کر چکا ہوں اور جو باقی زندگی میں کروں گا اور جو چھپا کر اور ظاہر کی ہیں تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔“

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَآهْلِي، وَأَسْتَرْعُورَتِي، وَأَمِنْ رَوْعَتِي، وَأَحْفَظُنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ يَسَارِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا بھی پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَآهْلِي وَأَسْتَرْعُورَتِي وَأَمِنْ رَوْعَتِي وَأَحْفَظُنِي مِنْ مِ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

”اللہ! میں تجھ سے معافی اور دنیا و آخرت میں امن و امان مانگتا ہوں اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین اور اہل و عیال میں معافی مانگتا ہوں تو مجھے حیا دے اور میرے دل سے ہر قسم کا خوف و گھبراہٹ دور کر دے میرے سامنے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر کی بلاؤں سے محفوظ فرما اور میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ کبھی نیچے سے دھوکا کھاؤں۔“

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيُّمَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِكَاعَةَ الزُّرْقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَأَنْكَفَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوُوا حَتَّى آتِيَنِي عَلَى رَهْبٍ عَزَّوَجَلَّ. فَصَارُوا خَلْفَهُ صُفُوفًا. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ثَمَلَةً. اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَ. اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ السَّخِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْعِيلَةِ، وَلَا مِنْ يَوْمِ الْخَوْفِ. اللَّهُمَّ خَالِدًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أُعْطِينَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيْنَهُ فِي سُلُوبِنَا وَكِرَّةَ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ. اللَّهُمَّ تَوَكَّلْنَا مُسْلِمِينَ وَأَحِينَا مُسْلِمِينَ وَالْحَقُّنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَوَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ كَذِبُونَ رُسُلَكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ، إِلَهَ الْحَقِّ، عَلِيٍّ وَسَمِيعَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ، وَأَسْنَدَهُ وَلَا أَجِيءُ بِهِ.

ترجمہ: حضرت رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ احد کا دن تھا اور جب مشرکین شکست سے دوچار ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفیں درست کر کے کھڑے ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر سکوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے پیچھے صفیں درست کر لیں۔ ارشاد فرمایا:

”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا مُقَرَّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعِمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعِمَ يَوْمَ الْعِيْلَةِ وَالْأَمْنِ يَوْمَ الْحَرْبِ اللَّهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أَعْطَيْتَنَا وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيْنَهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ تَوَقَّأْ مُسْلِمِينَ وَآحِينَ مُسْلِمِينَ وَالْحَقْنَ بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ حَزَائِيَا وَلَا مَفْتُونِينَ اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رُجُوكَ وَعَذَابَكَ اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَهُ الْحَقِّ“

”اے اللہ! ہر تعریف تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! تو جسے کھلا چھوڑ دے اسے کوئی پکڑ نہیں سکتا جسے تو دور کر دے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا جسے تو قریب کر لے اسے کوئی دور نہیں کر سکتا جس سے تو کسی چیز کو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور جسے تو دینا چاہے اسے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں رحمت، فضل اور رزق عام کر دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ جنت مانگتا ہوں جو مستقل مقام پر ہے نہ کسی طرف پھرے اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہٹ سکے۔ اے اللہ! میں اس دن کے لئے تم سے نعمتیں مانگتا ہوں جب عکدتی کا عالم ہوگا۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں دیا ہے اس کے شر سے حیرت پناہ مانگتا ہوں اور جس کو تو نے ہم سے روک لیا ہے اس کے شر سے بھی۔ اے اللہ! ایمان ہمیں پیارا فرما دے اور اسے ہمارے دلوں میں خوبصورتی سے سجادے اور ہمارے لئے کفر پر اعمالیاں اور نافرمانی ناپسندیدہ کر دے اور ہمیں راہ راست والوں میں کر دے۔ اے اللہ! ہمیں اسلام کی موت دے اور زندگی بھی اسلامی

کر دے اور نیک لوگوں میں شامل کر دے جو ذلیل اور آزمائش میں نہیں آیا کرتے۔ اے اللہ! ان کافروں کو مار دے جو تیری راہ راست سے ہمیں ہٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جو تیرے رسولوں کو جھوٹا کہتے ہیں اور ان پر اپنا عذاب اور پلیدگی طاری کر دے۔ اے اللہ! ان کافروں کو مار دے جنہیں تو نے کتاب بھی دی تھی اے حق رب!۔“

۲۹۲۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ (بے چینی کے وقت دعا)

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَعَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بے چینی کے موقع پر یہ دعا مانگا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

”اللہ عظیم اور بے دبار کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور عرش عظیم والا ہے۔“

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ: يَا أَبَتِ، إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ عِدَّةٍ: اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَلَّتِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، تَعِينْهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، تَعِينْهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: نَعَمْ يَا بَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَسْعَى بِسُجَّتِهِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ: اللَّهُمَّ رَحِّمْنَا أَرْجُو وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے باپ! میں روزانہ صبح کو آپ

سے یہ دعا سنتا ہوں:

”اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.“

”الہی! میرے بدن کی حفاظت فرما۔ الہی! میرے کان صحیح کام کرتے ہیں اور آنکھیں درست رہیں تیرے بغیر کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔“

آپ اسے صبح و شام تین تین مرتبہ دہراتے ہیں اور کہتے ہیں:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.“

”اے اللہ! میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے بغیر کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے۔“

اسے بھی آپ صبح و شام تین تین بار دہراتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بیٹے! میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اور مجھے اچھا لگا کہ میں آپ کی سنت پر عمل کرتا رہوں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خستہ حال اور بے چین کے لئے یہ ”دعوات المکروب“ بیان فرمائیں:

”اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ.“

”الہی! میں صرف تیری ہی مہربانی کی امید لئے ہوئے ہوں اور تو لحو بھر کے لئے بھی مجھے

اپنے آپ پر بھروسہ کرنے والا نہ رہنے دے اور ہر حال میں میری حفاظت فرما تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔“

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رِشْدُ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَوْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ شَرَّهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بے چینی کے موقع پر یہ پڑھا کرتے تھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ“

”اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو عظیم مرتبہ اور ہر بات سہارنے والا ہے اللہ کے سوا کوئی
لائق عبادت نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو آسمانوں زمین
اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔“

۲۹۳۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ (دعاء استخارہ)

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو الْمُصْصَبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ
كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: إِذَا هُمْ بِأَمْرٍ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ
وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ لِأَنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْ قَالَ: فِیْ
عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ، فَاقْدِرْهُ لِیْ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ
أَمْرِیْ أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیْ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ
رَضِیْنِیْ وَرَضِیْ حَاجَتَهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں استخارہ کی تعلیم دیا کرتے تھے بالکل ایسے ہی
جیسے قرآن کی ایک سورت کی تعلیم دیتے تھے جب کوئی کام ہو تو دو رکعتیں پڑھو اور پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ
لِأَنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ
هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ (أَوْ قَالَ: فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ) وَآجِلِهِ
كَاقْدِرْهُ لِیْ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْ
قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیْ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
رَضِیْنِیْ وَرَضِیْ حَاجَتَهُ.“

”اے اللہ! میں تیرے علم کی بناء پر تجھ سے بھلائی کے کام کی ہدایت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بناء پر قدرت چاہتا ہوں تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھ میں طاقت ہے مجھ میں نہیں علم تو تیرے پاس ہے میرے پاس ہے ہی نہیں غیوں کو سب سے زیادہ تو جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں برا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرما دے اور میرے لئے خیر کو مقدر بنا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے اس پر راضی فرما اور اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔“

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، مَسْجِدِ الْفَتْحِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْارْبَعَاءِ، فَاسْتَجِيبَ لَهُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْارْبَعَاءِ، قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَنْزِلْ بِهِ أَمْرٌ مِنْهُمْ عَائِلٌ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ فِيهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ إِلَّا عَرَفْتُ الْإِجَابَةَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے اس مسجد یعنی مسجد فتح میں ہر منگل اور بدھ تین دن تک دعا فرمائی تو بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان اسے قبول کر لیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی مجھے کوئی مشکل اور رنج والا کام پیش آیا تو میں نے اسی وقت کا انتظار کیا اور پھر میں نے اسی وقت میں بدھ کے دن دونوں نمازوں ہی کے دوران دعا کی وقت بھی وہی رکھا تو مجھے قبولیت کا صاف پتہ چل گیا۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَلْفٍ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ أُخْيَ الْأَنْسِ، عَنْ الْأَنْسِ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا بَلِيعَ السَّمَوَاتِ يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ إِنِّي أَسْأَلُكَ. فَقَالَ: اأَلْتَرُونَ بِمَا دَعَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں تھا کہ ایک آدمی نے یہ دعا کی: ”يَا بَلِيعَ السَّمَوَاتِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ إِنِّي أَسْأَلُكَ.“

تو آپ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ اس نے کیا دعا کی ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے بقدر قدرت

میری جان ہے اس نے وہ نام لے کر اللہ سے عرض کی ہے کہ جس نام کے ذریعے اسے جب بھی آواز دی جاتی ہے وہ قبول فرماتا ہے۔“

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِمَنِي دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں اپنی نماز کے دوران مانگا کروں تو آپ نے فرمایا کہو: ”اَللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.“

”اے اللہ میں نے اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہ صرف تو ہی بخش سکتا ہے لہذا اپنے کرم سے میری بخشش فرما دے بلاشبہ تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔“

۲۹۴۔ بَابُ إِذَا خَافَ السُّلْطَانُ (خوف حکمران کے لئے دعا)

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ يَخَافُ تَغْطُرُ سَهْ أَوْ ظُلْمَةٌ فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانٍ بَنِ فُلَانٍ وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلْقِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْعَى عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تم پر کوئی ایسا حکمران مسلط ہو جس کی ناراضگی اور ظلم کا خوف ہو تو یوں کہو:

اَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانٍ بَنِ فُلَانٍ وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلْقِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْعَى

عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

”اے ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک فلاں بن فلاں (یہاں حکمران کا نام لے لے) اپنی مخلوق اور اس کی جماعت کے لوگوں سے میری حفاظت فرما تا کہ وہ مجھ پر زیادتی نہ کر سکیں اور نہ ہی مجھ پر اپنی ناراضگی کا اثر دکھا سکیں تو ہی حفاظت فرما سکتا ہے اور تیرے بغیر کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔“

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مُهَيَّبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوبِكَ فَقُلْ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ، إِلَّا يَأْذِنُ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانَ (شریادی کا نام لے) وَجُنُودِهِ وَتَبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جب تم ایسے حکمران کے پاس جانا چاہو جو بیت ناک ہو اور تمہیں خوف ہو کہ وہ تمہیں گرفتار کرے گا (یا قتل کرادے گا) تو یوں پڑھا کرو:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا يَأْذِنُ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانَ وَجُنُودِهِ وَتَبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. (تین مرتبہ پڑھ کر جائے)

”اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ ہی اپنی تمام مخلوق سے عزت و غلبہ والا ہے۔ اللہ اس سے عزت و غلبہ میں غالب ہے جس سے میں خوف کرتا ہوں میں اس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں“ وہ ایسا ہے کہ ساتوں آسمانوں کو سنبھالے ہوئے ہے وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین پر گر نہیں سکتے کہ میں تیرے فلاں بندے اس کے کارندوں فرمانبرداروں اور اس جیسے حکمرانوں سے محفوظ رہوں (اس شہنشاہ کے ساتھی مددگار) خواہ جن ہو یا انسان۔ اے اللہ! تیری ثناء تو ہر ایک کی زبان پر ہے تو اس کے شر سے میری حفاظت فرما“

تیری حفاظت ہی کارآمد ہوتی ہے نام بھی تیرا ہی عظمت والا ہے اور پھر تیرے بغیر کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔“

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: مَنْ نَزَلَ بِهِ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ خَافَ مِنْ سُلْطَانٍ، فَدَعَا بِهِوْلَاءِ اسْتَجِيبَ لَهُ: أَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَمَّ سَلِ اللَّهُ حَاجَتَكَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جسے کوئی غم و اندوہ اور بے چینی لاحق ہو یا کبھی حکمران سے ڈرے تو یہ دعا پڑھا کرے اللہ اس کی حفاظت فرمائے گا۔

أَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

”اے ساتوں آسمانوں اور عرش کریم کے مالک! میں تجھ سے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ کے ذریعے سوال کرتا ہوں اور اے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے کے مالک! میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں بلاشبہ تو ہر ایک پسندیدہ چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

۷۹۵۔ بَابُ مَا يَدْعُو لِلدَّاعِي مِنَ الْآجِرِ وَالْثَوَابِ

(دعا کرنے والے کے لئے اجر و ثواب)

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْيَمْتُوكِلَ النَّاجِيَّ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِنَفْسٍ بِإِسْمٍ وَلَا بِطَبِيعَةٍ رَحِمَ إِلَّا أَطْعَمَهُ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدْعُوَهَا لَهُ فِي

الْآخِرَةِ، وَإِنَّمَا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالَ: إِذَا يَكْثُرُ. قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ.

ترجمہ: حضرت علی بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ابو التوکل ناجی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان گناہ اور قطع رحمی کے سوا کسی کام کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز عطا فرما دیتا ہے یا تو اس کی دعا جلد قبول کر لے گا یا اس کی دعا کے اجر کو قیامت میں محفوظ رکھے گا اور یا اس کی ضرورت کے مطابق اس سے برائیاں دور فرما دے گا۔“ راوی نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے۔ انہوں نے کہا اللہ اس سے زیادہ مہربانی فرمائے گا۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ هَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَتَصَبَّ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ يَسْأَلُ مَسْأَلَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا، إِمَّا عَجَّلَهَا لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا دَخَرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مَا لَمْ يَعْجَلْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا عَجَّلَتْهُ؟ قَالَ: يَقُولُ: دَعْوَتُهُ دَعْوَتٌ، وَلَا أَرَاهُ يُسْتَجَابُ لِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کوئی بھی مسلمان صدق دل سے اللہ کا سائل بنتا ہے تو وہ اسے عطا ضرور فرماتا ہے یا تو جلدی وہ چیز اسے دنیا میں دے دیتا ہے یا اس دعا کا اجر آخرت میں رکھ دیتا ہے ہاں اسے جلد بازی سے کام نہیں لینا ہوگا۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جلدی یہ ہے کہ وہ یوں کہے میں نے بار بار دعا کی لیکن مجھے قبول ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔“

۲۹۶۔ بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ (دعا کی فضیلت)

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّوَانُ، عَنْ كَثَّافَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ کو دعا سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی چیز نہیں۔“

۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّوَانُ، عَنْ كَثَّافَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”سب سے اعلیٰ و اشرف عبادت دعا کو کہتے ہیں۔“

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنْ يَسِيعٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ.

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”دعا ہی کو عبادت کہا جاتا ہے“ اور یہ آیت (بطور دلیل) پڑھی:

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ.

”تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔“

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: دُعَاءُ الْمَرْءِ لِنَفْسِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عبادت کون سی ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”جو دعا انسان اپنی ذات کے لئے مانگے۔“

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْخُرَيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، الشِّرْكُ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكُ إِلَّا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِلشِّرْكِ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ.

ترجمہ: حضرت لیث رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے ایک بصری نے بتایا کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تمہارا اللہ چھوٹی کے بچے سے بھی باریک شرک کا خانہ ہوتا ہے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا بھی شرک ہے کہ کوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدا مان لے؟ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آدی میں چوٹی کے بچے سے بھی باریک جیسا شائبہ شرک ہوتا ہے کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جسے پڑھو گے تو قلیل و کثیر شائبہ دور ہو جائے گا۔“ پھر یوں فرمایا:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ.“

”اے اللہ! میں جان بوجھ کر کسی کو تیرے ساتھ (خدا بنا کر) شریک کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جسے میں جانتا نہیں اس (گناہ) کی تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔“

۲۹۷۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الرِّيحِ (آندھی اور تیز ہوا کے وقت دعا)

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُثْنِيُّ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب تیز آندھی آتی تو حضور ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.“

”اے اللہ! جن چیزوں کو یہ ساتھ لازمی ہے ان کی بہتری کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن کو ساتھ لائی ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا قِحَا، لَا عَقِيمًا.

ترجمہ: حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب ہوا تیز چلتی تو آپ یہ پڑھتے:

”اللَّهُمَّ لَا قِحَا، لَا عَقِيمًا.“

”اے اللہ! یہ ہوا فائدہ مند ہو نقصان دہ نہ ہو۔“

۲۹۸۔ بَابُ لَا تَسْبُو الرِّيحَ (ہوا کو گالی نہ دو)

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تَسْبُو الرِّيحَ، وَلَا تَسْبُو النَّاسَ.

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَالَ: لَا تَسْبُوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ.

ترجمہ: حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہوا کو گالی نہ دو اگر کبھی خوفناک ہوا دیکھو تو پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ.

”اے اللہ! میں ہوا چاہتا ہوں اس میں فائدہ مند چیزیں ہوں اور اس چیز کی خیریت مانگتا ہوں جس کی طرف بھیجی گئی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے اندر آنے والی چیزوں سے اور ان کے شر سے جن کی طرف یہ بھیجی گئی ہے۔“

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ بْنُ الزُّرْقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، فَلَا تَسْبُوْهَا وَلَكِنْ سَلُّوْا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعُوْذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہوا اللہ کی طرف سے فراخ دل ہوتی ہے یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لہذا اسے گالی نہ دیا کرو بلکہ اس کے خیر ہونے کی دعا کیا کرو اور اس کے نقصان سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔“

۲۹۹۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الصَّوَاعِقِ (آسمانی بجلی گرنے کے وقت دعا)

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أُمِّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرُّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعْقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آسمانی گرج اور کڑک سنتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعْقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.“

”اے اللہ! تو ہمیں آسمانی کڑک سے نہ مار اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہمیں اس سے قبل اس

سے محفوظ فرمائے۔“

۳۰۰۔ بَابُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ (جب گرج سنے تو کیا پڑھے)

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتَ لَهُ. قَالَ: إِنَّ الرَّعْدَ مَلَكٌ يَنْعِقُ بِالْفَيْثِ كَمَا يَنْعِقُ الرَّاعِي بِغَنَمِهِ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب گرج کی آواز سنتے تو یوں پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتَ لَهُ.

”وہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے جس کی میں تسبیح بیان کر رہا ہوں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رعد (گرج دار آواز والا) ایک فرشتہ ہوتا ہے جو بارش (کے بادلوں) کو ایسے ہانک کر لاتا ہے جیسے چرواہا اپنی بکریوں کو۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ. لَمْ يَقُولْ: إِنَّ هَذَا لَوَعِيدٌ شَدِيدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب گرج سنے تو بات چیت بند کر دیتے اور یہ پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

”گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے۔“

پھر بتاتے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل زمین پر سخت ڈانٹ ہوتی ہے۔

۳۰۱۔ بَابُ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ (اللہ تعالیٰ سے امن و امان کا سوال)

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوَّلِ مَقَامِي هَذَا. ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمُوتْ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرٌ مِنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَذَابُرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت اوسط بن اسماعیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بتایا کہ نبی کریم ﷺ پچھلے سال اسی مقام پر کھڑے تھے جہاں میں کھڑا ہوں اور پھر رونے لگے۔ پھر کہا: ”سچائی پر ثابت قدم رہو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں لے جائیں گی، جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ گناہوں کا ساتھی ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم کا سامان ہیں اور اللہ سے امن و امان مانگا کرو کیونکہ موت کے بعد انسان کے کام یہی آئے گا، لوگوں میں پھوٹ نہ ڈالو میدان جنگ سے نہ بھاگو آپس میں حسد نہ کرو بغض و کینہ نہ رکھو اور اللہ کے نیک بندے بن کر رہو۔“

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا قُيُصَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ: هَلْ تَدْرِیْ مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ قَالَ: تَمَامُ النِّعْمَةِ دُخُولُ الْجَنَّةِ، وَالْفُورُ مِنَ النَّارِ. ثُمَّ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ. قَالَ: قَدْ سَأَلْتَ رَبَّكَ الْبَلَاءَ، فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ. وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. قَالَ: سَلْ.

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک آدمی کے ہاں سے گزرے تو وہ یہ دعا مانگ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ.

آپ نے سن کر فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ یہ کھل نعمت کیا ہوتی ہے؟“ پھر خود ہی بتایا کہ ”کھل نعمت جنت میں داخل ہونے اور دوزخ سے بچنے کو کہتے ہیں۔“ پھر ایک شخص کے ہاں سے گزرے جو یہ پڑھ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ.

”اے اللہ میں تجھ سے صبر کی توفیق مانگتا ہوں۔“

آپ نے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے بلا کا سوال کیا ہے (کہ آزمائش ہو تو صبر ہوتا ہے) اس سے امن و

امان مانگو۔“ پھر تیسرے کے ہاں سے گزرے جو یا ذالجلال والاکرام پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا پڑھتے جاؤ۔
 ۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُرُوبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللَّهَ بِهِ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ، سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ. ثُمَّ مَكَثْتُ قَلِيلًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللَّهَ بِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ، سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے جو میں اللہ سے کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: ”اے عباس رضی اللہ عنہ! اللہ سے امن وامان مانگتے رہا کرو۔“ تھوڑی دیر ٹھہر کر میں پھر حاضر ہوا اور عرض کی کوئی ایسی دعا بتائیے جسے پڑھا کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عباس رضی اللہ عنہ! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا و آخرت کا امن وامان مانگو۔“

۳۰۲۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ الدُّعَاءَ بِالْبَلَاءِ

(مصیبت کے وقت دعا کی کراہت کرنے والے کا حکم)

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ لَمْ تُعْطِنِي مَالًا فَاتَّصَدَّقُ بِهِ، فَابْتَلَنِي بِبَلَاءٍ يَكُونُ. أَوْ قَالَ: فِيهِ أَجْرٌ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا تُطِيقُهُ. أَلَا قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ لَنَا عَذَابُ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کے پاس پڑھا:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي مَالًا فَاتَّصَدَّقُ بِهِ فَابْتَلَنِي بِبَلَاءٍ يَكُونُ.

(یا کہا) فِيهِ أَجْرٌ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس کی تو تمہیں طاقت نہ ہوگی یہ کیوں نہیں کہتے؟

اَللّٰهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ لَنَا عَذَابُ النَّارِ.

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ قُلْتُ

لِحُمَيْدٍ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. عَلَى رَجُلٍ قَدْ جُهِدَ مِنَ الْمَرَضِ، فَكَانَ كَرَّمَ

مَنْتَوِّف. قَالَ: ادْعُ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَوْسَلَهُ. فَبَعَلَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَنْتَ مُعَذِّبِيْ بِهِ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ فِي الدُّنْيَا. قَالَ: مُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تَسْتَطِيعُهُ اَوْ لَا تَسْتَطِيعُوْا اَلَا قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ اَفْشَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ وہ (حمید سے) میں نے پوچھا کہ وہ نبی کریم ﷺ تھے؟ انہوں نے بتایا! ہاں) ایک آدمی کے پاس گئے جسے شدید تکلیف تھی ایسا لگتا تھا جیسے بے پروا پرندہ ہوتا ہے۔ فرمایا: ”اللہ سے دعا کرو یا سوال کرو۔“ چنانچہ اس نے کہا شروع کر دیا! ”اے اللہ! جو مجھے آخرت میں عذاب دینا ہے جلد دے لے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! اس کی تو ہم طاقت ہی نہیں رکھتے (یا تم طاقت نہیں رکھتے) تم یہ کیوں نہیں کہتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ اَفْشَاكَ اللّٰهُ

اور پھر اس کے لئے دعا فرمائی تو اللہ نے اسے شفا دے دی۔“

۳۰۳۔ بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ (سخت مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگنا)

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: يَقُولُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ ثُمَّ يَسْكُتُ فَاِذَا قَالَ ذَلِكَ لَيْقِلْ: اِلَّا بَلَاءٌ فِيْهِ عَدَاءٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ.

”اے اللہ! میں سخت مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

پھر چپ ہو جائے اور جب یوں کہے تو تم یوں کہو ”مگر ایسی بلا سے جس میں بلند مرتبہ مل جائے۔“

نوٹ: مقصد یہ ہے کہ دعا یوں پوری ہو جائے گی اور کسی مشکل سے انسان کا مرتبہ بڑھ جائے تو اور کیا چاہئے۔ (۱۲ جہشتی)

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَمِيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ، وَكَرَّ الشَّقَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ، وَالْقَضَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سخت مصیبت بدبختی دشمنوں کے گالی گلوچ اور بری موت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۰۴۔ بَابُ مَنْ حَكِيَ كَلَامَ الرَّجُلِ عِنْدَ الْعِتَابِ

(ڈانٹ کے وقت کی گئی کلام دہرائی)

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي نُوفَلٍ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ: يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّی زِدْنِی. قَالَ: زِدْنِی زِدْنِی صُمْ یَوْمَیْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ: يَا أَبِی أَنْتَ وَأُمِّی زِدْنِی. قُلْتُ: يَا أَبِی أَنْتَ وَأُمِّی زِدْنِی. قَالَ: إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا. فَأَفْحَمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَنْ يَزِيدَنِي. ثُمَّ قَالَ: صُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

ترجمہ: حضرت ابو عقرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرنے میں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے سے ایک روزہ رکھا کرو۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کچھ اور حکم فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم کہتے ہو اور بتاؤ اور بتاؤ تو ہر ماہ دو روزے رکھ لیا کرو۔“ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! کچھ اور بڑھائیے کیونکہ قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا رٹ لگا رکھی ہے کہ میں طاقت رکھتا ہوں میں طاقت رکھتا ہوں اور اسے خاموش کر دیا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ آپ اس سے زیادہ بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتے اور پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرمایا: ”ہر ماہ کے تین روزے رکھ لیا کرو۔“

۳۰۵۔ بَابُ

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عِيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ عَرْفُطَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَفَعَتْ رِيحٌ خَبِيْثَةٌ مُنْتَنَةً. فَقَالَ: ائْتَرُونَ مَا هَذِهِ؟ رِيحُ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک شدید

چلنے لگی۔ آپ نے فرمایا: ”جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو لوگوں کی چغلی کیا کرتے ہیں۔“

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ مُنْتَنَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ اغْتَابُوا أَنَا سًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبِعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تیز ہوا چلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافقوں میں سے کچھ لوگوں نے کچھ مسلمانوں کے خلاف چغلیاں کھائی ہیں یہ ہوا اسی وجہ سے چلی ہے۔“

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ، سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ يَقُولُ: مَنْ اغْتَيْبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَنَصَرَهُ، جَزَاهُ اللَّهُ بِهَا خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ اغْتَيْبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ، جَزَاهُ اللَّهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شَرًّا وَمَا التَّقَمُّ أَحَدٌ لِقَمَةٍ شَرًّا مِنْ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ: إِنْ قَالَ فِيهِ مَا يَعْلَمُ فَقَدْ اغْتَابَهُ وَإِنْ قَالَ فِيهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ بَهَتَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص کے پاس کسی مومن کی چغلی ہو اور وہ اس کی مدد کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں بہتر جزاء عطا فرمائے گا اور جس کے پاس مومن کی چغلی ہو اور وہ اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں بُرا بدلہ دے گا چغلی کرنے والا کسی مومن کے بارے میں وہ بات کرے جسے وہ جانتا ہے تو وہ چغلی ہوگی اور اگر اس نے وہ بات کہہ دی جو مومن میں نہ ہو تو یہ بہتان کہلائے گا۔

۳۰۶۔ بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا

(غیبت کا حکم)

۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَبِيعٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ مُحَمَّدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَهْرَبَيْنِ يَغْدُبُ صَاحِبَاهُمَا. لَقَالَ: إِنَّهُمَا لَا يَغْدُبَانِ فِي كَبِيرٍ وَبَلَى، أَمَا أَحَدُهُمَا لَكَانَ

يَغْتَابُ النَّاسَ، وَأَمَّا الْآخِرُ فَكَانَ لَا يَتَأَذَى مِنَ الْبَوْلِ. فَدَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ أَوْ بِجَرِيدَتَيْنِ، فَكَسَرَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ بِكُلِّ كَسْرَةٍ فَعَرَسَتْ عَلَى قَبْرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا إِنَّهُ سَيَهُونُ مِنْ عَذَابِهِمَا، مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ أَوْ لَمْ تَيْبَسَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ دو قبروں کے قریب تشریف لے گئے جنہیں (حضور ﷺ کے بتانے کے مطابق) عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کسی بڑے جرم میں گرفتار نہیں ہیں! ایک لحاظ سے جرم بڑا بھی ہے ان میں سے ایک تو وہ ہے جو لوگوں کی چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔“ اس کے بعد آپ نے ایک یا دو ٹہنیاں کھجور کی منگوائیں، انہیں توڑا اور پھر حکم دیا کہ دونوں قبروں پر گاڑ دی جائیں اور پھر فرمایا: ”جب تک یہ تر رہیں گی یا فرمایا جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔“

۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَسِيرُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ قَدْ انْتَفَخَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا نَ يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ هَذَا حَتَّى يَمْلَأَ بَطْنَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ مُسْلِمٍ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اچانک مرا ہوا خمر نظر آیا جو پھول چکا تھا۔ اسے دیکھ کر کہنے لگے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے تو یہ بہتر ہے کہ انسان (چغلی کر کے) اپنے بھائی کا گوشت کھا لے۔

۳۰۷۔ بَابُ الْغِيْبَةِ لِلْمَيِّتِ (میت کی چغلی کرنے کا حکم)

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْهَضْهَضِ الدُّوسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَا عَزَبَ عَنْ مَالِكٍ إِلَّا سَلِمِي فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: إِنَّ هَذَا النِّعَاجَ أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَرُدُّهُ، ثُمَّ قِيلَ كَمَا يَقْتُلُ الْكَلْبُ فَسَكَتَ عَنْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٍ رَجُلَهُ، فَقَالَ: كَلَامٌ مِنْ هَذَا. قَالَ: مِنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: قَالِدِي

نَلْعَمَا مِنْ عَرْضِ أَحْيَاكُمَا إِنَّمَا أَكْثَرُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ فِي نَهْرٍ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّسُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ماغر رضی اللہ عنہ (اقرار جرم کر کے) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے (تین دفعہ سزا لانے کے بعد) چوتھی مرتبہ سنگساری کا حکم دیا۔ (وہ فوت ہو گئے) چنانچہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کو ساتھ لئے ان کے قریب سے گزرے۔ ایک ساتھی نے کہہ دیا کہ یہ خیانت کرنے والا شخص کئی بار حضور ﷺ کی خدمت میں (سزا کے لئے) حاضر ہوا لیکن ہر بار آپ نے اسے واپس کر دیا اب کتے کی طرح قتل ہو گیا۔ آپ یہ سن کر خاموش رہے چلتے چلتے ایک مردار خچر کے قریب پہنچے جو پاؤں پھیلائے پڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”دونوں اس میں سے کھا لو۔“ وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اس مردہ خچر سے کھائیں؟ آپ نے فرمایا: ”ابھی ابھی تم نے اپنے بھائی کی عزت پر حملہ کیا ہے یہ اس سے بڑا جرم ہے۔“ پھر فرمایا: ”جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! وہ تو جنت کی نہر میں تیرتا پھر رہا ہے۔“

۳۰۸۔ بَابُ مَنْ مَسَّ رَأْسَ صَبِيٍّ مَعَ أَبِيهِ وَبَرَكَ عَلَيْهِ

(بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور برکت کی دعا کرنا)

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الزُّرَقِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَلَقِينَا شَيْخًا عَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرٌ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرٌ، قُلْتُ أَيُّ عَمٍّ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُعْطِيَ غُلَامَكَ هَذِهِ النَّمْرَةَ وَتَأْخُذَ الْبُرْدَةَ، فَكَوْنِ عَلَيْكَ بُرْدَتَانِ وَعَلَيْهِ نَمْرَةٌ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبِي فَقَالَ: ابْنُكَ هَذَا؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ لَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ أَشْهَدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَكْسُوهُمْ مِمَّا تَكْسُونَ. يَا ابْنَ أَخِي ذَهَابَ مَتَاعُ الدُّنْيَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَتَاعِ الْآخِرَةِ. قُلْتُ: أَيُّ أَبْنَاءِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: أَبُو الْيَسْرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو.

ترجمہ: حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ چلا۔ میں ابھی نوجوان تھا۔ ہم ایک بوڑھے سے ملے۔ (اس کے اور اس کے غلام نے معاویہ چادر اوڑھ رکھی تھی) میں نے کہا: اے چچا! آپ اگر یہ دھاری دار چادر اپنے غلام کو دے کر اس سے چادر لے لیں تو آپ کا کیا نقصان۔ اس سے آپ کے پاس دو اور غلام کے پاس ایک چادر رہ جائے گی۔ وہ بوڑھا میرے والد کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یہ

آپ کا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا! ہاں۔ چنانچہ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا اللہ تمہارا بھلا کرے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ”انہیں (اپنے غلاموں کو) وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہ پہننے کو دو جو تم خود پہنتے ہو۔“ اے بھتیجے! میرے نزدیک آخرت کے عذاب سے یہ بہتر ہے کہ دنیا کا سارا مال چلا جائے۔ میں نے کہا! اے والد گرامی! یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۰۹۔ بَابُ ذَاَلَةِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ

(اہل اسلام کی باہمی رواداری اور ہمدردی)

۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْنَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ السَّلَفَ وَإِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ فِي الْمَنْزِلِ الْوَاحِدِ بِأَهَالِيهِمْ قَرِيبًا نَزَلَ عَلَى بَعْضِهِمُ الضَّيْفُ وَقَدَرُوا أَحَدَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْخُذُهَا صَاحِبُ الضَّيْفِ لَضَيْفَةٍ فَيَقْدِرُ صَاحِبُهَا فَيَقُولُ: مَنْ أَخَذَ الْقَدْرَ؟ فَيَقُولُ صَاحِبُ الضَّيْفِ: نَحْنُ أَخَذْنَاهَا لَضَيْفِنَا فَيَقُولُ صَاحِبُ الْقَدْرِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِيهَا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ بَقِيَّةٌ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْخُبْرُ إِذَا خَبَرُوا مِثْلَ ذَلِكَ وَلَيْسَ بَيْنَهُمْ إِلَّا جُدْرُ الْقَصَبِ. قَالَ: بَقِيَّةٌ: وَأَدْرَكْتُ أَنَّ ذَلِكَ: مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ وَأَصْحَابُهُ.

ترجمہ: حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے پہلے بزرگوں کو دیکھا ہے وہ صرف ایک ہی گھر (حویلی) میں رہتے تھے۔ بچے بھی ہمراہ ہوتے اور اگر کسی کے گھر میں مہمان آ جاتا اور دوسرے کی ہنڈیا چولہے پر ہوتی تو گھر والے اس ہنڈیا میں سے اپنے مہمان کے لئے سالن وغیرہ لے لیتے اور ہنڈیا ساتھ لے جاتے۔ وہ پوچھتا: ہنڈیا کس نے لی ہے؟ تو مہمان والا کہتا: ہمارا مہمان آیا تھا، وہ تو ہم نے لی ہے۔ یہ سن کر ہنڈیا والا کہتا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے برکت فرمائے یا ایسے ہی لفظ بولتے۔ بقیہ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے کہا یونہی روٹی کا معاملہ ہوا کرتا تھا اور صرف سرکنڈے ہی کی دیوار بنی ہوتی تھی۔ بقیہ کہتے ہیں کہ یہی حال میرے استاد محمد بن سیرین اور ان کے شاگردوں کا بھی تھا۔

۳۱۰۔ بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

(مہمان کی عزت و خدمت خود کرنا)

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ قُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ، فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يَضِيفُ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا فَإِنْ طُلِقَ بِهِ إِلَى أَمْرَائِهِ فَقَالَ: أَكْرَمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ الصَّبْيَانِ فَقَالَ: هَبِي طَعَامَكَ، وَأَصْلِحِي سِرَاجَكَ، نَوْمِي صَبْيَانِكَ إِذَا أَرَادُوا عِشَاءً فَهَيَّاتِ طَعَامَهَا، وَأَصْلَحِي سِرَاجَهَا، وَنَوْمَتِ صَبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهُ تَصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاطْفَاتُهُ وَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ وَبَاتَا طَوِيلَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ضَحِكَ اللَّهُ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُكُمْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ: وَيُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُؤْثِقْ شَيْءَ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (اسے کچھ ضرورت تھی) حضور ﷺ نے اسے گھر بھیج کر ازواج مطہرات سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ گھر میں پانی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اسے کون ہمراہ لے جاتا ہے۔“ (یا فرمایا کہ کون مہمان نوازی کرتا ہے) یہ سن کر انصار میں سے ایک نے عرض کی میں خدمت کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس لے گیا اور کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کرو۔ اس نے کہا گھر میں تو صرف بچوں کے لئے کچھ کھانا ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا وہی لے آؤ چراغ بند کر دو اور بچے کھانا مانگیں تو ان کو سلا دو۔ چنانچہ وہ کھانا لے آئی چراغ بجھا دیا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اٹھی اور اسے بجھا دیا۔ وہ مہمان کو یہی محسوس کرا رہے تھے کہ یہ دونوں میاں بیوی بھی ساتھ ہی کھا رہے ہیں۔ پھر دونوں بھوکے ہی سو گئے۔ صبح ہوئی تو وہ صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کی اس کارکردگی پر اللہ تعالیٰ ہنسے گا اسی موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ كَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ.

”اور آپ پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچ
جائیں گے وہی کامیاب ہیں۔“

۳۱۱۔ بَابُ جَائِزَةِ الضَّيْفِ (مہمانی کتنی مدت تک؟)

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ
بِالْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَذْنَاهُ وَأَبْصَرْتُ عَيْنَاهُ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ. قَالَ:
وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

ترجمہ: حضرت ابو شریح العدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے گفتگو فرمائی تو میرے دونوں
کان سن رہے تھے اور دونوں آنکھیں خوب دیکھ رہی تھیں۔ (یعنی میں نے پوری توجہ سے آپ کی بات سنی) آپ
نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا اور یوم آخرت کو مانتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرنا سکھے
اور جو ایمان باللہ اور ایمان آخرت سے سرفراز ہے تو اسے مہمان کے لئے جائزہ کا خیال کرنا چاہئے۔“ عرض کی کہ
”جائزہ“ کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک دن رات تک تو مہمانی ہوتی ہے اور تین دن تک ٹھہرنا
”ضیافت“ کہلاتا ہے اور تین دن سے زیادہ مہمان پر صدقہ کہلاتا ہے۔“ (پھر وہ صدقہ سے کھائے گا) پھر فرمایا:
”جو اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بات کرے تو بھلائی بولے ورنہ چپ رہے۔“

۳۱۲۔ بَابُ الضِّيَافَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ (مہمان کا تین دن تک ٹھہرنا ضیافت ہے)

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ
بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین دن تک ٹھہرنے کو ضیافت کہتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہرنا صدقہ کے زمرے میں آتا ہے۔“

۳۱۳۔ بَابُ لَا يَقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يَعْرِجَهُ (مہمان میزبان کو تنگ نہ کرے)

۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَالضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوَى عِنْدَهُ حَتَّى يَعْرِجَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے بات کرے تو اچھا بول بولا کرے ورنہ چپ رہے اور جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو جائزہ تک وہ مہمان کی عزت کرنے جائزہ ایک دن اور ایک رات ٹھہرنے کو کہتے ہیں ضیافت تین دن ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور اس کے بعد گھر والوں کی طرف صدقہ ہوتا ہے مہمان کے لئے ضروری ہے کہ اہل خانہ کے پاس اتنا ٹھہرے جس سے وہ تنگ نہ ہو جائے۔“

۳۱۴۔ بَابُ إِذَا أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ (دن چڑھ جانے پر بھی مہمان کی مہمانی کرو)

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ السَّامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو کریمہ مقدم السامی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مہمان کا ایک رات ٹھہرانا ہر مسلمان پر اس کا حق ہے جو واجب ہے اور ٹھہرے ہوئے کو صبح ہو جائے تو یہ اس پر قرض ہوتا ہے جو اہل خانہ اس سے لے سکتے ہیں اور چاہے تو نہ لیں۔“

۳۱۵۔ بَابُ إِذَا أَصْبَحَ الضَّيْفُ مُحْرُومًا (مہمان کو محروم رکھنا)

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ

عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ بَعَثْنَا نَسْرِلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا كَمَا تَرَاهِ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں کسی کے پاس بھیجیں اور ہم وہاں ٹھہر جائیں اب اگر وہ مہمان نوازی نہ کرے تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم کسی کے پاس جاؤ اور وہ تمہارے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو مہمان کے ساتھ کرنا چاہئے تو وہاں ٹھہرو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے تم مہمانی کا حق ان کی حیثیت کے مطابق وصول کر سکتے ہو۔“

۳۱۶۔ بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ الضَّيْفِ بِنَفْسِهِ (مہمان کی خدمت ذاتی طور پر خود کرنا)

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتْ أُمَرَأَتُهُ خَادِمَتَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعُرُوسُ فَقَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

ترجمہ: حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اپنی شادی میں شمولیت کی دعوت دی ان کی ہونے والی بیوی ان دنوں ان کے خاندان کی خادمہ تھیں اور یہی بیوی بنی تھیں۔ وہ بولیں: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے مہمانی کی خاطر کیا رکھا ہے؟ میں نے ایک چھوٹے سے پیالے میں گزشتہ رات سے کھجوریں رکھی ہوئی ہیں۔

۳۱۷۔ بَابُ مَنْ قَدَّمَ إِلَى ضَيْفِهِ طَعَامًا فَقَامَ يُصَلِّي

(کھانا پیش کرنے پر مہمان کا نماز شروع کرنا)

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجَرِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَلَمْ أَوْفِقْهُ فَقُلْتُ لِأُمَرَأَتِهِ: أَيْنَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَتْ يَمْتَحِنُ سَيَاتِيكَ الْآنَ. فَجَلَسْتُ لَهُ فَجَاءَ وَمَعَهُ بَعِيرَانِ كَذُكْرٍ أَحَدُهُمَا فِي عَجْزٍ الْآخَرِ فِي هُنَّ وَاحِدٌ مِمَّا قُرْبَهُ فَوَضَعَهُمَا ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا مِنْ رَجُلٍ كُنْتُ أَلْقَى

كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ لَقِيًّا مِّنْكَ. وَلَا أَبْغَضُ إِلَيَّ لَقِيًّا مِّنْكَ. قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ، وَمَا يَجْمَعُ هَذَا؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَأَدْتُ مُوَرَّدَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَرْهَبُ إِنْ لَقَيْتُكَ أَنْ تَقُولَ: لَا تَوْبَةَ لَكَ، لَا مَخْرَجَ وَكُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَقُولَ: لَكَ تَوْبَةٌ وَمَخْرَجٌ. قَالَ: أَفِي الْجَاهِلِيَّةِ أَصَبْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: آتِينَا بِطَعَامٍ قَابِتٍ. ثُمَّ أَمَرَهَا قَابِتٌ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا. قَالَ: إِيَّاهُ، فَإِنْ كُنَّا لَا تَعْتَدُونَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: وَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فِيهِنَّ؟ قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ حِلْعٌ، وَإِنَّكَ إِنْ تُرِيدُ أَنْ تَقِيمَهَا تَكْسِرُهَا وَإِنْ تُدَارِيهَا فَإِنَّ فِيهَا أَوْدًا وَبَلْغَةً. فَوَلَّتْ فَجَاءَتْ بِشَرِيدَةٍ كَانَتْهَا كُطَاةٌ. فَقَالَ: كُلْ وَلَا أَهْوَلَنَّكَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجَعَلَ يَهْدِبُ الرُّكُوعَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَأَكَلَ فَقُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ مَا كُنْتُ أَخَافُ أَنْ تَكْذِبَنِي. قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ، مَا كَذِبْتُ مِنْذُ لَقَيْتَنِي قُلْتُ: أَلَمْ تُخْبِرْنِي أَنَّكَ صَائِمٌ؟ قَالَ: بَلَى إِنِّي صُمْتُ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَكُتِبَ لِي أَجْرُهُ وَحُلَّ لِي الطَّعَامُ.

ترجمہ: حضرت نعیم بن قعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن وہ نہ مل سکے۔ میں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ گھر کے کام میں معروف ہیں، عنقریب آجائیں گے۔ چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا، اتنے میں وہ آ گئے۔ دو اونٹ ان کے ہمراہ تھے اور آگے پیچھے باندھے ہوئے تھے۔ ہر ایک کے گلے میں مشکیں تھیں۔ انہوں نے دونوں سے سامان اتارا اور آ گئے۔ میں نے پوچھا اے ابوذر! آپ سے زیادہ مجھے کوئی پیارا نہیں لگتا جس سے میں ملوں اور نہ ہی کوئی برا لگتا ہے جس سے ملوں۔ انہوں نے کہا تمہارے لئے خیر ہو، ان دو حالتوں کو کون جمع کر سکتا ہے؟ (ایسے ہی ہوتا ہے کوئی پسند ہوتی ہے کوئی ناپسند) نعیم کہنے لگے، میں نے دور جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ درگور کر دیا تھا، میں ڈرتا تھا کہ اگر آپ سے ملا تو آپ کہیں گے تمہارے لئے کوئی توبہ نہیں اور نہ ہی کوئی نکلنے کا راستہ ہے لیکن میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ آپ کہیں گے تمہاری توبہ قبول ہوگی اور نجات کا راستہ مل جائے گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا بچی کو تم نے دور جاہلیت میں مارا تھا۔ میں نے کہا! ہاں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جو کچھ اسلام سے قبل ہوا اسے اللہ تعالیٰ معاف فرما چکا۔ پھر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کھانا لاؤ۔ اس نے انکار کر دیا، دوبارہ کہا تو پھر بھی انکار کیا، دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کھانا لے آؤ، تم عورتیں حضور ﷺ کے فرمان سے ذرہ بھر بڑھ نہیں سکتیں۔ میں نے پوچھا: حضور ﷺ نے عورتوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ابوذر رضی اللہ

عنه نے کہا کہ ”عورتیں پہلی کی مانند ہوتی ہیں اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی (سیدھی نہ ہو گی) اور اگر رواداری کرو گے تو یوں بسر ہو سکتی ہے کہ اس میں ٹیڑھ پن سے اور فائدہ بھی ہوتا ہے۔“ یہ سن کر خاتون بے دلی کے ساتھ گئیں اور جلد پرندے کی طرح جا کر شوربا میں ڈوبی ہوئی روٹی لے آئیں۔ پھر کہا کھالو اور میرا دھیان نہ کرنا کیونکہ میں روزے سے ہوں اور پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی یکے بعد دیگرے جلد جلد رکوع کرنا شروع کر دیا۔ واپس آ کر کھانے لگے تو میں نے کہا! مجھے تو امید نہ تھی کہ آپ مجھ سے جھوٹ بولیں گے۔ (کہ ابھی مجھے روزے کا کہا اور ابھی کھا رہے ہیں) انہوں نے کہا تیرے باپ کی خیر ہو جب سے تم آئے ہو میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے کہا آپ نے کہا تھا کہ میں روزے سے ہوں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا! ہاں میں نے کہا تھا۔ میں نے اس ماہ کے تین روزے رکھے ہیں چنانچہ ماہ بھر کا اجر لکھ دیا گیا ہے اور میرے لئے کھانا بھی حلال ہے۔

۳۱۸۔ بَابُ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ (اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا)

۶۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٍ أَنْفَقَهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٍ أَنْفَقَهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٍ أَنْفَقَهُ عَلَى دَائِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سب سے بہتر دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جسے فی سبیل اللہ اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جسے اپنے اس گھوڑے پر خرچ کرے جو جہاد کے لئے رکھا گیا ہو۔“ حضرت قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عیال سے شروع کیا ہے اور اس آدمی سے کون زیادہ صاحب اجر ہے جو اپنی چھوٹی اولاد پر خرچ کرے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے نیاز کر دے؟

۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْهَدَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور اسے (آخرت کے لئے) گن رکھے تو وہ صدقہ شمار ہوگا۔“ (یعنی یہ بھی کار خیر ہے)

۷۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي دِينَارٌ. قَالَ: أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. كَقَالَ: أَنْفَقْهُ عَلَى خَادِمِكَ أَوْ قَالَ عَلَى وَلَدِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ضَعُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ أَحْسَنُهَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی ذات پر خرچ کر لو۔“ عرض کی میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: ”اپنے خادم پر خرچ کر لو۔“ یا فرمایا: ”اپنی اولاد پر خرچ کر دو۔“ عرض کی ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: ”اسے راہ خدا میں خرچ کر دو اور یہ سب سے کم درجہ کا ہے۔“

۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةُ دَنَانِيرُ: دِينَارٌ أُعْطِيَتْهُ مِسْكِينًا، وَدِينَارٌ أُعْطِيَتْهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَفْضَلُهَا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”چار دینار ہیں ایک دینار تو مسکین کو دے دیا، ایک دینار غلام کو دے دیا، ایک راہ خدا میں دیا اور ایک دینار تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کر دیا، افضل وہی ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔“

۳۱۹۔ بَابُ يَوْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ

(بیوی کی ادنیٰ خدمت پر اجر)

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي هَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَهَّاصٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ: إِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً تَبْعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي قَمِ امْرَأَتِكَ.

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم جو خرچہ بھی رضا الہی کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا خواہ اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ ہی کیوں نہ دیا ہو۔“

۳۲۰۔ بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ (تیسرا حصہ رات رہ جانے پر دعا)

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الثُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ. يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیسرا حصہ رات باقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر شایان شان نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے جو دعا کرے تو میں قبول کر لوں؟ کوئی ہے جو کوئی سوال کرے اور میں عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخش مانگے تو میں اسے بخش دوں؟“

۳۲۱۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَلَانٌ جَعَدَ أَسْوَدَ أَوْ طَوِيلَ قَصِيرٍ يَرِيدُ الصِّفَةَ وَلَا يَرِيدُ الْغَيْبَةَ

(غیبت کا ارادہ کئے بغیر کسی کے بالوں یا جسم کی بات کرنا)

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي رَهْمٍ كَلْبُومُ بْنُ الْحَصِينِ الْغَفَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُمْ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ بَايَعُوهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَقُمْتُ لَيْلَةً بِالْأَخْضَرِ فَصُرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ، فَالِقَى عَلَيْنَا النَّعَاسُ فَطَفِئْتُ اسْتَقِظْتُ وَقَدْ دَنَتْ رَاِحِلَتِي مِنْ رَاِحِلَتِهِ فَيَفْزَعُنِي دَنُوعُهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرَزِ فَطَفِئْتُ أَوْخَرُ رَاِحِلَتِي حَتَّى تَكَلَّجَتْنِي عَيْنِي بَعْضَ اللَّيْلِ، فَزَحَمْتُ رَاِحِلَتِي رَاِحِلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلُهُ فِي الْغَرَزِ فَأَصَبْتُ رِجْلَهُ فَلَمْ أَسْتَقِظْ إِلَّا بِقَوْلِهِ: حَسَّ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِرَّ. فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْأَلُنِي عَنْ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي عَفَّارٍ. فَقَالَ: وَهُوَ يَسْأَلُنِي. فَقَالَ: مَا فَعَلَ النِّفَرُ الْحُمْرُ الطَّوَالُ الشَّطَاطُ. قَالَ: فَخَذَّئْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ السُّودُ الْجَعَادُ الْقِصَارُ الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَدَخٍ؟ فَذَكَرْتُهُمْ فِي بَنِي عَفَّارٍ، فَلَمْ أَذْكُرْهُمْ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْلَيْكَ مِنْ أَسْلَمَ. قَالَ: فَمَا يَمْنَعُ أَحَدًا أَوْلَيْكَ حِينَ يَتَخَلَّفُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِهِ أَمْرًا نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَإِنَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَىَّ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ مِنْ عَفَّارٍ وَأَسْلَمَ.

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شامل ہوا۔ ایک رات مقام اخضر کی طرف اٹھا اور آپ کے قریب ہوا۔ ہم پر اونگھ طاری ہونے لگی، میں بیداری کی کوشش کرتا رہا۔ میری سواری آپ کے قریب چلتی تھی۔ میں آپ کے قرب کی وجہ سے خوفزدہ تھا کہ آپ کے رکاب والے پاؤں سے کہیں میری سواری کا کوئی حصہ نہ لگ جائے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میں اپنی سواری پیچھے ہٹانے لگا۔ اسی دوران رات کے ایک حصے میں مجھے نیند آنے لگی تو میری سواری آپ کی سواری کے ساتھ لگ گئی اور آپ کے پاؤں پر میری سواری کا کچھ حصہ لگ گیا۔ مجھ پر نیند کا غلبہ تھا، میں اس وقت جاگا جب آپ نے مجھے ”حَسْبُ“ فرمایا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بخشش کی دعا فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”چلتے جاؤ۔“ چنانچہ چلتے رہے۔ راستے میں آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ بنی عفار کے کون سے لوگ پیچھے رہ گئے تھے اور تبوک میں شامل نہ ہوئے تھے۔ پھر فرمایا: ”وہ سرخ رنگ اور لمبے قد والے اور وہ جن کی صرف ٹھوڑی کے نیچے بال تھے ان کا کیا بنا۔“ میں نے ان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ بتائی تو آپ نے پھر پوچھا: ”ان کا کیا بنا جن کے رنگ سیاہ بال کھنکھریالے اور قد چھوٹے تھے اور جن کے جانور شکبہ شدخ میں رہتے ہیں۔“ میں نے خیال کیا کہ یہ لوگ بنو عفار سے ہیں۔ ابھی میں نے آپ سے ذکر نہیں کیا تھا، میری سمجھ میں آ گیا کہ یہ لوگ قبیلہ بنو اسلم سے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ لوگ بنو اسلم سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر یہ لوگ اپنے ایک آدھ اونٹ پر کسی ہوشیار شخص کو سوار کر کے جنگ میں بھیج دیتے تو ان کا کیا بگڑتا کیونکہ میرے تعلق کی وجہ سے مجھ پر یہ بات بوجھ معلوم ہوتی ہے کہ میرے قریشی مہاجرین میں سے کوئی جنگ میں شامل نہ ہو سکے اور یونہی انصار میں سے بنو عفار اور بنو اسلم پیچھے رہ جائیں۔“ (جہاد میں شامل نہ ہو سکیں)

نوٹ: اس حدیث میں قد اور رنگوں کا ذکر ہے۔ (۱۲ چشتی)

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِئْسَ أَخَوَا الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا: ”یہ شخص قبیلے کا برا آدمی ہے جب وہ اندر آ گیا تو خوشی سے پیش آئے۔“ میں نے اس صورت حال پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بد زبان اور بے ہودہ شخص کو پسند نہیں کرتا۔“

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبَاطَةً فَآذَنَ لَهَا.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سودا رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات آپ سے وہاں جانے کی اجازت مانگی۔ آپ بوجھل جسم والی ست رفتار تھیں۔ آپ نے جانے کی اجازت دے دی۔
نوٹ: اس حدیث میں جسم کے بھاری ہونے کا ذکر ہے۔ (۱۲ چشتی)

۳۲۲۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَرْبِحْ كَايَةَ الْخَبَرِ بَأْسًا (بے خطر گزشتہ واقعہ بیان کرنا)

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجَعْرَانَةِ اِزْدَحَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ فَكَذَّبُوهُ وَشَجَّوهُ، فَكَانَ يُمَسِّحُ التُّمَّ عَنْ جَبْهَتِهِ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي الرَّجُلُ يُمَسِّحُ عَنْ جَبْهَتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے ہرانہ کے مقام پر حنین کی غنائم تقسیم کیں تو لوگ آپ کے گرد ہجوم کر آئے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک کو ایسے مقام کی طرف بھیجا تھا جنہوں نے اسے جھٹلایا اور زخمی بھی کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنی پیشانی سے خون پونچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ”اے اللہ! میری اس قوم کو بخش دے کیونکہ وہ کچھ نہیں جانتے۔“ (کہ منصب نبوت کیا ہوتا

ہے اور اس کا احترام کتنا ضروری ہے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ کسی آدمی کی بات کرتے ہوئے پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

۳۲۳۔ بَابُ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا (کسی مسلمان کی پردہ داری کرنا)

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَسِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَقَالُوا: إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ وَيَفْعَلُونَ، الْفَرَغَهُمْ إِلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْ مُسْلِمٍ عَوْدَةً كَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْتًا وَدَاةً مِنْ قَبْرِهَا.

ترجمہ: حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب اور غلط کام کرتے ہیں تو کیا ہم اپنے حکمران کے پاس ان کی شکایت کر دیں؟ آپ نے کہا! نہیں! کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مومن کی قابل ستر بات دیکھے اور اسے چھپائے تو گویا اس نے زندہ درگور ہونے والی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔“

۳۲۴۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: هَلَكَ النَّاسُ (یہ کہنے کا حکم کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے“)

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی کو یہ کہتے سنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں تو جان لو کہ دراصل نقصان اسی کا ہوا ہے۔“

۳۲۵۔ بَابُ لَا يَقُلْ لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ (کسی منافق کو ”سردار“ نہ کہو)

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْثَلَمَاءَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدُكُمْ، فَقَدْ أَتَى بِكُمْ هَزْوَ جَلٍّ.

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”کسی منافق کو سید (سردار یا آقا) نہ کہو

کیونکہ اگر تم نے اسے سردار مان لیا تو سمجھ لو کہ اپنے پروردگار کو ناراض کر لیا۔“

۳۲۶۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا زَكِيَ (اپنی تعریف سن کر کیا کہنا چاہئے)

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَكِيَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاعْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ.

ترجمہ: حضرت عدی بن ارطاة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے اگر کوئی تعریف کرتا تو وہ یوں کہتے: اے اللہ! میرے بارے میں لوگوں کی مدح سرائی پر مجھے نہ پکڑ اور میرے وہ گناہ بخش دے جس کا یہ لوگ ابھی علم نہیں رکھتے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بِيْ مَسْعُودٍ أَوْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا بِيْ عَبْدِ اللَّهِ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَعَمٍ قَالَ: بَشَسَ مِطْيَةَ الرَّجُلِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے نبی کریم ﷺ سے ”زَعَمٌ“ (جس کا تکیہ کلام ہو کہ فلاں کا یہ خیال ہے) کے بارے میں کیا کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ”یہ انسان کے لئے ایک بُرا تکیہ کلام ہے۔“

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبِي الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَشَسَ مِطْيَةَ الرَّجُلِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو مسعود! تم نے حضور ﷺ سے ”زَعَمٌ“ (فلاں کا گمان یہ ہے) کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا تھا آپ نے فرمایا: ”یہ انسان کے لئے ایک بُرا تکیہ کلام ہے۔“ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ”مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کر دینے کی مانند ہوتا ہے۔“

۳۲۷۔ بَابُ لَا يَقُولُ لِشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اللَّهُ يَعْلَمُهُ

(یہ کب کہے کہ ”اللہ جانتا ہے“)

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرُو، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اللَّهُ يَعْلَمُهُ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَعْلَمُ اللَّهُ مَا لَا يَعْلَمُ فَذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس چیز کو جانتے نہیں ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ ”اللہ جانتا ہے“ اللہ تو اس کے علاوہ بھی سب کچھ جانتا ہے (صرف اسی چیز کو نہیں جانتا) یوں کہنے سے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ چیز داخل کر دے گا جسے خود نہیں جانتا اور یہ بات اللہ پر عظیم بہتان کا درجہ رکھتی ہے۔

۳۲۸۔ بَابُ قَوْسٍ قَزَحٍ (قوس قزح)

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَهْرَانَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْمَجْرَةُ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ وَأَمَّا قَوْسٌ قَزَحٌ فَأَمَانٌ مِنَ الْغُرُقِ بَعْدَ قَوْمِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ مَجْرَةُ (کھکشاں) آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور قوس قزح (آسمان پر بارش ختم ہونے کے بعد گولائی میں رنگ دار لکیریں) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے غرق ہونے کے بعد ان کے لئے امن کا نشان تھا۔

۳۲۹۔ بَابُ الْمَجْرَةِ (آسمان میں مَجْرَةُ) (کھکشاں) کا مطلب

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ، وَعَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، سَأَلَ ابْنَ الْكَوَّاءِ عَلِيًّا عَنِ الْمَجْرَةِ، قَالَ: هُوَ شَرْجُ السَّمَاءِ وَمِنْهَا فُتِحَتِ السَّمَاءُ بِمَاءٍ مِنْهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن کواء رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مَجْرَةُ کھکشاں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ آسمان کی ایک کمان ہے اور اسی کے ذریعے آسمانوں سے (نوح علیہ السلام کی قوم پر) تیز پانی آیا تھا۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْقَوْسُ

أَمَانٌ لِّأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغُرُقِ، وَالْمَجْرُوهُ بَابُ السَّمَاءِ الَّذِي تَنْشَقُّ مِنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ”قوس“ اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے کا سبب ہے اور مجرہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جہاں سے آسمان پھٹے گا۔

۳۳۰۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ مُسْتَقَرٍّ وَرَحْمَتِكَ

(یہ نہ کہے: ”الہی مجھے مقام رحمت میں رکھ“)

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَارِثِ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِأَبِي رَجَاءٍ: أَقْرَأْ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ وَرَحْمَتِهِ قَالَ: وَهَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ قَالَ: لَمْ تُصِبْ. قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: رَبُّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ: حضرت ابو الحارث کرمانی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تجھے سلام کہتا ہوں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تجھے اپنی رحمت کے ٹھکانے پر اکٹھا کر دے۔ ابو رجاء رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا اس کو طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی رحمت کے ٹھکانے کی کون سی جگہ ہے؟ اس نے کہا جنت کہنے لگے اسے تم پا نہیں سکتے پھر پوچھا اس کی رحمت کا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اس نے کہا میں کہتا ہوں کہ وہ رب العالمین ہی تو ہے۔

۳۳۱۔ بَابُ لَا تَسْبُو الدَّهْرَ (زمانہ کو گالی نہ دو)

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی تم میں سے یہ نہ کہا کرے کہ ”اے بُرے زمانے“ کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔“ (اس کا خالق ہے)

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ، قَالَ:

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا الشَّعْرُ، أُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا وَلَا يَقُولَنَّ لِلْعَيْنِ: الْكَرْمُ كَرْمُ الْكَرْمِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی یہ نہ کہا کرے کہ اے بڑے زمانے! کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہی زمانہ ہوں میں ہی رات اور دن کو بھیجتا ہوں میں جب بھی چاہوں دونوں کو ختم کر دوں اور انگور کو ”کرم“ نہ کہا کرو کیونکہ کرم مسلمان آدمی ہوتا ہے۔“

۳۳۲۔ بَابُ لَا يَحُدُّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظْرَ إِذَا وَلَّى

(کسی کی واپسی پر اسے ٹیکھی نظر سے نہ دیکھو)

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يَكْرَهُ أَنْ يَحُدُّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظْرَ، أَوْ يَتَّبِعَهُ بَصْرَةً إِذَا وَلَّى، أَوْ يَسْأَلَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بھائی واپس جانے لگے تو اسے ٹیکھی نظر سے نہ دیکھے (یا کہا) اسے جاتے ہوئے پیچھے سے دیکھتا ہی نہ رہے اور نہ اسے پوچھے کہ تم کہاں سے آئے اور کہاں جا رہے ہو؟

۳۳۳۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: وَيْلَكَ (کسی کو یہ نہ کہو کہ ”تباہ ہو جاؤ“)

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَكْنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا. فَقَالَ: إِنَّهَا بَكْنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: إِنَّهَا بَكْنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: فَإِنَّهَا بَكْنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کا جانور لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ“ اس نے عرض کی یہ قربانی کا جانور ہے۔ (تین بار) آپ نے فرمایا: ”تباہ ہو جاؤ“ اس پر ساری کڑو۔“ (مستفید و عام ضرر نہ تھا بلکہ دباؤ ڈالنے کے لئے بولا گیا)

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُلَيْمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْوَةَ، حَدَّثَنِي الْجَوْشَنُ بْنُ رِاعَةَ الْقُرَظِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلًا يَسْأَلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَكَلْتُ

خُبْرًا وَلَحْمًا فَهَلْ أَتَوْضَأُ؟ فَقَالَ: وَيَحَكَ اتَّعَوضًا مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟

ترجمہ: حضرت مسور بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک آدمی کو کسی سوال کا جواب دے رہے تھے: اس نے کہا تھا کہ میں نے روٹی اور گوشت کھایا ہے تو کیا وضو کر لوں؟ آپ نے کہا: حج برا ہو کیا پاکیزہ چیزیں کھا کر بھی وضو کی ضرورت ہوتی ہے؟

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ وَالتَّيْرِ فِي حِجْرِ بِلَالٍ وَهُوَ يَقْسِمُ فِجَاجَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِعْدِلْ فَإِنَّكَ لَا تَعْدِلُ. فَقَالَ: وَيَسْأَلُكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ: إِنَّ هَذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: رَوَاهُ قُرَّةٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ جَابِرٍ؟ قَالَ: لَا أَحْفَظُهُ مِنْ عُمَرُو وَإِنَّمَا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور ﷺ حنین کے موقع پر ہرانہ میں تھے۔ سونے کے کڑے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں تھے اور آپ تقسیم فرما رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک آدمی آیا اور آپ سے کہنے لگا! انصاف کیجئے! آپ انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا برا ہوا اگر میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا؟“ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے اجازت فرمائیں تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کے اور بھی ساتھی ہیں یہ قرآن پڑھیں گے اور ان کی ہنسی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا“ دین سے ایسے دور ہو جائیں گے جیسے نشانہ سے تیر لکل جاتا ہے۔“

۹۶۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ عَالِدِ بْنِ مُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مَعْبُدٍ، النَّوْصِيِّ وَكَانَ اسْمُهُ رَحِمَ بْنُ مَعْبُدٍ، فَهَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: رَحِمٌ. قَالَ: هَلْ أَنْتَ بِشِيرٌ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ: لَقَدْ أَفْرَكَ هَؤُلَاءِ عَمِيرًا كَثِيرًا. فَلَمَّا فَحَاحَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةً، فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي الْقُبُورِ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ. فَقَالَ: يَا صَاحِبَ الْبَشِيرِ، أَلَيْسَ سَمِعْتِكَ. فَظَنَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ قَوْلِي بِهِمَا.

ترجمہ: حضرت بشیر بن معبد دوسی رضی اللہ عنہ (ان کا نام زحم بن معبد تھا) نے نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی تو آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی ”زحم“ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ آج سے تمہارا نام بشیر ہے۔“ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”ان لوگوں نے بہت سی بھلائیاں جمع کی ہیں۔“ (تین مرتبہ فرمایا) پھر حضور ﷺ نے اچانک دیکھا تو قبروں میں سے ایک آدمی گزرتا نظر آیا اس نے جوتے پہن رکھے تھے آپ نے فرمایا: ”اے جوتوں والے! تمہارا بُرا ہو جوتے اتار دو۔“ اس نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تھے یہ دیکھ کر اس نے جوتے اتار پھینکے۔

۳۳۴۔ بَابُ الْبِنَاءِ (تعمیر کا سامان)

۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قُنَيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّهُ رَأَى حَجَّوْا زَوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَرِيدٍ، مَسْتَوْدَعَةً بِمَسْوُوحِ الشَّعْرِ فَسَأَلَتْهُ عَنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: كَانَ بَابَهُ مِنْ وَجْهِهِ الشَّامِ. فَقُلْتُ مِصْرَاعًا كَانَ أَوْ مِصْرَاعَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ بَابًا وَاحِدًا. قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ؟ قَالَ: مِنْ عَرَقٍ أَوْ سَاجٍ.

ترجمہ: حضرت محمد بن حلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے حجرے دیکھے جو کھجور کی ٹہنیوں سے تعمیر ہوئے تھے اور ان پر اون کی چادر پڑی تھی۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کا دروازہ شام کی طرف تھا۔ میں نے پوچھا کواڑ ایک تھا یا دو؟ انہوں نے بتایا کہ ایک ہی تھا۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز سے بنا تھا؟ انہوں نے بتایا عرعر (مَسْرُور) یا ساکھو کی لکڑی سے بنا تھا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُنَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا يَوْشُونَهَا وَشَى الْمَوَاحِلِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الشِّبَابَ الْمُنْعَطَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو سکے گی جب تک لوگ مکان تعمیر کرتے وقت ان کو دھاری دار چادر کے ذریعے سجا نہ لیں گے۔“ ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”مواہیل“ سے مراد دھاری دار چادریں ہیں۔

۳۳۵۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَابِيكَ (لَا وَابِيكَ كَهَا)

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ عَزْوَانَ، عَنْ عَمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ الْفُضْلُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَمَّا وَابِيكَ لَعْنَاهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَرِيحٌ شَرِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تَمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَلِكَ كَانَ لِفُلَانٍ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا عرض کی رسول اللہ! کس صدقے کا اجر زیادہ ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لَا وَابِيكَ“ وہ صدقہ زیادہ اجر رکھتا ہے جو تم حالت صحت میں دؤل خرچ کرنا نہ چاہے خود تمہیں اس کی ضرورت ہو اور تمہیں خود مال دار ہونے کی تمنا بھی ہو اور پھر ایسا نہ ہو کہ جان نکلنے کے قریب تم کہتے پھر دو کہ اسے اتنا دے دو اسے اتنا دے دو۔“ (کیونکہ تمہارے بعد ان کا تو ہونا ہی ہے)

۳۳۶۔ بَابُ إِذَا طَلَبَ فَلْيَطْلُبْ طَلَبًا يَسِيرًا وَلَا مَدْحَةً

(کسی سے ضرورت کی چیز لے کر تعریف نہ کرو)

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمْ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا يَسِيرًا، فَإِنَّمَا لَهُ مَا قَلْبُكَ لَهُ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَيَمْدَحُهُ فَيَقْطَعُ ظَهْرَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کسی سے کوئی ضرورت کی چیز مانگے تو مختصر مانگے کیونکہ اسے وہی ملنا ہوتا ہے جو اس کے مقدر میں ہے اور کسی کے پاس جا کر اس کی تعریف کر کے کمر نہ توڑو۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ يَسَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَذَلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ قَبْضَ عَبْدٍ بَارٍ جَعَلَ لَهُ بَهَا، أَوْ فِيهَا حَاجَةً.

ترجمہ: حضرت ابو عزرہ یسار بن عبداللہ ہذلی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس

اللہ تعالیٰ کسی علاقے میں کسی کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کسی بہانے سے وہاں بھیج دیتا ہے۔“

۳۳۷۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا بِلَّ شَانِكَ

(کسی کو ”لا بِلَّ شَانِكَ“ کہنا)

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّبِقُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ عِنْدَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَنَظَرَ إِلَى نَجْمٍ عَلَى حِيَالِهِ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَيُودَنَّ أَقْوَامٌ وَلَوْ إِمَارَاتٍ فِي السُّنْيَا وَأَعْمَالًا إِنَّهُمْ كَانُوا مُتَعَلِّقِينَ عِنْدَ ذَلِكَ النَّجْمِ، وَلَمْ يَلُؤَا تِلْكَ الْإِمَارَاتِ وَلَا تِلْكَ الْأَعْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى فَقَالَ: لَا بِلَّ شَانِكَ، أَكُلُّ هَذَا سَاعٍ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ فِي مَشْرِقِهِمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَاللَّهِ. قَالَ: لَقَدْ قَبَّحَ اللَّهُ وَمَكَّرَ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَيُسَوِّقَنَّهُمْ حُمُرًا غَضَابًا كَانَمَا رُجُوهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرُكَةُ حَتَّى يُلْحَقُوا ذَا الزَّرْعِ بِزَرْعِهِ وَذَا الضَّرْعِ بِضَرْعِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبد العزیز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ٹھہرے انہوں نے سامنے ایک ستارہ دیکھا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جو لوگ اس دنیا میں حکمران بنائے گئے اور انہیں کرنے کو کام سپرد کر دیئے گئے (بروز حشر) وہ لازماً آرزو کریں گے کہ کاش ہم اس ستارے سے لٹکے ہوتے نہ ہم حکمران ہوتے اور نہ ہی کام انجام دیتے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ”لا بِلَّ شَانِكَ“ (دعائیہ الفاظ) پھر کہا یہ سب کچھ اہل مشرق کے لئے مشرق (عراق) میں ہو رہا ہے۔ ہاں بخدا ایسے ہی ہے اللہ انہیں اپنی قضیہ تدبیر سے ذلیل کرے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے انہیں سرخ اور غصیلے چہروں والے ہانک لے جائیں گے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے کوئی ہوئی محالیں (تاریخوں کے عراق پر حملہ کی طرف اشارہ ہے) اور وہ زمیندار کو کھیتی میں اور مویشی پالنے والے کو دودھ لے مویشیوں کے پاس لے جائیں گے۔

۳۳۸۔ بَابُ لَا يَقُولُ الرَّجُلُ اللَّهُ وَفُلَانٌ

(کسی کام میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شامل کرنا)

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفُضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ مُغِيثَ بْنَ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ

عُمَرُ سَأَلَهُ عَنْ مَوْلَاهُ فَقَالَ: اللَّهُ وَفُلَانٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا تَقُلْ كَذَلِكَ لَا تَجْعَلَ مَعَ اللَّهِ أَحَدًا وَلَكِنْ قُلْ فُلَانٌ بَعْدَ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت مغیث رضی اللہ عنہ سے اپنے آقا کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے کہا: ”اللہ اور فلاں ہے“ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع کیا اور کہا کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ ملایا کرو کہتا ہو تو یوں کہو فلاں شخص اللہ کے بعد ہے۔ (یعنی یہ کام اللہ کرتا ہے اور فلاں کرتا ہے)

۳۳۹۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ

(کوئی یوں نہ کہے ”جو اللہ چاہتا ہے اور تم چاہتے ہو“)

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ. قَالَ: جَعَلْتَ لِلَّهِ بَدَلًا مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی! جو اللہ چاہتا ہے اور آپ چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ”تم نے تو اللہ کے ساتھ شریک کر دیا صرف ماشاء اللہ (جو اکیلا اللہ چاہے) کہا کرو۔“

۳۴۰۔ بَابُ الْغِنَاءِ وَاللَّهُوَ (گانا بجانا اور کھیل کود)

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى السُّوقِ، فَمَرَّ عَلَى جَارِيَةٍ صَغِيرَةٍ تَغْنِي، فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ أَحَدًا لَتَرَكَ هَذِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کو گیا تو انہوں نے لڑکی کو گاتے ہوئے سنا تو کہا: ”اگر شیطان کسی کو چھوڑتا تو وہ یہی لڑکی ہوتی۔“ (کہ بھی کام کرتی ہے)

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَمْرٍو وَابْنُ بَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ مَوْكِي الْمَطْلَبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِرَدٍّ وَلَا دَدٍّ مِّنْ بَشِيٍّ، يَعْنِي لَيْسَ الْبَاطِلُ مِنِّي بِشَيْءٍ.

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن محمد ابو عمرو بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مطلب کے غلام عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں باطل طریقے پر نہیں اور نہ ہی باطل طریقہ مجھ سے جاری ہے۔“

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ. قَالَ: الْغِنَاءُ وَاشْبَاهُهُ. ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس آیت وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ میں ”لہو الحدیث“ ”اور کچھ لوگ کھیل کود کی باتیں خریدتے ہیں۔“ سے مراد گانا بجانا اور ایسے دوسرے کام ہیں۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا قَنَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْهَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا وَالْأَشْرَةُ شَرٌّ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: الْأَشْرَةُ الْعَبَثُ. ترجمہ: حضرت ہراء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کہنا عام کر دو کیونکہ یہ تمہاری سلامتی کا باعث ہے اور بے مقصد گفتگو برا کام ہے۔“ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”اشرة“ بے فائدہ چیز کو کہتے ہیں۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ مُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَنِي، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ يَجْمَعُ مِنَ الْمَجَامِعِ، قَبْلَ أَنْ يَلْعَبُوا بِالْكُوبَةِ، فَيَقَامُ غَضَبًا يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: إِلَّا إِنْ اللَّاعِبِ بِهَا لِيَأْكُلَ ثَمَرَهَا كَمَا كَلَّ لَحْمُ الْخَنَازِيرِ، وَمَتَوَضَّعٌ بِاللَّحْمِ يَعْنِي بِالْكُوبَةِ: التَّرْدُ. ترجمہ: حضرت سلمان بن سمیر الحالی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے

میں اطلاع ملی کہ فلاں فلاں لوگ طرخ کھیل رہے ہیں۔ وہ فوراً سختی سے منع کرنے کے لئے اٹھے اور کہا: سنو! طرخ کھیلنے والا اس کا پھل (آدن) ایسے کھائے گا جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا کھاتا ہے اس کا وضو بھی اس کے خون سے گنا جائے گا۔

۳۴۱۔ بَابُ الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ الْحَسَنِ (اچھے اخلاق و عادات)

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ فَقْهَاءُ، قَلِيلٌ خُطَبَاءُ، قَلِيلٌ سُؤَالُهُ، كَثِيرٌ مُعْطَوُهُ، الْعَمَلُ فِيهِ قَائِدٌ لِلْهَوَىٰ وَسَيِّئِي مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانٌ قَلِيلٌ فَقْهَاءُ، كَثِيرٌ خُطَبَاءُ، كَثِيرٌ سُؤَالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطَوُهُ، الْهَوَىٰ فِيهِ قَائِدٌ لِلْعَمَلِ اَعْمَلُوا أَنَّ حَسَنَ الْهَدْيِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ الْعَمَلِ.

ترجمہ: حضرت زید بن حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے سنا، آپہا فرماتے تھے تم اس دور میں ہو جس میں کثرت سے فقہاء (شریعت کے عالم) موجود ہیں، خطیب (نرا وعظ کرنے والے) کم ہیں، سوال کرنے والے کم ہیں اور عطائیں کرنے والے بہت ہیں، اس میں عمل کرنا مقدم ہے لیکن ایک ایسا زمانہ آ رہا ہے جس میں فقہاء کم ہوں گے، خطیب زیادہ ہوں گے، سوال کرنے والے کثرت سے ہوں گے اور راہ خدا میں عطا کرنے والے کم ہوں گے، اس میں خواہشات نفسانی پر عمل ہوگا، عمل کا درجہ دوسرا ہوگا، یقین کرو کہ اس وقت اچھے اخلاق سے پیش آنا نیک عمل کرنے سے بہتر ہوگا۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الطُّفَيْلِ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَلَا أَعْلَمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ رَجُلًا حَيًّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي. قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ.

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور میرا خیال ہے کہ روئے زمین پر میرے سوا کوئی ایسا شخص زندہ نہیں رہا جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو پھر بتایا کہ آپ سفید رنگ اور نمکین حسن والے تھے۔

۸۱۲۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو الطُّفَيْلِ حَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ الْكِنَانِيِّ نَطُوفُ بِالْبَيْتِ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي قُلْتُ: وَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا.

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں اور ابو الطفیل رضی اللہ عنہ (حامر بن وائلہ الکینانی رضی اللہ عنہما) بیتِ نبوی ﷺ کے گرد گھومتے تھے، ابو الطفیل نے فرمایا: ابھی تک کوئی شخص نہیں رہا جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو۔

عنه) بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وقت ایسا کوئی کوئی شخص میرے سوا باقی نہیں رہا جس نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو۔ جریری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے زیارت کی ہے۔ میں نے پوچھا آپ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ کا رنگ سفید تھا، گندی رنگ رکھتے تھے اور قد درمیانہ تھا۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا قُرُوءَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ قَابُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهُدَى الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ وَالْإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ خُمُسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نیک سیرت ہونا اچھی عادات اپنانا اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَابُوسٌ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْهُدَى الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالْإِقْتِصَادَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اچھی سیرت صالح عادات اور میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔“

۳۴۲۔ بَابُ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودَ (معاوضہ دیئے بغیر خبریں سننا)

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي نَوْرٍ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمَلُ شَعْرًا قَطُّ؟ أَحْيَانًا إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُولُ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودَ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کبھی شعر بھی پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا ہاں جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو کبھی یہ فرماتے: ”وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودَ.“

”اوپر تمہارے پاس ایسا شخص خبریں لائے گا جسے تم نے کچھ بھی نہیں دیا ہوگا۔“

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاءٍ وَبِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّهَا كَلِمَةُ نَبِيِّ، وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ ایک نبی کا کہا ہوا ہے: ”اور تمہارے پاس ایسا شخص خبریں لائے گا جسے تم نے کچھ بھی نہ دیا ہوگا۔“

۳۴۳۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّيِّ (ناپسندیدہ آرزو)

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُعْطَى.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی آرزو کرے تو اسے دیکھنا ہوگا کہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ وہ جانتا نہیں ہوتا کہ اسے کیا دیا جائے والا ہے۔“

۳۴۴۔ بَابُ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ "الْكُرْم" (انگور کو "کرم" نہ کہو)

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: الْكُرْمُ وَقُولُوا: الْعِنَبَةُ. يَعْنِي الْعِنَبَ.

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہا کرے بلکہ اسے جلہ کہا کرو۔“ (یہ بھی انگور کو کہتے ہیں)

۳۴۵۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ وَيُحَكُّ (کسی کو "وَيُحَكُّ" کہنا)

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ. وَيُحَكُّ ارْكَبْهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے قریب تشریف لے گئے جو قربانی کا جانور لئے جا رہا تھا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ۔“ اس نے پھر عرض کی یہ تو قربانی کے لئے ہے۔ آپ نے تیسری بار

جو تھی مرتبہ فرمایا: ”افسوس! میں کہتا ہوں کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔“

۳۲۶۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ يَاهْتَاهُ (آدمی کا کسی عورت کو ”یا ہتہا“ کہنا)

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيكَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هِيَ؟ يَاهْتَاهُ.

ترجمہ: حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یا ہتہا! اس کا کیا حال ہے؟“ (یعنی اے عورت)

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهَبَانَ الْأَسَدِيِّ: رَأَيْتُ عَمَّارًا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: يَاهْنَاهُ: ثُمَّ قَامَ.

ترجمہ: حضرت حبیب بن صہبان اسدی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو فرض پڑھتے دیکھا اور انہوں نے فارغ ہو کر اپنے پہلو میں کھڑے شخص سے کہا ”یا ہنہا“ اور پھر کھڑے ہو گئے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ يَصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شَعْرِ أُمِّهِ بِنِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَأَنشَدَنِي بَيْتًا فَقَالَ: هِيَ. حَتَّى أَنشَدَنِي مِائَةَ بَيْتٍ.

ترجمہ: حضرت عمرو الشریہ کے والد کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے سوار فرمایا اور پوچھا کہ ”کیا تمہیں امیہ بن ابو الصلت کا کوئی شعر یاد ہے؟“ میں نے عرض کی ہاں یاد ہے اور پھر ایک شعر پڑھ سنایا۔ سن کر آپ نے فرمایا: ”اور پڑھو“ چنانچہ میں نے سو شعر پڑھ دیے۔

۳۲۷۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: إِنِّي كُسْلَانٌ (اپنے آپ کو ”کسلان“ کہنا)

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُوسَى قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَا تَدْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ، لِإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَلْتَوِيهِ وَكَانَ إِذَا مَرَّ مِنْ أَوْ كَسَلَ صَلَّى قَاعِدًا.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے نوافل نہ چھوڑو کیونکہ نبی کریم ﷺ یہ نوافل چھوڑتے تھے لیکن جب آپ بیمار ہوتے یا سست ہوتے تو بیٹھ کر پڑھتے۔

۳۴۸۔ بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ مِنَ الْكَسَلِ (سستی ہو جانے پر تعوذ کرنا)

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ پڑھا کرتے۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَطَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.“

”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں غم و اندوہ سے عاجز رہنے اور سستی کرنے سے بزدلی، بخلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔“

۳۴۹۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: نَفْسِي لَكَ الْفِدَاءُ (میری جان تم پر قربان)

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَتَشَرَّكَنَاتَهُ وَيَقُولُ: وَجْهِي لَوَجْهِكَ الْوَفَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے دو زانو بیٹھ جاتے اپنے تیر بکھیر دیتے اور پھر عرض کرتے میں آپ کے لئے بطور ڈھال ہوں اور میری جان آپ پر قربان ہے۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْبَقِيعِ، وَانْطَلَقْتُ أَتْلُوهُ، فَاتَّبَعْتُ قَرَأَنِي فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَيْسَ بِكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ. فَقَالَ: إِنَّ الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمُقْتَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَهُ كَذَا وَهَكَذَا.

قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: هَكَذَا. فَلَمَّا تَمَّ عَرْضُ لَنَا أَحَدٌ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ. فَقُلْتُ: لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنْ أَحَدًا إِلَّا مَبْعُودٌ ذَهَبًا فَيَمْسِي عَنْدَهُمْ دِينَارًا. أَوْ قَالَ مِثْقَالَ. ثُمَّ عَرْضَ لَنَا وَإِذَا فَاسْتَتَلَ فَطَنْتُ أَنَّ لَهُ حَاجَةً، فَجَلَسْتُ عَلَى شَفِيرٍ وَأَبْطَأْتُ عَلَى. قَالَ: لَمْ تَحْشَيْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَمِعْتَهُ كَأَنَّهُ يَنْاجِي رَجُلًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ وَحْدَهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي كُنْتَ تُنَاجِي؟ فَقَالَ: أَوْ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ الْإِنْبِيَّ قَبِشْرُنِي أَنَّهُ مِنْ مَّاتٍ مِنْ أُمَّتِي لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا بِاللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ وَإِنْ زُلِّي وَإِنْ سُرِقَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیچ کی طرف چلے تو میں بھی پیچھے پیچھے تھا۔ آپ نے دیکھا تو میں ساتھ ہی تھا۔ فرمایا: ”اے ابوذر!“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ”آج کثرت سے مال رکھنے والے کل کھائے میں ہوں گے ایسے لوگ جو راہ خدا میں خرچ کریں کئے کھائے میں نہ ہوں گے۔“ میں نے عرض کی اللہ و رسول ﷺ جانیں اور یوں (لپ بھر کے) تین بار کہا۔ پھر اللہ ہمارے سامنے تھا فرمایا: ”اے ابوذر!“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ کے بہت کرم ہیں اور میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا: ”میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ آل محمد (ﷺ) کے پاس احد سونا بن کر موجود ہو اور رات کو ان کے پاس ایک بھی دینار نہ جائے۔ یا فرمایا: ایک مِثْقَالَ بھی باقی ہو۔“ پھر ہمارے سامنے ایک وادی تھی آپ آگے بڑھے تو میں نے سمجھا شاید کوئی حاجت ہوگی۔ چنانچہ میں وادی کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ آپ نے کچھ دیر کر دی۔ مجھے فکر لاحق ہوئی۔ میں نے آواز سنی تو آہستہ آواز سے کسی سے بات کر رہے تھے۔ پھر اکیلے پھر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کس سے رازدارانہ گفتگو فرما رہے تھے؟ فرمایا: ”کیا تم نے کچھ سنا ہے؟“ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا: ”جبریل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے مجھے خوشخبری دی ہے کہ آپ کی امت سے جو بھی شرک کئے بغیر فوت ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔“ میں نے کہا اگرچہ وہ زانی ہو یا عورت؟ فرمایا: ”ہاں۔“

۳۵۰۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

(”میرے ماں باپ آپ پر قربان“ کہنا)

۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ:

سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْدِي رَجُلًا بَعْدَ سَعَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِرْمِ، فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا آپ نے بتایا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بعد حضور ﷺ کو کسی کے بارے میں فدائیہ الفاظ فرماتے نہیں سنا۔ آپ نے صرف ان کے بارے میں فرمایا تھا ”چلو! تم پر میرے ماں باپ قربان۔“

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَبُو مُوسَى يَقْرَأُ. فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا بَرِيدَةُ فَجَعَلْتُ فِذَاكَ. قَالَ: قَدْ أُعْطِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مِّزَامِ آلِ دَاوُدَ.

ترجمہ: حضرت ابو بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کو تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تلاوت کر رہے تھے۔ آپ نے سن کر فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کی میں قربان ہو جاؤں میں ابن بريدہ (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اے آل داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی سے حصہ ملا ہے۔“ (ان کے گلے میں انتہائی سوز تھا)

۳۵۱۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ (يَا بَنِي) لِمَنْ أَبُوهُ لَمْ يَدْرِكِ الْإِسْلَامَ

(غیر مسلم کے لڑکے کو ”اے بیٹے“ کہنے کا حکم)

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مَحْزُومٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْبُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا أَبْنُ؟ أَخْبَى قَوْمٌ سَأَلَنِي فَأَنْتَبَهْتُ لَهُ فَعَرَفْتُ أَنَّ أَبِي لَمْ يَدْرِكِ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا بَنِي، يَا بَنِي.

ترجمہ: حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کے دادا کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا: اے بیٹے! پھر مجھے پوچھا تو میں نے اپنی نسب بتائی۔ آپ کو پتہ چل گیا کہ میرے والد دولت اسلام سے محروم تھے اور پھر آپ نے ”اے بیٹے! اے بیٹے!“ کہنا شروع کر دیا۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ بْنُ جَارِمٍ، عَنْ سَلَمَةَ الْعَلَوِيِّ قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كُنْتُ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَكُنْتُ أَدْخُلُ بِغَيْرِ اسْتِئْذَانٍ لَجِئْتُ يَوْمًا فَقَالَ: كَمَا أَنْتَ يَا بَنِي، فَإِنَّكَ حَدَّثْتَ بَعْدَكَ أَمْرًا لَا تَدْخُلَنَّ إِلَّا بِإِذْنٍ.

ترجمہ: حضرت سلمہ علوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کا خادم رہا بغیر اجازت آپ کی خدمت میں حاضری دیتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا: ”ٹھہر جا اے بیٹے! اس دن تم آئے تو تمہارے بعد ایک ایسا واقعہ ہوا کہ اب تم بغیر اجازت نہ آیا کرو۔“

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: يَا بَنِي.

ترجمہ: حضرت ابو مصعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے ”اے بیٹے!“ کہا تھا۔

۳۵۲۔ بَابُ لَا يَقُلْ: خَبَثَتْ نَفْسِي (”میری طبیعت گندی ہے“ کبھی نہ کہو)

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبَثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِئْتُ نَفْسِي.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میری طبیعت بڑی گندی ہے ہاں یہ کہہ سکتے ہو میرا جی بہت خراب ہے۔“

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِئْتُ نَفْسِي. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَسْنَدُهُ عَقِيلٌ.

ترجمہ: حضرت سہل بن حنفی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کوئی یہ نہ کہا کرے کہ میرا نفس خبیث ہے۔ یہ کہہ سکتے ہو کہ میرا جی خراب ہے۔“

۳۵۳۔ بَابُ كُنْيَةِ أَبِي الْحَكَمِ ("ابو الحکم" کنیت رکھنے کا حکم)

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ هَانِيءٌ، وَالْحَارِثِيُّ عَنْ أَبِيهِ الْمُقْدَامِ، عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِيءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ لَمَّا وَقَدَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَكْنُونُهُ بِأَبِي الْحَكَمِ قَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تَكْنِيْتُ بِأَبِي الْحَكَمِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِي كُلَّ الْفَرِيقَيْنِ. قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا. ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قُلْتُ: لِي شَرِيحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ وَمُسْلِمٌ بَنُو هَانِيءٍ. قَالَ: فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شَرِيحٌ. قَالَ: فَأَنْتَ أَبُو شَرِيحٍ وَدَعَا لَهُ وَلَدَهُ.

وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمُّونَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَبْدَ الْحَجَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ. قَالَ: لَا أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ.

قَالَ شَرِيحٌ: وَإِنْ هَانِيءٌ لَمَّا حَضَرَ رُجُوعُهُ إِلَى بِلَادِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحَسَنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

ترجمہ: حضرت حانی بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں اپنا وفد لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سنا کہ میرے وفد والے میری کنیت "ابو الحکم" پکارتے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "سنو! "حکم" اللہ تعالیٰ ہے ہر حکم اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو تم نے "ابو الحکم" کنیت کیوں رکھی ہے؟" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ جب میری قوم میں کوئی اختلاف ہو جاتا ہے تو وہ میرے پاس آتے ہیں میں ان کا فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "تم کام تو اچھا کرتے ہو۔" پھر فرمایا: "تمہارے کتنے بچے ہیں؟" میں نے عرض کی! شریح، عبد اللہ اور مسلم انہیں بنو ہانی کہا جاتا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ "بڑا کون سا ہے؟" میں نے عرض کی شریح۔ آپ نے فرمایا کہ "تم اپنے آپ کو "ابو شریح" کہو۔" پھر آپ نے ان کی اور ان کے اولاد کے لئے دعا فرمائی۔

آپ نے یہ بھی سنا کہ انہوں نے ایک آدمی کا نام "ابو الحجر" رکھا ہوا ہے آپ نے سن کر فرمایا: "تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے عرض کی! عبد الحجر۔ آپ نے فرمایا: "یہ تو مناسب نہیں تم اپنا نام عبد اللہ کہلوا یا کرو۔"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ تیز چلتے ہوئے تشریف لائے ہم بیٹھے ہوئے تھے ہم آپ کی تیز رفتاری سے فکر مند ہو گئے۔ آپ نے ہمارے پاس پہنچنے پر سلام فرمایا اور فرمایا: ”میرے تیز رفتاری سے آنے کی وجہ یہ ہے کہ میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں تمہیں دیکھا تو بھول گیا ہوں اب تم اسے آخری دہائی (دس دن) میں تلاش کرو۔“

۳۵۶۔ بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

(اللہ کو سب سے پیارا نام کون سا لگتا ہے)

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَشْمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسْمَوُا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمَرَّةٌ.

ترجمہ: صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت ابو وہب الجشمی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اپنے انبیاء علیہم السلام کی طرح کے نام رکھ لیا کرو اور اللہ کو سب سے پیارے نام یہ لگتے ہیں: عبد اللہ اور عبد الرحمن سچائی پر مشتمل نام ہیں حارث اور حماد اور سب سے بُرے نام حرب اور مرہ ہیں۔“

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ. فَقُلْنَا: لَا يَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كِرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا اس نے اس کا نام ”قاسم“ رکھ دیا۔ ہم نے اسے کہا کہ ہم تجھے ابو القاسم نہیں کہہ سکیں گے یہ اچھا نام نہیں۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو

۱۔ عبد اللہ اور عبد الرحمن کے پیارے ہونے کی وجہ تو صاف ظاہر ہے کہ ان میں انسانی عہدیت کا مفہوم ہے جس کے لئے انسانی تخلیق ہوتی ہے۔ حارث میں محنت کا تصور ہے اور حماد میں ارادے کی مضبوطی کا تصور ہے کہ اس کے سوا کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا البتہ حرب میں چونکہ جنگ اور فساد کا مفہوم ہے اور اللہ تعالیٰ فساد پسند نہیں فرماتا اور یونہی مرہ کی ناپسندیدگی بھی واضح ہے کیونکہ اس کے معنی کڑواہٹ ہے اور دنیوی و دینی کاموں میں ناپسندیدہ شمار ہوتی ہے لہذا یہ درست نہیں۔ (۱۲ چشمی)

سے اس بارے میں عرض کی تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ دو۔“

۳۵۷۔ بَابُ تَحْوِيلِ الْأِسْمِ إِلَى الْأِسْمِ (ایک نام چھوڑ کر دوسرا نام رکھنا)

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ قَالَ: أَتَى بِالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فِخْذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَأَحْتَمَلَ مِنْ فِخْذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: لَا لَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ. فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْدِرُ.

ترجمہ: حضرت منذر بن ابواسید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ ابواسید رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہ حضور ﷺ نے اسید رضی اللہ عنہ کو اپنے رانوں پر رکھ لیا۔ آپ کسی اور کی طرف متوجہ ہوئے تو ابواسید رضی اللہ عنہ نے بچہ اٹھا لیا۔ جب حضور ﷺ کو دھیان آیا تو پوچھا کہ ”بچہ کہاں گیا؟“ ابواسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے گم بھیج دیا۔ آپ نے پوچھا: ”نام کیا رکھا ہے؟“ انہوں نے کوئی نام بتایا تو آپ نے فرمایا: ”یہ نام ٹھیک نہیں، تم اس کا نام منذر رکھ دو۔“ چنانچہ اسی دن سے انہوں نے بچے کا نام منذر رکھ دیا۔

۳۵۸۔ بَابُ أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

(اللہ کی ناراضگی کا باعث نام)

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْعَى الْأَسْمَاءَ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكَ الْأَمْلاَكِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں سب سے بڑا نام یہ ہے کہ کسی کا نام ”مَلِكُ الْأَمْلاَكِ“ (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھ دیا جائے۔“

۳۵۹۔ بَابُ مَنْ دَعَاهُ آخِرُ بِتَصْغِيرِ (حقارت سے نام بولنا)

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ تَكْذِيبًا بِالشَّفَاعَةِ فَسَأَلْتُ جَابِرًا فَقَالَ: يَا طَلْقُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُخُولٍ. وَنَحْنُ نَقْرَأُ الَّذِي تَقْرَأُ.

ترجمہ: حضرت طلح بن صبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شدت سے شفاعت کا انکار کرنے والوں میں شامل تھا۔ اس سلسلے میں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے کہا: اے طلح! میں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”لوگ جہنم میں داخلہ کے بعد نکال لئے جائیں گے ہم بھی تمہاری ہی طرح قرآن پڑھتے ہیں۔“

۳۶۰۔ بَابُ يَدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ

(آدمی کو اس کے پسندیدہ نام سے پکارا جائے)

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذِيَالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حُذَيْمٍ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ أَنْ يَدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ وَأَحَبِّ كُنَاهُ.

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آدمی کو اس کے پسندیدہ نام اور کنیت سے بلایا جائے۔

۳۶۱۔ بَابُ تَحْوِيلِ اسْمِ عَاصِيَةٍ (عاصیہ نام تبدیل کرنا)

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةٍ وَقَالَ: أَنْتِ جَمِيلَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کا نام ”عاصیہ“ تبدیل فرما دیا اور فرمایا ”تمہارا نام آج سے ”جمیلہ“ ہے۔“

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، فَسَأَلَتْهُ، عَنْ اسْمِ أُخْتٍ لَهُ عِنْدَهُ. قَالَ: فَقُلْتُ اسْمُهَا بَرَّةٌ قَالَتْ: غَيْرِ اسْمِهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَغَيَّرَ اسْمَهَا إِلَى زَيْنَبَ.

فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ حِينَ تَزَوَّجَهَا وَاسْمُ بَرَّةٌ فَسَمِعَهَا تَدْعُونِي بَرَّةً، فَقَالَ: لَا تَزُكُّوْا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْبِرَّةِ مِنْكُمْ وَالْفَاجِرَةُ سَمِيهَا زَيْنَبَ. فَقَالَتْ: فَهِيَ زَيْنَبُ فَقُلْتُ لَهَا: اسْمُي فَقَالَتْ: غَيْرِ إِلَى مَا غَيْرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّا زَيْنَبَ.

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور انہوں نے مجھ سے میرے پاس رہنے والی ہمشیرہ کا نام پوچھا۔ میں نے بتایا کہ اس کا نام بڑہ ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کا نام تبدیل کر دو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا تو ان کا نام بڑہ تھا۔ آپ نے ان کا نام بڑہ کی بجائے زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے یہ ان سے شادی کا موقع تھا اور ان دنوں میرا نام بڑہ تھا۔ (ابوسلمہ کی پہلی بیٹی) آپ نے میری والدہ سے مجھے بڑہ کہتے سن لیا تو فرمایا اپنے آپ کو خود پاکیزہ نہ کہا کرو کیونکہ کسی کے نیک یا گنہگار ہونے کا علم تو اللہ کے پاس ہوتا ہے تم اس کو زینب رضی اللہ عنہا کہا کرو۔

میں نے (محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ پھر اس کا نام کیا رکھیں؟ انہوں نے کہا کہ تبدیل کر کے وہی رکھ دو جیسے حضور ﷺ نے تبدیل کیا تھا چنانچہ انہوں نے زینب رضی اللہ عنہا نام رکھ دیا۔

۳۶۲۔ بَابُ الصَّرْمِ (کاشنا) نام نہ رکھو

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ وَكَانَ اسْمُهُ الصَّرْمُ فَسَمَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدًا. قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي. قَالَ رَأَيْتُ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَكُمْ فِي الْمَسْجِدِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبد الرحمن بن سعید مخزومی رضی اللہ عنہ کا نام صرم تھا نبی کریم ﷺ نے سعید رکھ دیا تھا کہتے ہیں مجھے میرے دادا نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھا تھا آپ مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِيَتْهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ. فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِيَتْهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي مَا سَمَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ. فَلَمَّا وَلَدَ الثَّالِثُ سَمِيَتْهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: (بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ). ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمَيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ شَبْرٌ وَشَبِيرٌ وَمُشَبَّرٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ”حرب“ رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے تو فرمایا: ”مجھے میرا بچہ تو دکھاؤ“ اس کا نام کیا رکھا ہے؟“ ہم نے بتایا کہ ”حرب“ رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں یہ تو حسن (رضی اللہ عنہ) ہے۔“ پھر جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے پھر ”حرب“ نام رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ پھر تشریف لائے اور فرمایا: ”میرا بچہ تو دکھاؤ“ نام کیا رکھا ہے؟“ ہم نے عرض کی ”حرب“ رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں یہ تو حسین (رضی اللہ عنہ) ہے۔“ پھر میرے ہاں تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے پھر ”حرب“ نام رکھا۔ نبی کریم ﷺ پھر تشریف لائے اور فرمایا: ”میرا بچہ تو دکھاؤ“ اس کا نام کیا رکھا ہے؟“ ہم نے پھر عرض کی کہ ”حرب“ رکھا ہے تو یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”اس کا نام محسن (رضی اللہ عنہ) ہے۔“ پھر فرمایا: ”میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام شَبْرٌ، شَبِيرٌ اور مُشَبَّرٌ تھے۔“ (عربی زبان میں یہ معنی ادا کرنے کے لئے حسن، حسین اور محسن کے الفاظ موجود ہیں)

۳۶۳۔ بَابُ غُرَابٍ (کوا نام رکھنا)

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أُمِّي رَائِدَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنِينًا فَقَالَ لِي: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: غُرَابٌ. قَالَ: لَا. بَلِ اسْمُكَ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ صفین میں شامل ہوا تو آپ نے پوچھا ”تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے بتایا ”غراب“ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں یہ نام تو صحیح نہیں میں تمہارا نام ”مسلم“ رکھتا ہوں۔“

۳۶۴۔ بَابُ شَهَابٍ ("آگ کا شعلہ" نام رکھنا)

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ شَهَابٌ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنْتَ هِشَامٌ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا جس کا نام "شہاب" تھا۔ آپ نے فرمایا: "میں تمہارا نام ہشام رکھتا ہوں۔"

۳۶۵۔ بَابُ الْعَاصِ (العاص) (گنہگار) نام رکھنا)

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَبِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطِيعًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا يُقْتَلُ رُشِي صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَلَمْ يَدْرِكِ الْإِسْلَامَ أَحَدٌ مِنْ عَصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرِ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصُ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا.

ترجمہ: حضرت مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یوم فتح مکہ کے موقع پر سنا آپ نے فرمایا: "آج سے کوئی قریشی حالت صبر میں قیامت تک قتل نہیں کیا جائے گا۔" چنانچہ نافرمان قریش میں سے مطیع کے بغیر اسلام میں کسی کا نام "عاصی" نہیں ملا ان کا نام "العاص" تھا تو نبی کریم ﷺ نے ان کا نام "مطیع" رکھ دیا۔

۳۶۶۔ بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَةً فَيُخْتَصِرُ وَيَنْقُصُ مِنْ اسْمِهِ شَيْئًا

(کسی کا نام کاٹ کر لینا)

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ يُقَرِّئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! یہ جبریل علیہ السلام

آئے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔“ میں نے عرض کی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ بتاتی ہیں کہ آپ وہ سب کچھ دیکھ رہے تھے جو میں نہیں دیکھ پاتی تھی۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي أُمُّ كَلْثُومٍ بِنْتُ ثَمَامَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ حَاجَةً، فَإِنَّ أَخَاهَا الْمُخَارِقَ بْنَ ثَمَامَةَ قَالَ: ادْخُلِي عَلَى عَائِشَةَ وَسَلِّيْهَا عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيهِ عِنْدَنَا قَالَتْ: قَدْ خَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ بَعْضُ بَنِيكَ يَقْرَأُ تِلْكَ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ؟ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ: أَمَا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى أَنِّي رَأَيْتُ عُمَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي لَيْلَةٍ قَائِظَةٍ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبْرِيلُ يُوْحِي إِلَيْهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ كَفًّا أَوْ كَنِيفَ ابْنِ عَفَّانَ بِيَدِهِ (اَكْتُبْ عُمَ). فَمَا كَانَ اللَّهُ يَنْزِلُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا رَجُلًا عَلَيْهِ كَرِيمًا فَمَنْ سَأَلَ ابْنَ عَفَّانَ لَعَنَهُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت ام کلثوم بنت ثمامہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حج کرنے کی تیاری کی۔ میرے ہاں مخارق بن ثمامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھو کیونکہ یہاں ان کے بارے میں بہت لے دے ہو رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی اور بتایا کہ آپ کا ایک بچہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتا ہے۔ آپ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ مجھ سے پوچھتے ہو میں بتاتی ہوں ایک مرتبہ میں نے اس گھر میں سخت گرم رات میں عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا حضور ﷺ تھے جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی طرف وحی لائے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا فرمایا: ”اے عثم! لکھ لو۔“ نبی کریم ﷺ کے نزدیک اتنے بڑے مرتبے پر آپ ﷺ کے پیار کے بغیر کوئی فائزہ سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ مقام آپ کے نہایت پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا (کہ آپ نے اس پر ان سے انہیں بلایا) لہذا جو عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو گالی دے گا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے گا۔

۳۶۷۔ بَابُ رَحْمٍ (”زحم“ نام رکھنے کا حکم)

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ شَمِيرٍ

حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ نَهْيَكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: زَحْمٌ. قَالَ: بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ. فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَصَاصَةِ مَا أَصْبَحْتَ تَنْقِمَ عَلَى اللَّهِ؟ أَصْبَحْتَ تَمْشِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَنْقِمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا، كُلُّ خَيْرٍ قَدْ أَصَبْتُ فَأَلَى عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا. ثُمَّ أَتَى عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا. فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ سِتْرَتَانِ يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّتْرَتَيْنِ أَلْقِ سِتْرَتَيْكَ. فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کی زحم۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو ٹھیک نہیں تمہارا نام بشیر ہے۔“ میں آپ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”اے ابن الخصاصہ! (بھوکے بیٹے) کیا تو اللہ پر ناراض ہے؟ حالانکہ تو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جا رہا ہے۔“ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان میں اللہ پر ناراض کیسے ہو سکتا ہوں مجھے تو ہر نعمت ملی ہوئی ہے۔ پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس پہنچ گئے انہیں دیکھ کر فرمایا: ”یہ لوگ بڑی بھلائیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔“ پھر آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”یہ لوگ نیکیاں کر چکے ہیں۔“ اچانک ایک آدمی قبرستان میں چلتا دیکھا اس نے جوتے پہن رکھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے جوتوں والے! جو جوتے اتارو۔“ چنانچہ اس نے اتار پھینکے۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ لَيْلَى امْرَأَةً بِشِيرٍ تُحَدِّثُ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصَةِ، وَكَانَ اسْمُهُ زَحْمٌ فَسَمَّاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا.

ترجمہ: حضرت ایاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ کا نام زحم تھا حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام ”بشیر“ رکھ دیا تھا۔

۳۶۸۔ بَابُ بَرَّةَ (بَرَّہ نام رکھنے کا حکم)

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ اسْمَ جُوَيْرِيَةَ كَانَ بَرَّةَ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام ”بزہ“ تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام جویریہ رضی اللہ عنہا رکھ دیا تھا۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام ”بزہ“ تھا تو نبی کریم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا نام رکھ دیا تھا۔

۳۶۹۔ بَابُ أَفْلَحَ (افلح نام رکھنے کا حکم)

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ عِشْتَ نَهَيْتُ أُمَّتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ تُسَمِّيَ أَحَدَهُمْ بَرَكَةً وَنَافِعًا وَأَفْلَحَ وَلَا أُدْرِي قَالَ رَافِعٌ أَمْ لَا يُقَالُ: هُنَا بَرَكَةٌ؟ فَيُقَالُ: لَيْسَ هُنَا. فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ میں اپنی امت کو برکت نافع اور افلح (شاید رافع بھی شمار کیا تھا) نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔“ (برکت نام رکھنے میں یہ قباحت ہوتی ہے کہ) اگر کوئی یہ کہے کہ ”یہاں برکت ہے“ تو دوسرا کہے گا ”برکت یہاں نہیں ہے“ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ نے منع نہ فرمایا۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِعَلَى وَبِرَكَّةٍ وَنَافِعٍ وَيَسَارٍ وَأَفْلَحَ، وَنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ سَكَتَ بَعْدَ عَنِهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے علی، برکت، نافع، یسار، افلح نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر چپ رہے اور کچھ نہ فرمایا۔

۳۷۰۔ باب رِبَاح (رباح نام رکھنے کا حکم)

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ سِمَاكِ أَبِي زَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَإِذَا أَنَا بِرِبَاحٍ غُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَيْتُ: يَا رَبَّاحُ، اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضور ﷺ ازواج مطہرات اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہما سے (کچھ دن کے لئے حکمت الہیہ کی بناء پر) علیحدہ رہے تو اچانک آپ کے غلام رباح مل گئے۔ میں نے انہیں آواز دی اے رباح! میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں لہذا مجھے اجازت لے دو۔

۳۷۱۔ باب أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ (انبیاء علیہم السلام والے نام رکھنے کا حکم)

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمُّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میرے والا نام تو رکھو لیکن کنیت نہ رکھو کیونکہ ابو القاسم صرف میرا ہے۔“

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدٍ وَ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ؟ فَأَلْفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمُّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کسی کو آواز دی اے ابو القاسم! یہ سن آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے تو اس شخص کو آواز دی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”میرے والا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت استعمال نہ کرو۔“

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْقَطَّانِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: سَمَّانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسُ وَأَقْعَدَنِي عَلَى حَجَرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي.

ترجمہ: حضرت یوسف بن عبداللہ سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَفُلَانٍ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ وَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا. قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادُوا أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، قَالَ: تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا أَقْسَمُ بَيْنَكُمْ. وَقَالَ حَصِينٌ: بَعَثْتُ قَاسِمًا أَقْسَمُ بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہمارے انصار میں سے ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا، اس کا ارادہ تھا کہ بچے کا نام محمد رکھے۔ حدیث منصور میں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ انصاری کہتے ہیں میں نے بچہ اپنی گردن (کندھوں) پر بٹھایا اور اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حدیث سلیمان میں آتا ہے کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور انہوں نے اس کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”میرے والا نام تو رکھ لو لیکن میرے والی کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم صرف مجھے بنایا گیا ہے میں ہی تمہارے اندر ہر چیز تقسیم کیا کرتا ہوں۔“ حضرت حصین رضی اللہ عنہ کے مطابق آپ نے فرمایا: ”مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَلَدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی، میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ”ابراہیم“ رکھ دیا، کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور پھر مجھے پکڑا۔ یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

۳۷۲۔ بَابُ حُزْنٍ (حُزْنُ نَامِ رَكْنِ كَا حَم)

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَعْيَدِ بْنِ الْمُسَيْبِ،

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حُزْنٌ. قَالَ: أَنْتَ سَهْلٌ. قَالَ: لَا أَغَيِّرُ اسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت مسیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا: (تمہارا نام کیا ہے؟) انہوں نے عرض کی ”حزن“ آپ نے فرمایا: ”تمہارا نام آج سے ”سہل“ ہے۔“ انہوں نے کہا (بعد میں) میں تو اپنے والد کا رکھا ہوا نام تبدیل نہ کر سکوں گا۔ (ابن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہمارے گھر میں سخت محتاجی ختم نہیں ہوتی تھی)

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حُزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اسْمِي حُزْنٌ. قَالَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ. قَالَ: مَا أَنَا بِمَغْيِرٍ اسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ.

ترجمہ: حضرت عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے بتایا کہ میرے دادا حزن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا کہ ”تمہارا نام کیا ہے؟“ اس نے بتایا کہ میرا نام حزن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تیرا نام سہل ہے۔“ وہ کہنے لگا کہ جو نام میرے والد نے رکھا ہے میں اسے تبدیل نہیں کر سکوں گا۔ ابن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ اسی وجہ سے ہمارے گھر میں سخت مزاجی رہتی تھی۔

۳۷۳۔ بَابُ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

(حضور ﷺ کے نام اور کنیت کا استعمال)

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَتِ الْأَنْصَارُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ، تَسْمَوْنَ وَلَا تَكْتَنُونَ بِكُنْيَتِي إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھ دیا۔ انصار کہنے لگے کہ اب ہم تمہاری کنیت ابو القاسم کنیت نہ رکھیں گے اور نہ ہی یہ نام لے کر تمہیں خوش کریں گے چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انصار کی بات عرض کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”انصار نے بالکل ٹھیک کہا ہے تم لوگ میرے والا نام تو رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت نہیں رکھ سکتے قاسم تو میں ہوں۔“

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا فَطْرٌ عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُحْصَةُ لِعَلِيٍّ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدِي بَعْدَكَ أَسْمِيهِ بِاسْمِكَ وَأَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ (ابن علی) کہتے ہیں کہ (اس سلسلے میں) صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رخصت تھی انہوں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ! آپ کے بعد میری اولاد ہو تو میں آپ کا نام اور کنیت رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں تم رکھ سکتے ہو۔“

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْمَعَ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَقَالَ: أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ وَاللَّهُ يَعْطِي وَيَأْتِي الْقَاسِمُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے والے نام اور کنیت کو اکٹھا (ایک ہی شخص کے لئے جمع) کرنے سے روک دیا تھا آپ نے فرمایا تھا: ”ابو القاسم میری کنیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ (زمین و آسمان وغیرہ کی) ہر شے مجھے عطا فرماتا ہے اور میں اسے تقسیم کیا کرتا ہوں۔“

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے اے ابو القاسم کہہ کر آواز لگائی نبی کریم ﷺ نے اس طرف دیکھا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے تو اس شخص کو آواز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میرے والا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۴۔ بَابُ هَلْ يَكْنَى الْمُشْرِكُ (مشرک کی کنیت کے بارے میں)

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ. فَقَالَ: لَا تُؤْذِنَا فِي مَجْلِسِنَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَيُّ سَعْدًا أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو حَبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ.

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایک ایسی مجلس میں تشریف لے گئے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے قبل کا واقعہ ہے۔ اس نے کہا: ہمیں پریشان نہ کرو۔ چنانچہ آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور اسے فرمایا: اے سعد! تم نے سنا نہیں کہ ”ابو حباب“ کیا کہہ رہا ہے؟“ آپ عبداللہ بن ابی بن سلول رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

۳۷۵۔ بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ (بچہ کی کنیت رکھنا)

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِيَّ أَخٍ صَغِيرٍ يَكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ، وَكَانَ لَهُ نَغْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاهُ حَزِينًا فَقَالَ: مَا شَأْنُهُ؟ قِيلَ لَهُ: مَاتَ نَغْرُهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے میرے چھوٹے بھائی کے پاس ایک چھوٹی سی چڑیا تھی جس سے وہ کھیلتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کی کنیت ابوعمیر رضی اللہ عنہ پڑ گئی تھی پھر وہ مر گئی تھی نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو اسے غمگین دیکھا پوچھا کہ اس کا کیا حال ہے؟ آپ سے عرض کی گئی کہ اس کی چڑیا مر گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اے ابوعمیر! بلبل تمہارے ساتھ کیا کر گئی؟“

۳۷۶۔ بَابُ الْكُنْيَةِ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ (بچہ پیدا ہونے سے قبل کسی کی کنیت رکھنا)

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كُنِيَ عَلْقَمَةَ أَبَا شَيْبَلٍ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے (شاگرد) علقمہ کی کنیت ابو شبل رکھ دی تھی حالانکہ ابھی ان کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا تھا۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّابِي عَبْدَ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِي.

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں اولاد سے قبل ہی میری کنیت رکھ دی تھی۔

۳۷۷۔ بَابُ كُنْيَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی کنیت رکھنی کیسی ہے؟)

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّيْتُ نِسَاءً لَكَ فَكُنَّيْنِي. فَقَالَ: تَكْنِي بِأَبْنِ أُخْتِكَ عَبْدَ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اپنی بیویوں کی کنیتیں رکھی ہیں تو میری کنیت بھی رکھ دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ”اپنی بہن کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔“ چنانچہ آپ کو ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تَكْنِيْنِي؟ فَقَالَ: اكْنِي بِابْنِكَ. يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ تُكْنَى أُمَّ عَبْدَ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ میری کنیت نہیں رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔“ آپ کا مطلب تھا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام پر۔

رکھ لو چنانچہ آپ کو ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا کہا جانے لگا۔

۳۷۸۔ بَابُ مَنْ كُنِيَ رَجُلًا بِشَيْءٍ هُوَ أَوْ بِأَحَدِهِمْ

(کسی میں پائی جانے والی صفت کی بناء پر اس کی کنیت رکھنا یا کسی اور کے نام پر رکھنا)

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءٍ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيَّ لَا بُوَ تَرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لِيَفْرَحَ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَاءُ أَبِي تَرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضِبٌ يَوْمًا فَاطِمَةُ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ فَقِيلَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٍ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ امْتَلَأَ ظَهْرُهُ تَرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: اجْلِسْ أَبِي تَرَابٍ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا سب سے پسندیدہ نام ”ابو تراب“ لگتا تھا۔ جب کوئی اس نام سے آپ کو بلاتا تو آپ خوش ہوتے۔ یہ نام حضور ﷺ نے رکھا تھا۔ (واقعہ یہ ہے کہ) ایک دن آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خفا ہو کر مسجد میں چلے گئے اور ایک دیوار کے ساتھ لیٹ گئے۔ آپ کے پیچھے پیچھے نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ بتایا گیا کہ آپ دیوار کے ساتھ لیٹے ہیں۔ آپ قریب تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ان کی پشت پر بہت سی مٹی لگی تھی۔ آپ نے پیٹھ سے مٹی پونچھنا شروع فرمائی اور ارشاد فرمایا: ”اے ابو تراب اٹھ بیٹھو۔“

۳۷۹۔ بَابُ كَيْفَ الْمَشْيُ مَعَ الْكِبَرَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ؟

(معزز لوگوں کے ساتھ چلنے کا طریقہ)

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ لَنَا نَحْلٍ لَأَبِي طَلْحَةَ تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ وَبِلَالٌ يَمْشِي وَرَاءَهُ يَكْرُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى جَنْبِهِ فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرِ فَقَامَ حَتَّى تَمَّ لِبَلَالٍ، فَيَقُولُ: وَيْحَكَ يَا بِلَالُ، هَلْ تَسْمَعُ مَا تُسْمَعُ؟ قَالَ: مَا أَسْمَعُ شَيْئًا فَقَالَ: صَاحِبُ الْقَبْرِ

يُعَذَّبُ. فَوَجَدَ يَهُودِيًّا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لئے ہمارے باغ (باغ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) میں تشریف لائے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے احترام کی خاطر ایک پہلو میں چل رہے تھے۔ آپ ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی پیچھے سے آئے۔ آپ نے فرمایا: ”افسوس تجھ پر اے بلال! کیا تم وہ کچھ سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟“ انہوں نے عرض کی میں نے تو کچھ بھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: ”اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے۔“ جب پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ وہ یہودی تھا۔

۳۸۰۔ بَابُ

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ لِأَخٍ لَهُ صَغِيرٍ: أَرَدَفِ الْغُلَامَ قَائِبِي فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: بِئْسَ مَا أَذْبَتَ قَالَ قَيْسٌ: فَسَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: دُعُ عَنْكَ أَخَاكَ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اپنے چھوٹے بھائی سے کہہ رہے تھے اس بچے کو پیچھے سوار کر لو لیکن اس نے انکار کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم کتنے بے ادب ہو۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اس پر میں نے ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا تو وہ کہہ رہے تھے! اپنے بھائی کو کچھ نہ کہو۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: إِذَا كَثُرَ الْأَخِلَاءُ كَثُرَ الْغُرَمَاءُ قُلْتُ لِمَوْسَى: وَمَا الْغُرَمَاءُ؟ قَالَ: الْحَقُوقُ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب دوست زیادہ ہو جاتے ہیں تو غرماء کی کثرت ہو جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ غرماء کیا چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ حقوق کو کہتے ہیں۔ (یعنی جب دوست زیادہ ہو جاتے ہیں تو باہمی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں)

۳۸۱۔ بَابُ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ (شعروں میں بھی داناتی پائی جاتی ہے)

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ كَابِتٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَيْسَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَمَرَ، فَوُكِّفَ عَلَيَّ يَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلَا أُنَشِّدُكَ مِنْ شِعْرِ عَمَرَ؟

ابن الفاروق؟ قال: بلى ولكن لا تشدني إلا حسناً فأنشدته حتى إذا بلغ شيئاً كرهه ابن عمر قال: له: أمسك.

ترجمہ: حضرت خالد بن کيسان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کے پاس ایسا بن خثمہ رضی اللہ عنہ آگئے کہنے لگے اے ابن فاروق! میں آپ کو شعر پڑھ کر نہ سناؤں؟ انہوں نے کہا سناؤ لیکن شرط یہ ہے کہ شعر اچھے ہوں چنانچہ انہوں نے شعر پڑھنے شروع کر دیے۔ جب ایسا شعر پڑھا جو آپ کو ناپسند تھا تو آپ نے کہا! بس یہیں رک جاؤ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعَ مُطَرِّفًا قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ فَقُلَّ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ إِلَّا وَهُوَ يُنْشِدُنِي شِعْرًا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَعَارِضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

ترجمہ: حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوفہ سے بصرہ جاتے ہوئے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا شاید ہی ایسی کوئی منزل ہوگی جہاں وہ مجھے شعر نہ سنانے لگے ہوں اور کہا کہ معاریض (بات کچھ مطلب کچھ لینا) میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسودِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبِي بَكْرٍ كُفِّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً.

ترجمہ: حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بعض شعروں میں دانائی کی بات بھی آ جاتی ہے۔“

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَحْسَنِ، عَنِ الْأَسودِ بْنِ سُرَيْجٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَدَحْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدٍ، قَالَ: أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت اسود بن سرج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار حمد و تعریف کو پسند فرماتا ہے۔“ اس کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُيَمَّتِلَىءَ جَوْفَ رَجُلٍ قَبِيحًا يَرِيءُ خَيْرَ مَنْ أَنْ يَمَّتِلَىءَ شَعْرًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے اور اسے خراب کر دے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ وہ شعر پڑھا کرے۔“

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَا أُتَشَدِّكَ مَحَامِدَ حِمْدَتِ بِهَارِبِي؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ. وَلَكَمْ يَزِدُنِي عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت اسود بن سرج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شاعر تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو وہ حمدیں نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے لئے لکھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنی حمد کو پسند فرماتا ہے۔“ اس کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ يَنْسِيَتِي. فَقَالَ: لَا سَلَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی برائی بیان کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”میری ان سے رشتہ داری کے بارے میں کیا کرو گے؟“ اس نے عرض کی کہ میں آپ کو ان سے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

۸۸۷۔ وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَتْ أُسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسْبَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفَعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت هشام رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے روایت ہے، حضرت هشام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسان رضی اللہ عنہ کی برائی بیان کرنے حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان کی

برائی نہ کرو کیونکہ کفار کے مقابلے میں حضور ﷺ کا دفاع کیا کرتے ہیں۔ (یعنی وہ آپ کی جھوٹی برائی کرتے تو آپ شعروں میں ان کا جواب ہیں)

۳۸۲۔ بَابُ الشَّعْرِ حَسَنٌ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَمِنْهُ قَبِيحٌ

(اچھے کلام کی طرح شعر بھی اچھے بُرے ہوتے ہیں)

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَمْوَدِ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کچھ شعروں میں دانائی کی بات بھی ہوتی ہے۔“

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّعْرُ مَنْرِلَةُ الْكَلَامِ: حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”شعر کلام کی طرح ہوتا ہے اچھا ہو تو اچھے کلام جیسا ہوتا ہے اور بُرا ہو تو بُرے کلام جیسا ہوتا ہے۔“

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُهُ، عَنْ قَبِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: الشَّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَمِنْهُ قَبِيحٌ، نَعُدُّ بِالْحَسَنِ وَدَعِ الْقَبِيحَ وَلَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ شِعْرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَشْعَارًا مِنْهَا الْقَصِيدَةُ فِيهَا مَعُونٌ بَيْتًا، وَدُونَ ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں شعرا اچھا بھی ہوتا ہے اور بُرا بھی لہذا اچھا ہو تو اسے لے لو ہو تو چھوڑ دو۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار ہیں ان میں کچھ قصیدے بھی ہیں جن میں چالیس کم شعر ہیں۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ

لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشَّعْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشَّعْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ شَعْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَيَأْتِيكَ بِأَخْبَارٍ مِّنْ لَّمْ تَزُودِ.

ترجمہ: حضرت شریع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور ﷺ بھی کبھی شعری کلام فرماتے تھے انہوں نے بتایا کہ کبھی کبھار عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھتے تھے: تمہیں ایسی خبریں دے دیتا ہے جن پر تم اسے کچھ دیتے بھی نہیں۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ سَرِيعٍ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اْمْتَدَحْتُ رَبِّي فَقَالَ: أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. وَمَا اسْتَزَادَنِي عَلَى ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں شاعر تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد لکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنی حمد پسند فرماتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔

۳۸۳۔ بَابُ مَنِ اسْتَنْشَدَ الشَّعْرَ (شعر پڑھنے کا مطالبہ کرنا)

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَوَ الشُّرَيْدِ، عَنِ الشُّرَيْدِ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرَ أُمِّیَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ وَأَنْشَدَنِي فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَيْه، هَيْه، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ. فَقَالَ: إِنْ كَادَ لَيْسَ لِي.

ترجمہ: حضرت شرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سنائے فرمایا۔ چنانچہ میں نے پڑھے حضور ﷺ فرماتے جاتے: ”اور پڑھو اور سناؤ۔“ اور یوں میں نے کوئی سو شعر کر دیے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ شخص اسلام لانے کو تھا۔“

۳۸۴۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ الْغَالِبَ عَلَيْهِ الشَّعْرُ

(بہت شعر پڑھنے کو ناپسند کرنا)

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَنْتَمِلِيءُ جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شَعْرًا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جانا اس بات سے اچھا ہے کہ وہ بہت سے شعر یاد کئے پھرتا ہو۔“

۳۸۵۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ

(اللہ تعالیٰ کے فرمان وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ کی وضاحت)

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ إِلَى قَوْلِهِ: وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ. فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَامْتَسْنِي فَقَالَ: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى قَوْلِهِ يَنْقَلِبُونَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی وضاحت بتاتے ہیں کہ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ تا وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ والی آیات اس آئندہ آیت سے منسوخ ہو گئیں اور آئندہ آیت میں جن حضرات کا ذکر آ رہا ہے وہ اس آیت کے مضمون سے الگ لوگ ہیں۔ (فرمان الہی ہے) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا تا يَنْقَلِبُونَ.

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ واقعی شاعر لغو باتیں کر جاتے اور وہ بات کہتے ہیں جس پر ان کا اپنا عمل نہیں ہوتا لیکن ایمان والے ایسا نہیں کرتے۔ (۱۲ چٹی)

۳۸۶۔ بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

(کچھ بیان جادو کی طرح ہوتے ہیں کہنے والے کا حکم)

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا حَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَوَالَةَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَوْ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ

سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک آدمی (یا اعرابی) نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بڑی صاف ستھری باتیں کیں۔ آپ نے سن کر فرمایا: ”بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور بعض شعروں میں دانائی کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔“

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَلَامٍ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى الشَّعْبِيِّ يُوَدِّبُهُمْ، فَقَالَ: عَلِمَهُمُ الشَّعْرُ يَمْجِدُوا وَيَنْجِدُوا، وَأَطْعَمَهُمُ اللَّحْمَ تَشْتَدُّ قُلُوبُهُمْ، وَجَزَّ شُعُورَهُمْ تَشْتَدُّ رِقَابُهُمْ، وَجَالَسُ بِهِمُ عَلَيْهِ الرَّجَالُ يَنْاقِضُوهُمُ الْكَلَامَ.

ترجمہ: حضرت عمر بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے لڑکوں کو حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ آپ ان کو ادب و آداب سکھائیں، نیز درخواست کی کہ انہیں ایسے شعر سکھا دیں کہ یہ عزت و وقار میں سب سے بازی لے جائیں، انہیں گوشت کھلائیں کہ ان کے دل توانا رہیں، ان کے بال کٹواتے رہیں کہ ان کی گردنیں مضبوط ہو جائیں، انہیں بلند مرتبہ لوگوں میں بٹھائیں کہ یہ ان سے سوال و جواب کر سکیں۔

۳۸۷۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّعْرِ (نا پسندیدہ اشعار)

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ جُرْمًا إِنْسَانٌ شَاعَرَ يَهْجُو الْقَبِيلَةَ مِنْ أَسْرِهَا وَرَجُلٌ تَنَفَّى مِنْ أَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ کی بات بتاتی ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا: ”سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہوتا ہے جو شاعر ہو پورے قبیلے کی برائی کرے اور پھر وہ شخص جو اپنے باپ کی نسب بدل دے اور اس کی نفی کرے۔“

۳۸۸۔ بَابُ كَثْرَةِ الْكَلَامِ (باتونی ہونا)

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيئَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا قَوْلَكُمْ فَإِنَّمَا تَشْفِقُ الْكَلَامَ مِنَ الشَّيْطَانِ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مشرق کی طرف (ہمارے یہاں جنوب کی طرف سے) ۱۲ چشتی) دو خطیب آئے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر گفتگو کی پھر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضور ﷺ کے خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کچھ کلام کی۔ لوگوں نے ان دونوں کی کلام سے تعجب کیا اور خوش ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: ”اے لوگو! ضرورت کی بات کیا کرو بات سے بات نکالتے چلے جانا شیطان کا طریقہ ہے۔“ پھر فرمایا: ”کچھ بیان جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔“

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ فَأَكْثَرَ الْكَلَامَ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبِ مِنَ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت حمید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے بہت طویل گفتگو کی اس پر انہوں نے کہا کہ باتیں کرتے چلے جانا اور بات سے بات پیدا کرنا شیطان کا کام ہے۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ ذَرَّاجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ، أَوْ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَمِعُوا فِي مَسَاجِدِكُمْ وَكَلَّمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فَلْيُؤْذِنُونِي. فَاتَانَا أَوَّلُ مَنْ أَتَى فَجَلَسَ فَتَكَلَّمَ مَعَكِلِمَ مِنَّا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لِلْعَمْدِ دُونُهُ مَقْصَدٌ وَلَا وَرَاءَهُ مَنَفَذٌ. فَغَضِبَ فَقَامَ فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: أَتَانَا أَوَّلُ مَنْ أَتَى فَذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ فَجَلَسَ فِيهِ فَاتَيْنَاهُ فَكَلَّمْنَاهُ فَجَاءَ مَعَنَا فَبَعَثَ فِي مَجْلِسِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا شَاءَ جَعَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَا شَاءَ جَعَلَ

خَلْفَهُ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا. ثُمَّ أَمَرْنَا وَحَلَمْنَا.

ترجمہ: حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ (یا معین بن یزید رضی اللہ عنہ) بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنی مسجدوں میں (کبھی کبھی) اکٹھے ہو جاؤ اور جب اکٹھے ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دے دیا کرو۔“ چنانچہ سب سے پہلے آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی نے کوئی بات کر دی اور کہا: بلاشبہ حمد اس اللہ کی ہے کہ جس کی حمد کے سامنے کوئی اور مقصد نہیں اور نہ اس کے بعد کوئی بھاگنے کی جگہ ہے۔ آپ یہ بات (بے فائدہ) سن کر ناراض ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے بعد ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہا اور کہا کہ آپ سب سے پہلے ہمارے پاس ہی تشریف لائے تھے اور خطیب کی وجہ سے دوسری مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھ گئے۔ ہم حاضر ہوئے معذرت کی تو آپ ہمارے ساتھ تشریف لے آئے تو اسی مقام پر یا اس کے قریب جگہ پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے جو جہاں چاہے جو چاہے کرے بعض باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں۔“ اس کے بعد کچھ قابل عمل باتیں بتائیں اور ہمیں کچھ سکھایا۔

۳۸۹۔ بَابُ التَّمَنِّيِّ (آرزو کرنا)

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْيِيُنِي فَيَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ. إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ. فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: سَعْدٌ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُ أَحْرُسُكَ. فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غُطِيَّةً.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک ذات نبی کریم ﷺ کی نیند اچاٹ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا: ”اے کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آجائے اور میری حفاظت کا فریضہ انجام دے۔“ اچانک ہم نے ہتھیاروں کی گھنکار سنی۔ آپ نے پوچھا: ”یہ کون ہیں؟“ عرض کی یا رسول اللہ! سعد رضی اللہ عنہ ہوں اور آپ کی حفاظت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ چنانچہ آپ سو گئے ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

۳۹۰۔ بَابُ يُقَالُ لِلرَّجُلِ وَالشَّيْءِ وَالْفَرَسِ: هُوَ بَحْرٌ

(گھوڑے وغیرہ کے متعلق کہنا کہ ”دریا“ جیسا ہے)

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قُثَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ فَرَسٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں گھبراہٹ کی صورت پیدا ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا منگوا یا اسے ”مندوب“ کہتے تھے۔ آپ (حالات کے جائزے کی خاطر) اس پر سوار ہو گئے واپس تشریف لائے تو فرمایا: ”کوئی خطرے والی بات نظر نہیں آئی اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح چلتا ہے۔“

۳۹۱۔ بَابُ الْضَرْبِ عَلَى اللَّحْنِ (غلطی پر مارنا)

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کلام میں غلطی کرنے پر اپنے بیٹے کو مارا کرتے تھے۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ كَثِيرِ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَجُلَيْنِ يَرْمِيَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَصَبْتَ فَقَالَ عُمَرُ: سَوْءَ اللَّحْنِ أَشَدُّ مِنْ سَوْءِ الرَّمِيِّ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عجلان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما دو آدمیوں کے قریب سے گزرے وہ تیر اندازی کر رہے تھے ایک نے دوسرے سے اَصَبْتَ کہہ دیا (حالانکہ یہ لفظ صا د سے اَصَبْتُ ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لفظ کی غلطی تیر پھینکنے کی غلطی سے بُری ہوتی ہے۔

۳۹۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

(آدمی کہے کہ ”کچھ نہیں“ اور ارادہ یہ کرے کہ ”یہ حق نہیں ہے“)

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ يَخْطِفُهَا الشَّيْطَانُ فَيَقْرَأُهَا بِأُذُنِي وَلَيْسَ كَقِرْقَرَةٍ الدُّجَاغَةِ فَيُخْلِطُونَ فِيهَا بِأَكْثَرِ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ کچھ آدمیوں نے حضور ﷺ سے کاہنوں (غیب کی خبریں دینے والوں) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ”یہ کچھ بھی نہیں ہوتے۔“ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ ایسی چیزیں بتاتے ہیں جو حق ہوتی ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایسے کلمات ہوتے ہیں جنہیں شیطان (آسمانوں سے) اُچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے دوستوں کے کانوں میں ڈال دیتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے مرغی کڑکڑ کرتی ہے اور پھر شیطان کے یہ دوست اس میں سو جھوٹ ملا کر بتاتے ہیں۔“

۳۹۳۔ بَابُ الْمَعَارِضِ (بَابُ كَيْفِ الْمَعَارِضِ) كَيْفَ يَعْنِي كَيْفَ يَكُونُ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ وَابْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَّثَ الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقُ يَا أَبْنَجَشَةَ وَيَحْكُ بِالْقَوَارِيرِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے تو ایک حدی خوان نے کچھ گنگنایا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے انجو! تم پر افسوس ہے ان شیشوں پر رحم کھاؤ۔“

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي شَكْلٍ أَنَّهُ قَالَ: حَسِبَ امْرَأَةً مِنَ الْكُذِبِ أَنَّ يَحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. قَالَ: وَفِيمَا أَرَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَمَا فِي الْمَعَارِضِ مَا يَكْفِي الْمُسْلِمَ الْكُذِبَ؟

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جو کچھ سنے اور دیکھے (بلا تحقیق) اسے آگے بیان کر دے تو یہ بات اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ البتہ تعریف میں مسلمان انسان کے جھوٹ سے بچنے کے لئے گنجائش ہوتی ہے۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَلَى عَلَيْنَا يَوْمَ إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيهِ الشَّعْرَ وَقَالَ: إِنَّ فِي مَعَارِضِ الْكَلَامِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكُذِبِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ تک سفر کیا تو کوئی ایسا دن نہیں گزرتا تھا جس میں وہ شعر نہیں کہتے تھے۔ نیز عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تعریف میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

۳۹۴۔ بَابُ إِفْشَاءِ السِّرِّ (بھید کی بات بیان کرنے کا حکم)

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدْرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ وَيَرَى الْقُدَاةَ فِي نَحْنِ أَخِيهِ وَيَدْعُ الْجِدْعَ فِي عَيْبِهِ وَيُخْرِجُ الضُّعْنَ مِنْ نَفْسِ أَخِيهِ وَيَدْعُ الضُّعْنَ فِي نَفْسِهِ وَمَا وَضَعْتُ سِرِّي عِنْدَ أَحَدٍ فَلَمَّمْتُ عَلَى إِفْشَائِهِ وَكَيْفَ الْيَوْمَ وَقَدْ ضُفْتُ بِهِ ذُرْعًا؟

ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ایسے انسان سے تعجب ہوتا ہے جو اللہ کی تقدیر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ وہ تو ہو کر رہے گی اور وہ اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا بھی دیکھ کر طعنہ دیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کے مہتر کی بھی پرواہ نہیں کرتا پھر وہ اپنے بھائی کے دل سے کینہ نکالنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اپنے نفس میں رہنے دیتا ہے۔ میں نے جس سے راز کی بات کی اسے اس کے ظاہر کر دینے کی وجہ سے الزام دینا پڑا۔ میں اسے کیسے الزام دوں حالانکہ خود میں نے اسے راہ دی ہے اور میں اپنا راز اپنے پاس محفوظ نہ رکھ سکا۔

۳۹۵۔ بَابُ السُّخْرِيَّةِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ الْآيَةِ (مزاح کرنا)

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ مُصَابٌ عَلَى نِسْوَةٍ فَتَضَاحَكْنَ بِهِ يَسْخَرُونَ

فَأَصِيبَ بَعْضَهُنَّ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مصیبت کا مارا شخص کچھ عورتوں کے قریب سے گزرا تو انہوں نے اس پر ہنسنا شروع کر دیا اور مزاح کرنے لگیں چنانچہ ان کا مذاق ویسے ہی اڑایا گیا جیسے اس شخص کا اڑایا گیا۔

۳۹۶۔ بَابُ التَّوَدُّعِ فِي الْأُمُورِ (ہر کام میں سنجیدگی کرنا)

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قَلْبَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي قَتَادَةَ أَبِي دُوْنَيْ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَعَلَيْكَ بِالتَّوَدُّعِ، حَتَّى يَرِيكَ اللَّهُ مِنْهُ الْمَخْرَجَ أَوْ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَكَ مَخْرَجًا.

ترجمہ: حضرت زہری رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی کے ایک آدمی کے متعلق بتاتے ہیں کہ اس نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد کے ساتھ سرگوشی کی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ”جب کسی کام کا ارادہ کرو تو نہایت سنجیدگی اور محتانت دکھاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مشکل سے نکلنے کا راستہ سمجھا دے یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔“

۹۱۳۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْفَقِيمِيِّ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ الشَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنِيفَةِ قَالَ: لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَا يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَجِدُ مِنْ مَعَاشِرَتِهِ بُدًّا، حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُ قُرْجًا أَوْ مَخْرَجًا.

ترجمہ: حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو دانا نہیں سمجھنا چاہئے جو ان لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہ رہے جن کے ساتھ مل کر رہنا ضروری ہوتا ہے جن کے ساتھ مل کر رہتا ہو ان کے ساتھ گزارہ کرنا ہو گا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔

۳۹۷۔ بَابُ مَنْ هَدَى زُقَاظًا أَوْ طَرِيقًا (گلی یا راستہ وغیرہ بتانا)

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَتَعَ مَيْتَةً أَوْ هَدَى

زَكَاتًا. أَرَقَالَ طَرِيقًا كَانَ لَهُ عَدْلٌ عِتَاقِ نَسَمَةٍ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے بھائی کو وودھ پینے کا جانور دے دے یا گلی یا راستہ بتا دے تو اسے اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔“

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي زَمِيلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَرْفَعُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: إِفْرَاغُكَ مِنْ دَلُوكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَتَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعِظْمَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَهْدَايَتُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّالِّهِ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے ڈول (یا گلاس وغیرہ) سے کسی کے ڈول میں پانی ڈال دینا، بھلائی کی راہ پر ڈالنا، بُرائی سے روکنا، سب صدقہ کہلاتے ہیں کسی بھائی کا چہرہ دیکھ کر مسکرانا یہ سب صدقہ ہے۔ (عام راستہ سے) پتھر، کانٹا اور ہڈی وغیرہ ہٹا دینا (تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ دے) صدقہ ہے اور کسی بھولے ہوئے کو راستہ پر ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔“

۳۹۸۔ بَابُ مَنْ كَمَّهُ أَعْمَى (اندھے کو راستے سے بھٹکانا)

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ كَمَّهُ أَعْمَى عَنِ السَّبِيلِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت نکرے جو اندھے شخص کو راستہ سے پھیر دیتا ہے۔“

۳۹۹۔ بَابُ الْبَغْيِ (فساد پیدا کرنا اور سرکشی کرنا)

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ، قَالَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ بَيْتِهِ بِمَكَّةَ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ

فَكَشَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَجْلِسُ. قَالَ: بَلَى
فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحْدِثُهُ إِذْ شَخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ..... قَالَ: أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ جَالِسٌ. قَالَ: فَمَا قَالَ
لَكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعْظُمُ لَعْنُكُمْ تَذَكَّرُونَ. قَالَ عُمَانٌ: كَذَلِكَ حِينَ اسْتَقَرَّ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِنَا وَأَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ مکہ میں اپنے گھر کے گھن کے اندر
تشریف فرما تھے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہاں سے سکراتے ہوئے گزرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”کچھ دیر میرے پاس بیٹھو گے؟“ عرض کی ہاں اور پھر وہ آپ کے سامنے بیٹھ گئے گفتگو جاری رہی تھی کہ آپ ﷺ
نے آسمان کی طرف دیکھا..... فرمایا: ”میرے پاس ابھی جبریل علیہ السلام تمہارے بیٹھے بیٹھے آئے ہیں۔“ عثمان
رضی اللہ عنہ نے پوچھا: انہوں نے آپ سے کیا عرض کی؟ آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھ دی۔

”إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.“

”بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے
حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم بھیان کرو۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میرے دل میں ایمان راسخ ہو گیا اور میں حضور

ﷺ سے پورے طور پر محبت کرنے لگا۔

۴۰۰۔ بَابُ عُقُوبَةِ الْبَغْيِ (سرکشی کا نقصان)

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَطَنَاقِيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَلِدَا دَخَلَتْ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِيزِ بِالسَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد حضور ﷺ کا یہ ارشاد بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دو بیٹیوں کو پاس لے اور وہ سمجھدار ہو جائیں تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔“ حضرت محمد بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی جوڑ کر دکھائی کہ آپ نے یوں جوڑ کر فرمایا تھا۔

۹۱۹۔ وَكَابَانَ يُعْجَلَانِ فِي الدُّنْيَا: الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ

ترجمہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں سزا دے دی جاتی ہے ایک ظلم و زیادتی اور دوسری قطع رحمی۔

۴۰۱۔ بَابُ الْحَسَبِ (حسب و نسب کی عظمت کا بیان)

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ الْعُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ”یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کریم بن کریم بن کریم بن کریم (شخصیات) ہو گزرے ہیں۔“

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَوْلِيَّائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ. رَمَنْ كَانَ نَسَبُ أَقْرَبُ مِنْ نَسَبٍ فَلَا يَأْتِيهِ النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَقَاتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ تَقُولُونَ: يَا مُجَمَّلًا فَأَقُولُ هَكَذَا وَهَكَذَا: لَا وَأَعْرِضُ فِي كَلَامِي عَطْفِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے دوست تو وہی لوگ ہوں گے جو متقی اور پرہیزگار رہے اگرچہ کسی کا نسب مجھ سے قریب ہو گا پھر بھی تو میرے پاس لوگ اعمال لے کر ہی ان کے بل بوتے پر آئیں گے تم لوگ اعمال دنیا اپنی گردنوں پر اٹھائے پھرو گے اور کہو گے۔ اے محمد ﷺ! میری شفاعت کیجئے اور میں دونوں طرف سر ہلا کر کہوں گا نہیں!“

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا أَرَى أَحَدًا يَعْمَلُ بِهَذِهِ الْأَيَّةِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حَتَّىٰ بَلَغَ إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتِّقَاكُمْ. لَيَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: أَنَا أَكْرَمُ مِنْكَ فَلَيْسَ أَحَدٌ أَكْرَمُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِتَقْوَى اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا! میں کسی کو بھی ایسا نہیں دیکھ رہا جو اس آیت پر عمل کر رہا ہو۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى اور یہاں تک پڑھا کہ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ۔ اے لوگو! تم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے زیادہ عزت والا ہوں (اور وہ حقیقی نہیں) اور درحقیقت کوئی شخص تقویٰ کے بغیر عزت والا نہیں ہو سکتا۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَعْدُونَ الْكَرَمَ؟ قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ الْكَرَمَ فَأَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتِّقَاكُمْ مَا تَعْدُونَ الْحَسَبَ؟ أَفْضَلَكُمْ حَسَبًا أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا! تم لوگ کرم اور عزت کو کیسے دیکھتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے خود کرم کی عظمت بتائی ہے چنانچہ تم میں سب سے زیادہ کرم یعنی عزت والا وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہو پھر فرمایا شرافت کسے کہتے ہو؟ پھر خود فرمایا شرافت میں افضل وہ ہوتا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے سب پر فوقیت رکھتا ہو۔

۴۰۲۔ بَابُ الْأَرْوَاحِ جُودٌ مُجَنَّدَةٌ (ارواح ایک مقام پر لشکر کی صورت میں جمع ہیں)

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَرْوَاحُ جُودٌ مُجَنَّدَةٌ كَمَا نَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ارواحیں ایک مقام پر لشکر کی طرح جمع ہوتی ہیں ان میں سے جن جن کا آپس میں ایک دوسرے کی طرف میلان ہو جاتا ہے وہ

ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہتی ہیں وہ الگ الگ رہتی ہیں۔“ (ان کا پیار نہیں ہوتا)

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کی اسی مضمون کی ایک اور حدیث بھی ملتی ہے۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اخْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ارواح ایک جگہ مل کر اکٹھی ہوتی ہیں جن کا ایک دوسرے سے تعارف ہو جاتا ہے وہ باہم محبت رکھتی ہیں اور جن کا تعارف نہیں ہوتا وہ الگ الگ رہتی ہیں۔“

۴۰۳۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ سُبْحَانَ اللَّهِ

(کسی خوشی یا تعجب کے موقع پر سبحان اللہ کہنا)

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ هَالِمِصْرِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى الْكَلْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَسْمَارُ عِذَا فِي عُنِيهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهُ شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ؟ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّايَ أَوْ مِنْ بَدَنِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: ”ایک دواہا اپنی بکریاں لئے پھرتا تھا ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اٹھا لے گیا، چرواہا اس کے پیچھے گیا تو بھیڑیے نے دیکھ کر کہا: تمہارا دن کیا ہوگا جب ان بکریوں کا میرے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا؟“ لوگوں نے

سن کر کہا سبحان اللہ! یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا: ”اس بات پر میں بھی ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی۔“

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا تَتَكَلَّمُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: اْعْمَلُوا، فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ. قَالَ: أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَسِيرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَيَسِيرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ. ثُمَّ قَرَأَ: فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں شامل تھے آپ کوئی چیز پکڑ کر اس سے زمین کو کرپہنے لگے فرمایا: ”تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کا جہنم یا جنت میں ٹھکانہ لکھ نہ دیا گیا ہو۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سنا تو عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر ہم عمل چھوڑ کر اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ”عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک وہی کچھ کرے گا جو اللہ اس کی خاطر لکھ چکا ہے۔“ پھر فرمایا: ”جو نیک بخت ہو گا اسے نیک کام کرنے کی توفیق ہوگی اور جو بد بخت ہو گا اسے برے اور بد بختی کے کام کرنے کی راہ ملے گی۔“ اور یہ بیان کرنے کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

”فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى“

”تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔“

۴۰۴۔ بَابُ مَسْحِ الْأَرْضِ بِالْيَدِ (زمین پر ہاتھ مارنا)

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ، مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْ النَّاسِ؟ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَى فُلَانٍ لِيَجْنِبَهُ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَمْسَحُ الْأَرْضَ بِإِصْبَعِهِ

ترجمہ: حضرت اسید رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حضور ﷺ کی کوئی حدیث یوں بیان نہیں کرتے جیسے دوسرے بیان کرتے ہیں؟ اس پر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”جو شخص کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کر دے تو وہ جان لے کہ اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔“ حضور ﷺ یہ بات کرتے ہوئے اپنا ہاتھ زمین پر بھرتے جاتے تھے۔

۴۰۵۔ بَابُ الْخَذْفِ (کنکر پھینکنا)

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صَهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمَزْنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكِبِي الْعُدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَاءُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل مزی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انگلی کے ذریعے کنکر وغیرہ پھینکنے سے روک دیا تھا آپ نے فرمایا: ”اس کنکر سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی دشمن کو قتل کیا جا سکتا ہے“ ہاں اس سے آنکھ پھوڑی جا سکتی ہے اور دانت توڑے جا سکتے ہیں۔“

۴۰۶۔ بَابُ لَا تَسْبُوا الرِّيحَ (ہوا کو گالی نہ دو)

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ الرِّيحُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ حَاجٌّ فَأَشْتَدَّتْ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيحُ؟ قُلْتُ يَرْجِعُونَ بِشَيْءٍ فَاسْتَحْشَتُ رَاحِلَتِي فَأَدْرَكْتَنِي فَقُلْتُ: بَلَّغْنِي أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ لَا تَسْبُوهَا، وَسَلُّوا اللَّهَ غَيْرَهَا وَعُودُوا مِنْ شَرِّهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں ایک مرتبہ سخت آندھی نے مکہ کے راستے میں لوگوں کو گھیر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے جا رہے تھے ہوا بڑی تیز تھی آپ نے کہا: یہ ہوا کیا ہے؟ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے اپنی سواری دوڑائی اور آپ کی خدمت میں پہنچا اور کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے ہوا کے بارے میں پوچھا ہے (میں بتاتا ہوں کہ) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا آپ فرماتے ہیں کہ ”یہ ریح اور ہوا اللہ کی

طرف سے ایک سہولت والی چیز ہے جو اپنے اندر رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی تو تم اسے گالی دے دو اللہ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

۳۰۷۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مُطَرْنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا

(کیا بارش کسی ستارے کی وجہ سے ہوتی ہے؟)

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ، عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ الْيَلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ. قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ قَامًا مِنْ قَالَ: مُطَرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكُوكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكُوكَبِ.

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھانی ابھی اندھیرا تھا (یعنی اول وقت فجر میں) وہاں رات کو بارش ہوئی تھی نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں نے خطاب کے لئے متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار کا فرمان کیا ہے؟“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ فرماتا ہے صبح ہوتی ہے میرے بندوں میں سے کوئی ایمان پر ہوتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت کی بناء پر بارش ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان رکھے ہوتا ہے اور ستاروں کا اثر نہیں مانتا اور جو یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستارے بارش ہوئی ہے وہ میرا انکاری کافر ہوتا ہے اور ستاروں کا اثر مانتا ہے۔“

۳۰۸۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى غَيْمًا (باؤل دیکھ کر کیا کہنا چاہئے)

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُخِيلَةً دَخَلَ وَخَرَجَ وَأَقْبَلَ وَادْبَرَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ لَأَنَّهُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ سَرَى: فَعَرَفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَدْرَى لَعَلَّهُ كَمُ.

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بادل کو ادھر ادھر چلا دیکھتے تو کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے مڑتے چہرے کا رنگ (تشویش کی وجہ سے) تبدیل ہو جاتا اور جب بارش ہونے لگتی تو آپ ﷺ کو اطمینان ہو جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ معاملہ بھانپ جاتی تھیں اور سوال کرتی تھیں کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ فرماتے: ”کیا پتہ؟ ہو سکتا ہے کہ یہ بادل ویسا ہو جو حضرت عاد علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا جسے دیکھ کر قوم عاد نے کہا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ۔“ پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا۔“ حالانکہ وہ صرف بادل نہیں تھا بلکہ عذاب لے کر آیا تھا۔“

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرِّ بْنِ حَبِيشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّيْرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بدفالی شرک ہوتا ہے اور بدفالی لینے والا شخص ہم میں سے نہیں گنا جاتا لیکن اگر وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوتا ہے تو جنت میں چلا جائے گا۔“

۲۰۹۔ بَابُ الطَّيْرَةِ (بدفالی لینا)

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الطَّيْرَةُ وَخَيْرُهَا الْفَالُ. قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ صَالِحَةٌ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی سنا آپ نے فرمایا: ”بدفالی اور نیک فالی فال ہی تو ہوتے ہیں۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ اچھے الفاظ ہوتے ہیں جنہیں تم سنتے رہتے ہو۔“

۴۱۰۔ باب فضل من لم يتطير (بدشگونی کا اثر قبول نہ کرنے والے کا مرتبہ)

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَآدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ بِالْمَوْسِمِ أَيَّامُ الْحَجِّ فَأَعْجَبَنِي كَثْرَةُ أُمَّتِي: قَدْ مَلَأُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ. قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ أَرْضِيَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَيُّ رَبِّ. قَالَ: فَإِنَّ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. قَالَ عَكَاشَةُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ. قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”موسم حج کے موقع پر مجھے اُمّیں دکھائی گئیں تو میں اپنی امت کی کثرت دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ ان کی وجہ سے پہاڑ اور چھیل میدان بھر گئے تھے مجھے کہا گیا: ”اے محمد! خوش ہو؟“ میں نے کہا: ہاں اے میرے پروردگار! بہت خوش ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے، جسم میں رنگ نہیں بھرتے، بدشگونی نہیں لیتے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔“ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! عکاشہ کو ان ستر ہزار میں شامل فرمائیے۔“ اتنے میں ایک اور بولا میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ پہلا نمبر لے گیا۔“

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهَمَّامٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۱۱۔ باب الطيرة من الجن (جن کے نام پر شگون لینا)

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالصَّبْيَانِ إِذَا وَلَدُوا فَتَدْعُو لَهُم بِالْبَرَكَةِ فَتَأْتِي بِصَبِيٍّ فَذَهَبَتْ تَضَعُ وَسَادَتَهُ، فَإِذَا تَحْتَ رَأْسِهَا

مُوسَى فَسَأَلْتَهُمْ عَنِ الْمَوْسَى؟ فَقَالُوا: نَجْعَلُهَا مِنَ الْجِنِّ فَأَخَذَتِ الْمَوْسَى قَرَمَتْ بِهَا وَنَهَتْهُمْ عَنْهَا
وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الطَّيْرَةَ وَيَبْغِضُهَا، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى عَنْهَا.
ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میرے پاس پیدا ہوتے ہی بچے لائے جاتے اور میں ان
کی برکت کی دعا کرتی۔ ایک دن ایک بچہ لایا گیا میں نے تکیہ رکھے ہوئے دیکھا کہ بچے کی والدہ نے بچے کے
سرہانے استرا رکھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس لئے رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جنات سے حفاظت کے لئے
رکھا ہے۔ میں نے استرا پکڑ کر پھینک دیا اور آئندہ اسے ایسے کام کرنے سے روک دیا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ
نے بدشگونی سے منع فرمایا ہے اور آپ اس سے ناراض ہوتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کام سے روکا
کرتی تھیں۔

۴۱۲۔ بَابُ الْفَالِ (فال لینا)

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيُحِبُّنِي الْفَالُ الصَّالِحُ، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ”کوئی متعدی بیماری نہیں ہوتی اور نہ
بدشگونی لیتی چاہئے (فرمایا) میں اچھی فال یعنی اچھے کام کی فال سے خوش ہوتا ہوں۔“

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبَّةُ التَّمِيمِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا شَيْءَ فِي
الْهُوَامِ وَأَصْدَقُ الطَّيْرِ الْفَالُ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

ترجمہ: حضرت حبابہ تمیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا
تھا کہ آپ فرماتے ہیں: ”یہ کہنا کہ مردہ کی کھوپڑی سے الو نکلتا ہے بالکل لغو ہے فال وہی اچھی ہے جو کسی اچھی
بات کے نتیجے میں لی جائے اور نظر کا لگنا حق ہوتا ہے۔“

۴۱۳۔ بَابُ التَّبَرُّكِ بِالْإِسْمِ الْحَسَنِ (اچھے نام سے برکت حاصل کرنا)

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْمِلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّاسِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ، حِينَ ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ أَنَّ

سَهِيلًا قَدْ أَرْسَلَهُ إِلَيْهِ قَوْمُهُ، صَالِحُوهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ هَذَا الْعَامَ وَيَخْلُوهَا لَهُمْ قَابِلَ ثَلَاثَةِ أَقَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَى فَقِيلَ: أَتَى سَهِيلٌ سَهْلٌ اللَّهُ أَمْرُكُمْ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سال حدیبیہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ سہیل کو اس کی قوم نے آپ کے پاس یوں صلح کے لئے بھیجا کہ اس سال مکہ سے واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آئیں، قریش تین دن کے لئے خانہ کعبہ خالی کر دیں گے تو اس موقع پر (سہیل کے آنے پر) حضور ﷺ نے فرمایا تھا: ”اب کام آسان ہو گیا۔“ (یہ شگون کے الفاظ ہیں کیونکہ سہل کا معنی آسانی کا ہوتا ہے یہ اچھی فال کی مثال ہے) اور عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو پایا۔

۴۱۴۔ بَابُ الشُّومِّ فِي الْفَرَسِ (گھوڑے کی نحوست کا ذکر)

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَلِيمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّومُّ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ فرماتے ہیں کہ ”گھر، عورت اور گھوڑے سے نحوست کا مفہوم لیا جاتا ہے۔“

نوٹ: حالانکہ قدرتی آفات سے کوئی چیز محفوظ نہیں ہوتی۔ (۱۲ چشتی)

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ الشُّومُّ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی چیز میں نحوست کا پہلو نکلتا ہے تو وہ عورت، گھوڑا اور رہائشی مکان ہی ہو سکتے ہیں؟“

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قَدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ عَمْرِو الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّتْ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثُرَتْ فِيهَا

أَمَوَانَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّدَهَا أَوْ دَعْوُهَا وَهِيَ ذَمِيمَةٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم جس گھر میں پہلے رہتے ہیں وہاں ہمارے افراد خانہ بہت ہوتے ہیں اور دولت کی ریل پیل ہوا کرتی ہے لیکن جب ہم نئے گھر میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو اس میں ہمارے اہل خانہ کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور دولت بھی گھٹ جاتی ہے۔ (ایسا کیوں ہوتا ہے؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس خیال کو چھوڑ دو یہ بہت بُرا خیال ہے۔“

۴۱۵۔ بَابُ الْعُطَاسِ (چھینک لینا)

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ الشَّاوِبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِتَهُ وَأَمَّا الشَّاوِبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيُرَدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَاهُ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ چھینک آنے کو پسند فرماتا ہے اور جھائی کو ناپسند کرتا ہے لہذا جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہا کرو اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ چھینک کا جواب دے (یرحمک اللہ) اور یہ جو جھائی ہوتی ہے یہ شیطان کی کسی حرکت کی وجہ سے ہوتی ہے لہذا جتنا ممکن ہو اسے دیا لیا کرو کیونکہ جب جھائی لیتے وقت انسان ”ہاہ“ کہتا ہے تو (انسان کی بگڑی شکل دیکھ کر) شیطان خوش ہوتا ہے۔“

۴۱۶۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ (چھینک آنے پر کیا پڑھنا چاہئے)

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَّافٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ الْمَلِكُ: رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا قَالَ: رَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَ الْمَلِكُ: بَرَ حِمْلَكَ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت ابو عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے تو ”الحمد للہ“ کہا کرے فرشتہ اضافہ کرتا ہے۔ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور جب وہ شخص رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتا ہے تو فرشتہ بَرَ حِمْلَكَ اللَّهُ کہتا ہے۔ (کہ

اللہ تم پر رحم کرے)

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ. فَإِذَا قَالَ: فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِكَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَتَيْتُ مَا يُرَوَّى فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي يُرَوَّى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ“ جب وہ یہ کہہ لے تو سن کر اس کا بھائی یا ساتھی کہے یرحمک اللہ اور جب یہ یرحمک اللہ کہے تو چھینک مارنے والا کہے یھدیکم اللہ ویصلح بآلک۔“ حضرت ابو عبد اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ چھینک کے سلسلے میں ابو صالح کی یہ حدیث سب سے معتبر شمار ہوتی ہے۔

۴۱۷۔ بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ (چھینک والے کو جواب دینا)

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ الْأَقْرَبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُمْ كَانُوا غَزَاةً فِي الْبَحْرِزِّ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَانْظَمَ مُرَكَّبًا إِلَى مُرَكَّبِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا حَضَرَ غَدَاؤُنَا أُرْسِلْنَا إِلَيْهِ فَاتَانَا، فَقَالَ: دَعَوْتُمُونِي وَأَنَا صَائِمٌ فَلَمْ يَكُنْ لِي بَدْءٌ مِنْ أَنْ أُجِيبَكُمْ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ سِتًّا خِصَالٍ وَاجِبَةٌ إِنْ تَرَكَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَاجِبًا لِأَخِيهِ عَلَيْهِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوذُ إِذَا مَرِضَ، وَيَحْضُرُهُ إِذَا مَاتَ، وَيَنْصَحُهُ إِذَا اسْتَنْصَحَهُ.

قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا رَجُلٌ مَزَّاحٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ أَصَابَ طَعَامًا: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبَرًّا، فَغَضِبَ عَلَيْهِ حِينَ أَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَبِي أَيُّوبَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ إِذَا قُلْتُ لَهُ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبَرًّا غَضِبَ وَشَعَبَنِي؟ فَقَالَ: أَبُو أَيُّوبَ: إِنَّا كُنَّا نَقُولُ: إِنَّ مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ الْخَيْرُ أَصْلَحَهُ الشَّرُّ، فَأَلْبَسَ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ حِينَ أَتَاهُ جَزَاكَ اللَّهُ شَرًّا وَغَرًّا فَضَحِكَ وَرَضِيَ وَقَالَ: مَا تَدْعُ مَزَّاحَكَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: جَزَى اللَّهُ أَبَا أَيُّوبَ إِلَّا نَصَارِيَّ خَيْرًا.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ عہد معاویہ میں وہ جب سمندر میں جنگ کے لئے نکلے تو ہماری کشتی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی کشتی سے جا لگی، ہمارا کھانا آیا تو ہم نے انہیں کھانے کی دعوت دے دی چنانچہ وہ ہمارے پاس آگئے اور کہنے لگے کہ میں تو کھانا نہیں کھاؤں گا کیونکہ میرا روزہ ہے میں نے تمہاری دعوت اس لئے نہیں ٹھکرائی کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ مسلمان کو چھ عادتیں اپنا لینا ضروری ہیں اگر ان میں سے کوئی شخص ایک عادت بھی چھوڑ دیتا ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی کی طرف سے اپنے اوپر لازم شدہ ایک حق ترک کر دیا (وہ یہ ہیں) جب مسلمان بھائی کسی سے ملے تو اسے سلام کہئے جب وہ دعوت پر بلائے تو اسے قبول کرے (بات مانے) اس کی چھینک کا جواب دے بیمار ہو تو بیمار پرسی کرے وہ فوت ہو جائے تو جنازہ وغیرہ میں شمولیت کرے اور جب وہ کسی بات کی نصیحت و راہنمائی مانگے تو اس کی راہنمائی کیا کرے۔

عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے یہ بھی بتایا کہ ہم میں ایک بڑا مزاحیہ آدمی بھی موجود تھا وہ ہمارے ساتھ کھانے والے سے کہتا 'جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبَرًا' (اللہ تمہیں اس شمولیت پر جزائے خیر دے) چنانچہ کئی مرتبہ کہنے کی وجہ سے مہمان اس سے ناراض ہوا مزاح کرنے والے نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا اس سلسلے میں آپ کیا کہتے ہیں کہ ایک آدمی جزاک اللہ کہتا ہے تو دوسرا ناراض ہونے لگتا ہے؟ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم تو ایسے موقع پر یہ کہتے ہیں کہ اگر تجھے بھلائی راس نہیں آتی تو شر درست کر دے گی۔ لہذا تم بھی البتہ بات کہہ دو چنانچہ دوبارہ آنے پر مذاق کرنے والے نے کہا: "اللہ تجھے شر اور بد حالی کا بدلہ دے۔" چنانچہ اس جواب پر وہ مسکرائے اور خوش ہو گئے۔ انہوں نے کہا تم مزاح کب چھوڑو گے؟ تو اس آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی جزاء خیر دے۔ (کہ انہوں نے مجھے یہ جواب سکھایا تو تم خوش بھی ہو گئے ہو)

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ: يَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيُشْهِدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَمِّيْتَهُ إِذَا عَطَسَ.

ترجمہ: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایک مسلمان کے دوسرے پر چار

حقوق لازم ہوتے ہیں جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنے فوت ہو جائے تو اس کے جنازے وغیرہ میں شامل ہو دعوت پر بلائے تو قبول کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اس کو جواب دے۔“

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمْرًا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِنْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالذِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزیں اپنا لینے کا حکم دیا اور سات ہی چیزوں سے منع کیا، مریض کی عیادت کا حکم فرمایا، جنازوں میں شمولیت، چھینک کا جواب دینے، قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو عام کرنے اور دعوت قبول کرنے کی ہدایت فرمائی، یونہی سات چیزوں سے منع فرمایا: سونے کی انگٹھی پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، ریشم والی چادر اور زین نیز مقام قس کے کپڑوں، استبرق، دیباچ اور خالص ریشم کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

۹۵۱۔ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيلَ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَأَنْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعِدهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حقوق ادا کرنا لازم ہوتے ہیں۔“ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ”جب تم کسی مسلمان بھائی سے ملو تو اسے سلام کہو دعوت کرے تو قبول کرو، خیر خواہی چاہے تو خیر خواہی کرو، اسے چھینک آئے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو (یرحمک اللہ کہے) وہ بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی کرو اور اس کے فوت ہو جانے کی صورت میں جنازے وغیرہ میں شرکت کرو۔“

۴۱۸۔ بَابُ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ

(کسی کے چھینکنے پر الحمد للہ کہنا)

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ سَمِعَهَا: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضَّرْسِ وَلَا الْأُذُنِ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے چھینکنے پر الحمد للہ رب العالمین علیٰ کُلِّ حَالٍ مَا كَانَ کہے تو زندگی بھر اسے دانت اور کان کی تکلیف نہ ہوگی۔

۴۱۹۔ بَابُ كَيْفَ تَشْمِيتُ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ

(چھینک سن کر کیا کہے؟)

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَإِذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں چھینک آئے تو الحمد للہ کہا کرو جب یہ الحمد للہ کہے تو سننے والا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور پھر پہلا بھائی (چھینکنے والا) کہے۔“

”يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ“

”اللہ تعالیٰ تمہاری ہدایت کا سامان فرمائے اور حالات درست فرمائے۔“

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَسَ وَيَكْرَهُ الشَّوْبَ وَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَمَا الشَّوْبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَشَاءَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ چھینک پسند فرماتا ہے لیکن جمائی لینے کو اچھا نہیں جانتا“ جب تم میں سے کوئی چھینک کر الحمد للہ کہے تو سننے والے مسلمان بھائی پر لازم ہو جاتا ہے کہ یوں کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور جمائی میں شیطانی دخل ہوتا ہے کسی کو جمائی آئے تو پوری قوت سے اسے روکے کیونکہ جمائی آنے پر شیطان خوش ہوتا ہے۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا شِمْتَ: عَافَاكَ اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ، يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چھینک آنے پر کہتے!

”عَافَاكَ اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ.“

”اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دوزخ سے بچائے۔“

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنِينٍ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَدَدْتَ عَلَيَّ الْآخَرَ وَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا؟ قَالَ: إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ، وَسَكَتَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”يَرْحَمُكَ اللَّهُ.“ پھر اور آدمی نے چھینک ماری تو آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! دوسرا آدمی چھینکا تو آپ نے جواب دیا تھا مگر میری چھینک پر آپ نے جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے تو چھینک کر الحمد للہ کہا تھا لیکن تم نے نہیں کہا بلکہ چپ رہے ہو۔“

۴۲۰۔ بَابُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهُ لَا يُشَمَّتْ

(چھینک والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب دو)

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: عَطَسَ

وَجَلَّانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ: شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَلَمْ تَحْمِدْهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے دو آدمیوں کو چھینک آئی ان میں سے ایک نے تو الحمد للہ کہہ دیا لیکن دوسرے نے نہ کہا۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے تو الحمد للہ کہہ دیا ہے لیکن تو نے نہیں کہا تھا۔“

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَخُو ابْنِ عُليَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْلَاقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا أَشْرَفُ مِنَ الْآخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ مِنْهَا فَلَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ وَلَمْ يُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَ الْآخَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ عِنْدَكَ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَ هَذَا الْآخَرُ فَشَمَّتَهُ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا ذَكَرَ اللَّهَ فذَكَرْتَهُ، وَأَنْتَ نَسِيتَ اللَّهَ فَنَسَيْتُكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے تھے ان میں ایک ذرا اعلیٰ مرتبہ والے تھے معزز نے چھینک ماری لیکن حمد الہی نہ کی لیکن دوسرے نے چھینک پر الحمد للہ کہہ دیا نبی کریم ﷺ نے اسے یرحمک اللہ سے جواب دیا شریف شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے چھینک ماری تو آپ نے کچھ جواب نہیں دیا لیکن جب اسے چھینک آئی تو آپ نے جواب دے دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے حمد الہی کیا تو میں نے اس کا جواب دیا ہے لیکن چونکہ تم نے نام الہی بھلا دیا تو میں نے تمہیں بھلا دیا ہے۔“

۲۲۱۔ بَابُ كَيْفَ يَبْدَأُ الْعَاطِسُ (چھینک مارنے والا ابتداء کیسے کرے)

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ: حَمِّكَ اللَّهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ انہیں چھینک آتی اور ساتھی یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہتے تو آپ نے

یَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ مَنْ يَرُدُّ، يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور جواب دینے والے کو یوں کہنا چاہئے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ پھر چھینک مارنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلِکُمْ.

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سُلَيْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَزْكُومٌ.

ترجمہ: حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ نے فرمایا: ”یَرْحَمُکَ اللّٰہُ“ پھر ایک اور کو چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ”اسے زکام ہے۔“

۴۲۲۔ بَابُ مَنْ قَالَ: يَرْحَمُكَ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللَّهَ

(الحمد لله کہنے پر رحمت کی دعا)

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَادَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ هِالْأَزْدِيُّ قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنْ نَّاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللَّهَ.

ترجمہ: حضرت مکحول ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آگئی وہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سن کر کہا: اگر تو نے اللہ کی حمد کی ہے تو ”اللہ تم پر رحم فرمائے۔“

۴۲۳۔ بَابُ لَا يَقُلْ: آبُ (”آب“ کا لفظ نہ کہے)

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَخْبَرَنِي مُجَاهِدٌ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: عَطَسَ ابْنُ لَعْبُدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ، إِمَّا أَبُو بَكْرٍ وَإِمَّا عُمَرُ فَقَالَ: آبُ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَمَا آبُ؟ إِنَّ آبَ اسْمُ شَيْطَانٍ مِّنَ الشَّيَاطِينِ جَعَلَهَا بَيْنَ الْعَطَسَةِ وَالْحَمْدِ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے (ابو بکر یا عمر) نے

چھینک آئی تو اس نے ساتھ ہی ”آب“ کہہ دیا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”آب“ کیا ہوتا ہے؟ یہ تو شیطانوں میں سے ایک شیطان کا نام ہے جسے اس نے چھینک اور حمد کے درمیان رکھ دیا ہے۔ (وہ چاہتا ہے کہ الحمد للہ سے پہلے میرا نام لے)

۴۲۴۔ بَابُ إِذَا عَطَسَ مَرَارًا (بار بار چھینک آئے تو کیا کرے؟)

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَرْكُومٌ.

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک آدمی کو چھینک آئی۔ آپ نے ”يَرْحَمُكَ اللَّهُ“ فرمایا۔ پھر دوسری بار آئی تو آپ نے فرمایا: ”اسے زکام ہے۔“ (یعنی بار بار چھینک آنا علامت زکام ہے)

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شِمَّتُهُ وَاحِدَةٌ وَالتَّيْنِ وَثَلَاثًا، فَمَا كَانَ بَعْدَ هَذَا فَهُوَ زَكَامٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دو اور تین مرتبہ تک چھینک آئے تو اسے جواب دو اور اس سے زیادہ آئے تو وہ زکام کی وجہ سے ہوتی ہے۔

۴۲۵۔ بَابُ إِذَا عَطَسَ الْيَهُودِيُّ (یہودی کو چھینک آنے پر مسلمان کیا کہیں؟)

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودِيُّ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ لَكَانَ يَقُولُ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یہودی اس امید پر حضور ﷺ کے ہاں چھینکتے کہ آپ انہیں يَرْحَمُكَ اللَّهُ فرمادیں لیکن آپ یہ فرماتے:

”يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ“

”اللہ تمہیں ہدایت فرمائے اور تمہارے دلوں کو راہِ راست دکھائے۔“

ہریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إِذَا تَقَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ.
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں جمائی آئے تو پوری قوت سے روکو۔“

۴۲۸۔ بَابُ مَنْ يَقُولُ لَبَّيْكَ عِنْدَ الْجَوَابِ (جواب دیتے وقت لبیک کہنا)

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنَّهُ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً. فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ أَنَّهُ لَا يَعْذِبُهُمْ.

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ آپ نے فرمایا: ”اے معاذ رضی اللہ عنہ!“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں دل و جان سے خدمت کو حاضر ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا ”پھر فرمایا: ”جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر کیا حق ہیں؟ ان کا کام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ بنائیں۔“ پھر تھوڑی دور چلے تھے کہ فرمایا: ”اے معاذ رضی اللہ عنہ!“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”جانتے ہو کہ بندے کے اللہ پر کیا حق ہیں؟ جب بندے کی عبادت کریں شرک نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے گا۔“

۴۲۹۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ (اپنے بھائی کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہونا)

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عُمِي قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَزْرَةِ تَبُوكَ، فَكَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَيُلْقَانِي النَّاسُ قُوجًا قُوجًا يَهْتَوُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لَنَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ لَنَدْعُلْتَ الْمَسْبُوحَ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

اللّٰهُ يَهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي، وَاللّٰهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، لَا أَنْسَاهَا لَطْلَحَةً.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا (حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہوئے تو یہ انہیں لئے پھرا کرتے تھے) کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ جب جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تھے انہوں نے اپنا واقعہ خود بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی اور میری توبہ کا حکم الہی ہو گیا تو آپ نے لوگوں کو میری توبہ قبول ہونے کی اطلاع دے دی اس پر وہ لوگ گروہ گروہ مجھ سے ملنے آ رہے تھے اور مبارک باد دے رہے تھے کہتے جا رہے تھے اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی تمہیں مبارک ہو سنتے چلتے میں مسجد میں پہنچ گیا دیکھا تو سامنے رسول اللہ ﷺ کا جہاں آرا چہرہ نوری نظر آ گیا لوگ ارد گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دوڑ کر میری طرف آئے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی بخدا مہاجرین میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ کے بغیر میرے استقبال کے لئے کوئی نہیں اٹھا تھا میں طلحہ رضی اللہ عنہ کا احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَبَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتُوا خَيْرَكُمْ أَوْ سَيِّئَكُمْ. فَقَالَ: يَا سَعْدُ! إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ. فَقَالَ سَعْدٌ: أَحْكُمْ فِيهِمْ أَنْ تَقْتَلَ مَقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِيَ ذُرِّيَّتَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَكَمْتَ بِعُكْمِ اللَّهِ. أَوْ قَالَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر (مسجد میں) نیچے اتر آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے ابھی مسجد کے قریب ہی تھے کہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا: ”اپنے سے بہتر (یا سردار) کا استقبال کرو۔“ پھر آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے سعد! یہ لوگ میرے حکم پر آئے ہیں۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولادوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ (تبوک جنگ کے بعد) لوگوں کو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم نے حکم الہی غلط کیا ہے۔“ یا فرمایا کہ ”تم نے بادشاہ کی مرضی کے خلاف حکم دیا ہے۔“

فعل کیا ہے۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا كَانَ النَّفْخُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ وَوَيْةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا إِلَيْهِ لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہما کے ہاں دیکھنے میں حضور ﷺ سے زیادہ انہیں کوئی پیارا نہ لگتا تھا لیکن پھر بھی وہ آپ کو دیکھ کر نہیں اٹھتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ اسے پسند نہیں فرماتے۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جَلَسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَاهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَبَ بِهَا ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَمَقْبَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ وَكَانَتْ إِذَا أَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَبَتْ بِهِ ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ وَإِنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَوَحَّشَ بِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَسْرَأَ إِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لِلنِّسَاءِ: إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى أَنَّ لِهَذِهِ الْمَرْأَةِ فَضْلًا عَلَى النِّسَاءِ، فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ بَيْنَمَا هِيَ تَبْكِي إِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَسَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَتْ: إِنِّي إِذَا الْبَذَرَةَ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَسْرَأَ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنِّي بَكَتُ، فَبَكَتْ ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي بِي لِحَوْقًا فَسَرَرْتُ بِذَلِكَ وَأَعْجَبَنِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ آج تک میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا جو آپ سے شکل میں مشابہ ہو آپ سے کلام کا سلیقہ رکھتا ہو بات آپ کی طرح کرتا اور آپ ہی کی طرح بیٹھتا ہو۔ مزید فرمایا جب نبی کریم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آتے دیکھتے تو مرحبا فرماتے پھر کھڑے ہو کر استقبال فرماتے، ہاتھ چومتے اور ان کا ہاتھ تمام کر لیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھا دیتے۔ یونہی جب آپ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی مرحبا کرتیں کھڑے ہو کر استقبال کرتیں اور آپ کے جسم انور کو دیکھتیں۔ آپ کے مرض وصال میں وہ آئیں آپ نے انہیں مرحبا فرمایا اور چوما اور کوئی رازداری کی بات

کہی اس پر وہ رونے لگیں پھر دوبارہ چپکے سے بات کی تو وہ مسکرا نے لگیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے قریبی عورتوں سے کہا جہاں تک میرا خیال ہے اس عورت کا مقام تمام عورتوں سے افضل ہے ہمارے دیکھتے وہ رو رہی تھیں اور پھر ہنسنے لگیں۔ میں نے پوچھا آپ نے تمہیں کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا ابھی بتانا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے رازدارانہ طور پر بتایا تھا کہ میں فوت ہو رہا ہوں۔ چنانچہ میں رونے لگی پھر دوبارہ چپکے سے فرمایا: تمام اہل خانہ میں سے پہلے تم مجھے آملو گی چنانچہ میں خوش ہو گئی اور یہ بات مجھے اچھی لگی۔

۴۳۰۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ (بیٹھے آدمی کی خاطر قیام کرنا)

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُوبَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا قِرَاءَةً قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ كِدْتُمْ تَفْعَلُوا فَعَلَ فَارِسٌ وَالرُّومُ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا اتَّمُوا بِأَمْرِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ علیل تھے آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تکبیر کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف نظر اٹھائی اور دیکھا کہ ہم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اشارہ فرمایا تو ہم بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ آپ نے نماز مکمل فرما کر سلام پھیرا تو فرمایا: ”تم فارس اور روم جیسا کام نہ کرنا یہ تو ان کا کام ہے کہ وہ اپنے بیٹھے بادشاہوں کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تم ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے امام کی تابعداری میں چلنا اگر وہ کھڑے نماز پڑھائیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھائیں تو بیٹھ کر پڑھا کرو۔“

نوٹ: اہل سنت کے نزدیک یہ حکم ابتدائی دور سے متعلق تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ (۱۲ چشتی)

۴۳۱۔ بَابُ إِذَا تَشَاءَ بَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ (جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے)

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَشَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان سناتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب کسی کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔“

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِئِمَّا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب بھی کسی کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لیا کرے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهِيلٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنَ خُدْرِيٍّ يُحَدِّثُ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِئِئِمَّا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ.

ترجمہ: حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے سنا انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو منہ کو ڈھانپ لیا کرے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔“

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهِيلٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ قِمَّةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھے کیونکہ اس میں شیطان داخل ہوتا ہے۔“ (یاد رہے کہ ہاتھ کی پشت منہ پر رکھنی چاہئے)

۴۳۲۔ بَابُ هَلْ يَفْلِي أَحَدٌ رَأْسَ غَيْرِهِ؟

(کیا کوئی کسی کے سر سے جوئیں نکال سکتا ہے؟)

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمَّ حَرَامٍ بِنْتِ مَلْحَانَ لَتَطْعِمَهُ وَكَانَتْ

تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَأَطَعَمَهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (آپ کی رضاعی خالہ) کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو کھانا کھلاتیں (زوجہ عبادہ بن ثابت) انہوں نے ایک مرتبہ آپ کو کھانا کھلایا اور ساتھ ساتھ سرانور سے جوئیں نکالتی رہیں۔ چنانچہ آپ سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو هِشَامٍ هِ الشَّامِ الْمَخْزُومِيُّ وَكَانَ ثِقَةً. قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقِيُّ بْنُ حَزْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطِيبٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ هِ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْوَبَرِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمَالُ الَّذِي لَيْسَ عَلَيْهِ تَبَعَةٌ مِنْ طَالِبٍ وَلَا مِنْ ضَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: نِعَمَ الْمَالُ أَرْبَعُونَ، وَالْكَثْرَةُ سِتُّونَ، وَوَيْلٌ لِّأَصْحَابِ الْمِئِينَ، إِلَّا مَنْ أُعْطِيَ الْكَرِيمَةَ، وَمَنْعَ الْغَزِيرَةَ، وَنَحَرَ السَّمِينَةَ فَكُلْ وَأَطْعِمِ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَكْرَامُ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَحِلُّ بِوَادٍ أَنَا فِيهِ مِنْ كَثْرَةِ نَعَمِي. فَقَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْعَطِيَّةِ؟ قُلْتُ: أُعْطِي الْبَكْرَ وَأُعْطِي النَّابَ. قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَنِيحَةِ؟ قَالَ: إِنِّي لَا مَنَحَ الْمِائَةِ. قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الطَّرِيقَةِ؟ قَالَ: يَغْدُرُ النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ، وَلَا يُوزَعُ رَجُلٌ مِنْ جَمَلٍ يَخْتَطِمُهُ، لَيْمَسِكَ مَا بَدَأَ لَهُ، حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَرْدُةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا لَكَ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَمْ مَوَالِيكَ؟ قَالَ: مَالِي قَالَ: فَإِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ، أَوْ أُعْطِيتَ فَأَمْضَيْتَ، وَسَائِرُهُ لِمَوَالِيكَ. فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ، لَئِنْ رَجَعْتُ لَا قَلَنْ عَدَدَهَا قَلَمًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَيْنَهُ فَقَالَ: يَا بَنِي، خُذُوا عَنِّي، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْخُذُوا عَنْ أَحَدٍ هُوَ الصَّحُّ لَكُمْ مِنِّي لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْحَ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النِّيَاحَةِ وَكَفَّنُونِي فِي ثِيَابِي الَّتِي كُنْتُ أَصْلِي فِيهَا وَسَوِّدُوا أَكَابِرَكُمْ، فَإِنَّكُمْ إِذَا سَوِّدْتُمْ أَكَابِرَكُمْ لَمْ يَزَلْ لِيَأْبِيكُمْ فِيكُمْ خَلِيفَةٌ وَإِذَا سَوِّدْتُمْ أَصَاغِرَكُمْ هَانَ أَكَابِرَكُمْ عَلَى النَّاسِ وَزَهَّدُوا فِيكُمْ وَأَصْلَحُوا عَيْشَكُمْ فَإِنَّ فِيهِ غِنًى عَنْ طَلَبِ النَّاسِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ وَإِذَا دَلَّسْتُمُونِي فَسَوُّوا عَلَيَّ قَبْرِي، فَإِنَّهُ كَانَ يَكُونُ شَيْءٌ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ

خَمَاشَاتٌ ، فَلَا أَمِنْ سَفِيهَا أَنْ يَأْتِيَ أَمْرًا يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ عَيْبًا فِي دِينِكُمْ .

قَالَ عَلِيٌّ كَذَا كَرِهْتُ أَبَا الشَّعْمَانَ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ : فَقَالَ : أَتَيْتُ الصَّعْقَ بْنَ حَزْنٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ : فَقِيلَ لَهُ : عَنِ الْحَسَنِ ؟ قَالَ : لَا ، يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قِيلَ لَهُ : سَمِعْتَهُ عَنْ يُونُسَ ؟ قَالَ : لَا ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطِيبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ لِأَبِي الشَّعْمَانَ : كَلِمَ تَحْمِلُهُ ؟ قَالَ : لَا ضِيْعَانَهُ .

ترجمہ: حضرت قیس بن عاصم سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”یہ اونی خیموں میں رہنے والوں کا سردار ہے۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مال کی وہ کون سی مقدار ہے کہ اگر میرے پاس ہو تو نہ مجھے منگتے کو دینا پڑے اور نہ مہمان کو کھانا کھلانا ضروری ہو؟ آپ نے فرمایا: ”یہ مال چالیس درہم تک ہے کثیر ساٹھ درہم ہوتے ہیں اور کئی سو والوں کے لئے ہلاکت ہے ہاں البتہ جو اچھا مال دیا کرے دودھ والا جانور جو ضرورت مندوں کو دے دے اور فربہ جانور ذبح کرے خود کھائے ایسے لوگوں کو کھائے جو قناعت والے جو سائل بن کر آتے ہیں۔“ اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو اچھے اخلاق ہیں جس وادی میں میں رہتا ہوں اس میں جانور لانے والا کوئی نہیں کیونکہ میرے مویشی ہی بہت سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جب کسی کو عطیہ دیتے ہو تو کیا کرتے ہو؟“ میں نے عرض کی پھڑا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”جانور دودھ والا ہو تو کیا کرتے ہو؟“ میں نے کہا: سو بکریاں دیتا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ ”خمل والے جانور کا کیا کرتے ہو؟“ میں نے بتایا کہ لوگ اپنی رسیاں لاتے ہیں اور اونٹوں کو مہار دے کر لے جاتے ہیں کسی کو روکا نہیں جاتا اور پھر اسے لے جانے والا جب تک چاہے اپنے پاس رکھتا ہے پھر میرے مانگے بغیر واپس کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”تمہیں اپنا مال زیادہ پیارا لگتا ہے یا اپنے رشتہ داروں کا؟“ میں نے اپنا مال پیارا بتایا تو آپ نے فرمایا: ”تمہارا مال صرف وہ ہے جو تم نے کھالیا“ فنا کر دیا یا کسی کو صدقہ کر دیا اور جسے تم اپنا کہہ رہے ہو وہ تمہارے رشتہ داروں کا ہوتا ہے۔“ اس پر میں نے عرض کی کہ اب تو میں یہی کر دوں گا کہ واپسی پر اپنے جانور گھٹا دوں گا۔ (اکثر صدقہ کر دوں گا) جب انہیں موت آنے کا وقت ہوا تو اپنے بچوں کو اکٹھا بلا کر کہا: بیٹو! میری ہدایت پر عمل کرو کیونکہ مجھ سے زیادہ تمہارا کوئی خیر خواہ نہیں۔ میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر رونا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس سے محفوظ رہے اور پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو رونے دھونے سے منع فرماتے سنا تھا۔

میرے انہی کپڑوں میں مجھے کفن دینا جن میں نماز پڑھتا رہا۔ اپنے بڑوں کو سردار بنانا۔ اگر ایسا کرو گے تو ان میں تمہارے باپ کا کوئی قائم مقام کہلائے گا لیکن اگر چھوٹوں کو سردار بناؤ گے تو تمہارے بڑے لوگوں میں بے وقار ہوں گے اور لوگ تم سے بے تعلق ہو جائیں گے۔ روزی کا معاملہ درست رکھنا کیونکہ جو اپنی روزی سلیقے سے خرچ کرتا ہے اسے لوگوں سے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتا کیونکہ یہ روزی کمانے کا آخری ذریعہ ہوتا ہے۔ جب مجھے فن کرو تو مٹی برابر کر دینا کیونکہ میرے قبیلہ بکر بن وائل کے درمیان مقابلہ رہا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ ان میں سے کوئی بے وقوف شخص کہیں دین میں کوئی بُری چیز شامل نہ کر دے۔

حضرت علی بن مدینی (استاد بخاری) رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے بارے میں ابوالنعمان محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں صعق بن حزن رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا، انہوں نے یہ حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی ان سے پوچھا گیا کہ کیا حسن بصری رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی واسطہ موجود ہے تو انہوں نے یہ سند بتائی عن القاسم بن مطیب عن یونس بن عبید عن الحسن عن قیس۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس کے متحمل کیوں نہیں ہوتے انہوں نے کہا کہ ہمیں صحیح طور پر یاد نہیں رہا۔

۴۳۳۔ بَابُ تَحْرِیْكَ الرَّأْسِ وَعَضُّ الشَّفَتَيْنِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

(تعجب کے موقع پر سر ہلانا اور ہونٹ چبانا)

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَحَرَكْتُ رَأْسَهُ وَعَضُّ عَلَى شَفَتَيْهِ. قُلْتُ: يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ أَذِیْبُكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّكَ تُذَرِّكُ أُمَرَاءَ أَوْ أئِمَّةً یُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِی؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَذْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُولَنَّ صَلَّیْتُ فَلَا أَصَلَّیْتُ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تو انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا تو انہوں نے سر ہلایا اور ہونٹ چبائے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں نے آپ کو تکلیف تو نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: ”جیسے لیکن“

ایسے امیروں (یا اماموں) کو دیکھو گے جو نماز تاخیر سے پڑھیں گے۔“ میں نے عرض کی تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نماز وقت پر پڑھنا ان کے ساتھ ملنے کا موقع بنے تو ان سے مل کر بھی پڑھ لینا اور یوں نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے لہذا اب نہیں پڑھوں گا۔“

۴۳۴۔ بَابُ ضَرْبِ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ أَوْ الشَّيْءِ

(تعجب کے وقت اپنی ران یا کسی اور چیز پر ہاتھ مارنا)

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تُصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا عِنْدَ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ يَقُولُ: وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت انہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو (تہجد کے لئے) جگایا اور فرمایا: ”نماز نہیں پڑھتے؟“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری جانیں تو اللہ کے پاس ہوتی ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں بیدار فرما دیتا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے گئے اور کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ آپ واپس مڑ رہے تھے کہ میں نے دیکھا آپ اپنے ران پر مار رہے ہیں اور یہ آیت پڑھ رہے ہیں۔

”وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا“

”اور آدمی ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔“

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ يَدِهِ وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! اتَّزَعَمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَيْكُونُ لَكُمْ الْمَهْنُ وَالْعَلَى الْمَأْثَمُ؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْسِ فِي نَعْلِهِ الْأَمْحَرَاءَ حَتَّى يُصَلِّحَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے تھے: اے اہل عراق! کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو جھٹلاؤں گا؟ کیا تمہارے لئے لذت ہے (تمہارا چھٹکارا ہو جائے گا) اور گناہ صرف میرے اوپر ہوگا؟ میں گواہی دے رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے صحیح کرنے تک دوسری اکیلی جوتی میں نہ چلے۔“ (یعنی دوسرے کو درست کر کے دونوں پہنے)

۴۳۵۔ بَابُ إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ فِخْذَهُ أَخِيهِ وَكَمْ يَرُدُّ بِهِ سُوءًا

(برائی کا ارادہ کئے بغیر کسی بھائی کی ران پر مارنا)

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّبَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ رِيَادٍ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ كَمَا تَأْمُرُ؟ فَضَرَبَ فِخْذِي ضَرْبَةً أَحْسَبُهُ قَالَ: حَتَّى أَكْرِفِيهَا ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فِخْذِي كَمَا ضَرَبْتَ فِخْذَكَ فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي.

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے قریب سے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے ان کے لئے کرسی رکھی تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے کہا: ابن زیاد نے نماز کو لیٹ کر دیا ہے آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے میرے رانوں پر اتنی ضرب لگائی کہ نشان پڑ گیا۔ پھر کہا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے کیا ہے چنانچہ انہوں نے ایسے ہی میرے ران پر ضرب لگائی تھی جیسے میں نے تجھے لگائی ہے اور کہا تھا: نماز وقت پر پڑھو اگر ان کے ساتھ بھی پالی تو پڑھ لو اور یہ نہ کہو کہ میں نے پڑھ لی ہے لہذا میں نماز نہیں پڑھتا۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَبَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فِي أَطْمِ بْنِ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَبَّادٍ يَوْمِيذٍ وَالْعِلْمُ كَلَّمَ يَشْعُرُ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْرَةً بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ

فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِينِ. قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: فَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ. ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى؟ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا. قَالَ: هُوَ الدُّخَانُ. قَالَ: أَحْسَنُ، فَلَمْ تَعُدْ قُدْرَكَ. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُ هُوَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

كَانَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَابْنُ كَعْبٍ إِلَى نَصَارَى يَوْمًا إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَيُّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَسْمَعُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ قَرَأَتْ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَقَيُّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيُّ صَافٍ (وَهُوَ اسْمُهُ) هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتَهُ لَكُنَّ.

كَانَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاتَّبَعْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: إِنِّي أَنْذَرُ كُفُومَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ بِهِ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعُورٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعُورٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے اور اسے بچوں کے ساتھ بنو مغالہ کے ٹیلوں میں کھیتے دیکھا۔ ابن صیاد ان دنوں سن شعور کو پہنچ رہا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا، اسے کسی کے آنے کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ فرمایا: ”تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔ آپ نے مضبوطی سے پکڑ کر فرمایا: ”کہو میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا۔“ پھر نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”تم کیا دیکھا کرتے ہو؟“ ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچا اور چھوٹا آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”میں

نے تمہارے لئے کچھ دل میں چھپایا ہے۔“ (بتاؤ کیا ہے؟) تو اس نے کہا وہ دُخ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”دفع ہو جا“ تو اس سے زیادہ نہیں بڑھے گا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہی ہے (جس کا تمہیں خیال ہے کہ دجال ہے) تو تو اس پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ نہیں تو اسے قتل کرنے سے کیا فائدہ؟“

سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے بتایا کہ بعد ازاں نبی کریم ﷺ اور ابن ابی کعب انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد کا ٹھکانہ تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے تو درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ابن صیاد کے منہ سے کچھ سننا چاہتے تھے۔ وہ چادر اوڑھے اپنے فرش پر لیٹا تھا اور گنگناہٹ سی سنائی دے رہی تھی۔ ام صیاد نے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنے کی اوٹ میں کھڑے ہیں۔ اس نے ابن صیاد سے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) ہیں جو کھجور کے تنے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ وہ گنگنانے سے رک گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس کی ماں نہ بتاتی تو وہ سب کچھ اُگل دیتا۔“

سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر شان الہی کی مناسب حمد و ثناء کی اور پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا: ”میں اس سے تمہیں خوف دلا رہا ہوں ہر نبی اپنی قوم کو خوف دلاتا رہا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو خوف دلایا تھا البتہ میں تمہیں ایسی بات بتانے لگا ہوں جو کسی نبی نے بھی نہیں کی جان لو کہ دجال کا نا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ تو کا نا نہیں۔“

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفْنَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنْ شَعَرْتُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ وَضَرَبَ جَابِرٌ بِيَدِهِ عَلَى فخذِ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت کا غسل فرماتے تو اپنے سر پر تین لپ بھر پانی ڈالتے۔ حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے بال اس سے زیادہ ہیں اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ حسن رضی اللہ عنہ کی ران پر مارا اور کہا: اے بیٹے! نبی کریم ﷺ کے بال

تم سے بھی زیادہ اور پاکیزہ تھے۔

۲۳۶۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ وَيَقُومَ لَهُ النَّاسُ

(اس شخص کا حکم جو خود بیٹھے اور لوگ کھڑے ہوں)

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ بِالْمَدِينَةِ عَلَى جَذْعٍ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَكُنَّا نَعُودُهُ فِي مَشْرِيقِ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاتَيْنَاهُ وَهُوَ يَصَلِّي قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قِيَامًا. ثُمَّ اتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قِيَامًا فَأَوَمَّا إِلَيْنَا أَنْ اقْعُدُوا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا صَلَّى قِيَامًا فَلَا تَقُومُوا وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ كَمَا تَفْعَلُ فَارِسٌ بِعُظْمَائِهِمْ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گھوڑے سے کھجور کے تنے پر گر گئے پاؤں مبارک میں موج آ گئی۔ چنانچہ ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں آپ کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے ہم نے بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ پھر ہم دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ”جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ امام بیٹھا ہو تو کھڑے نہ ہوا کرو جیسے اہل فارس اپنے حکمرانوں کے لئے کرتے ہیں۔“

۹۸۹۔ قَالَ: رُوِيَ لِعَلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ لِسَمَاءَ مُحَمَّدًا فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ: لَا نُكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ حَتَّى قَعْدَنَا فِي الطَّرِيقِ نَسْأَلُهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: جَنَّتُمُونِي تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنقُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ قُلْنَا: وَرَدَ لِعَلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ لِسَمَاءَ مُحَمَّدًا فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا نُكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ. قَالَ: أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي.

ترجمہ: انصار میں سے ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھ دیا۔ انصار نے کہا ہم تمہاری کنیت ابو محمد نہیں رکھیں گے جیسے حضور ﷺ کی ہے اور پھر ہم راستہ میں بیٹھ گئے تاکہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھ سکیں۔ فرمایا: ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟“ ہم نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: ”یسا تم ہی ہو گا کہ کوئی سو سال کو پہنچے۔“ ہم نے عرض کی انصار کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے تو اس نے

اس کا نام محمد رکھ دیا ہے۔ انصار نے اسے کہہ دیا ہے کہ ہم تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کنیت سے نہیں بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”انصار نے بالکل ٹھیک کیا ہے تم لوگ میرا نام تو رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔“

باب ۴۳۳۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الشَّمَقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَيْفَهُ فَمَرَّ بِجَدِّي أَسْكَ مَيْتٍ، فَتَنَازَلَهُ فَخَذَّ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَهْلِكَ لَهُ بِيَرْتُهُمْ؟ فَقَالُوا: مَا نَحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْعُ بِهِ؟ قَالَ: أَحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ. قَالُوا: لَا قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ ثَلَاثًا. فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكُنَّا عِيًّا فِيهِ أَنَّهُ أَسْكَ وَالْأَسْكَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ أُذُنَانِ. فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ؟ قَالَ: قَوَّ اللَّهُ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک راستے سے بازار میں گزرے لوگ آپ کے دونوں طرف موجود تھے۔ آپ بکری کے ایک مرے ہوئے بچے کے پاس تشریف لے گئے اس کے کان کٹے ہوئے تھے آپ نے اس کا کان پکڑا اور فرمایا: ”تم میں کوئی ایسا ہے جو اسے ایک درہم میں خریدے؟“ لوگوں نے عرض کی ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ تمہیں پسند ہے کہ یہ تمہیں بلا قیمت مل جائے؟“ انہوں نے عرض کی نہیں! آپ نے تین بار فرمایا تو انہوں نے ہر بار عرض کی بخدا ایسا ہم پسند نہیں کرتے اگر یہ زندہ ہوتا تو کان کٹنا ہونا ہی اس کے لئے عیب تھا اور اب تو یہ مرا ہوا ہے اسے کون لے گا؟ آپ نے فرمایا: ”بخدا! یہ دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا ذلیل تم اس بکری کے مرے ہوئے بچے کو جانتے ہو۔“

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْمُوَدِّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَتِيٍّ ابْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أَبِي رَجُلًا تَعَزَّى بِغَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْضَهُ أَبِي وَلَمْ يَكُفِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ قَالَ: كَالَكُمْ أَنْكُمْ تَمُوتُونَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَهَابُ فِي هَذَا أَحَدًا أَبَدًا إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَعَزَّى بِغَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْضُوهُ وَلَا تُكْنُوهُ.

ترجمہ: حضرت عتی بن ضمیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ضمیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے آپ کو دور جاہلیت سے (آباد اجداد سے) منسوب کیا۔ اس پر حضرت ضمیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اسے اپنا آلہ تامل دانت سے کاٹنے کو کہا اور صاف آلہ تامل کا نام لیا۔ چنانچہ اس کے ساتھیوں نے غمرہ رضی اللہ عنہ کی طرف (گھور کر) دیکھا انہوں نے کہا: لگتا ہے کہ تم نے میری بات کا برا منایا ہے؟ پھر کہا کہ اس سلسلے میں مجھے کسی کا خوف نہیں ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ ”جو شخص اپنے آپ کو دور جاہلیت کی طرف منسوب کرے اسے آلہ تامل دانتوں سے کاٹنے کا کہو واضح طور پر کہہ دو اشارے سے نہ کہو۔“

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَيٍّ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عُمی رضی اللہ عنہ سے اس طرح کی ایک اور حدیث مروی ہے۔

۴۳۸۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ (پاؤں سن ہو جائے تو کیا کرے؟)

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدٌ.

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا ایک شخص نے مشورہ دیا کہ اپنے کسی پیارے کو یاد کرو چنانچہ فوراً آپ نے کہا! یا مُحَمَّدٌ.

نوٹ: مؤسستہ الکتاب الثقافیہ طبع دوم ۱۹۶۶ء (بیروت لبنان) اور مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع ص ۵۳۶ طبع اول ۱۹۸۸ء (ریاض) میں بھی یہی الفاظ درج ہیں۔ (۱۲ چٹی)

۴۳۹۔ بَابُ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ لَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَذَهَبَتْ إِذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ وَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بُلُوَى تُصِيبُهُ، أَوْ تَكُونُ لَكَ هَبْتُ إِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحَتْ لَهُ فَاعْبَرْتُ لَهُ بِالَّذِي قَالَ: قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے کسی باغ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جسے کچڑ میں مار رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے دروازے پر حاضری کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا: ”دروازہ کھول دو اور اسے (آنے والے کو) کہہ دو کہ وہ جنتی ہے۔“ میں باہر نکلا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے میں نے انہیں اندر آنے کو کہا اور جنتی ہونے کی بشارت دے دی۔ پھر ایک اور شخص آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: ”اسے آنے دو اور جنتی ہونے کی خبر دے دو۔“ میں نے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر اندر آنے کو کہا اور جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص آئے دستک دی حضور ﷺ اس دوران تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی بشارت دے دو اور کہہ دو کہ تمہیں اذیت پہنچے گی۔“ میں باہر نکلا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے تھے میں نے دروازہ کھول کر انہیں ساری بات کہہ دی۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: ”اللہ مددگار ہوگا۔“

۴۴۰۔ بَابُ مُصَافَحَةِ الصَّبِيَّانِ (بچوں سے مصافحہ کرنا)

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَزْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نَبَاةٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَافِحُ النَّاسَ فَسَأَلَنِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مُوَلَّى لِبَنِي لَيْثٍ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ.

ترجمہ: حضرت سلمہ بن وردان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بچوں سے مصافحہ کر رہے تھے مجھے دیکھ کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں بنو لیث کا غلام ہوں یہ سن کر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا (تین مرتبہ) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔

۴۴۱۔ بَابُ الْمُصَافَحَةِ (مصافحہ کرنا)

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلَ الْيَمَنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَرْقَى قُلُوبًا مِنْكُمْ، فَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب اہل یمن حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: ”ال یمن آئے ہیں یہ تم سے بھی زیادہ نرم دل ہیں۔“ یہ سب سے پہلے مصافحہ کرنے والے تھے۔
 ۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ أَنْ تُصَافِحَ أَخَاكَ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بتایا: سلام یوں پورا ہوتا ہے کہ تم سلام کے بعد مصافحہ بھی کیا کرو۔

۴۴۲۔ بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسِ الصَّبِيِّ (کسی عورت کا بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا)

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَالثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَاتَخَذَهُ الْحَجَّاجُ مِنْهُ. قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بَعْثَنِي إِلَى امِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَخْبَرَهَا بِمَا يَعْمَلُهُمْ حَجَّاجٌ وَتَدْعُو لِي وَتَمْسَحُ رَأْسِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَصِيفٌ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن مرزوق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: میرے والد (آپ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے جن سے انہیں حجاج نے لے لیا تھا) نے بتایا کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تا کہ انہیں حجاج کے برتاؤ کی اطلاع دے دوں۔ میں ان دنوں چھوٹا سا تھا۔ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

۴۴۳۔ بَابُ الْمُعَانَقَةِ (گلے ملنا)

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ ابْنِ عُقَيْلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيثٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابَتُعْتُ بَعِيرًا فَشَدَدْتُ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، قَبَعْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالبَابِ فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَخَرَجَ فَأَعْتَقَنِي. قُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ أَوْ النَّاسَ عُرَاةً غُرْلًا بِهِمَا. قُلْتُ مَا: بِهِمَا؟ قَالَ: لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ فَيَنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ عَدَا أَحْسَبُهُ قَالَ: كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرَّبَ: أَنَا الْمَلِكُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَهْلِ النَّارِ يَطْلُبُهُ بِمُظْلَمَةٍ وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنَ أَهْلِ النَّارِ يَدْخُلُ النَّارَ مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

يُطْلَبُهُ بِمُظْلَمَةٍ. قُلْتُ: وَكَيْفَ؟ وَإِنَّمَا نَأْتِي اللَّهَ عُرَاةً بَهُمَا؟ قَالَ: بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ.

ترجمہ: حضرت ابن عقیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی سے مجھے نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث ملی، میں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر کجاوا ڈالا اور چل پڑا۔ ایک ماہ میں شام پہنچا، دیکھا تو وہ عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ انہیں پیغام بھیجا کہ دروازے پر جابر کھڑا ہے۔ اپنی نے واپس آ کر پوچھا کہ تم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہو؟ میں نے کہا: ہاں! چنانچہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر آئے اور مجھ سے گلے ملے۔ میں نے کہا: مجھے آپ کے پاس ایک حدیث کا پتہ چلا ہے براہ راست جسے میں سن نہیں سکتا اندیشہ ہے کہ کہیں میں یا آپ مر نہ جائیں اور حدیث کم ہو جائے۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حشر کے دن لوگوں کو ننگا اور بے ختنہ اور بُری حالت میں اٹھائے گا۔“ ہم نے عرض کی یہ ہم کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے ہاتھ خالی ہوں گے اللہ ایسی آواز دے گا جسے دور والے سنیں گے (میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جیسے قریب والے سن سکتے ہیں) آواز دینے والا رک جائے گا“ میں بادشاہ ہوں ایسا ممکن نہیں کہ کوئی اہل جنت جنت میں اس وقت تک داخل ہو جائے جب تک اس پر کسی دوزخی کا حق ہے یونہی یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی دوزخی دوزخ میں داخل ہو تو اس پر کسی جنتی کا حق ہو۔“ میں نے (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے عرض کی یہ کیونکر ممکن ہو گا جبکہ ہم تو ننگے اور بے ساماں اٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ تمہاری نیکیوں اور برائیوں کے لینے دینے سے ممکن ہو گا۔“

۴۴۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقْبَلُ ابْنَتَهُ (اپنی بیٹی کو بوسہ دینا)

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ يَدَ فَرَحَبَتْ وَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَوَفَّى فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا.

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں میں نے گفتگو اور کلام کرنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کو بھی حضور ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ وہ جب بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری فرماتی

تو آپ کھڑے ہو جاتے 'مرحبا فرماتے' انہیں چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے۔ پھر جو خود ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ لیتیں انہیں بوسے دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتیں۔ جب آپ مرض وصال میں تھے وہ حاضر خدمت ہوئیں تو آپ نے انہیں 'مرحبا کہا اور چوما۔

۴۴۵۔ بَابُ تَقْبِيلِ الْيَدِ (ہاتھ چومنا)

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: إِلَّا مَتَحَرِّفًا لِقَاءً. فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِينَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَارُونَ، قَالَ: أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ. فَقَبَّلْنَا يَدَهُ قَالَ: أَنَا فَتَكُمُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ کے لئے گئے تو لوگوں نے منہ پھیر لیا اور ہٹ گئے ہم نے سوچا کہ ہم نبی کریم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے کیونکہ ہم (احد میں) بھاگ جانے والے ہیں اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہو گئی۔

”إِلَّا مَتَحَرِّفًا لِقَاءً“

”مگر لڑائی کے داؤچ کی خاطر۔“

ہم نے کہا ہم مدینہ طیبہ واپس نہیں جائیں گے تاکہ کوئی ہمیں دیکھ لے۔ ہم نے کہا ہم ضرور جائیں گے۔ (اتنے میں) نبی کریم ﷺ نماز فجر پڑھا کر باہر نکلے تو ہم نے عرض کی ہم تو بھاگ گئے تھے۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: ”تم تو (واپس آ کر دوبارہ) حملہ کرنے والے ہو بھاگنے والے نہیں۔“ (آپ کے اس فرمان پر خوش ہو کر) ہم نے آپ کے ہاتھ چوم لئے۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمہارا ساتھی ہوں۔“

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاةُ بْنُ عَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: سَرَرْنَا بِالسَّرْبَةِ. فَقِيلَ لَنَا: هَهُنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَاتَيْتُهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَخَرَجَ يَدِيهِ فَقَالَ: بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ كَمَا لَهُ ضُعْمَةٌ كَأَنَّهَا كَفٌّ بِعِيرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا.

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ”زبذہ“ سے گزرے تو ہمیں بتایا گیا کہ یہاں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ٹھہرے ہوئے ہیں ہم ان کے پاس گئے انہیں سلام کہا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کئے اور بتایا کہ انہی دو ہاتھوں سے میں نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی آپ نے اپنی بھاری ہتھیلی آگے کی لگتا تھا کہ گویا اونٹ کا اگلا پاؤں ہے ہم اٹھے اور بوسہ دے دیا۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ ثَابِتٌ لِأَنْسٍ: أَمْسَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَبَّلْنَاَهَا.

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے اپنا یہ ہاتھ حضور ﷺ سے لگایا تھا؟ انہوں نے بتایا ہاں تو ہم نے اس کا بوسہ لے لیا۔

۴۴۶۔ بَابُ تَقْبِيلِ الرَّجُلِ (پاؤں چومنا)

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَاقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ مِنْ صَبَاحِ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ أَبَانَ ابْنَةُ الْوَازِعِ، عَنْ جَدِّهَا، أَنَّ جَدَّهَا الْوَازِعَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: قَدِمْنَا فَقِيلَ: ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ فَآخَذْنَا بِيَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ نَقَبَلَهُمَا.

ترجمہ: حضرت وازع بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو ہمیں بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں بوسے دینے کے لئے تھام لئے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ ذُكْوَانَ، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يَقْبَلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ حضرت عباس (ع) رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں چوم رہے ہیں۔

۴۴۷۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيمًا (کسی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا)

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزٍ يَقُولُ: إِنَّ مَعَاوِيَةَ خَرَجَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَعُودًا.

فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَقَعَدَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ ارْزَنْهُمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُثَلَ لَهُ عِبَادُ اللَّهِ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتًا مِنَ النَّارِ

ترجمہ: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو عبداللہ بن عامر اور عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہما اجمعین دونوں بیٹھے تھے۔ ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے کیونکہ وہ دونوں میں سے بھاری تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”جو اس بات سے خوش ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کریں تو وہ دوزخ میں اپنا گھر دیکھ رکھے۔“

نوٹ: مطلب یہ کہ دنیوی ذہنیت سے اس کی نیت ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر میری تعظیم کریں ورنہ کسی صاحب دین عالم کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۱۲ چشتی)

۴۴۸۔ بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ (سلام کہنے کی تاریخی حیثیت)

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَطَوَّلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ: أَذْهَبُ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ النَّفِيِّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَتِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّى الْآنَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ آپ کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ تھا (تقریباً ۹۰ فٹ) پھر (فرشتوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر) فرمایا: ان فرشتوں کو سلام کہو اور دیکھو کہ ان میں سے کون جواب دیتا ہے کیونکہ (آج سے یہ) تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوا کرے گا۔ آپ نے جا کر (فرشتوں سے کہا) السلام علیکم! انہوں نے جواباً کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! انہوں نے ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کہا تو جو بھی جنت میں داخل ہوگا صورت آدم علیہ السلام پر ہوگا۔ (اتنا ہی قد ہوگا) اب تک انسانوں کا قد گھٹتا جا رہا ہے۔“

۴۴۹۔ بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ (سلام عام کرنا)

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ قَتَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْسَجَةٌ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا.

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سلام عام کرو اس میں تمہاری سلامتی ہے۔“

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْقَعْنَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَوَسَّوْا حَتَّى تَحَابُّوا إِلَّا أَذَلَّكُمْ عَلَى مَا تَحَابُّونَ بِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایماندار نہ بن جاؤ اور ایمان دار اس وقت تک نہیں بنو گے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتا دوں جس سے تمہاری محبت بڑھ سکے۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بتائیے؟ آپ نے فرمایا: ”آپس میں سلام کو عام کر دو۔“

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَانَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمن کی عبادت کرو لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلاؤ تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

۴۵۰۔ بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ (سلام کی پہل کون کرے؟)

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَبْدَأُ أَوْ يَبْدُرُ ابْنَ عَمْرٍو بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سلام میں جلدی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ (آپ پہلے ہی سلام کہہ دیتے تھے)

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: يُسَلِّمُ الرَّائِكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ عَلَى الْيَسِيرِ.

يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ

ترجمہ: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بتاتے سنا: سوار چلنے والے کو سلام کہا کرے چلنے والا بیٹھے کو سلام کہے اور اگر دونوں چل رہے ہیں تو جو چاہے سلام کی ابتداء کر لے اس کے لئے بہتر ہوگا۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْأَعْرَبَ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَوْسَقُ مِنْ تَمَرٍ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اخْتَلَفَ إِلَيْهِ مَرَارًا، قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ: فَكُلُّ مَنْ لَّقِينَا سَلَّمُوا عَلَيْنَا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِلَّا تَرَى النَّاسَ يَبْدَأُونَكَ بِالسَّلَامِ فَيَكُونُ لَهُمْ الْأَجْرُ؟ ابْدَأْهُمْ بِالسَّلَامِ يَكُنْ لَكَ الْأَجْرُ يَحْدِثُ هَذَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت اعتر رضی اللہ عنہ (بنو مزینہ میں سے تھے اور صحابی تھے) نے کسی سے کچھ وسق کھجوریں لینا تھیں اس کی طرف کئی چکر لگائے (لیکن وہ دے نہیں رہے تھے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا۔ اعتر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ راستے میں جو بھی ہمیں ملتا سلام کہتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ لوگ سلام کہنے میں پہل کر رہے ہیں اجر انہیں ملے گا؟ سلام کی پہل تم کرو تو اجر تمہیں ملے گا۔ اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی طرف سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيٍّ مُّسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَيَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنے کسی بھائی کو تین سے زیادہ دنوں تک چھوڑے رکھے کہ جب آپس میں ملیں تو ایک کا چہرہ ادھر اور دوسرے کا چہرہ اُدھر ہو بہتر تو وہی شمار ہوگا جو پہلے سلام کہہ دے گا۔“ (اور صلح کر لے گا)

۲۵۱۔ بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ (سلام کہنے کی فضیلت)

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ، وَالتَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: عَشْرُ حَسَنَاتٍ. فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَقَالَ: عِشْرُونَ حَسَنَةً. فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ: ثَلَاثُونَ حَسَنَةً. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ! إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ مَا الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا اور عرض کی: السلام علیکم! آپ نے فرمایا: ”اے دس (نیکیاں) ملیں گی۔“ پھر دوسرے نے گزرتے ہوئے عرض کی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ نے فرمایا: ”اے بیس (نیکیاں) ملیں گی۔“ پھر اچانک ایک اور گزرا اور عرض کی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ نے فرمایا: ”اے تیس نیکیاں ملیں گی۔“ یہ سن کر مجلس میں ایک شخص کھڑا ہو کر چل دیا اور اس نے سلام عرض نہ کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”یہ شخص سلام کہنا بھول گیا“ تم میں سے جب بھی کوئی مجلس میں جائے تو سلام کہا کرے پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور جب مجلس سے جانے لگے تو بھی سلام کہئے یہ ضروری نہیں کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ اہمیت والا نہیں ہوتا۔“

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي بَكْرٍ فِيمَا عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَيَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ فَضَّلْنَا النَّاسَ الْيَوْمَ بِزِيَادَةِ كَثِيرَةٍ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا آپ جہاں سے گزرتے تو بیٹھے لوگوں کو سلام کہتے لوگ آپ کو کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اگر آپ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو لوگ یوں جواب دیتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے آج

ہمارے سلام کا جواب ہم سے بڑھ کر دیا ہے۔ (اور ہمیں عزت دی ہے)

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَالِكِ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت زید رضی اللہ عنہ کے مطابق ایسی ہی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ملتی ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَسَدُكُمْ الْيَهُودَ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالْأَمِينِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہود کو اتنا حسد کسی اور چیز سے نہیں ہوتا جتنا تمہارے سلام کہنے اور آمین کہنے پر ہوتا ہے۔“

۲۵۲۔ بَابُ السَّلَامِ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

(السَّلَامُ، اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے)

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا شِهَابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ، فَافْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”السَّلَامُ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے لئے اتارا ہے لہذا آپس میں سلام خوب پھیلا کر۔“

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحَلُّ بْنُ مَحْرِزٍ الصَّبِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ أَبَا وَائِلٍ يَذْكُرُ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَائِلُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: مَنْ الْقَائِلُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ؟ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا: الْحَيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: وَقَدْ كَانُوا يَعْلَمُونَهَا كَمَا يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے کسی نے کہہ دیا: السلام علی اللہ! جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ”یہ السلام علی اللہ! کس نے کہا ہے؟“ ”السلام“ تو اللہ کا نام ہے تم یوں کہا کرو:

”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ لوگ یہ سلام (مکمل) یونہی سیکھا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سیکھتے تھے۔

۴۵۳۔ بَابُ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَسْلِمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ

(مسلمان کا دوسرے پر حق ہے کہ ملتے وقت سلام کہے)

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: قِيلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشِمْتُهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدُّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاصْحَبْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے دوسرے پر پانچ حق ہوتے ہیں۔“ عرض کی گئی وہ کون سے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”جب وہ ملے تو اسے سلام کہو وہ دعوت دے تو قبول کرو کوئی راہنمائی مانگے تو راہنمائی کرو چھینک کر الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہو بیمار ہو جائے تو بیمار پرستی کرو اور وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں ملو۔“

۴۵۴۔ بَابُ يَسْلِمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ (پیدل چلنے والا بیٹھے کو سلام کہے)

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ، السُّخْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِيُسَلِّمِ الرَّاحِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَلِيُسَلِّمِ الرَّاجِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَلِيُسَلِّمِ الْقَاعِدُ

عَلَى الْأَكْثَرِ فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَيْءَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن حنبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”سوار پیدل کو سلام کہا کرے اور پیدل بیٹھے کو تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں کیونکہ اجر تو سلام کہنے والے کو ملے گا جس نے نہ کہا اسے کیا ملتا ہے؟“

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا، أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَرْوِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں۔“

۱۰۲۴۔ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَابْتَدَأَ بِالسَّلَامِ لَهُوَ الْفَضْلُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ دو پیدل چلنے والے آمنے سامنے آجائیں تو جو پہلے سلام کہے گا مرتبہ میں بڑھ جائے گا۔

۳۵۵۔ بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاِكِبِ عَلَى الْقَاعِدِ (سوار کا بیٹھے ہوئے کو سلام کہنا)

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بتاتے ہیں: ”سواری والا پیدل چلنے والے کو سلام کہے پیدل بیٹھے کو کہے اور تھوڑے لوگ بہتوں کو سلام کہیں۔“

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ هَانِيٍّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ نَضَالَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ ”تھوڑا سوار بیٹھے کو سلام کہے اور قلیل لوگ

کثیر لوگوں کو سلام کہا کریں۔“

۲۵۶۔ بَابُ هَلْ يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الرَّاکِبِ؟

(کیا پیدل شخص سوار کو سلام کہہ سکتا ہے؟)

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ لَقِيَ فَارِسًا قَبْدَاهُ بِالسَّلَامِ فَقُلْتُ: تَبْدَاهُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: رَأَيْتُ شَرِيحًا مَاشِيًا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ ایک گھوڑ سوار سے ملے تو آپ نے پہلے سلام کہا یا پہلے میں نے کہا: حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے کہا سلام کی ابتداء تمہاری طرف سے کیوں؟ اس نے کہا میں نے شریح رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے پیدل ہونے کے باوجود سوار کو سلام کہا تھا۔

۲۵۷۔ بَابُ يُسَلِّمُ الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ (تھوڑے لوگ بہتوں کو سلام کہیں)

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ هَانِيَةَ، أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ هَلْمِصْرِي الْجَنْبِي حَدَّثَهُ، عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ”سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں۔“

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيَةَ وَالْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ هَلْمِصْرِي، عَنْ فَضَالَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑ سوار پیدل لوگوں کو سلام کہا کرنے پیدل کھڑے ہوئے لوگوں کو سلام کہے اور تھوڑے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کہیں۔“

۲۵۸۔ بَابُ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ (چھوٹے بڑوں کو سلام کہا کریں)

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُنْعَلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ

سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سوار پیدل کو سلام کہے پیدل بیٹھنے والے اور کم لوگ زیادہ کو سلام کہا کریں۔“

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے: ”چھوٹا اپنے سے بڑے کو سلام کہے پیدل بیٹھنے والے اور تھوڑے بہتوں کو کہیں۔“

۴۵۹۔ بَابُ مُنْتَهَى السَّلَامِ (سلام کے زیادہ سے زیادہ الفاظ کیا ہیں؟)

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: كَانَ خَارِجَةُ ابْنِ زَيْدٍ بِنْتُ ثَابِتٍ يَكْتُبُ عَلَى كِتَابِ زَيْدٍ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت خازجہ (بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) حضرت زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھیجے جانے والے خط پر سلام یوں لکھا کرتے تھے: السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ وطیب صلواتہ۔

۴۶۰۔ بَابُ مَنْ سَلَّمَ إِشَارَةً (اشارہ سے سلام کہنا)

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بِسَامٍ أَبُو قُرَّةَ الْخُرَاسَانِيُّ (رَأَيْتُهُ بِالْبَصْرَةِ) قَالَ: رَأَيْتُ أُنْسًا يَمُرُّ عَلَيْنَا، فَيَوْمِي بِيَدِهِ إِلَيْنَا فَيَسَلِّمُ وَكَانَ بِهِ وَضْعٌ وَرَأَيْتُ الْحَسَنَ يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ وَحَلَاكِهِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: أَلْوَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى النِّسَاءِ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابو قورہ خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے قریب سے گزرتے تو

اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کہتے۔ آپ کے جسم پر سفید داغ تھے۔ ابو قرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مہندی کا خضاب لگاتے اور سر پر سیاہ پگڑی رکھتے تھے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ عوتوں کو سلام رکھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَعَ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، حَتَّى إِذَا نَزَلَا مَرَّفًا مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمُ بِالسَّلَامِ قَرَدًا عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے جب مقام ”سرف“ پر پہنچے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے اشارے سے سلام کیا جس کا دونوں نے جواب دیا۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا خَلَادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ أَوْ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُهُ التَّسْلِيمُ بِالْيَدِ.

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابورباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ ہاتھ سے سلام کہنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے یا کہتے ہیں کہ آپ ہاتھ سے سلام کہنا اچھا نہ جانتے تھے۔

۴۶۱۔ بَابُ يَسْمَعُ إِذَا سَلَّمَ (سلام کہے تو سننے والے تک آواز پہنچائے)

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادٌ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا سَلَّمْتَ فَاسْمَعْ، فَإِنَّهَا تَحْيَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَبَارَكَةً طَيِّبَةً.

ترجمہ: حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں آیا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے انہوں نے کہا: کسی کو سلام کہو تو آواز اسے سناؤ کیونکہ سلام اللہ کی طرف سے برکت والی چیز ہوتی ہے اور ستھری بھی۔

۴۶۲۔ بَابُ مَنْ خَرَجَ يَسْلِمُ وَيُسَلَّمُ عَلَيْهِ (سلام کہنے اور کہلوانے کے لئے باہر نکلتا)

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ الْفَقِيلَ بْنَ أَنَسٍ كَتَبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَيَقِفُ مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَإِذَا عَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مُسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا يُسَلِّمَ عَلَيْهِ.
فَقَالَ الطُّفَيْلُ: كَجِئْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَعْنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ مَا تَصْنَعُ
بِالسُّوقِ؟ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ
فَاجْلِسْ بِنَاهَا هُنَا نَتَحَدَّثُ. فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ: يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَفِدُو مِنْ أَجْلِ
السَّلَامِ عَلَى مَنْ لَقِينَا.

ترجمہ: حضرت طفیل بن ابی کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں صبح کے وقت لے کر بازار جاتے جب ہم بازار پہنچتے آپ کباریہ تاجر مسکین بلکہ کسی کے قریب سے بھی گزرتے تو ان کو سلام کہتے۔
حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں گیا انہوں نے مجھے اپنے پیچھے آنے کو کہا تو میں نے پوچھا بازار میں کیا کام ہے؟ آپ خرید و فروخت کرنا تو جانتے نہیں نہ سامان تجارت کے بھاؤ کرتے ہیں نہ کسی چیز کا بھاؤ لگاتے ہیں اور نہ ہی بازاری مجلسوں میں بیٹھ سکتے ہیں لہذا آئیے یہیں بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے پیٹ والے! (حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھا ہوا تھا) جو بھی بازار میں ملے گا ہم اسے سلام کہتے جائیں گے۔

۴۶۳۔ بَابُ التَّسْلِيمِ إِذَا جَاءَ الْمَجْلِسَ (مجلس میں پہنچے تو سلام کہے)

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ رَجَعَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُخْرَى لَيْسَتْ أَحَقَّ مِنَ الْأُولَى.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے واپس ہو تو بھی سلام کہے کیونکہ پہلے سلام کہنا دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہوتا۔“

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ایسی ہی حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔

۴۶۴۔ بَابُ التَّسْلِيمِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے جاتے وقت سلام کہنا)

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ جَلَسَ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَقُومَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَ الْمَجْلِسُ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَى.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب بھی کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو سلام کہے اگر بیٹھ گیا اور اسے خیال آئے کہ مجلس برخاست ہونے سے قبل اٹھ جاؤں تو پھر سلام کہے کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ تاکید والا نہیں ہوتا۔“

۴۶۵۔ بَابُ حَقِّ مَنْ سَلَّمَ إِذَا قَامَ (مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا)

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ، إِنْ كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ فَعَجِلْتُ بِكَ حَاجَةً فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَإِنَّكَ تَشْرِكُهُمْ فِيمَا أَصَابُوا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ مَجْلِسًا فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ.

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد قرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے بیٹے! اگر تو کسی مجلس والوں کی بھلائی چاہتا ہو اور تجھے کسی کام کی جلدی ہو تو السلام علیکم کہو کیونکہ اس ذریعے سے تم اہل مجلس کو حاصل ہونے والے ثواب میں شامل ہو سکو گے جو لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوں اور اللہ کا ذکر کئے بغیر بکھر جائیں تو وہ ایسے ہوں گے جیسے کسی مردار گدھے کے قریب سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حَائِطٌ ثُمَّ لَقِيَهِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص بھی اپنے بھائی کو ملے تو اسے سلام کہے اگر (سلام کہنے سے پہلے آمنے سامنے ہوتے وقت) درمیان میں کوئی درخت یا دیوار آ جائے تو (یہ رکاوٹ دور ہو جانے پر) پھر

سلام کہے۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ زَيْرٍ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا يَكُونُونَ مُجْتَمِعِينَ فَتَسْتَقْبِلُهُمُ الشَّجَرَةُ فَتُطْلِقُ طَائِفَةً مِنْهُمْ عَنْ يَمِينِهَا وَطَائِفَةً عَنْ شِمَالِهَا فَإِذَا اتَّفَقُوا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان کوئی درخت آ جاتا تو ایک گروہ دائیں طرف اور دوسرا درخت کے بائیں طرف ہو جاتا اور پھر آگے جا ملتے تو سلام کہتے۔

۴۶۶۔ بَابُ مَنْ دَهَنَ يَدَهُ لِلْمَصَافِحَةِ (مصافحہ کرنے کے لئے خوشبودار تیل کا استعمال)

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ وَالْمَصْرِيُّ، عَنْ قُرَيْشٍ وَابْنِ بَصْرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبَنَانِيِّ أَنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ دَهَنَ يَدَهُ بِلُحْنٍ طَيِّبٍ لِلْمَصَافِحَةِ إِخْوَانِهِ.

ترجمہ: حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ صبح ہونے پر ہاتھوں پر خوشبودار تیل لگاتے تاکہ اپنے کسی بھائی سے مصافحہ کریں۔

۴۶۷۔ بَابُ التَّسْلِيمِ بِالْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا (جان پہچان کے بغیر سلام کہنا)

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَثِّبُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! سلام کون سا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم کھانا کھلایا کرو اور جانے اُن جانے کو سلام کہا کرو۔“

۴۶۸۔ بَابُ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَقْنِيَةِ وَالصُّعْدَاتِ أَنْ يُجْلَسَ فِيهَا. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: لَا نَسْتَطِيعُهُ لَا نَطِيقُهُ. قَالَ: أَمَّا لَا فَأَعْطُوا حَقَّهَا. قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَإِرْشَادُ ابْنِ السَّبِيلِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَرَدُّ التَّحِيَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھلے صحنوں اور راستے میں (عادت بنا کر) بیٹھنے سے منع فرمایا۔ اس پر مسلمانوں نے عرض کی کہ ہمارے لئے اس حکم پر عمل مشکل ہوگا، ہم میں طاقت نہیں تو ارشاد ہوا: ”اگر تم رک نہیں سکتے تو ان مقامات کا حق ادا کر دیا کرو۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آنکھیں نیچی رکھنا، بھولے ہوئے کو راستہ بتانا، جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا (یرحمک اللہ کہتا) اور سلام کا جواب دینا۔“

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا كَنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ وَالْمُبَغُّونَ مَنْ لَمْ يَرُدَّهُ وَإِنْ حَالَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ شَجَرَةٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْدَأَهُ بِالسَّلَامِ لَا يَبْدَأَكَ فافْعَلْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سب سے بخیل وہ شخص ہے جو سلام کہنے میں بخل کرے (سلام نہ کہے) اور وہ گھائے میں ہے جو سلام کا جواب نہ دے اگر تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان کوئی درخت پردہ بن جائے تو دوبارہ ممکن ہونے کی صورت میں تم پہلے سلام کہہ دو۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَرَدٌ زَادَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ جَالِسٌ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَهُوَ جَالِسٌ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سلام کہتے تو زیادہ الفاظ کہتے، میں ان کے پاس جاتا، وہ بیٹھے ہوتے میں کہتا السلام علیکم! تو جواباً وہ کہتے السلام علیکم ورحمتہ اللہ! پھر میں دوبارہ آتا تو کہتا السلام علیکم ورحمتہ اللہ! تو وہ کہتے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبارکاتہ!

کبھی آتا تو میں کہتا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تو وہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلوات۔

۴۶۹۔ بَابُ لَا يُسَلِّمُ عَلَى فَاسِقٍ (فاسق کو سلام نہ کہے)

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شُرَابِ النِّخْمِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شراب خوروں کو سلام نہ کہا کرو۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَمَعْلَى وَعَارِمٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْفَاسِقِ حُرْمَةٌ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاسق و فاجر اور تمہارے درمیان کوئی عزت کا تعلق نہیں ہوتا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو ذَرِيْقٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَكْرَهُ الْأَشْرَجَ، وَيَقُولُ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى مَنْ يَلْعَبُ بِهَا، وَهِيَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ذریق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ شرج کھیلنے کو ناپسند کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اس کے کھلاڑی کو سلام نہ کہا کرو کیونکہ یہ جوئے ہی کی ایک چیز ہے۔

۴۷۰۔ بَابُ مَنْ تَرَكَ السَّلَامَ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ وَأَصْحَابِ الْمَعَاصِي

(خلوق برتنے والوں اور گناہگاروں کو سلام نہ کہے)

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الطَّائِسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخُلُقٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَأَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: بَيْنَ عَيْنَيْكَ جَمْرَةٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرے جن میں سے ایک آدمی نے خلوق کی خوشبو لگا رکھی تھی آپ نے ان کی طرف دیکھا اور سلام کہا مگر اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ اس

آدی نے عرض کی آپ نے مجھ سے منہ کیوں پھیر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ”تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان انگارا نظر آ رہا ہے۔“

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَاثِلِ السُّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلُ كَرَاهِيَّتَهُ ذَهَبَ فَأَلْقَى الْخَاتَمَ، وَأَخَذَ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَلَبَسَهُ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذَا شَرٌّ هَذَا حَلِيَّةٌ أَهْلِ النَّارِ. فَرَجَعَ فطَرَحَهُ وَلَبَسَ خَاتَمًا مِّنْ وَرَقٍ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے توجہ ہٹائی جب اس شخص نے دیکھا کہ آپ نے انگوٹھی پسند نہیں فرمائی تو چلا گیا اور انگوٹھی اتار دی اور اس کی جگہ لوہے کی بنی ہوئی پہن لی اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”یہ بہت بُری اور دوزخیوں کا زیور ہے۔“ وہ پھر واپس گیا انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی بنی ہوئی پہن آیا آپ یہ دیکھ کر خاموش رہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجِيبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ حَرِيرٌ فَأَتَقَلَّقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا فَشَكَا إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَتْ: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ وَجَبْتَكَ وَخَاتَمُكَ فَأَلْفِهْمَا ثُمَّ عُدَّ ففَعَلَ قَرَدَ السَّلَامِ، فَقَالَ: جِئْتُكَ أَنْفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرٌ مِّنْ نَّارٍ. فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بَجَعْتُمْ كَثِيرًا. قَالَ: إِنْ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَحَدٍ أَغْنَىٰ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ: فَبِمَاذَا أَتَيْتُمُوهُ؟ قَالَ: بِحُلَقَةٍ مِّنْ وَرَقٍ أَوْ صَفْرَاءٍ أَوْ حَدِيدٍ.

ترجمہ: بحرین سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ (اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی اور ریشم کا لباس تھا) وہ غمزدہ گھر واپس چلا گیا اور اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے

کہا: شاید رسول اللہ ﷺ کو تمہارے لباس اور انگوٹھی کی وجہ سے ناراضگی ہوئی ہو انہیں اتار دو اور پھر حاضری دو۔ اس نے یونہی کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کی میں ابھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا لیکن آپ نے اعراض کر لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”اس وقت تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارا تھا۔“ اس نے عرض کی میں بہت سے انگارے لایا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”جو کچھ تم لائے تھے وہ کسی پتھریلی زمین کے پتھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا یہ تو حیات دنیا کا مال ہے۔“ پھر اس نے پوچھا کہ میں انگوٹھی کیسی پہنوں؟ آپ نے فرمایا: چاندی سونے پیتل یا لوہے کے حلقے کی۔“

نوٹ: یہ انگوٹھیاں کسی ضرورت کے تحت آتی ہیں ورنہ صرف چاندی کی ۴ ماشہ ۴ رتی وزنی تک پہننے کی اجازت ہے۔ دوسری احادیث میں پیتل اور لوہا منع ہے۔ (۱۲ جشتی)

۴۷۱۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الْأَمِيرِ (امیر شخص کو سلام کہنا)

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ: لِمَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَكْتُبُ: مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، ثُمَّ كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ بَعْدَهُ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَلِيفَةَ أَبِي بَكْرٍ: مَنْ أَوَّلُ مَنْ كَتَبَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي الشَّفَاءُ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا هُوَ دَخَلَ السُّوقَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى هَامِلِ الْعِرَاقِيِّ: أَنْ أِبْعَثَ إِلَيَّ بِرَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ نَبِيلَيْنِ أَسْأَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْهَرَاثِيِّنِ بَلِيدَيْنِ رَبِيعَةَ وَعَدَى بْنِ حَاتِمٍ، فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ، فَأَنَاخَا رَاغِلَتُهُمَا بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدَا عُمَرَ بْنَ الْعَاصِ، فَقَالَا لَهُ: يَا عُمَرُ، اسْتَأْذِنَ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ فَوَلَّيْنَا عُمَرُ وَكَدَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَأَكَ فِي هَذَا الْإِسْمِ يَا ابْنَ الْعَاصِ؟ لَتُخْرِجَنِي مِمَّا قُلْتَ. قَالَ: نَعَمْ. قَدِمَ لَبِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعَدَى بْنُ حَاتِمٍ. فَقَالَا لِي: اسْتَأْذِنَ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ: أَتَشَاءُ وَاللَّهِ أَصْبَحْتُ اسْمَهُ وَإِنَّهُ الْأَمِيرُ وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ فَجَرَى الْكِتَابُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن سلیمان بن ابوحشمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ الفاظ کیوں لکھتے تھے: ”ابوبکر خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بعد لکھتے رہے ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے۔“ یہ بتاؤ کہ سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لفظ کس نے لکھا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے میری دادی شفاء رضی اللہ عنہا نے بتایا! (یہ ہجرت کرنے والی قدیم خواتین میں سے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بازار جاتے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ و بصرہ کے عامل کو خط لکھا، میرے پاس دو مضبوط اور عقلمند آدمی بھیجو جن سے میں عراق اور اہل عراق کا حال پوچھ سکوں چنانچہ انہوں نے بصرہ اور کوفہ کے افراد لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو روانہ کر دیا۔ دونوں مدینہ طیبہ پہنچے مسجد کے باہر کھلی جگہ پر اپنی سواریاں بٹھائیں پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ ان سے دونوں نے کہا: اے عمرو! ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضری کی اجازت لے دو۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابن العاص! یہ الفاظ تم نے کہاں سے لئے؟ کس وجہ سے کہے؟ اس نے عرض کی ہاں بتاتا ہوں: لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ آئے ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ امیر المؤمنین کے پاس حاضری کی اجازت لے دو۔ میں نے کہا بخدا تم نے اچھے الفاظ بولے ہیں واقعی وہ امیر ہیں اور ہم اطاعت گزار چنانچہ اسی دن سے یہ لفظ جاری ہو گیا۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَدِمَ مَعَاوِيَةُ حَاجًّا حَجَّتَهُ الْأُولَى وَهُوَ خَلِيفَةُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ حَنْفٍ وَالْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَانْكُرَهَا أَهْلُ الشَّامِ وَقَالُوا: مَنْ هَذَا الْمُتَأَفِّقُ الَّذِي يُقْصِرُ بِحِجَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَبَرَكَ عُثْمَانُ عَلَى رُكُوتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ هَؤُلَاءِ أَفْكُرُوا عَلَيَّ أَمْرًا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ قَوْلُ اللَّهِ لَقَدْ حَيَّيْتُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَمَا أَنْكَرُوا مِنْهُمْ أَحَدٌ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ لِمَنْ تَكَلِّمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ: عَلَى رِسْلِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُولُ. وَلَكِنْ أَهْلُ الشَّامِ لَنَا حَدَّثَتْ هَذِهِ الْفِتْنُ قَالُوا: لَا تُقْصِرْ عِنْدَنَا تَحِيَّةَ خَلِيفَتِنَا فَإِنِّي أَخَالِكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ تَقُولُونَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ.

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں پہلا حج کرنے آئے تو ان کے پاس حضرت عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ گئے اور ان سے یوں کہا: السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ! اہل شام نے یہ الفاظ پسند نہیں کئے اور کہنے لگے کہ یہ کون منافق ہے جس نے امیر المؤمنین کے حضور سلام میں کمی کر دی ہے؟ یہ سن کر عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل باادب بیٹھ گئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! ان لوگوں نے میرے الفاظ پسند نہیں کئے آپ میرے اس معاملہ کو ان سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ بخدا میں یہ الفاظ حضرت ابوبکرؓ عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے کہا کرتا تھا لیکن ان میں سے کسی نے ان پر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس شامی سے کہا تم اعتراض سے رک جاؤ کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق بعض حصہ تو اس نے بولا ہی تھا لیکن اہل شام جب فتنہ خلافت میں مبتلا تھے تو انہوں نے کہا: ہم اپنے خلیفہ کی شان میں کہے جانے والے الفاظ کم نہ کریں گے کیونکہ اے اہل مدینہ میرا خیال ہے کہ تم ایہا الامیر کا لفظ صدقات کے عامل کے لئے بولتے ہو۔

نوٹ: اہل شام یہ چاہتے تھے کہ انہیں خلیفۃ المسلمین کہا جائے۔ (۱۲ جہتی)

۵۷:۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حجج کے پاس گیا تو سلام نہیں کیا تھا۔

۵۸:۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حِذْلَمٍ قَالَ: إِنِّي لَا ذِكْرَ أَوَّلَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْأَمْرِ بِالْكُوفَةِ، خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنْ بَابِ السَّحَابَةِ فَجَاءَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَرِهَهُ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَلْ أَتَيْتُمُنِي مِنْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ سِمَاكٌ: ثُمَّ أَقْرَبَهَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت تميم بن حذلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں مجھے یاد ہے کہ کوفہ کی امارت والے کس شخص کے بارے میں یہ الفاظ اولا کہے گئے تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ باب الرجب سے باہر آئے تو بنو کندہ کا ایک آدمی اچانک ملا (ان کا خیال ہے کہ یہ ابو قرہ کندی رضی اللہ عنہ تھے) اس نے یوں سلام کہا: السلام علیک ایہا الامیر

ورحمۃ اللہ! آپ نے پسند نہ کیا۔ اس نے کہا: السلام علیہا الامیر ورحمۃ اللہ کہنے لگے میں ان مومنین سے ہوں یا نہیں ہوں؟ حضرت سماک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اسے بان لیا۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ بَطْنٌ مِّنْ حُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رُوَيْفِعٍ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى أَتَابِلُسَ. فَجَاءَ رَجُلٌ كَسَلَمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى الْأَمِيرِ. وَعَنْ عَبْدِةٍ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ. فَقَالَ لَهُ رُوَيْفِعٌ: لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْكَ السَّلَامَ وَلَكِنْ إِنَّمَا سَلَّمْتَ عَلَى مُسْلِمَةٍ بِنِ مَخْلَدٍ وَكَانَ مُسْلِمَةً عَلَى مِصْرَ. إِذْ هَبَ إِلَيْهِ فَلِيرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. قَالَ زِيَادٌ: وَكُنَّا إِذَا جِئْنَا فَسَلَّمْنَا وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

ترجمہ: قبیلہ حمیر سے تعلق رکھنے والے زیاد بن عبید ریعنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم روفیع رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہ ان دنوں اطاہلس کے امیر تھے ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا (السلام علی الامیر عبیدہ کہنا) راوی کہتے ہیں اس نے کہا تھا: السلام علیک ایہا الامیر! اس کے جواب میں روفیع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم ہمیں سلام کہتے تو ہم بھی جواب دیتے، تم نے تو مسلمہ بن مخلد (مصر کے حاکم) کو سلام کہا ہے اب انہی کے پاس چلے جاؤ وہی تمہیں اس کا جواب دیں گے۔ زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری عادت یہ تھی کہ جب ہم آتے اور وہ مجلس میں بیٹھے ہوتے تو ہم کہتے: السلام علیکم! (امیر کا لفظ نہ بڑھاتے)

۴۷۲۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّائِمِ (سونے والے کو سلام کہنا)

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَيْلَى، عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ لَيْسَ بِتَسْلِيمًا لَا يَوْقُظُ نَائِمًا، وَيَسْمَعُ الْيَقْظَانَ.

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ رات کے وقت گھر تشریف لاتے تو اس طریقے سے سلام فرماتے کہ کہیں سونے والے بیدار نہ ہو جائیں، صرف جاگنے والے ہی سن سکیں۔

۴۷۳۔ بَابُ حَيَّاكَ اللَّهُ (حَيَّاكَ اللَّهُ کہنا)

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: حَيَّاكَ اللَّهُ مِنْ مَعْرِفَةٍ.
ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو پہچان کر کہا تھا: حَيَّاكَ اللَّهُ۔

نوٹ: یہ دعائیہ الفاظ سلام کے بعد بولے جاسکتے ہیں۔ (۱۲ چشتی)

۴۷۴۔ بَابُ مَرْحَبًا (مرحبا کہنا)

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ قُرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایسے چلتے ہوئے آئیں جیسے نبی کریم ﷺ چلا کرتے تھے، حضور ﷺ نے انہیں کہا: ”اے مری بیٹی! مرحبا۔“ اور پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِيٍّ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَارُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّبِيبِ الْمُطِيبِ.

ترجمہ: حضرت علی کریم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مانگی آپ نے اس کی آواز پہچان کر فرمایا: ”مَرْحَبًا بِالطَّبِيبِ الْمُطِيبِ!“
”اچھے اور بہتر شخص کے لئے مرحبا ہے۔“

۴۷۵۔ بَابُ كَيْفَ رَدِّ السَّلَامِ (سلام کا جواب کیسے دے)

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ إِذْ جَاءَ أَجْرَابِيُّ مِنَ أَجْلَفِ النَّاسِ وَأَشَدِّهِمْ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم درخت کے سایہ کے تحت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے (یہ درخت مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو ایک اجڑ اور سخت قسم کا آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم! تو لوگوں نے کہا: وعلیکم!

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ يَقُولُ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں سنا کہ جب کوئی انہیں سلام کہتا تو آپ کہتے: وعلیک ورحمتہ اللہ۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ قَيْلَةُ: قَالَ رَجُلٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ! تو انہوں نے جواب دیا: ”وعلیک السلام ورحمتہ اللہ۔“

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَعَ مِنْ صَاحِبِهِ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ غَفَّارٍ.

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں حاضر ہوا اور سب سے پہلے میں نے ہی آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا: ”وعلیک ورحمتہ اللہ! تم کن میں سے ہو؟“ میں نے عرض کی کہ قبیلہ غفار سے تعلق ہے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الثَّيْتِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو

سَلَمَةً: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ. قَالَتْ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرَى مَا لَا أُرَى تُرِيدُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔“ وہ بتاتی ہیں کہ میں نے کہا: ”وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں میں تو دیکھتی نہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ إِذَا مَرَّ بِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَلَا تَقُلْ: وَعَلَيْكَ كَأَنَّكَ تَخْصُهُ بِذَلِكَ وَحْدَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ وَحْدَهُ وَلَكِنْ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا: اے بیٹے! جب تیرے قریب سے کوئی گزرے اور السلام علیکم کہے تو اسے ”وعلیک“ سے جواب نہ دو کیونکہ اس طرح تو تم صرف اسی اکیلے کو سلام کہہ رہے ہو گے حالانکہ وہ اکیلا نہیں ہوتا یوں کہا کرو: السلام علیکم۔

۴۷۶۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدِّ السَّلَامَ (سلام کا جواب نہ دینے والے کا حکم)

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمِّ الْحَكَمِ فَسَلَّمْتُ فَمَا رَدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، مَا يَكُونُ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ؟ رَدَّ عَلَيْكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ مَلَكٌ عَنْ يَمِينِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں عبدالرحمن بن ام الحکم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سلام کہا لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا دکھ ہے تمہیں تو اس نے جواب دے دیا جو اس سے بھی بہتر ہے یعنی تمہارے دائیں طرف والے فرشتے نے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ لِقَافِئَتِهِ بَيْنَكُمْ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَلَّمَ

عَلَى الْقَوْمِ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَضْلٌ دَرَجَةٍ لِأَنَّهُ ذَكَرَهُمُ السَّلَامَ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَطْيَبُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”السلام“ اللہ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ اللہ نے اسے الٰہی زمین کے لئے اتار دیا ہے لہذا اسے اپنے درمیان خوب پھیلاؤ بلاشبہ جب کوئی شخص لوگوں کو سلام کہتا ہے اور وہ سلام کا جواب دیتے ہیں تو ایسے مرتبہ میں فضیلت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے انہیں ”السلام“ یاد کرایا ہوتا ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتا تو ان سے بہتر اور پاکیزہ جواب دے دیتا ہے۔ (یعنی فرشتے جواب دیتے ہیں)

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: التَّسْلِيمُ تَطَوُّعٌ وَالرُّدُّ فَرِيضَةٌ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلام کہنا تو مستحب بنتا ہے لیکن اس کا جواب دینا فرض ہوتا ہے۔

۴۷۷۔ بَابُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ (سلام کہنے میں بخل سے کام لینے کا حکم)

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: الْكَذُوبُ مَنْ كَذَبَ عَلَى يَمِينِهِ وَالْبَخِيلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ وَالسَّرُوقُ مَنْ سَرَقَ الصَّلَاةَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت جھوٹا وہ ہوتا ہے جو جھوٹی قسم کھائے، بخیل وہ ہوتا ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے (سلام نہ کہا کرے) اور چور وہ ہوتا ہے جو نماز کا چور ہو۔ (یعنی رکوع و سجود پورے نہ کرے)

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ الَّذِي يَبْخُلُ بِالسَّلَامِ وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ بِاللَّحَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سب سے زیادہ بخیل وہ ہوتا ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے اور سب سے بڑا عاجز وہ ہوتا ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔

۴۷۸۔ بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ (بچوں کو سلام کہنا)

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِنَانٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ بِهِمَا.

ترجمہ: حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے قریب سے گزرے تو انہوں نے سلام کہا اور بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو یوں ہی سلام فرماتے تھے۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَنَسَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الصَّبِيَّانِ فِي الْكُتَّابِ.

ترجمہ: حضرت عنسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ لکھائی سیکھنے والے بچوں کو سلام کہتے۔

۴۷۹۔ بَابُ تَسْلِيمِ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ (عورتوں کا مردوں کو سلام کہنا)

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النُّصَيْرِ، أَنَّ أَبَا مَرْزَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيَةَ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ كَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: أُمُّ هَانِيَةَ قَالَ: مَرْحَبًا.

ترجمہ: حضرت ابو النضر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کے غلام ابو مرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کو سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف گئی آپ غسل فرما رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ کون ہیں؟“ میں نے عرض کی ام ہانی رضی اللہ عنہا ہوں تو آپ نے فرمایا: ”مرحبا۔“

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّارُكَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنَّ النِّسَاءُ يُسَلِّمْنَ عَلَى الرِّجَالِ -

ترجمہ: حضرت مبارک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بتاتے تھے کہ عورتیں مردوں کو سلام کہا کرتی تھیں۔

۴۸۰۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کو سلام کہنا)

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ، عَنْ شَهْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ وَغَضَبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قَعُودٌ، قَالَ بِيَدِهِ إِلَيْهِنَّ بِالسَّلَامِ، فَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ إِيَّاكُمْ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ. قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: نَعُوذُ بِاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مِنْ كُفْرَانِ نَعَمِ اللَّهِ. قَالَ: بَلَى، إِنَّ إِحْدَاكُمْ تَطُولُ أَيْمَتَهَا ثُمَّ تَغْضِبُ الْغَضْبَةَ لَقَوْلٍ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ سَاعَةً خَيْرًا قَطُّ فَذَلِكَ كُفْرَانُ نَعَمِ اللَّهِ، وَذَلِكَ كُفْرَانُ الْمُنْعِمِينَ.

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں گزرے تو عورتوں کی ایک ٹولی وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں سلام فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: ”تم مہربانوں کی ناشکری سے رک جاؤ۔“ (دو مرتبہ فرمایا) ان میں سے ایک نے عرض کی (اے اللہ کے نبی!) ہم مہربانوں کی ناشکری سے اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم ناشکری ہو کیونکہ جب تم میں سے بے شوہر کسی کا زمانہ لبا ہو جاتا ہے پھر شوہر ملتا ہے تو اس کی ناشکری کرتی ہو جب غصہ میں آتی ہو تو یوں کہتی ہو: بخدا! میں نے تو آج تک اپنے شوہر سے ایک لمحہ کا سکون نہیں پایا“ بس یہی اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہے اور یہی مہربانوں کی ناشکری کہلاتی ہے۔“

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَهَاجِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي جَوَارِ اثْرَابِ لِي، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ. وَكُنْتُ مِنْ أَجْرَثِهِنَّ عَلَى مَسْأَلَتِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا كُفْرَانُ الْمُنْعِمِينَ؟ قَالَ: لَعَلَّ إِحْدَاكُمْ تَطُولُ أَيْمَتَهَا بَيْنَ أَبْوَيْهَا ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللَّهُ زَوْجًا، وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا فَتَغْضِبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ لِقَوْلٍ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے قریب سے گزرنے میں اپنی ہم عمر سہیلیوں میں بیٹھی تھی۔ آپ نے ہمیں سلام فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ”تم انعام و مہربانی کرنے والوں کی ناشکری سے آج ہی رک جاؤ۔“ میں حضور ﷺ سے بات کر سکتی تھی اس لئے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ مہربانوں کی ناشکری کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”شاید جب تم میں سے کسی کا اپنے والدین کے پاس بے شوہر رہتے مدت طویل ہو جاتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر دے دیتا ہے اور پھر اسے اللہ کوئی بچہ بھی دے دیتا ہے

وہ سخت ناراضگی کے موقع پر ناشکری کا اظہار کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کسی لمحہ کا سانس نہیں پایا۔“

۴۸۱۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ (بزرگوں کو سلام کہنے سے گریز کرنا)

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا، فَجَاءَ أَذْنُهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَمَشَيْنَا وَقَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَغَ رَسُولُهُ فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ فَوَلَّجَ عَلَيَّ أَهْلَهُ وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِنَا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ فَسَاءَ لَهُ فَقَالَ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ وَقُشُورُ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعَيِّنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَقُشُورُ الْعِلْمِ وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ.

ترجمہ: حضرت طارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے تھے کہ نماز کی اطلاع دینے والا آیا اور بتایا کہ نماز کھڑی ہو رہی ہے۔ چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی ساتھ ہو گئے۔ مسجد میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصے میں نمازی حالت رکوع میں ہیں۔ انہوں نے تکبیر گئی پھر رکوع میں شامل ہو گئے۔ ہم نے بھی ویسے ہی کیا۔ اتنے میں ایک نیک آدمی گزرے اور اس نے علیکم السلام یا ابا عبدالرحمن کہا۔ انہوں نے کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے اس کا پیغام پہنچا دیا۔ ہم نے نماز ادا کر لی تو عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس ہوئے۔ گھر میں داخل ہوئے تو ہم اپنے مقام پر بیٹھے رہے اور ان کے انتظار میں رہے کہ کب باہر آتے ہیں۔ ہم نے ایک دوسرے کو کہا کہ (سلام کا جواب نہ دینے کے بارے میں ان سے) کون پوچھے گا؟ تو طارق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پوچھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے قبل یہ کام ہوں گے خاص لوگوں کو لوگ سلام کہیں گے تجارت کا دائرہ وسیع ہو جائے گا اور اس سلسلے میں بیوی اپنے شوہر کی مدد کرے گی رشتہ داریاں ٹوٹ جائیں گی علم پھیل جائے گا، جھوٹی شہادتوں کا بازار گرم ہوگا اور شہادت دیتے وقت حق بات کو چھپایا جائے گا۔“

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کو کھانا کھلایا کرو واقف اور ناواقف لوگوں سے سلام کہتے رہو۔“

۴۸۲۔ بَابُ كَيْفَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ

(پردے کے حکم والی آیت کیسے نازل ہوئی)

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ، أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ مُقَدِّمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوْطُونَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّى وَأَنَا ابْنُ عَشْرِينَ: فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ فَكَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ مَا ابْتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ بِهَا عُرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمَكُتَّ فَقَالَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ لِكُنِّي يَخْرُجُوا فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ. ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيْنِي وَبَيْنَهُ السُّتْرَ وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جب حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا۔ میری ماں مجھے آپ کی خدمت کے لئے زور دیتیں۔ چنانچہ میں نے دس سال تک آپ کی خدمت کی اور آپ کا وصال ہوا تو میں صرف بیس سال کا تھا اور میں پردہ کے مسائل سب سے زیادہ جانتا تھا۔ پردے کا حکم سب سے پہلے اس وقت اترا جب آپ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی اور انہیں گھر لائے شب زفاف کے بعد صبح ہونے پر لوگوں کو دعوت دی سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے اور کچھ لوگ حضور ﷺ کے ہاں ٹھہرے رہے وہ دیر تک وہیں رہے آپ اٹھے اور باہر نکل گئے میں بھی وہاں سے اٹھا کہ وہ لوگ چلے جائیں

آپ وہاں سے تشریف لے گئے تو میں بھی ساتھ چلا گیا۔ آپ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ تک تشریف لے آئے پھر خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو واپس ہوئے میں بھی ساتھ تھا۔ آپ حضرت نذیب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہ وہیں موجود تھے آپ پھر واپس مڑے تو میں بھی ساتھ تھا۔ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چوکھٹ پر دوبارہ پہنچے۔ آپ کا خیال تھا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے چنانچہ آپ واپس تشریف لائے تو میں ساتھ ہی تھا۔ اب دیکھا تو وہ وہاں سے جا چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ کر دیا اور پردے کا حکم نازل ہوا۔

۲۸۳۔ بَابُ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ (شرم کے تین اوقات)

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ وَالْقُرْظِيِّ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ وَكَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُ؟ فَقُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ. فَقَالَ: إِذَا وَضَعْتَ ثِيَابِي مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَدْخُلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَلْعِ الْحُلُمِ إِلَّا بِإِذْنِي إِلَّا أَنْ أَدْعُوَ كَذَلِكَ إِذْنَهُ وَلَا إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَعَرَفَ النَّاسُ حَتَّى تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ وَلَا إِذَا صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ وَوَضَعْتَ ثِيَابِي حَتَّى أُنَامَ.

ترجمہ: حضرت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن سويد رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ ان سے عورات ثلاثہ معلوم کریں۔ وہ خود ان پر عمل پیرا تھے پوچھا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں بھی ان پر عمل کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ جب میں دوپہر کو کپڑے اتارتا ہوں تو میرے پاس کوئی بالغ میری اجازت کے بغیر نہیں آتا ہاں اگر میں کسی کو خود آواز دوں تو یہ میری طرف سے اجازت ہوتی ہے اور جب فجر طلوع ہو روشنی ہو جائے اور لوگ ایک دوسرے کو پہچاننے لگیں تو نماز فجر تک بھی کوئی نہیں آتا اور یونہی جب نماز عشاء پڑھ کر کپڑے اتار دوں تو سو جانے تک کوئی اندر نہیں ہوتا۔

۲۸۴۔ بَابُ أَكْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ (اپنی بیوی کے ساتھ کھانا کھانا)

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ مُسْعَرٍ، عَنْ مُوسَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثَا قَمَرُ عُمَرُ قَدَغًا فَأَكُلُ

فَأَصَابَتْ يَدَهُ إِصْبَعِي فَقَالَ: حَسَّ! لَوْ أَطَاعُ فَيَكُنَّ مَا رَأَيْتُكَ عَيْنٌ فَتَنَزَّلَ الْحِجَابُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ میس (کھجور پتھر اور گھی سے تیار شدہ کھانا) کھاتی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے انہیں کھانے کی دعوت دی انہوں نے بھی کھایا ان کا ہاتھ میری انگلی سے لگ گیا تو انہوں نے معذرت خواہانہ طریقے سے کہا: افسوس! اگر آپ کے بارے میں میرا مشورہ مان لیا جائے تو کوئی آنکھ آپ کو نہ دیکھا کرتے اس پر پردہ کا حکم نازل ہوا۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ رَافِعٍ بْنُ مُكَيْثٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَرْجٍ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَهِيَ خَوْلَةٌ وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِثْنَاءِ وَاحِدٍ.

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سالم بن سرج رضی اللہ عنہ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میرا اور حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک ایک برتن میں ٹکرا جاتے تھے۔ (پردہ کا حکم نازل نہ ہوا تھا)

۲۸۵۔ بَابُ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا غَيْرَ مَسْكُونٍ (بے آباد گھر میں داخلہ)

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُونِ فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر کوئی بے آباد گھر میں داخل ہو تو السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ پڑھا کرے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ النَّحْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا بَيْوتًا غَيْرَ بَيْوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا. وَاسْتَشْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بَيْوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (اسی سلسلہ میں یہ آیت پڑھی)

لَا تَدْخُلُوا بَيْوتًا غَيْرَ بَيْوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا.

”اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو۔“

اور اس کا استثناء کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ

”اس میں تم پر گناہ نہیں کہ ان کے گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔“

۲۸۶۔ بَابُ (لَيْسَتْ أَذْنُكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)

(غلاموں کو اجازت نہ لے کر گھر میں داخل ہونے کا حکم)

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: لَيْسَتْ أَذْنُكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. قَالَ: هِيَ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی مقصد کے لئے یہ آیت پڑھی:

لَيْسَتْ أَذْنُكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

”چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام۔“

اور کہا کہ اس آیت میں مردوں کا حکم بتا دیا گیا عورتیں اس حکم میں داخل نہیں۔

۲۸۷۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

(ذی شعور بچوں کا حکم)

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَلَغَ بَعْضُ وَلَدِهِ الْحُلُمَ عَزَلَهُ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ إِلَّا بِإِذْنٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کوئی بچہ بالغ (ذی شعور) ہو جاتا تو آپ اسے علیحدہ کر دیتے اور پھر

اسے حکم فرماتے کہ اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوا کرو۔

۴۸۸۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّهِ (اپنی والدہ سے اجازت لے کر اندر آنے کا حکم)

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: مَا عَلَى كُلِّ أَحْيَانَهَا تُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا.

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا میں اپنی والدہ کے پاس جانے کے لئے بھی اجازت مانگا کروں؟ تو آپ نے کہا: ہر وقت تو تم اسے دیکھ نہیں سکتے۔ (کچھ اوقات ایسے بھی ہوتے ہیں جب تم اسے دیکھ نہیں سکو گے)

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نَذِيرٍ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ حَذِيفَةَ فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا رَأَيْتَ مَا تَكْرَهُ.

ترجمہ: حضرت مسلم بن نذیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں اندر داخلے کے لئے والدہ سے بھی اجازت مانگا کروں؟ آپ نے کہا: اگر تو نے اجازت نہیں مانگی تو ممکن ہے کہ تم وہ کچھ دیکھو جو تمہیں اچھا نہ لگے۔

۴۸۹۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ (اپنے باپ کے پاس جائے تو بھی اجازت لے)

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي أُمِّي، فَدَخَلَ فَاتَّبَعْتُهُ فَالْتَفَتَ فَدَفَعَ فِي صَدْرِي حَتَّى أَقْلَعَنِي حُلِي إِسْتِي، ثُمَّ قَالَ: أَدْخُلْ بِغَيْرِ إِذْنٍ؟

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اپنی والدہ کے پاس گیا، میرے والد اندر چلے گئے تو میں پیچھے تھا۔ میرے والد نے میری طرف دیکھا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا، میں چوڑا کے بل گر پڑا، پھر کہنے لگے تم بغیر اجازت کیوں داخل ہو رہے ہو؟

۴۹۰۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ وَوَلَدِهِ (اپنے باپ اور بیٹے سے اجازت لے)

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ، عَنْ أَشْعَثٍ، عَنْ أَبِي الزَّيْنَوِيِّ، عَنْ جَابِرِ

قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى وَلَدِهِ وَأُمِّهِ وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا وَأَخِيهِ وَأَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے والد اور ماں سے بھی اجازت لیا کرے خواہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو نیز اپنے بھائی، بہن اور باپ سے بھی اجازت لے کر داخل ہو۔

۴۹۱۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِهِ (اپنی بہن سے بھی اجازت لے کر داخل ہو)

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَعَدْتُ فَقُلْتُ: أُخْتَانِ فِي حِجْرِي وَأَنَا أُمُونَهُمَا وَأَنْفِقُ عَلَيْهِمَا أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ. أَتَحِبُّ أَنْ تَرَاهُمَا عُرْيَانَتَيْنِ؟ ثُمَّ قَرَأَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنُكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ. قَالَ فَلَمْ يَوْمَرْ هَلْ لَاءَ بِالْإِذْنِ إِلَّا فِي هَذِهِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ. قَالَ: وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلِإِذْنٍ وَاجِبٍ زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ.

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنی بہن سے بھی اجازت لیا کروں؟ تو انہوں نے کہا ہاں! میں نے دوبارہ پوچھا کہ میری دو بہنیں میرے پاس رہا کرتی ہیں اور ان میں کی کفالت کرتا ہوں ان پر خرچہ کرتا ہوں تو کیا ان سے بھی داخلے کی اجازت لیا کروں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ ان سے بھی اجازت لا کیا تم انہیں نکا دیکھنا پسند کرو گے؟ اور پھر یہ آیت پڑھی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنُكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ.

اے ایمان والو! چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں اپنی جوانی کو نہ پہنچے ہیں وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور

نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں۔“

وہ کہتے ہیں کہ انہیں ان تین وقتوں میں اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر کہا:

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ.

”اور جب تم میں بچے جوئی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اذن مانگا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اجازت لینا واجب ہے۔ ابن جریج رضی

اللہ عنہ نے اس حکم پر اضافہ کرتے ہوئے کہا: سب لوگوں پر اجازت لینا واجب ہے۔

۴۹۲۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَخِيهِ

(اپنے بھائی کے پاس جاتے ہوئے بھی اجازت مانگے)

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي جَرِيحٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ

عَلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخِيهِ وَأُخْتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آدمی کو اپنے والد ماں بھائی اور بہن سے بھی اجازت مانگنی چاہئے۔

۴۹۳۔ بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا (اجازت تین بار لیا کرے)

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ

بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذِنْ لَهُ وَكَانَ كَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا

فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَعَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ يُدْنُوا لَهُ. قِيلَ: قَدْ رَجَعَ قَدْ عَاهَدَ

فَقَالَ: كُنَّا نُوْمِرُ بِذَلِكَ فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيْتَةِ فَأَنْطَلِقُ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: لَا

يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ وَالْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ عُمَرُ: أَخْفَى عَلَى مِنْ أَمْرِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ.

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت نہ دی۔ (شاید وہ مشغول تھے) حضرت ابو موسیٰ رضی

اللہ عنہ واپس آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فکر لاحق ہوئی اور کہا: کیا بھلا میں نے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ

کی آواز نہیں سنی؟ اسے اجازت دے دو۔ بتایا گیا کہ ہمیں حکم ملا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہیں اس پر گواہی پیش کرنا ہوگی چنانچہ وہ انصار کی قیام گاہ پر پہنچے اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا یہ بات درست ہے اور اس کی گواہی تو ہم میں سے چھوٹے دیں گے یعنی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ! چنانچہ وہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ پر رسول اللہ ﷺ کا حکم پوشیدہ ہو گیا ہے پھر خود ہی کہا کہ تجارت میں مشغولیت کی وجہ سے میں غفلت میں تھا۔

۴۹۴۔ بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ غَيْرِ السَّلَامِ (سلام کہنے کے بغیر اجازت مانگنا)

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فِيمَنْ يَسْتَأْذِنُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، قَالَ: لَا يُؤْذَنُ لَهُ حَتَّى يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کی اجازت کے متعلق پوچھا گیا جو سلام کہنے کے بغیر اندر داخل ہونا چاہے تو انہوں نے کہا کہ سلام کہنے کے بغیر اسے اجازت نہ دی جائے۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: لَا حَتَّى يَأْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ السَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ داخلہ کے وقت اگر کوئی شخص السلام علیکم نہ کہے تو اسے کہہ دو: پہلے سلام کہو گے تو اندر داخل ہو سکو گے۔ (یعنی السلام علیکم کہو)

۴۹۵۔ بَابُ إِذَا نَظَرَ بِغَيْرِ إِذْنٍ تَفَقَّأَ عَيْنُهُ

(جب کوئی بغیر اجازت اندر جھانکے تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے)

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَطْلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِكَ فَخَذَفَتْهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے گھر میں کوئی جھانکے اور تم نکھر سہ اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تمہیں کوئی سزا نہ ہوگی۔“

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي فَأُطْلِعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ فَأَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَسَدَّدَ نَحْوَ عَيْنَيْهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے ایک آدمی نے آپ کے گھر کی طرف جھانکا آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس کی دونوں آنکھوں کی طرف سیدھا کر دیا۔

۴۹۶۔ بَابُ الْإِسْتِثْدَانِ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ

(بری نظر کی وجہ سے اندر داخلے کی اجازت لینا لازم قرار دی گئی)

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ جُحْرِ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهَ فِي عَيْنِكَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا آپ اس وقت کنگھی وغیرہ سے سر کو کھجلا رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ”اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں یہ تمہاری آنکھوں میں چھو دیتا۔“ نیز آپ نے فرمایا کہ ”اسی نظر کی وجہ سے تو اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔“

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَطْلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ فَأَخْرَجَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حجروں کے خلا میں سے ایک شخص نے دیکھا تو آپ نے اسی کی طرف تیر سیدھا کر دیا اس نے اپنا سر پیچھے ہٹا لیا۔

۴۹۷۔ بَابُ إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ

(کسی کو گھر بیٹھے سلام کہنا)

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُمَانَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حَنِينٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ثَلَاثًا فَأَدْبَرْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، اشْتَدَّ عَلَيْكَ أَنْ تَحْتَبِسَ عَلَى بَابِي؟ أَعْلَمُ أَنَّ النَّاسَ كَذَلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَحْتَسِبُوا عَلَى بَابِكَ. فَقُلْتُ: بَلِ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَكُنَّا نَوْمُ بِذَلِكَ فَقَالَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ؟ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي عَلَى هَذَا بَيِّنَةٍ لَأَجْعَلَنَّكَ نَكَالًا فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتَهُمْ فَقَالُوا: أَوْ يَشْكُ فِي هَذَا أَحَدٌ؟ فَأَخْبَرْتَهُمْ مَا قَالَ عُمَرُ. فَقَالُوا: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُنَا. فَقَامَ مَعِيَ أَبُو سَعِيدٍ وَالْخُدْرِيُّ، أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ. إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَرِيدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ حَتَّى آتَاهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. فَقَالَ: قُضِيَ مَا عَلَيْنَا ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَلَّمْتُ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أَسْمَعُ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ تُكْثِرَ مِنَ السَّلَامِ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَمِينًا عَلَى حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَجَلٌ، وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُسْتَبْت.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر داخلے کی اجازت مانگی لیکن انہوں نے اجازت نہ دی۔ (تین مرتبہ انکار کیا) چنانچہ میں واپس آ گیا، انہوں نے مجھے پیغام بھیجا اور کہا اے عبداللہ! آپ کو دروازے پر کھڑے رہنے کی وجہ سے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ دیکھئے آپ کے دروازے پر بھی لوگوں کو انتظار کی زحمت گوارا کرنی پڑتی ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا: میں نے تو تین مرتبہ اجازت مانگی تھی، اجازت نہ ملنے پر میں واپس چلا گیا۔ (ہمیں حکم بھی یہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ تم نے کہاں سے سنا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ

عنه نے کہا: آپ نے حضور ﷺ سے وہ سنا ہے جو ہم نہیں سن سکے؟ اب تمہیں گواہ پیش کرنا ہوں گے ورنہ میں تمہیں جلاوطن کر دوں گا۔ چنانچہ میں وہاں سے انصار کی ایک جماعت کے پاس آیا وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ کیا اس میں کوئی شک ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے اس چھوٹے کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ میرے ساتھ ہو لئے یا ابو مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے پورا واقعہ یوں سنایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے تھے آپ وہاں پہنچے سلام فرمایا لیکن انہوں نے اندر آنے کی اجازت نہ دی پھر دوسری اور تیسری مرتبہ سلام فرمایا لیکن انہوں نے پھر بھی اجازت نہ دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اپنا ذمہ (تین مرتبہ کہنے کا) ادا کر دیا ہے اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ راستے میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ ملے دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ! بخدا آپ نے جب سلام فرمایا میں سنتا رہا ہوں اور اندر سے جواب بھی دیتا رہا ہوں اصل بات یہ ہے کہ میری خواہش یہ ہو رہی تھی کہ آپ بہت مرتبہ مجھے اور میرے اہل خانہ کو سلام فرمائیں۔ یہ حدیث بیان کر کے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: بخدا! میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کا امین ہوں۔ انہوں نے کہا: بالکل ٹھیک ہے لیکن میں ثبوت چاہتا تھا۔

۴۹۸۔ بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ إِذْنَهُ (کسی کو بلا لیا جائے تو یہ اجازت شمار ہوتی ہے)

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَقَدْ أُذِنَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کو بلایا جائے تو یہ اس شخص کے لئے اجازت شمار ہوتی ہے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ الرَّسُولَ فَهُوَ إِذْنُهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب کسی کو بلا لیا جائے اور وہ پیغام دینے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہ اس کے لئے اجازت شمار ہوگی۔“

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ وَهْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

ابن ہریرہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ.
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کی طرف اپنی بھیج دینا ہی اس کے لئے اجازت بن جاتا ہے۔“

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَانِيَةِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَالْخُدْرِيَّ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ثُمَّ سَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ثُمَّ سَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ثُمَّ سَلَّمْتُ فَكَرَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدَّارِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَتَحَيْتُ نَاحِيَةً فَفَعَدْتُ فَخَرَجَ إِلَيَّ غُلَامٌ فَقَالَ: ادْخُلْ. فَدَخَلْتُ فَقَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَمَا إِنَّكَ لَوَزِدْتَ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: حَرَامٌ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَفِّ فَقَالَ: حَرَامٌ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَتَّخِذُ فِي رَأْسِهِ أَدَمَ فَيُؤْكَلُ.

ترجمہ: حضرت ابو العلانیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا، سلام کیا لیکن انہوں نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی، میں نے پھر سلام کیا، انہوں نے پھر اجازت نہ دی، میں نے تیسری مرتبہ پھر سلام کہا اور بلند آواز سے یوں بولا کہ السلام علیکم یا اهل الدار! لیکن انہوں نے پھر جواب نہیں دیا تو میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا، اندر سے ایک بچہ آیا اور مجھے اندر لے گیا تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا! آپ تین سے زیادہ مرتبہ کہتے تو آپ کو اجازت نہ ہوتی۔ (میں نے خود آپ کو بلا لیا ہے تو یہ آپ کے لئے اجازت بن گئی) پھر میں نے ان سے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو جس چیز کے بارے میں پوچھتا وہ حرام کہہ دیتے حتیٰ کہ میں نے ان سے بھت (کھوکھلی نالی والی کوئی چیز) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے متعلق بھی حرام کا لفظ بولا۔ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بھت ایک ایسا برتن ہے جس کے منہ پر چڑھ لگا کر تسمہ سے باندھ دیا جاتا ہے۔

۴۹۹۔ بَابُ كَيْفَ يَقُومُ عِنْدَ الْبَابِ؟ (دروازے پر کیسے اور کہاں کھڑا ہو؟)

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشْرٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى بَابًا يُرِيدُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ جَاءَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِنْ لَمْ يَلَهُ إِلَّا أَنْصَرَفَ.

ترجمہ: صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی کے دروازے پر اندر داخلے کی اجازت کے لئے تشریف لے جاتے تو بالکل سامنے کھڑا نہ ہوتے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہوتے اگر اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۵۰۰۔ بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقَالَ: حَتَّىٰ أَخْرُجَ أَيْنَ يَقْعُدُ؟

(اجازت مانگنے پر کہا جائے کہ میں ابھی آتا ہوں تو کہاں بیٹھوں؟)

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاهِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوِرِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَىٰ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقَالُوا لِي: مَكَانَكَ حَتَّىٰ يَخْرُجَ إِلَيْكَ فَقَعَدْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ. قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْعًا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأْتُمْ مَسَحَ عَلَىٰ خُفَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمِنَ الْبُولُ هَذَا؟ قَالَ: مِنَ الْبُولِ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن حداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اجازت مانگی تو انہوں نے کہا: یہیں ٹھہرو! ابھی آتے ہیں چنانچہ میں ان کے دروازے کے قریب بیٹھ گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر وہ باہر آئے پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! کیا پیشاب کرنے کے بعد وضو کر کے موزوں پر مسح کیا ہے؟ راوی کا شک ہے کہ آپ نے پیشاب یا کسی اور چیز کا نام لیا تھا۔

۵۰۱۔ بَابُ قَرْعِ الْبَابِ (دروازہ کھٹکھٹانا)

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْفَهَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُتَصَرِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقْرَعُ بِالْأُظْفَافِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دروازے (دوب کی جگہ سے) صرف ناخن سے کھٹکھٹائے جاتے تھے۔

۵۰۲۔ بَابُ إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ (اجازت کے بغیر داخل ہو جانے کا حکم)

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَقْبَهُمَنِي بَعْضُهُ عَنْهُ أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَتْحِ بَلَيْنَ وَجَدَايَةَ وَضَغَابِيْسَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: يَعْنِي الْبَقْلَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي، وَلَمْ يُسَلِّمْ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ: ارْجِعْ لَقُلِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَذْخُلُ. وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُسْلِمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرُو: وَأَخْبَرَنِي أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا، عَنْ كَلْدَةَ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ.

ترجمہ: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ بکری کا بچہ اور سبزیاں پیش کیں۔ آپ اس وقت وادی مکہ کے اوپر والی جاہب موجود تھے۔ میں نے سلام عرض نہ کیا اور نہ ہی اجازت مانگی اور اندر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”واپس جاؤ اور یوں کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب صفوان اسلام لا چکے تھے۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَدْخَلَ الْبَصَرَ فَلَا إِذْنَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی کسی کے اندر جھانک لے تو اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔“

۵۰۳۔ بَابُ إِذَا قَالَ: أَدْخُلْ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ (سلام کہے بغیر داخلے کی اجازت لینے کا حکم)

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ: أَدْخُلْ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقُلْ: لَا حَتَّى تَأْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ قُلْتُ: السَّلَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ میں اندر آ سکتا ہوں؟ اور سلام نہ کہے تو اسے

یوں کہا کرو: تم اس وقت تک اندر نہیں آ سکتے جب تک اجازت کی چابی نہ لاؤ۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: سلام اجازت کی چابی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۱۱۱۵۔ قَالَ وَأَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَيْحُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَارِيَةِ: أَخْرِجِي قَوْلِي لَهُ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْسِنِ الْإِسْتِثْنَانَ. قَالَ فَسَمِعْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْجَارِيَةِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ؟ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ أَدْخُلْ. قَالَ فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ: يَا شَيْءُ جَنَّتْ؟ فَقَالَ: لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ أَتَيْتُكُمْ لَتَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتَدْعُوا عِبَادَةَ اللَّاتِ وَالْعُزَّى وَتُصَلُّوا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خُمُسَ صَلَوَاتٍ وَتَصُومُوا فِي السَّنَةِ شَهْرًا وَتَحُجُّوا هَذَا الْبَيْتَ وَتَأْخُذُوا مِنْ مَّالٍ أَغْنِيَاكُمْ فَتَرُدُّوهَا عَلَى فَقَرَائِكُمْ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ اللَّهُ خَيْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ، الْخُمْسُ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ. إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ.

ترجمہ: حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو عامر میں سے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں؟ آپ نے لوٹھی سے فرمایا: ”جاؤ اور اسے کہہ دو کہ السلام علیکم کہے اور پھر اجازت مانگے! کیونکہ اس کا اجازت لینے کا طریقہ اچھا نہیں۔“ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے لوٹھی کے باہر آنے سے پہلے ہی سن لیا تھا چنانچہ میں نے عرض کی: السلام علیکم! کیا میں آ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”وعلیک چلے آؤ۔“ میں داخل ہوا اور عرض کی کہ آپ کا پیغام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں صرف بھلائی ہی بھلائی لے کر آیا ہوں“ میں کہتا ہوں تم اللہ کی عبادت کرو وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تم لات اور عزی بتوں کی عبادت چھوڑ دو اور شب و روز میں آنے والی نمازیں پڑھو سال بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھو بیت اللہ شریف کا حج کیا کرو اور امیروں سے مال (زکوٰۃ و صدقات) لے کر غریبوں میں بانٹ دیا کرو۔“ میں نے عرض کی کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے آپ جانتے نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ بہتر جانتا ہے کچھ علم ایسے ہیں

جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا دیکھو پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا (ذاتی) علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ.“

”بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مہینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔“

۵۰۴۔ بَابُ كَيْفَ الْأَسْتِئْذَانُ؟ (اجازت لینے کا طریقہ)

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ؟

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگی اور یوں عرض کی: السلام علی رسول اللہ السلام علیکم کیا عمر (رضی اللہ عنہ) حاضر ہو سکتا ہے؟

۵۰۵۔ بَابُ مَنْ قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

(اگر کوئی پوچھے ”کون ہو؟“ تو جواب میں ”میں ہوں“ کہنے کا حکم)

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى أَبِي كَدَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَنَا كَأَنَّهُ كَرَمَةٌ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے والد پر قرض تھا اس سلسلے میں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ”کون؟“ میں نے عرض کی: میں! آواز آئی! ”یہ میں میں کیا کہہ رہے ہو؟“ لگتا ہے کہ آپ کو میرا ”میں“ کہنا اچھا نہیں لگا تھا

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَبُو مُوسَى يَقْرَأُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا بَرِيدَةُ جَعَلْتُ فِدَاكَ. فَقَالَ: قَدْ أُعْطِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کی طرف تحریف لائے میں ساتھ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں میں بریدہ (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ نے (لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر) فرمایا: ”اسے (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو) حضرت داؤد علیہ السلام کا سوز و گداز دیا گیا ہے۔“

۵۰۶۔ بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقَالَ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ

(اجازت مانگنے والے کو یہ کہنا کہ: سلام کہہ کر آ جاؤ!)

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِسْتَأْذَنَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فَقِيلَ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ فَأَبَى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن جدعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ نے اہل خانہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے کہا: ہاں سلام کہہ کر اندر آ جاؤ۔ اس وقت آپ (کسی وجہ سے) اندر نہ گئے۔

۵۰۷۔ بَابُ النَّظَرِ فِي الدُّوَرِ (گھروں میں جھانکنا)

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ رِبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ الْبَصْرَ فَلَا إِذْنَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی نے کسی کے گھر میں جھانک لیا تو پھر اس کے لئے اجازت کیسی؟“

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى حَذِيفَةَ، فَاطْلَعَ وَقَالَ: أَدْخُلْ؟ قَالَ حَذِيفَةُ: أَمَا عَيْنُكَ فَقَدْ دَخَلَتْ وَأَمَا اسْتُكَ فَلَمْ تَدْخُلْ.

ترجمہ: حضرت مسلم بن نذیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی اور پھر اندر جھانک کر کہا: میں آسکتا ہوں؟ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری نظر تو اندر داخل ہو گئی ہے صرف سرین داخل نہیں ہوئی۔

۱۱۲۲۔ وَقَالَ رَجُلٌ: اسْتَأْذَنُ عَلَى أُمِّي؟ قَالَ: إِنَّ لَمْ تَسْتَأْذِنْ رَأَيْتَ مَا يَسُوؤُكَ.

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اپنی والدہ سے بھی اجازت لیا کروں؟ فرمایا: اگر اجازت نہیں لو گے تو ہو سکتا ہے تمہیں وہ کچھ دیکھنا پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، أَنَّ إِسْحَقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْقَمَّ عَيْنَهُ خِصَاصَ الْبَابِ فَأَخَذَ سَهْمًا أَوْ عِودًا مُجَدَّدًا فَتَوَخَّى الْأَعْرَابِيَّ لِيَفْقَأَ عَيْنَ الْأَعْرَابِيِّ فَذَهَبَ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوُثِبْتَ لَفَقَاتُ عَيْنِكَ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کے گھر حاضر ہوا اور دروازہ کے سوراخ سے اندر جھانکا۔ آپ نے تیر یا تیکھی سی نوکدار لکڑی پکڑی اور اس اعرابی کی آنکھ نکالنے کو آگے بڑھے لیکن وہ پیچھے ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس جگہ کھڑے رہتے تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔“

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ التَّجِيبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ مَلَأَ عَيْنَهُ مِنْ قَاعَةِ بَيْتِ قَبْلِ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَدْ فَسَقَ.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: جس نے دونوں آنکھوں سے کسی گھر کے صحن میں سے جھانکا اور اجازت بھی نہ لی تو وہ سخت گنہگار ہوا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ شَرِيحٍ، أَنَّ أَبَا حَاشٍ الْمُؤَدَّبَ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى

جَوْفِ بَيْتٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيُخَصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ حَتَّى يَنْصَرِفَ وَلَا يُصَلِّيَ وَهُوَ حَاقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَصَحُّ مَا يَرَوَى فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ.

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی بھی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی کے مکان کے اندر جھانکے اور پھر اجازت بھی نہ لے لیکن اگر اس نے ایسا کر دیا تو گویا وہ اندر داخل ہو گیا۔ (مزید فرمایا) کسی امام کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ نماز سے فارغ ہونے تک اکیلے اپنے ہی لئے دعا کرے۔ (اور دوسروں کو اس میں شامل نہ کرے) (پھر فرمایا) پیشاب رو کے ہوئے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک فارغ نہ ہو لے۔“ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں (صرف اپنے لئے دعا اور پیشاب روکنے کے سلسلہ میں) سب سے صحیح حدیث یہی حدیث ہے۔

۵۰۸۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

(سلام کہہ کر گھر میں داخل ہونے والے کا مرتبہ)

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ وَالْمُحَارِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ إِنْ عَاشَ كُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بتایا کہ ”تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے اور اس کی زندگی تک اس کا محافظ ہوتا ہے فوت ہو گا تو جنت میں جائے گا۔ جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوئے وقت سلام کہا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا (اس کی نجات کا) ضامن ہوتا ہے جو مسجد کی طرف جاتا ہے اس کا بھی ضامن ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل جاتا ہے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔“

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مَبَارَكَةً كَرِيمَةً. قَالَ مَا

رَأَيْتَهُ إِلَّا تَوَجَّهَ قَوْلُهُ: وَإِذَا أَحْيَيْتُمْ بِحَيَاتِهِ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب تم گھر والوں کے پاس جانے لگو تو سلام کہا کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ تحفہ ہوتا ہے۔ ابو الزبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ اسی آیت کا مضمون ہے کہ
وَإِذَا أَحْيَيْتُمْ بِحَيَاتِهِ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا.

”جب تمہیں کوئی سلام کہے تو اسے اس سے بہتر جواب دے دو یا اسی کو لوٹا دو۔“

۵۰۹۔ بَابُ إِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْبَيْتَ يَبْتَ فِيهِ الشَّيْطَانُ

(اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہونے پر گھر میں شیطان کا دخل)

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ لَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمْ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے ساتھی شیطانوں سے کہتا ہے کہ اب تمہارے لئے نہ تو یہاں رات گزارنے کی گنجائش ہے اور نہ ہی کھانے کو کچھ ملے گا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے آج تمہیں یہاں رات گزارنے کا بڑا موقع ہے اور جب کھانے کے وقت ذکر الہی نہیں کرتا (بسم اللہ شریف نہیں پڑھتا) تو وہ کہتا ہے تمہارے لئے یہاں رات رہنے اور کھانے پینے کے لئے سب کچھ موجود ہے۔“

۵۱۰۔ بَابُ مَا لَا يَسْتَأْذِنُ فِيهِ (وہ مقام جہاں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی)

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَعْيَنُ الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي دِهْلِيذِهِ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَاحِبِي وَقَالَ: أَدْخُلْ؟ فَقَالَ أَنَسُ: أَدْخُلْ هَذَا مَكَانٌ لَا يَسْتَأْذِنُ فِيهِ أَحَدٌ قَرِيبَ إِلَيْنَا طَعَامًا فَاتَّكَلْنَا فَجَاءَ بَعْضُ نَبِيذٍ حُلُوٍّ كَشْرَبٍ وَسَقَانًا.

ترجمہ: حضرت امین خوارزمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ گھر کی دہلیز میں بیٹھے تھے پاس کوئی بھی نہ تھا میرے ساتھی نے انہیں سلام کہا اور اندر جانے کی اجازت مانگی اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آ جاؤ یہ ایسی جگہ ہے جہاں اجازت کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ نے ہمارے سامنے کھانا رکھا ایک بڑا پیالہ کھجور کے نچوڑ کا لائے چنانچہ ہم نے بھی پیا اور انہوں نے بھی پیا۔

۵۱۱۔ بَابُ الْأَسْتِئْذَانِ فِي حَوَائِثِ السُّوقِ

(بازار کی دکانوں میں داخلہ کی اجازت لینا)

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى بَيْتِ السُّوقِ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار کے گھروں (دکانوں) میں اجازت نہ لیتے تھے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُخَلَّبٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ فِي ظِلَّةِ الْبَزَّازِ.

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کپڑا فروش کے مانتان کے لئے اجازت لی تھی۔

۵۱۲۔ بَابُ كَيْفِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى الْفُرْسِ (اہل فارس سے اجازت کیسے لے؟)

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَلَاءِ الْخَزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ مَوْلَى أُمِّ مُسْكِينٍ بِنْتِ (عُمَرَ بْنِ) عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: أَرْسَلَنِي مَوْلَاتِي إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ لِحَاجَةٍ مَعِيَ فَلَمَّا قَامَ بِالْبَابِ قَالَ: أَمْرٌ أَيْمٌ؟ قَالَتْ: انْدُرُونَ فَقَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّهُ يَأْتِيَنِي الزُّورُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَاتَّحَدَّثُ؟ قَالَ: تَحَدَّثِي مَا لَمْ تُؤْتِرِي، فَإِذَا أَوْتَرْتَ فَلَا حَبْلَ بَعْدَ الْوَتْرِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبد الملک (ام مسکین بنت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام) بتاتے ہیں کہ میں نے

ام مسکین رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلانے بھیجا۔ وہ میرے ساتھ ہی چلے آئے اور دروازے پر پہنچے تو آواز دی: اندر آئیم؟ (فارسی میں کہا میں اندر آ سکتا ہوں؟) تو انہوں نے جواب دیا: اندرون۔ (یعنی اندر آ سکتے ہو) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو ہریرہ! میرے پاس عشاء کے بعد ملنے والی عورتیں آتی ہیں کیا میں ان سے باتیں کر سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا کہ جب تک تم وتر نہیں پڑھ لیتی ہو بات کر سکتی ہو اور جب وتر پڑھ لئے تو اس کے بعد کوئی بات کرنا مناسب نہیں۔

۵۱۳۔ بَابُ إِذَا كَتَبَ الذِّمِّيُّ فَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِ

(ذمی خط میں سلام لکھ دے تو اسے جواباً سلام لکھو)

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ (يَعْنِي ابْنَ عَبَادٍ) عَنْ عَاصِمٍ بِالْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى دَهْقَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ فَقِيلَ لَهُ: أَتَسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ: إِنَّهُ كُتِبَ إِلَيَّ فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّدَتْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک سرکردہ (کافر) کو سلام لکھا۔ انہیں کہا گیا کہ آپ نے ایک کافر کو سلام لکھ دیا ہے کیوں؟ انہوں نے کہا کہ سرکردہ شخص نے مجھے سلام لکھا تھا تو میں نے بھی لکھ دیا۔

نوٹ: غالباً وعلیکم لکھا ہوگا اور اس میں حرج نہیں۔ (۱۲ چشتی)

۵۱۴۔ بَابُ لَا يَبْدَأُ أَهْلَ الذِّمَّةِ بِالسَّلَامِ (ایک ذمی کو سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو)

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَّارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَاكِبًا غَدَا إِلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو بصری غفاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں کل یہودیوں کی طرف جا رہا ہوں وہاں جا کر پہلے سلام نہ کہنا اور اگر پہلے وہ کہہ دیں تو وعلیکم کہنا۔“

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ مِثْلَهُ وَزَادَ: سَمِعْتُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ابن اسحاق رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی حدیث ملتی ہے۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهِيلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْلُ الْكِتَابِ لَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَصْحَابِ الطَّرِيقِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اہل کتاب کو پہلے سلام نہ کہا کرو اور انہیں تنگ راستے پر چلنے کے لئے مجبور کر دو۔“ (اور خود کھلے راستے میں چلو)

۵۱۵۔ بَابُ مَنْ سَلَّمَ عَلَى الذِّمِّيِّ إِشَارَةً (ذمی کو اشارہ سے سلام کہنا)

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: إِنَّمَا سَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى الدَّهَاقِيِّنَ إِشَارَةً.

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں کو اشارہ سے سلام کیا تھا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَعَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ قَرَدٌ أَصْحَابُ السَّلَامِ فَقَالَ: قَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ. فَأَعْبَدَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ. قَالَ: رَقُّوا عَلَيْهِ مَا قَالَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا: السام علیکم۔ (تم مر جاؤ) آپ کے ساتھیوں نے اسے السلام علیکم کہہ دیا اس پر آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ”اس نے تو السام علیکم کہا تھا۔“ چنانچہ اس یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ آپ نے کہا: ”اسے السام علیکم ہی کہہ دو۔“

۵۱۶۔ بَابُ كَيْفِ الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

(ذمی لوگوں کو ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟)

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَجَلْتُمْ لَهُمْ لِأَنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكَ

قُولُوا: وَعَلَيْكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی جب بھی تمہیں سلام کہیں گے تو البام علیک کہیں گے تم ان کے جواب میں ”وَعَلَيْكَ“ کہہ دیا کرو۔“

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي نَوْرٍ، عَنْ سَمَاقٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَدُّوا السَّلَامَ عَلَى مَنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجُوسِيًّا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: وَإِذَا حَيَّيْتُمْ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رَدُّوْهَا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہودی نصرانی یا آتش پرست تمہیں سلام کہے تو انہیں وہی لوٹا دو۔ کیونکہ فرمان الہی ہے!

وَإِذَا حَيَّيْتُمْ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رَدُّوْهَا.

”جب تمہیں کوئی سلام کہے تو اسے اس سے بہتر جواب دو یا وہی لوٹا دو۔“

۵۱۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُ وَالْمُشْرِكُ

(جس مجلس میں مسلمان اور مشرک اکٹھے ہوں وہاں سلام کیسے کرے؟)

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قُطَيْفَةٍ فَذَكِّيَّةٌ، وَارْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ، يَعُوذُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةُ الْأَوَّلَانِ كَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر اونی پالان تھا اور اس پر ذک کی بنی چادر تھی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی پیار پری کو تشریف لے چلے راستے میں ایک ایسی مجلس سے گزر ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا (یہ دشمن خدا تھے ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) تو اس مجلس میں مسلمان مشرکین اور بت پرست موجود

تھے۔ چنانچہ آپ نے انہیں سلام کہا۔

نوٹ: نیت مسلمانوں کی تھی تاکہ وہ محروم نہ ہو سکیں۔ (۱۲ چشتی)

۵۱۸۔ بَابُ كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

(اہل کتاب کو خط کیسے لکھا جائے؟)

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ هِرَقْلُ مَلِكِ الرُّومِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلٍ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلٍ عَظِيمِ الرُّومِ. سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمَ تَسْلِمَ يَوْمِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْإِرْسَاسِ. وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہرقل شاہ روم نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلایا۔ (میں وہاں پہنچا تو) پھر مجھے حضور ﷺ کا وہ خط دکھایا جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ شاہ بصرہ کو بھیجا گیا تھا۔ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے ہرقل کو دیا تو اس نے کھول کر دیکھا اس میں یہ مضمون تھا۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللہ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے شاہ روم کی طرف جو ایک بڑا آدمی ہے میں اسے سلام کہتا ہوں جو ہدایت کا رخ کرے۔ اما بعد! میں تمہیں اسلام لانے کی دعوت دیتا ہوں اسلام لے آؤ اسی میں تمہاری سلامتی ہے اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا لیکن اگر تم نہیں مانے اور روگردانی کی تو پھر کے چودھریوں کا بار تم پر ہی ہوگا۔“ اور یہ آیت بھی تحریر تھی۔

”يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (الِی قَوْلِهِ) اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ.“

۵۱۹۔ بَابُ إِذَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ

(جب اہل کتاب ”السام علیکم“ کہیں تو کیا جواب دے؟)

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ: وَعَلَيْكُمْ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَغَضِبَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: بَلَى قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ تَجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ فِينَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں یہود کے کچھ لوگوں نے حضور ﷺ کو السام علیکم کہہ دیا تو آپ نے جواباً فرمایا: ”علیکم۔“ (موت تمہیں آئے) اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (اور یہود پر غضبناک ہوئیں) آپ نے خیال نہیں فرمایا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں میں نے سن لیا ہے میں نے دیا ہی نہیں لوٹا دیا ہے ہماری دعاء جابہی ان کے حق میں قبول ہوگی لیکن ان کی ہمارے حق میں قبول نہ ہوگی۔“

۵۲۰۔ بَابُ يَضْطَرُّ أَهْلُ الْكِتَابِ فِي الطَّرِيقِ إِلَى أَضْيَقِهَا

(اہل کتاب کو تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو)

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَهْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي الطَّرِيقِ فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم راستے میں مشرکین سے ملو تو ان سے سلام کہنے میں پہل نہ کرو اور انہیں تنگ راستے میں رہنے پر مجبور کر دو۔“ (کہ وہ راستہ چھوڑ کر دیوار وغیرہ کی طرف ہو جائیں یا راستہ تبدیل کر لیں)

۵۲۱۔ بَابُ كَيْفَ يَدْعُو الدِّمِيّ؟ (ذمی کافر کو سلام کیسے کہا جائے؟)

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكَمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ هَيْئَتُهُ هَيَاةُ مُسْلِمٍ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ: وَعَلَيْكَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَنَّهُ نَصْرَانِي. فَقَامَ عُقْبَةُ فَتَبِعَهُ حَتَّى

أَدْرَكَهُ فَقَالَ: إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَكُنْ أَطَالَ اللَّهُ حَيَاتَكَ وَأَكْثَرَ مَالَكَ وَوَلَدَكَ.

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے قریب سے گزرے شکل و صورت میں وہ مسلمان معلوم ہوتا تھا اس نے سلام کہا تو انہوں نے اسی طرح اسے کہہ دیا کہ وہ ایک رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ایک لڑکے نے کہا یہ تو نصرانی ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے ہو لئے اور اسے جالیا اور کہا اللہ کی رحمت اور برکتیں تو مومنین پر ہوتی ہیں میں تجھے تو یہی کہہ سکتا ہوں اللہ تمہیں لمبی زندگی دے اور کثیر اولاد و دولت دے۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، قُلْتُ: وَفِيكَ وَفِرْعَوْنُ قَدْ مَاتَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر فرعون بھی مجھے بارک اللہ فیک (اللہ تمہیں برکت دے) کہہ دیتا تو میں اسے کہتا ”اللہ تجھے بھی برکت دے“ حالانکہ اس وقت فرعون یقیناً مر چکا تھا۔ (اور یہ دعا بطور فرض محال ہے یا اسلام کی طرف رغبت بنتی ہے)

۱۱۴۷۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ ذَيْلَمٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ. فَكَانَ يَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُم.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر چھینک مارتے تاکہ آپ انہیں یرحمکم اللہ فرمادیں لیکن آپ فرماتے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہیں درست راہ پر لائے۔“

۵۲۲۔ بَابُ إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَمْ يَعْرِفْهُ

(بے علمی میں نصرانی کو سلام کہنا)

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَصْرَانِيٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ نَصْرَانِيٌّ فَلَمَّا عَلِمَ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِي.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک نصرانی کے قریب سے گزرے اور اسے سلام کہہ دیا اس نے بھی جواباً سلام کہا پھر کسی نے بتایا کہ یہ تو نصرانی ہے پتہ چلنے پر واپس ہوئے اور اسے کہا کہ میرا سلام واپس کر دو۔ (یعنی دعائیہ سلام مجھے کہہ دو)

۵۲۳۔ بَابُ إِذَا قَالَ: فَلَانُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

(کسی کے سلام کی اطلاع دینے پر کیا کہے؟)

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: جِبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ”جبریل علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں۔“ تو انہوں نے عرض کی: وعليہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۵۲۴۔ بَابُ جَوَابِ الْكِتَابِ (خط کا جواب دینا واجب ہوتا ہے)

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْعٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنِّي لَا أَرَى لَجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدِ السَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں خط کا جواب دینا ویسے ہی ضروری سمجھتا ہوں جیسے سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔

۵۲۵۔ بَابُ الْكِتَابَةِ إِلَى النِّسَاءِ وَجَوَابَهُنَّ

(عورتوں کو خط لکھنا اور ان کی طرف سے جواب آنا)

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ وَأَنَا فِي حِجْرِهَا وَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهَا مِنْ كُلِّ مِصْرٍ فَكَانَ الشُّبُوحُ يَتَأَبَّرُونِي لِمَكَانِي مِنْهَا وَكَانَ الشَّبَابُ يَتَأَخَّرُونِي فَيَهْدُونَ إِلَيَّ وَيَكْتُبُونَ إِلَيَّ مِنَ الْأَمْصَارِ فَأَقُولُ لِعَائِشَةَ يَا خَالَةَ، هَذَا كِتَابُ فَلَانٍ وَهَدِيَّتُهُ، فَتَقُولُ لِي عَائِشَةُ: أَيُّ بَنِيَّةٍ، فَأَجِيبُهُ وَالْيَسِيرُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ ثَوَابٌ أُعْطِيَكَ. فَقَالَتْ: فَتُعْطِينِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ لوگ ان دنوں ہر شہر سے آپ کے پاس حاضری دیتے تھے۔ ادھر بڑے بزرگوار میرے پاس بھی بار بار آتے کیونکہ وہ

جانتے تھے کہ میں ان کی نظر میں باوقار ہوں۔ جوان بھی میرے پاس اپنی درخواستیں پیش کرتے مجھ سے بہنوں جیسا برتاؤ کرتے اور اپنے اپنے شہروں سے میری طرف تحفے بھیجتے اور خط و کتابت کرتے تو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرتی، اے خالہ! یہ فلاں شخص کا خط ہے اور اس نے یہ ہدیہ بھیجا ہے آپ فرماتیں: اے بیٹی! انہیں اچھا سا جواب لکھ دو اور ان کے ہدیے کا بدلہ بھی دے دو اگر تمہارے پاس نہ ہو تو میں دے دوں گی۔ چنانچہ آپ مجھ پر عنایات فرماتیں۔

۵۲۶۔ بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ صَدْرُ الْكِتَابِ (خط کے سرنامے پر کیا لکھنا چاہئے)

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَبَايعُهُ فُكْتُبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَقْرَأُكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو بیعت کے سلسلے میں یوں خط لکھا تھا۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: امیر المؤمنین عبدالملک کی طرف عبداللہ بن عمر کی طرف سے آپ پر سلام ہو میں آپ کی طرف حمد الہی کے تحفے پیش کرتا ہوں وہ اللہ جس کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور میں ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی اطاعت کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ کے احکام سنوں گا ان امور میں فرمانبرداری کروں گا اور حسب قوت کوتاہی نہیں کروں گا جو خدا اور رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں گے۔

۵۲۷۔ بَابُ أَمَّا بَعْدُ (اما بعد کہاں لکھا جائے)

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: أُرْسِلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَرَأَيْتُهُ يَكْتُبُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا تو میں نے انہیں یہ لکھتے ہوئے دیکھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اما بعد!

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے خطوط میں سے کئی خط دیکھے جن میں ہر بات کے اختتام پر ”اما بعد“ لکھا ہوا تھا۔

۵۲۸۔ بَابُ صَدْرِ الرِّسَائِلِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(خطوط کا سرنامہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ہونا چاہئے)

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ كِبْرَاءِ آلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَائِلِي أَعْلَمُ إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی آل کے بزرگوار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط یوں تحریر کیا تھا۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کی طرف زید بن ثابت کی طرف سے امیر المؤمنین! آپ پر سلام و رحمت الہی ہو میں اللہ کی حمد کا نذرانہ پیش کرتا ہوں جس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں، اما بعد۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَجُلًا مِمَّنْ عَنِ قَوْلِهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ؟ قَالَ: تِلْكَ صُدُورُ الرِّسَائِلِ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود جریری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے (خط و کتابت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ اسے خط کی ابتداء میں لکھنا چاہئے۔

۵۲۹۔ بَابُ بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

(خط لکھتے وقت ابتداء کس نام سے ہونی چاہئے؟)

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ تَائِفٍ قَالَ: كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ

حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ فَقَالُوا: اِبْدَأْ بِهِ. فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى كَتَبَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا، آپ نے خط لکھنے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام پہلے لکھو وہ بار بار یہی اصرار کرتے رہے لیکن آپ نے لکھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اما بعد! معاویہ کی طرف۔

۱۱۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ إِلَى فُلَانٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حکم پر خط لکھا تو انہوں نے کہا یوں لکھو: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اما بعد! فلاں کی طرف۔

۱۱۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ ابْنَ عُمَرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ هُوَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کسی شخص نے یوں خط لکھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فلاں کی طرف تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور کہا بِسْمِ اللَّهِ لکھو اور ہو لکھ کر اس کا نام دو جسے خط بھیج رہے ہو۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ، عَنْ كُبْرَاءِ، آلِ زَيْدٍ، أَنَّ زَيْدًا كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ: لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ: أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: آل زید میں سے ایک بزرگ نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ایک خط یوں لکھا تھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کی طرف، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے، امیر المؤمنین آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام اور رحمت ہو میں اللہ کی حمد و ثناء کے تحفے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اما بعد۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَهُ يَقُولُ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ: مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے ایک شخص کی طرف (اور پھر پوری حدیث لکھی) اس کے ساتھی نے خط لکھا: فلاں کی طرف سے فلاں کو۔“

۵۳۰۔ بَابُ كَيْفَ أَصْبَحَتْ؟ (کسی سے پوچھنا کہ آج تیرا دن کیسا ہے؟)

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْدٍ قَالَ: لَمَّا أَصِيبَ أَكْحَلُ سَعْدٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَتْلَ، حَوْلُوهُ عِنْدَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا رَفِيدَةٌ وَكَانَتْ تُدَاوِي الْجُرْحَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِهِ يَقُولُ: كَيْفَ أُمْسَيْتَ؟ وَإِذَا أَصْبَحَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ فَيُخْبِرُهُ.

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب یوم خندق پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ کٹ گئی، تکلیف بردھنے کی وجہ سے انہیں ایک خاتون فیدہ نامی کے پاس لے گئے۔ وہ زخموں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی۔ نبی کریم ﷺ جب وہاں سے گزرے تو پوچھتے: ”آج شام کیسی گزری؟“ اور صبح کو تشریف لے جاتے تو پوچھتے: ”آج صبح کیسے گزری؟“ پھر وہ آپ کو صورت حال بتاتے۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَالْأَنْصَارِيُّ قَالَ: وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبِعَ عَلَيْهِمُ أَنْ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تَوَلَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِتًا. قَالَ فَأَخَذَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِيَدِهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتَكَ لَأَنْتَ وَاللَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرَ عَامًا وَاللَّهُ لَا رَأْيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يَتَوَلَّى فِي مَرَجٍ هَذَا إِنْ أَعْرِفَ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَأَذْهَبَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسَّاهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ؟ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا كَلَّمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهِ، إِنْ سَأَلْنَاهُ لَمَعْنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ کے مرض الوصال کے موقع پر آپ کی بیمار پرسی کرنے کے بعد آپ کے ہاں سے باہر آئے تو لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوالحسن رضی اللہ عنہ! آج صبح حضور ﷺ کس حال میں ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے آج طبیعت اچھی ہے۔ یہ سن کر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام کر کہا، تمہیں کوئی علم ہے؟ بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ تین دن بعد تم لاٹھی کے بندے ہو گے۔ (کسی اور کے ماتحت ہو گے) بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں وصال فرما جائیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ بنو عبدالمطلب قریب المرگ ہو کر کس حال میں ہوتے ہیں! آؤ ہم ابھی آپ کے پاس چلیں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ آپ کے بعد آپ کا خلیفہ کون بنے گا؟ اگر خلافت ہم میں ہوگی تو یہ بات ہمارے علم میں ہونی چاہئے اور اگر کسی اور کے حصے میں آرہی ہے تو ہم اس سلسلے میں تبادلہ خیالات کر لیں تاکہ آپ ہمارے حق میں فیصلہ فرما دیں۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا خدا کی قسم! اگر ہم ان حالات میں آپ سے یہ بات کرتے ہیں اور آپ روک دیتے ہیں تو پھر کبھی بھی لوگ یہ منصب ہمیں نہیں دیں گے لہذا میں تو کبھی بھی اس سلسلے میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔

۵۳۱۔ بَابُ مَنْ كَتَبَ آخِرَ الْكِتَابِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَكَتَبَ

فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ لِعَشْرِ بَقِيْنٍ مِنَ الشَّهْرِ

(خط کے آخر میں سلام لکھنا، لکھنے والے کا نام لکھنا اور تاریخ ڈالنا)

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ أَخَذَ هَذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ وَمِنْ كِبْرَاءِ آلِ زَيْدٍ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِعَبْدِ اللَّهِ مُغَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ زَيْدِ بْنِ كَبَابٍ. سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ مِيرَاثِ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ فَذَكَرَ الرِّسَالَةَ وَنَسَأَلَ اللَّهُ الْهُدَى وَالْحِفْظَ وَالتَّشْبِيهُ فِي أَمْرِنَا كَلِمَةً وَنَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نُضِلَّ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ نَتَكَلَّفَ مَا لَيْسَ لَنَا بِهِ عِلْمٌ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَكَتَبَ وَهَبُ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِعَشْرِ بَقِيْتٍ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةِ

ترجمہ: حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ اور آل زید کے بزرگوں سے یہ خط لیا تھا یہ خط حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کی طرف زید بن ثابت کی طرف سے امیر المؤمنین آپ پر اللہ کی طرف سے سلام و رحمت ہو۔ میں آپ کی خدمت میں اس اللہ کی حمد و ثناء کا نذرانہ پیش کر رہا ہوں جس کے بغیر کوئی لائق عبادت نہیں! آپ مجھ سے دادا اور بھائیوں کی وراثت کا مطالبہ کر رہے ہیں (اور پھر باقی خط لکھا اور پھر آخر میں یہ لکھا تھا کہ) ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت و حفاظت اور تمام امور میں اس سے ثابت قدم رہنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں کہ (خدا نخواستہ) کہیں گمراہ ہو جائیں یا کسی دوسرے کو گمراہ کریں یا جہالت میں پڑ جائیں یا ہم پر کوئی ایسا بوجھ پڑے جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہیں۔ امیر المؤمنین آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہو اس کی رحمت برکتیں ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ یہ خط وہیب رضی اللہ عنہ نے جمعرات ۲۲ ہجری کو لکھا جبکہ رمضان کے بارہ دن باقی تھے۔

۵۳۲۔ بَابُ كَيْفَ أَنْتَ ("تم کیسے ہو؟" کہنے کا حکم)

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَسَلَّمَهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّدَ السَّلَامَ ثُمَّ سَأَلَ عُمَرَ الرَّجُلَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ اللَّهُ إِلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ مِنْكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہیں ایک شخص نے سلام کہا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر آپ نے اس آدمی سے پوچھا: تم کیسے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ کو حمد الہی کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تم سے یہی امید تھی۔

۵۳۳۔ بَابُ كَيْفَ يُجِيبُ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

(اگر کوئی کہے کہ "آج کیسے ہو؟" تو اسے کیا جواب دے)

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَلْمَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قِيلَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: بَخِيرٌ مِّنْ قَوْمٍ لَّمْ يَشْهَلُوا جَنَازَةً وَلَمْ يَعُودُوا مَرِيضًا.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ سے یہ عرض کیا گیا کہ آج آپ کیسے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”ابھی ان لوگوں میں شامل ہوں (مکمل صحت نہیں ہے) جو نہ تو جنازہ میں شامل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کی بیمار پرسی کر سکتے ہیں۔“

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُهَاجِرٍ وَهُوَ الصَّائِغُ قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخِمٌ مِّنَ الْحَضَرَمِيِّينَ لَكَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ.

ترجمہ: حضرت مہاجر (صائغ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی بھاری بھر کم حضری شخص کے پاس بیٹھا تھا (میں دیکھ رہا تھا کہ) جب بھی ان سے پوچھا جاتا کہ آج کا دن کیسا ہے؟ تو وہ جواب دیتا: ہم اللہ کا کوئی شریک نہیں بناتے۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارِ وَدَاهِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الطُّفَيْلِ: كَمْ أَلَى عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: أَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ. قَالَ: أَفَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ مَسَمِعْتَهُ مِنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ؟ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُحَارِبٍ خَصْفَةً يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ صُلَيْحٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ وَكَانَ بِسَنِي يَوْمِئِذٍ وَأَنَا بِسَنِكَ الْيَوْمِ أَتَيْنَا حُدَيْفَةَ فِي مَسْجِدٍ فَقَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَأَنْطَلَقَ عَمْرُو حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ أَوْ كَيْفَ أَمْسَيْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَحْمَدُ اللَّهُ. قَالَ: مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَأْتِينَا عَنْكَ؟ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي يَا عَمْرُو؟ قَالَ: أَحَادِيثٌ لَّمْ أَسْمَعْهَا قَالَ: وَلِيَّيْ وَاللَّهِ لَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا أَسْمَعُ مَا أَنْتَظَرْتُمْ بِي جُنْحَ هَذَا اللَّيْلِ وَلَكِنْ يَا عَمْرُو بْنُ صُلَيْحٍ إِذَا رَأَيْتَ قَيْسًا تَوَالَّتْ بِالشَّامِ فَالْحَذَرُ الْحَذَرُ، قَوِ اللَّهَ لَا تَدْعُ قَيْسَ عَبْدًا لِلَّهِ مَوْعِنًا إِلَّا أَخَافَهُ، أَوْ لَعَنَهُ وَاللَّهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِمْ زَمَانٌ لَا يَمْتَحُونَ فِيهِ ذَنْبَ ثَلْعَةٍ. قَالَ: مَا نَصْرَكَ عَلَى قَوْمِكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ؟ قَالَ: ذَلِكَ إِلَيَّ، ثُمَّ لَعَدَ.

ترجمہ: حضرت سیف بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری عمر کتنی ہے؟ میں نے کہا تینتیس (۳۳) سال کا ہوں۔ انہوں نے کہا میں آپ کو وہ حدیث نہ بتا دوں جو میں نے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ محارب کے ایک شخص عمرو بن صلیح نامی نے میرا پیچھا کیا یہ صحابی تھے ان دنوں ان کی عمر اتنی تھی جتنی آج تمہاری ہے۔ ہم دونوں مسجد میں حذیفہ کے پاس گئے میں مجمع کے آڑ میں بیٹھ گیا اور عمرو رضی اللہ عنہ ان کے سامنے پہنچ گئے اور کہا: اے عبداللہ! آج کیسا دن ہے؟ یا آج کی رات کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا شکر ہے۔ پھر پوچھا: یہ تمہارے بارے میں ہم کیا سن رہے ہیں؟ کہنے لگے: اے عمرو رضی اللہ عنہ! آپ کو میرے بارے میں کیا خبر ملی ہے؟ انہوں نے کہا بہت سی باتیں ہیں جو ابھی تک میں نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا: بخدا! جو کچھ میں سن رہا ہوں اگر میں بیان کر دوں تو تم آج رات ہی کی انتظار نہیں کر پاؤ گے لیکن ایک بات بتاتا ہوں اے عمرو بن صلیح! یاد رکھو! جب تم قیس کو شام میں حکمران دیکھو تو ان سے بچنا، بخدا اس صورت میں بنو قیس کسی مومن بندے کو نہیں چھوڑیں گے یا تو اسے ہراساں کریں گے یا پھر قتل کر دیں گے بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کوئی نشیمن جگہ بھی نہ چھوڑیں گے انہوں نے کہا: تمہاری قوم کے مقابلہ میں تمہاری مدد کون کرے گا؟ انہوں نے کہا: میں نہٹ لوں گا اور پھر بیٹھ گئے۔

۵۳۴۔ بَابُ خَيْرِ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

(مجلس میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے کے لئے وسیع جگہ ہونی چاہئے)

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَوْدَنَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ بِجَنَازَةٍ قَالَ فَكَانَ تَخْلُفَ حَتَّى أَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ فَلَمَّا رَأَاهُ الْقَوْمُ تَسَرَّعُوا عَنْهُ وَقَامَ بَعْضُهُمْ عَنْهُ لِيَجْلِسَ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ: لَا. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا. ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ وَاسِعٍ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابوعمر و انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ایک جنازہ کی اطلاع دی گئی وہ گویا لیٹ ہو گئے اور لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے۔ یہ بعد میں پہنچے لوگوں نے دیکھا تو جلدی سے ہٹ گئے اور انہیں اپنی جگہ دینے لگے۔ آپ نے منع فرما دیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ”بہتر مجلس وہی ہوتی ہے جس میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے کی گنجائش ہو۔“ پھر آپ ایک جانب تشریف لے گئے اور کھلی جگہ جا بیٹھے۔

۵۳۵۔ بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ (قبلہ کی طرف رخ کرنا)

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مُنْقِذٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ جُلُوسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، لِقَرَأِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ سَجْدَةً بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَلَّ عَبْدُ اللَّهِ جَبُوتَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَانَ: أَلَمْ تَرَ سَجْدَةَ أَصْحَابِكَ؟ إِنَّهُمْ سَجَدُوا فِي غَيْرِ حِينِ الصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت منقذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اکثر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبلہ کی طرف منہ کر کے مجلس میں بیٹھتے اسی دوران یزید بن عبد اللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ نے سورج طلوع ہونے کے بعد آیت سجدہ تلاوت کی۔ چنانچہ آپ نے سجدہ کیا اور عبداللہ بن عمر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر جب سورج نکل آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تن سے کپڑے ہٹائے اور سجدہ کیا اور کہا: تم نے اپنے ساتھیوں کا سجدہ نہیں دیکھا؟ انہوں نے اس وقت سجدہ کیا ہے جب کسی نماز کا وقت نہ تھا۔ (زوال کے وقت میں)

۵۳۶۔ بَابُ إِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ (مجلس سے ایک مرتبہ اٹھ کر پھر اسی جگہ جانا)

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهِيلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی مجلس سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔“

۵۳۷۔ بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ (راستے میں انتظار کے لئے بیٹھنا)

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ، الْأَحْمَرُ، عَنْ حَمِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ضَبَّانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَارْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ وَجَلَسَ فِي الطَّرِيقِ يَنْتَظِرُنِي حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ قَالَ قَابَطَاتٌ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم بچوں کے پاس تشریف لائے ہمیں سلام فرمایا

اور مجھے کسی کام سے کہیں بھیج دیا اور خود راستے میں بیٹھ گئے میرا انتظار فرماتے رہے چنانچہ میں واپس حاضر ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جانے سے لیٹ ہو گیا تو انہوں نے لیٹ ہونے کی وجہ پوچھی: میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کے لئے بھیجا تھا، وہ کہنے لگیں کیا کام تھا؟ میں نے کہا: یہ راز کی بات ہے۔ وہ کہنے لگیں: چلو رسول اللہ ﷺ کے راز کو راز ہی رہنے دو۔

۵۳۸۔ بَابُ التَّوَسُّعِ فِي الْمَجْلِسِ (مجلس میں کھلے کھلے بیٹھو)

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَاسَعُوا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھا کرے، تم لوگ کھلے کھلے بیٹھا کرو۔“

۵۳۹۔ بَابُ يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهَى

(مجمع کے آخر میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھنا چاہئے)

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطَّفِيلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ انْتَهَى.

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ہاں حاضر ہوتے تو جسے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتا۔

۵۴۰۔ بَابُ لَا يَفْرُقُ بَيْنَ الثَّانِي (بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے)

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرَاتُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ الثَّانِي إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی کے لئے یہ مناسب نہیں

کہ بغیر اجازت دو آدمیوں کے درمیان جا بیٹھے ہاں اگر وہ برانہ مانیں تو کوئی بات نہیں۔“

۵۴۱۔ بَابُ يَتَخَطَّى إِلَى صَاحِبِ الْمَجْلِسِ (صاحب مجلس کے پاس پھلانگ کر جانا)

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الزَّمَنِيُّ هُوَ صَالِحُ بْنُ رُسْعَمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ فِيْمَنْ حَمَلَهُ حَتَّى ادْخَلْنَاهُ الدَّارَ فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ أَصَابَنِي وَمَنْ أَصَابَ مَعِيَ قَدْ هَبْتُ فَجِئْتُ لَا خَبْرَةَ. فَإِذَا الْبَيْتُ مَلَانٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَهُمْ وَكُنْتُ حَدِيثُ السِّنِّ فَجَلَسْتُ وَكَانَ يَأْمُرُ إِذَا أُرْسِلَ أَحَدًا بِالْحَاجَةِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا وَإِذَا هُوَ مُسَجَّى وَجَاءَ كَعْبٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَئِنْ دَعَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِيُبْقِيَنَّهُ اللَّهُ وَلَيَرْفَعَنَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ حَتَّى يَفْعَلَ فِيهَا كَذَا وَكَذَا حَتَّى ذَكَرَ الْمُنَافِقِينَ قَسَمِي وَكُنْتُ قُلْتُ: أَبْلَغُهُ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تَبْلَغَهُ فَتَشْجَعُ فَقُمْتُ فَتَخَطَّاتُ رِقَابَهُمْ حَتَّى جَلَسْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ. قُلْتُ: إِنَّكَ أُرْسَلْتَنِي بِكَذَا وَأَصَابَ مَعَكَ كَذَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَأَصَابَ كُلِّهَا فِي الْجَزَارِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ الْمَهْرَاسِ وَإِنَّ كَعْبًا يَحْلِفُ بِاللَّهِ بِكَذَا. فَقَالَ: ادْعُوا كَعْبًا فِدْعِي فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا ادْعُوا وَلَكِنْ شَقِيَ عُمَرُ إِنْ لَمْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو اٹھا کر آپ کو گھر لے گئے۔ آپ نے کہا! اے بیٹھے! جاؤ اور دیکھو کہ مجھے نیزہ کس نے مارا ہے اور میرے علاوہ اور کون کون زخمی ہوئے ہیں؟ چنانچہ میں خبر لینے چلا گیا تاکہ صورت حال سے آپ کو آگاہ کر سکوں۔ واپس آیا تو گھر میں بہت سے لوگ جمع تھے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ لوگوں کو پھلانگوں۔ (میں نو عمر تھا) چنانچہ بیٹھ گیا۔ آپ نے حکم دے رکھا تھا کہ جب میں کسی کام کے لئے کسی کو بھیجوں تو واپسی پر مجھے اطلاع دی جائے۔ آپ پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اتنے میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ آگئے اور کہنے لگے: کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اس امت پر دیر تک رکھے اور اس امت کے لئے انہیں دیر تک سلامت رکھے تاکہ وہ اس کی بہتری کے لئے کام کر سکیں) ان لوگوں کے حق میں دعا کر دیں چنانچہ انہوں نے اشارہ کئی منافقین کے نام لے دیئے۔ میں نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتا دوں؟ انہوں نے کہا: میں نے بات ہی اس لئے کی ہے کہ آپ ان تک پہنچا دیں۔ چنانچہ مجھے حوصلہ مل گیا میں اٹھ کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں

پھلانگ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر ہانے جا پہنچا اور عرض کی! آپ نے اس کام کے لئے مجھے بھیجا تھا! آپ کے علاوہ تیرہ لوگ زخمی ہوئے تھے اور کلیب ہاون کے پاس وضو کر رہے تھے کہ انہیں بھی زخم لگے۔ یہ بات کعب رضی اللہ عنہ حلفاً بیان کر رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! انہیں بلاؤ! چنانچہ انہیں بلا لیا گیا! آپ نے ان سے پوچھا: آپ کیا کہتے ہیں؟ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ یہ کہتا ہوں۔ (ان کے لئے ہدعا کریں) آپ نے کہا! بخدا! میں ان کے لئے ہدعا نہیں کروں گا لیکن عمر بد بخت ہو گا اگر اللہ نے اس کی بخشش کا سامان نہ فرمایا۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ جُلُوسٌ يَتَخَطَّى إِلَيْهِ فَمَنْعُوهُ. فَقَالَ: اتْرُكُوا الرَّجُلَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ. فَقَالَ: أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا! لوگ بیٹھے تھے وہ پھلانگنے لگا تو لوگوں نے منع کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آنے دو! چنانچہ وہ آ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے حضور ﷺ سے سن رکھی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا! حضور ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں! یونہی مہاجر وہی کہلائے گا جو ایسی چیزوں کو چھوڑ دے جسے اللہ نے منع کیا ہے۔“

۵۳۲۔ بَابُ أَكْرَمِ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ جَلِيسُهُ

(انسان کا ہم مجلس سب سے باعزت ہو)

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى جَلِيسِي.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”میرے لئے سب سے زیادہ باوقار وہ ہے جو میرا ہم مجلس ہو۔“

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَيْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى جَلِيسِي أَنْ يَتَخَطَّى رِكَابَ النَّاسِ حَتَّى يَجْلِسَ إِلَيَّ.

اس وقت منی یا عرفات میں تھے۔ لوگ آپ کے ارد گرد تھے دیہاتی بھی آرہے تھے جب انہوں نے آپ کا چہرہ انور دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بڑا مبارک چہرہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بخشش کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ”الہی! ہمیں بخش دے۔“ میں نے گھوم کر پھر عرض کی میری بخشش کی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: ”الہی! ہمیں بخش دے۔“ میں گھوم کر پھر سامنے ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! دعائے مغفرت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! ہماری بخشش فرما دے۔“ اور پھر حضور ﷺ نے تھوک مبارک لی اور اپنے نعلین مبارک سے پونچھ دیا تاکہ ارد گرد کسی کو نہ لگ سکے۔“

۵۴۵۔ باب مَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ (اونچے مقامات پر بیٹھنے کا حکم)

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَجَالِسِ بِالصُّعْدَاتِ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْشُ عَلَيْنَا الْجُلُوسُ فِي بُيُوتِنَا. قَالَ: فَإِنْ جَلَسْتُمْ فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ قَهًا. قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِدْلَالُ السَّائِلِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْأَبْصَارِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کے آگے کھلے میدان میں مجلس لگانے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! گھروں کے اندر بیٹھنے سے اکتا چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر بیٹھنا ہی ہو تو پھر ان مجلسوں کا حق ادا کیا کرو۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! ان مجلسوں کا حق کیسے ادا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”سائل کی راہنمائی کرنا، سلام کا جواب دینا، نظریں نیچی رکھنا، نیک کاموں کا کہنا اور برائیوں سے روکنا۔“

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَوَارِذِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أَيُّكُمْ وَالْجُلُوسُ فِي الطَّرِيقَاتِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا بَدُّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِذَا أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ. قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَلَى، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”راستوں میں بیٹھنے سے گریز

کرو۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! کوئی تو بیٹھنے کی جگہ ہونی چاہئے جہاں ہم بیٹھ کر باہمی گفتگو کر سکیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر بیٹھنا ہی ہے تو اس کا حق ادا کیا کرو۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نظر نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا، بھلائی کا کہنا اور برائی سے منع کرنا۔“

۵۴۶۔ بَابُ مَنْ أَذْلَى رَجُلِيهِ إِلَى الْبُئْرِ إِذَا جَلَسَ وَكَشَفَ عَنِ السَّاقَيْنِ

(کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنا)

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَا تُكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعِي حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قِفِّ الْبُئْرِ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُنِي عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: أَتَدْنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ. فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ. فَجَاءَ عُمَرُ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ. فَأَمْتَلَأُ الْقِفَّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ لَّمْ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ. فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ، عَلَى شَفَةِ الْبُئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ، فَجَعَلْتُ أَمْنِي أَنْ يَأْتِيَ أَخِي أَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ فَلَمْ يَأْتِ حَتَّى قَامُوا: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ: اجْتَمَعَتْ لِهَذَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کسی غرض سے مدینہ کے ایک باغ کی

طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی پیچھے چلا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ دل میں خیال تھا کہ میں بھی حضور ﷺ کی درباری کر لوں حالانکہ آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا۔ آپ تشریف لے گئے اپنی ضرورت فرمائی اور کنوئیں کے کنارے (چبوترے پر) تشریف فرما ہوئے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا دیا۔ پاؤں کنوئیں میں لٹکائے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضری کی درخواست کر لے کے لئے حاضر خدمت ہوئے۔ میں نے کہا یہیں ٹھہریے میں اجازت لے کر بتاتا ہوں۔ وہ وہیں رک گئے اور میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ! ابوبکر حاضری چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”آلے دو اور انہیں جنت کی بشارت بھی دے دو۔“ وہ اندر داخل ہوئے اور آپ کی دائیں طرف بیٹھ گئے ٹانگیں لٹکائیں اور پنڈلیاں تنگی کر لیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے میں نے کہا ٹھہریے میں اجازت پوچھ لوں۔ آپ نے فرمایا: ”آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب بیٹھے پنڈلیاں تنگی کر لیں اور ٹانگیں لٹکا دیں۔ چبوترہ رک گیا اور اس میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے۔ میں نے ان سے بھی کہا آپ یہیں ٹھہریں میں پوچھ کر بتاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آنے دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دے دو اور انہیں یہ بھی بتا دو کہ ان پر ایک مصیبت آئے گی۔“ آپ حاضر ہوئے تو بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ آپ گھوم کر آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور پنڈلیاں تنگی کیں اور ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا دیں۔ میری خواہش تھی کہ میرے بھائی آجائیں اور ان کے لئے دعا بھی کر رہا تھا لیکن وہ نہ آ سکے اور یہ سب وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس واقعہ سے یہ تعبیر لی کہ ان مینوں کی قبریں اکٹھی بنیں گی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہوں گے۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يَكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ حَتَّى آتِيَ مَوْقِيَ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَبَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ. فَقَالَ: أَلَمْ لُكِعْ؟ أَلَمْ لُكِعْ. فَحَبَسَهُ هَيْسًا لَمْ يَكُنْ أَتِيهَا تَلَبُّسُهُ سَخَابًا أَوْ تَفْسِلُهُ فَبَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: أَلَلَّهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دن کے وقت ایک جماعت میں ٹکے۔ راستے

میں ہم دونوں نے کوئی گفتگو نہ کی اور آپ بنو قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ”کیا یہاں وہ چھوٹا ہے؟“ (دو مرتبہ فرمایا) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے روکا ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ بچے کو ہار پہنا رہی ہوں گی یا نہلاتی ہوں گی۔ اتنے میں وہ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) دوڑتے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے۔ حضور ﷺ نے معافہ کیا، انہیں چوما اور فرمایا: ”اے الہی! ان کو محبوب بنا لے اور انہیں بھی اپنا محبوب بنا لے جو ان سے پیار کرتے ہیں۔“

۵۴۷۔ بَابُ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهِ لَمْ يَقْعُدْ فِيهِ

(کوئی آدمی کھڑا ہو تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے)

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِيمَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَجْلِسِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص ایک جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو تو اس کی جگہ پر کوئی اور بیٹھ جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اگر کوئی آدمی کھڑا ہو جاتا تو آپ وہاں نہ بیٹھتے۔

۵۴۸۔ بَابُ الْأَمَانَةِ (امانت داری)

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، حَتَّى إِذَا أَلَى قَدْ فَرَعْتُ مِنْ خِدْمَتِهِ قُلْتُ يَقِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَإِذَا غُلَمَةٌ يَلْعَبُونَ فَقُمْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِمْ إِلَى لَعِبِهِمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ دَعَانِي، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَكَانَ لِي فِيَّ حَتَّى آتَيْتُهُ وَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَاجَةٍ. قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُ مَرُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: احْفَظْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَّةً فَمَا حَدَّثْتُ بِتِلْكَ الْحَاجَةِ أَحَدًا مِّنَ الْخَلْقِ فَلَوْ كُنْتُ مُحَدِّثًا حَدَّثْتُكَ بِهَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں خدمت گزاری سے فارغ ہوا تو سوچا کہ آپ قیلوہ فرمانے لگے ہیں۔ چنانچہ میں باہر آ گیا۔ اچانک دیکھا تو بچہ کھیل رہے تھے۔ میں انہیں دیکھنے لگا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ان کے قریب رک گئے۔ انہیں سلام کہا، پھر مجھے بلایا اور کسی کام کے لئے بھیج دیا۔ میں واپس ہوا تو آپ سایہ میں بیٹھے تھے۔ میں آپ کے پاس پہنچا۔ مجھے اپنی ماں کے پاس پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا کیا کام تھا؟ میں نے کہا یہ نبی کریم ﷺ کی رازدارانہ بات تھی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی یہ بات اپنے پاس محفوظ رکھو۔ چنانچہ میں نے وہ بات خلق خدا میں سے کسی کو بھی نہ بتائی۔ اگر میں کسی اور کو بتاتا تو آپ کو ضرور بتاتا۔

۵۴۹۔ بَابُ إِذَا التَّفَتَ الْجَمِيعًا (کام کی طرف پوری توجہ دو)

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَصِفُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ رُبْعَةً وَهُوَ إِلَى الطُّوْلِ أَقْرَبُ شَدِيدُ الْبَيَاضِ، أَسْوَدُ شَعْرِ اللَّحْيَةِ، حَسَنُ الشَّفْرِ، أَهْدَبُ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ، مُفَاضُ الْخَدَّيْنِ يَطَأُ بِقَدَمِهِ جَمِيعًا لَيْسَ لَهَا أَحْمَصُ يُقْبَلُ جَمِيعًا وَيُدْبِرُ جَمِيعًا لَمْ أَرِ مِثْلَهُ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی صفات یوں بیان کر رہے تھے کہ آپ کا قد مبارک مائل بہ لمبائی تھا، رنگ بہت سفید، داڑھی مبارک کے بال سیاہ تھے، دانت خوبصورت تھے، بالکیں لمبی تھیں، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا، گال مبارک بھرے ہوئے، چلتے تو سب سے آگے آگے اور پیچھے یکساں نظر ہوتی، میں نے اس سے پہلے اور بعد میں ایسا کسی کو نہیں دیکھا۔

۵۵۰۔ بَابُ إِذَا أُرْسِلَ رَجُلًا (إِلَى رَجُلٍ) فِي حَاجَةٍ فَلَا يُخْبِرُهُ

(قاصد کسی کو بلا لائے تو راستے میں کوئی بات نہ کرے)

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

جَدِّهِ قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: إِذَا أُرْسِلْتُكَ إِلَى رَجُلٍ فَلَا تُخْبِرُهُ بِمَا أُرْسَلْتُكَ إِلَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَعِدُّ لَهُ كَذِبَهُ عِنْدَ ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں تجھے کسی آدمی کی طرف بھیجوں تو میری بات اس کو مت بتانا کیونکہ شیطان اس سے جھوٹ بنا سکتا ہے۔

۵۵۱۔ بَابُ هَلْ يَقُولُ: مَنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُ؟

(کسی سے پوچھنا کہ ”تم کہاں سے آئے ہو؟“)

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعَدَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى أَخِيهِ أَوْ يَتَّبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ، أَوْ يَسْأَلَهُ: مَنْ أَيْنَ جِئْتَ وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ اس بات کو پسند نہ فرماتے تھے کہ اپنے کسی دینی بھائی کو ٹیکھی نظر سے دیکھیں اور نہ اٹھنے کے بعد اس کے پیچھے سے دیکھتے نہ ہی سوال کرتے کہ کہاں سے آئے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى ابْنِ ذَرِّ بِالرَّبَذَةِ. فَقَالَ: مَنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ مَكَّةَ، أَوْ مِنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ: هَذَا عَمَلُكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَمَّا مَعَهُ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: اسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ.

ترجمہ: حضرت مالک بن زبید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے تو انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: مکہ سے۔ (یا خانہ کعبہ کہا) کہنے لگے کیا تم صرف حج اور عمرہ کے لئے گئے تھے؟ ہم نے کہا: ہاں پھر پوچھا: کیا تجارت اور بیع و شراء کا تو ارادہ نہ تھا؟ ہم نے کہا: نہیں انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے اب تم نئے سرے سے عمل کرو۔

۵۵۲۔ بَابُ مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

(اس کی بات پر کان دھرنا جو بات نہ سنانا چاہیے)

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کوئی حیوانی تصویر بنائے، محشر کو اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح ڈالے اور پھر اسے عذاب بھی دیا جائے گا“ کیونکہ وہ روح نہیں پھونک سکے گا اور جو جھوٹی خوابیں بیان کرے گا اسے کہا جائے گا کہ جو کے دانوں میں گانٹھ لگاؤ، وہ نہیں لگا سکے گا“ اسے بھی عذاب ہو گا اور جو ایسے لوگوں کی بات پر کان دھرے جو اسے بات سنانا پسند نہیں کرتے تو اس کے کانوں میں پگھلا کر قلعی ڈالی جائے گی۔“

نوٹ: اس سلسلے میں تمام احادیث کو پیش نظر رکھ کر اہل بصیرت علمی شخصیت اور تقویٰ شعار بزرگ حضرت ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ نے ضرورت عالم اسلام بھانپتے ہوئے نصف تصویر کے جواز کا زبردست تحقیقی فتویٰ دیا ہے جسے پڑھ کر خدشات دور ہو جاتے ہیں اور دل کے قرار کا سامان ہو جاتا ہے۔ (۱۲ چشتی)

۵۵۳۔ بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى السَّرِيرِ

(چارپائی پر بیٹھنا)

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُضَارِبٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: وَقَدْ أَبِي إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا، وَرَجُلٌ قَاعِدٌ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هَذَا الَّذِي تَرْحَبُ بِهِ؟ قَالَ: هَذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَهَذَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْأَسْوَدِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا قَلَانٍ مَنْ هَذَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَهْلَ بَلَدٍ أَسْأَلَ عَنْ بَعِيدٍ وَلَا أَتُوكَ لِلْقَرِيبِ، مِنْ أَهْلِ بَلَدٍ أَنْتَ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ ذَاتُ شَجَرٍ وَتَنْحَلُّ.

ترجمہ: حضرت عریان بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد وفد لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میں ان دنوں چھوٹا سا تھا۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا مرحبا مرحبا! ان کے تحت پر ایک آدمی بیٹھا تھا اس نے پوچھا اے امیر المؤمنین! یہ کون ہیں جنہیں آپ مرحبا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ اہل

مشرق کے سردار ہیشم بن اسود رضی اللہ عنہ ہیں۔ ادھر میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو فلاں! دجال کہاں سے نکلے گا؟ انہوں نے بتایا: میں نے کسی شہر والوں کو نہیں دیکھا جو دور والوں سے سوال کرے لیکن قریب والوں کو چھوڑ دے تو بھی ان شہر والوں سے ہے۔ پھر کہا کہ ارض عراق سے نکلے گا جس میں درخت اور کھجوریں ہیں۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى سَرِيرٍ.

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک تخت پر بیٹھا۔ ۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، لَمَّا كَانَ يَقْعُدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ. فَقَالَ لِي: أَقْمِ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي. فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا انہوں نے مجھے اپنے تخت پر بٹھایا اور کہا: میرے پاس ٹھہرو میں اپنے مال میں تمہارا حصہ رکھوں گا چنانچہ میں ان کے پاس دو ماہ تک ٹھہرا رہا۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ مَعَ الْحَكَمِ أَمِيرٍ بِالْبَصْرَةِ عَلَى السَّرِيرِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ بَغَرَ بِالصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت ابو خلدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ امیر بصرہ حکم کے ساتھ بستر پر بیٹھے تھے اور کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ سخت گرمی کے دنوں میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھتے اور جب سردی کا موسم ہوتا تو اول وقت میں پڑھتے۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ مَرْمُولٍ بِشَرِيطٍ تَحْتَ رَأْسِهِ، وَسَادَةٌ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لَيْفٌ. مَا بَيْنَ جِلْدِهِ وَبَيْنَ السَّرِيرِ ثَوْبٌ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ لَبِئْسَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَبْكِيكَ يَا عُمَرُ. قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا أَبْكِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَكُونُ أَعْلَمُ أَنَّكَ أَكْرَمُ

عَلَى اللَّهِ مِنْ كُسْرَى وَقَيْصَرٍ فَهَمَّا يَعِيشَانِ فِيمَا يَعِيشَانِ فِيهِ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْمَكَانِ
الَّذِي أَرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى يَا عُمَرُ أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكِنَّا الْآخِرَةُ؟
قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّكَ كَذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ چارپائی پر تشریف فرما تھے جس کی رسیاں کھجور کے چوں سے بنی ہوئی تھیں۔ آپ کے سرانور کے نیچے چمڑے کا کلمہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔ آپ کی جلد اور چارپائی کے درمیان کپڑا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور رونے لگے حضور ﷺ نے فرمایا: ”عمر! کس وجہ سے روتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! بخدا! مجھے رونا کیوں نہ آئے کیا میں نہیں جانتا کہ آپ عند اللہ کسری و قیصر کے مقابلے میں بہت مقرب ہیں وہ تو دینی لحاظ سے بہترین زندگی گزار رہے ہیں انہیں دنیا کی ہر سہولت حاصل ہے لیکن آپ ایسے مکان میں ہیں جو میری نظر کے سامنے ہے؟ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! تم یہ دیکھ کر خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمیں آخرت کے انعامات ملیں؟“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر تو مجھے بہت خوشی ہے۔ آپ نے فرمایا: بس ایسا ہی ہوگا۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ جُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي رُقَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلْ إِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ فَأَتَى بِكُرْسِيِّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ حُمَيْدٌ: أَرَاهُ خَشَبًا أَسْوَدَ حَسْبَهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يَعْلَمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَمَّ خُطْبَتَهُ آخِرَهَا.

ترجمہ: حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے خطبہ دیتے وقت بہت قریب جا بیٹھا اور عرش کی یا رسول اللہ! ایک پردہ کی شخص حاضر خدمت ہے جو اپنے دین کے معاملے میں معلوم کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ دین کیا ہے؟ آپ نے خطبہ روک کر میری طرف دیکھا ایک کرسی منگوائی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے اس پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے میرا دین یوں بتایا جیسے انہیں اللہ تعالیٰ نے سکھایا تھا اور بعد ازاں خطبہ مکمل فرمایا۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا تَمِيمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ دَهْقَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ عُرُوسٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ حُمْرٌ.

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن دھقان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دہن کے لئے تیار کردہ چارپائی پر بیٹھے دیکھا، آپ نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۰۰۔ وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر بیٹھے دیکھا تھا اور آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۵۵۳۔ بَابُ إِذَا رَأَى قَوْمًا تَنَاجَوْنَ فَلَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ

(چپکے چپکے باتیں کرنے والوں کے معاملہ میں دخل نہ دو)

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبَرِيَّ يَقُولُ: مَرَرْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَمَعَهُ رَجُلٌ يَتَحَدَّثُ، فَقُمْتُ إِلَيْهِمَا فَلَطَمَ فِي صَدْرِي فَقَالَ: إِذَا وَجَدْتَ الثَّيْنَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَلَا تَقُمْ مَعَهُمَا، وَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمَا، حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُمَا فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا رَجَوْتُ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكُمَا خَيْرًا.

ترجمہ: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا دیکھا تو وہ ایک آدمی سے باتیں کر رہے تھے۔ میں دونوں کے پاس جا کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ جب دو شخص باتیں کر رہے ہوں تو ان کے قریب کھڑے نہ ہوا کرو اور نہ ہی بیٹھو ہاں اگر وہ اجازت دے دیں تو اور بات ہے۔ میں نے عرض کی اے ابو عبد الرحمن! خدا آپ کا بھلا کرے مجھے آپ سے یہ توقع تھی کہ کوئی بھلائی کی بات سن لوں گا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّقْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ تَسْمَعُ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُوَ لَهُ كَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَلْكُ: وَمَنْ تَحَلَّمَ بِحِلْمٍ

كَلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً.

ترجمہ: حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو شخص ایسے لوگوں کی بات پر کان دھرے جو اسے پسند نہیں کرتے تو اس کے کانوں میں قلعی ڈالی جائے گی اور جو جھوٹی خوابیں بتائے اسے کہا جائے کہ جو کے دو دانوں کو کاٹھ لگائے۔

۵۵۵۔ بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ

(دو شخص، تیسرے کے سامنے رازدارانہ بات نہ کریں)

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی مقام پر تین لوگ مل کر بیٹھے ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کے سامنے سرگوشی نہ کریں۔“

۵۵۶۔ بَابُ إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً (چار شخص ہوں تو کیا حکم ہے؟)

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّهُ يَحْزَنُهُ ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین لوگ مل کر بیٹھو تو کوئی سے دو تیسرے کے سامنے سرگوشی نہ کرو کیونکہ اس سے اسے ناراضگی ہوگی۔“

۱۲۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قُلْنَا: فَإِنْ كَانُوا أَرْبَعَةً؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کی اگر چار لوگ ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا: ”پھر کوئی حرج نہیں۔“ (یعنی دو شخص آپس میں بات کر سکتے ہیں)

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کسی کے سامنے دو شخص سرگوشی نہ کیا کریں اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ ہاں درمیان میں اور لوگ آجائیں تو حرج نہیں۔“

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً فَلَا بَأْسَ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ آدمی چار ہوں تو سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۵۷۔ بَابُ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقِيَامِ

(کسی کے پاس بیٹھا ہو تو اٹھتے وقت اجازت لے)

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ: إِنَّكَ جَلَسْتَ إِلَيْنَا وَقَدْ حَانَ مَنَاقِيَامُ. فَقُلْتُ: فَإِذَا شِئْتَ فَكَلَامُ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى بَلَغَ الْبَابَ.

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا: آپ آگے ہیں ہم تو اٹھنے والے تھے۔ میں نے کہا: آپ جب چاہیں جا سکتے ہیں چنانچہ وہ اٹھے تو میں ان کے ساتھ گیا۔

۵۵۸۔ بَابُ لَا يَجْلِسُ عَلَى حَرْفِ الشَّمْسِ (دھوپ میں کھڑے ہونے کا فرمان)

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَهُ: فَتَحَوَّلَ إِلَى الظِّلِّ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے والد نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے درمیان پہنچے اور دھوپ میں کھڑے ہو گئے آپ نے دیکھ کر فرمایا تو یہاں سے ہٹ کر سائے میں چلے گئے۔

۵۵۹۔ بَابُ الْإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ (کپڑے میں لپٹ کر بیٹھنا)

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السُّعْدَرِيَّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبْسَتَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ الْمَلَامَسَةُ: أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ، وَالْمُنَابَذَةُ: يَنْبِذُ الْآخَرَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ يَبْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَاللَّبْسَتَانِ: اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالصَّمَاءُ أَنْ يَجْعَلَ طَرَفَ ثَوْبِهِ عَلَى إِحْدَى عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاللَّبْسَةُ الْآخَرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى قَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کے کپڑا پہننے اور دو طرح ہی کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے روک دیا۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ کوئی بیچنے والے کے کپڑے کو چھو لے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف کپڑا پھینکے یہ بیع پکا ہونے کی علامت ہوگی اور اس بیع میں چیز کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی صرف کپڑے سے کام لیا جاتا ہے اور دو لباسوں سے منع فرمایا ان میں سے ایک صماء کا استعمال ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے کپڑے کی ایک طرف کو کندھے پر ڈالے اور دوسرا ننگا رکھے اور دوسرا لباس یہ ہے کہ گوٹھ مار کر ایک ہی کپڑے میں ایسے بیٹھے کہ شرمگاہ ننگی ہو یہ بھی ممنوع ہے۔

۵۶۰۔ بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وَسَادَةٌ (ایسے شخص کا حکم جس کے لئے تکیہ رکھا جائے)

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ (الْجَعْفِيُّ الْمُسْنَدِيُّ) قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي. فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ. فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: خَمْسًا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: سَبْعًا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: تِسْعًا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ.

ترجمہ: حضرت ابو الملیح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کے والد زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس میرے روزے کا ذکر ہوا تو آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خاطر چڑے کا تکیہ رکھا اس کے اندر کھجور کے درخت کی

چھال بھری تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے درمیان پڑا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ”کیا تمہیں ایک ماہ میں تین دن (کے روزے) کافی نہیں؟“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”پانچ دن۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ ہونے چاہئیں۔ آپ نے فرمایا: ”سات دن۔“ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ”نو دن۔“ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ”حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں، آپ نے زندگی میں ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن ترک کیا تھا۔“

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَبِيهِ فَأَلْقَى لَهُ قُطِيفَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا.
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت یسر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لئے ایک چادر بچھائی جس پر آپ تشریف فرما ہوئے۔

۵۶۱۔ بَابُ الْقُرْفُصَاءِ (اکڑوں بیٹھنا)

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُليَّةٍ وَدُحْيَةُ بِنْتُ عُليَّةٍ، وَكَانَتَا رَبِيعَتِي قِيلَةً، أَنَّهُمَا أَخْبَرَتُهُمَا قِيلَةً قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجُلُوسَةِ أَرَعَدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

ترجمہ: حضرت عیلہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو اکڑوں بیٹھا دیکھا جب میں نے آپ کو یوں حالت عجز و انکسار میں دیکھا تو میرا کلیجہ مارے ڈر کے کانپ گیا۔

۵۶۲۔ بَابُ التَّرْبَعِ (چار زانو ہو کر بیٹھنا)

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذِيَالُ بْنُ عَمِيْدٍ بَنِ حَنْظَلَةَ، حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حَذِيمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا.

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ چار زانو

تشریف فرما تھے۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ الْقَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ، أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.

ترجمہ: حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ چار زانو تشریف فرما تھے ایک پاؤں دوسرے پر یعنی دائیاں بائیں پر رکھے تشریف فرما تھے۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَجْلِسُ هَكَذَا مُتَرَبِّعًا وَيَضَعُ إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں بیٹھے (چار زانو) دیکھا تھا اور آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا تھا۔

۵۶۳۔ بَابُ الْإِحْتِبَاءِ (پیٹھ اور پنڈلیاں باندھ کر بیٹھنا)

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ مُوسَى الْهَجِيمِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ فِي بُرْدَةٍ وَإِنَّ هَذَابَهَا لَعَلَى قَدَمَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَفَرَّغَ لِلْمُسْتَسْقَى مِنْ دُلُوكَ فِي إِنْائِهِ أَوْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ مُنْبَسِطٌ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالُ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَلَا يُحِبُّهَا اللَّهُ وَإِنْ أَمْرٌ غَيْرُكَ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ مِنْكَ فَلَا تُعِيرَهُ بِشَيْءٍ تَعْلَمُهُ مِنْهُ دَعَا يَكُونُ وَبَالَهُ عَلَيْهِ، وَأَجْرُهُ لَكَ وَلَا تُسَبِّنَ شَيْئًا. قَالَ: فَمَا سَبَبُ بَعْدُ دَابَّةً وَلَا إِنْسَانًا.

ترجمہ: حضرت سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر لیٹے تشریف فرما تھے اور اس کے پلو قدموں پر تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو آپ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرتے رہو اور کسی بھلائی کو حقیر نہ جانو خواہ وہ بھلائی اتنی ہی ہو کہ دوسرے کے ڈال میں پانی ڈال دیا جائے یا خوشی خوشی کسی بھائی سے ملو اور بات کرو چادر لٹکا کر نہ چلو کیونکہ یہ تکبر شمار ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اگر کوئی بھائی تیری خوبی دیکھنے کے باوجود تجھے شرمسار کرے تو اس کے بدلے میں ایسا نہ

کر کیونکہ اس کے کئے کا وبال اسی پر ہوگا اور تمہیں (صبر کا) اجر ملے گا اور کسی کو گالی نہ دو۔“ سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی بھی چار پائے اور انسان کو گالی نہ دی۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ الْمُجَمَّرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ حَسَنًا قَطُّ إِلَّا قَاضَتْ عَيْنَايَ دُمُوعًا وَذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَوَجَدَنِي فِي الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَمَا كَلَّمَنِي حَتَّى جِئْنَا سُوقَ بَنِي قَيْنِقَاعٍ فَطَافَ فِيهِ وَنَظَرَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فَأَحْتَبَنِي ثُمَّ قَالَ: أَيَنْ لُكَاعُ؟ أَدْعُ لِي لُكَاعَ. فَجَاءَ حَسَنٌ يَشْتَدُّ فَوْقَ فِئِ حِجْرِهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَتِهِ ثُمَّ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ فَاهُ فَيَدْخُلُ فَاهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اُحِبُّهُ فَاُحِبُّهُ وَاُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا، میری آنکھیں نمناک ہو گئیں اور واقعہ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے مجھے مسجد میں دیکھا مجھے ہاتھ سے پکڑا میں ساتھ ہو لیا لیکن آپ نے مجھ سے کوئی بات نہ کی آخر ہم بنو قینقاع کے بازار میں پہنچ گئے آپ اس میں گھومے پھرے اور دیکھتے پھرے پھر واپس ہوئے تو میں بھی ساتھ تھا اور ہم مسجد میں آ گئے۔ آپ چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: ”لُکَاع (چھوٹا سا بچہ) کہاں ہے؟“ (دو مرتبہ فرمایا) اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے آ گئے اور آپ کی گود میں بیٹھ گئے پھر اپنا ہاتھ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک میں ڈالا۔ پھر آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کا منہ اپنے منہ میں لیا اور فرمایا: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی اسے اپنا محبوب بنا لے اور اس سے محبت کرنے والوں کو بھی محبوب بنا لے۔“

۵۶۳۔ بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ (زانو کے بل بیٹھنا)

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْلَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ قَوْلَ اللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا. قَالَ أَنَسٌ: فَكَثُرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا

ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ. سَلُوا. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ. وَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ ذَلِكَ عُمَرُ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُولَى أَمَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فِي عَرَضٍ هَذَا الْحَاطِطِ وَأَنَا أَصْلِي فَلَمْ أَرُكَ الْيَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور سلام کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے قیامت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں اتنے عظیم واقعات رونما ہوں گے اور پھر فرمایا: ”تم میں سے کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہے تو سوال کرنے بخدا! آج تم جو بھی سوال کرو گے میں ابھی جواب دوں گا“ آؤ میں جواب دینے کے لئے یہاں کھڑا ہوں۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جب لوگوں نے حضور ﷺ سے یہ سنا تو رونے لگے۔ دوسری طرف نبی کریم ﷺ بباگ دھل اعلان فرما رہے تھے کہ ”آؤ پوچھ لو۔“ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو زانو پر بیٹھ کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر ہر لحاظ سے راضی ہیں۔ حضور ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: ”آتے کیوں نہیں ہو؟ سوال کرو مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے حالت نماز میں سامنے دیوار پر جنت و دوزخ کو دکھا دیا گیا ہے چنانچہ آج کے دن کی طرح کسی اور دن میں خیر و شر دیکھنے کا یوں موقع نہیں بنا۔“

۵۶۵۔ بَابُ الْإِسْتِلقاءِ (پشت کے بل لیٹنا)

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُهُ قَلْتُ لِابْنِ عُيَيْنَةَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے چچا نے بتایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ چت لیٹے ہوئے تھے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمَسُورِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مُسْتَلْقِيًا رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت امام بکر بنت مسور رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے چچا نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چت لیٹے تھے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

۵۶۶۔ بَابُ الضُّجْعَةِ عَلَى وَجْهِهِ (چہرہ کے بل لیٹنا)

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا خُلْفُ بْنُ مُوسَى بْنِ خُلْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ ابْنِ طَخْفَةَ الْغَفَارِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَتَانِي آتٍ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى بَطْنِي فَحَرَكَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: قُمْ هَذِهِ ضُجْعَةٌ يَبْغِضُهَا اللَّهُ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي.

ترجمہ: حضرت ابن طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد نے بتایا (وہ اصحاب صفہ میں شامل تھے) کہ میں ایک دن رات کے آخری حصے میں مسجد کے اندر سویا ہوا تھا کہ کوئی شخص آیا اس وقت میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ اس نے پاؤں سے مجھے ہلایا اور کہا: ”اس شکل میں لیٹنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔“ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سر ہانے نبی کریم ﷺ کھڑے تھے۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنْدِيُّ مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْطَبِحًا لَوَجْهِهِ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: قُمْ نَوْمَةً جَهَنَّمِيَّةً.

ترجمہ: حضرت امامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے قریب سے گزرے جو پیٹ کے بل پڑا تھا۔ آپ نے پاؤں سے اسے ہلایا اور فرمایا: ”یہ تو جہنمی لوگوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔“

۵۶۷۔ بَابُ لَا يَأْخُذُ وَلَا يُعْطَى إِلَّا بِالْيَمَنِ

(لینے اور دینے کو دایاں ہاتھ استعمال کرے)

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرِبُ بِنِشْمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. قَالَ: كَانَ

نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطَى بِهَا.

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پئے کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“ حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس میں مزید اضافہ بیان کرتے ہیں کہ اس ہاتھ سے نہ کچھ لے اور نہ ہی دیا کرے۔

۵۶۸۔ بَابُ آيِنٍ يَضَعُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟ (بیٹھتے وقت جوتے کہاں رکھے؟)

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ،

عَنِ ابْنِ نُهَيْكٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا إِلَى جَنْبِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ بیٹھتے وقت اپنے جوتے اتار کر اپنے قریب ایک طرف رکھ لے۔

۵۶۹۔ بَابُ الشَّيْطَانِ يَحْيَىٰ بِالْعُودِ وَالشَّيْءِ يَطْرَحُهُ عَلَى الْفِرَاشِ

(شیطان کوئی لکڑی یا کوئی اور چیز لا کر چارپائی پر رکھ دیتا ہے)

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشٍ أَحَدِكُمْ بَعْدَ مَا يَفْرُشُهُ أَهْلُهُ وَيَهَيِّئُونَهُ، فَيُلْقِي عَلَيْهِ الْعُودَ وَالْحَجَرَ أَوْ الشَّيْءَ لِيُغْضِبَهُ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلَا يَغْضَبُ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ: لِأَنَّهُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کسی کے اہل خانہ بستر لگا دیتے ہیں تو بستر پر شیطان آ جاتا ہے اور اس پر لکڑی پتھر یا کوئی اور شے رکھ دیتا ہے تاکہ گھر والوں سے ناراض ہو، جب ایسا معاملہ دیکھے تو اہل خانہ پر ناراض نہ ہو کیونکہ یہ شیطانی کام ہوتا ہے۔

۵۷۰۔ بَابُ مَنْ بَاتَ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ لَهُ سِتْرَةٌ

(چھت پر بغیر پردہ کے لیٹنا)

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، هُوَ

ابْنُ جَابِرٍ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَكَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص گھر کی چھت پر بغیر کسی پردہ کے رات گزارے تو میں اس کا ذمہ لینے کو تیار نہیں۔“ (کیونکہ کوئی بھی واقعہ ہو سکتا ہے)

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ رِبَاحٍ الشَّافِعِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمَارَةَ قَالَ: جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَصَعِدْتُ بِهِ عَلَى سَطْحٍ أَفْلَحَ فَنَزَلَ وَقَالَ: كَذْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ وَلَا ذِمَّةَ لِي.

ترجمہ: حضرت علی بن عمارہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ آئے تو میں انہیں کھلی چھت پر لے کر چڑھا، وہ نیچے اترے اور کہا: ممکن تھا کہ میں آج رات چھت پر گزاروں لیکن کوئی ضامن نہیں ہے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ عَلَى أَنْجَارٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَمَاتَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ حِينَ يَرْتَجِعُ يَعْنِي يَغْتَلِمُ فَهَلَكَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو بے پردہ چھت کے اوپر آرام کرے اور گر کر مر جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہوں گا اور جو دریا میں طغیانی کے وقت کشتی یا جہاز وغیرہ میں سواری کرے اور ہلاک ہو جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔“

۵۷۱۔ بَابُ هَلْ يَدُلِّي رَجُلِيهِ إِذَا جَلَسَ؟

(کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پاؤں لٹکانے کا حکم)

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَعْمَشَ

شَعْرِي أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي حَائِطٍ عَلَى قِفِّ الْبَيْرِ مُدْلِيًا فِي الْبَيْرِ.
ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک کنویں کی منڈیر پر پاؤں لٹکائے
تشریف فرما تھے۔

۵۷۲۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ؟

(گھر سے کسی ضرورت کے لئے جاتے وقت کیا کہے؟)

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ
أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ مِنِّي وَسَلِّمْ مِنِّي.
ترجمہ: حضرت مسلم بن ابو مریم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر سے نکلتے تو
یوں کہتے:

اللَّهُمَّ سَلِّمْ مِنِّي وَسَلِّمْ مِنِّي

”اے اللہ! مجھے برائی سے بچالے اور میری زیادتی سے دوسروں کو بچا۔“

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنِ
بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، التَّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ فرماتے:

”بِسْمِ اللَّهِ التَّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.“

”اللہ کے نام کی برکت سے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اللہ سے پھر جانے کی کوئی راہ نہیں اور

نہ ہی اس کے بغیر کسی کے پاس کوئی طاقت ہے۔“

۵۷۳۔ بَابُ هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رَجُلِيهِ بَيْنَ أَيْدِي أَصْحَابِهِ، وَهَلْ يَتَكِيءُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

(پاؤں پھیلا کر اور تکیہ لگا کر بیٹھنا)

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ

بْنُ عَبَادٍ الْعَصْرِيُّ، أَنَّ بَعْضَ وَقْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ سَمِعَهُ يَذْكُرُ قَالَ: لَمَّا بَدَأْنَا فِي وَقَادَتِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرْنَا حَتَّى إِذَا شَارَفْنَا الْقُدُومَ تَلَقَّانَا رَجُلٌ يُوَضِّعُ عَلَى قَعُودِهِ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ وَقَفَ. فَقَالَ: مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: وَقَدْ عَبْدِ الْقَيْسِ. قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمْ وَأَهْلًا بِأَيَّاكُمْ طَلَبْتُ جِئْتُ لَا بَشَرُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمْسِ لَنَا أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْمَشْرِقِ. فَقَالَ: لِيَأْتِيَنَّ عَدَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ خَيْرٌ وَقَدْ الْعَرَبُ. فَبِتُّ أَرْوِّغُ حَتَّى أَصْبَحْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى رَاِحِلَتِي فَأَمْعَنْتُ فِي الْمَسِيرِ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَهَمَمْتُ بِالرُّجُوعِ ثُمَّ رَفَعْتُ رُؤُوسَ رَوَاحِلِكُمْ ثُمَّ ثَنَيْتُ رَاِحِلَتَهُ بِزِمَامِهَا رَاجِعًا يُوَضِّعُ عُوْدَهُ عَلَى بَدَنِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ حَوْلَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ: بِلَبِّي وَأُمِّي، جِئْتُ أَبَشِّرُكَ بِوَقْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالَ: أَنَّى لَكَ بِهِمْ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: هُمْ أَوْلَاءٌ عَلَى إِثْرِي قَدْ أَظْلَمُوا قَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ. فَقَالَ: بَشْرُكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ. وَتَهَيَّأَ الْقَوْمُ فِي مَقَاعِدِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فَأَلْقَى ذَيْلَ رِدَائِهِ تَحْتَ يَدِهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ، وَبَسَطَ رِجْلَيْهِ فَقَدِمَ الْوَقْدُ فَفَرِحَ بِهِمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ أَمْرَحُوا رِكَابَهُمْ فَرَحًا بِهِمْ، وَأَقْبَلُوا سِرَاعًا فَأَوْسَعَ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكِيًّا عَلَى حَالِهِ فَتَخَلَّفَ الْأَشْجُ وَهُوَ مُنْذِرُ بْنُ عَائِدِ بْنِ مُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَصْرِ فَجَمَعَ رِكَابَهُمْ ثُمَّ أُنَاخَهَا وَحَطَّ أَحْمَالَهَا وَمَعَ مَتَاعَهَا ثُمَّ أَخْرَجَ عِيْبَةً لَهُ وَأَلْقَى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبَسَ حُلَّةً ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي مُتَرَسِّلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ وَصَاحِبُ أَمْرِكُمْ. فَأَشَارُوا بِاجْمَعِهِمْ إِلَيْهِ. وَقَالَ: ابْنُ سَادَتِكُمْ هَذَا؟ قَالُوا: كَانَ الْبَاوَةُ سَادَتَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ قَائِلُنَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمَّا انْتَهَى الْأَشْجُ أَرَادَ أَنْ يَقْعُدَ مِنْ نَاحِيَةِ اسْتَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا. قَالَ: لَهْنَا يَا أَشْجُ. وَكَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ سُمِّيَ الْأَشْجُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَصَابَتْهُ حِمَارَةٌ بِحَافِرِهَا وَهُوَ قَاطِمٌ فَكَانَ فِي وَجْهِهِ مِثْلُ الْقَمَرِ فَأَقْعَدَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَالْطِفَةَ وَعَرَّفَ فَضْلَهُ عَلَيْهِمْ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ وَيُنْخِرُهُمْ حَتَّى كَانَ بِعَقِبِ الْحَدِيثِ. قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ أَرْوَدِكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَقَامُوا سِرَاعًا كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى ثِقْلِهِ فَبَجَاءَ وَبَصُرَ التَّمَرِ فِي أَكْفِهِمْ فَوَضَعَتْ عَلَى نَطْعٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ جَرِيْدَةً دُونَ الذَّرَاعَيْنِ وَفَوْقَ الذَّرَاعِ فَكَانَ يَخْتَصِرُ بِهَا قَلَمًا يَفَارِقُهَا فَأَوَمَّ بِهَا إِلَى صَبْرَةٍ مِنْ ذَلِكَ

الْتَمَرُ فَقَالَ: وَتُسَمُّونَ هَذَا التَّعْضُوضَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: وَتُسَمُّونَ هَذَا الصَّرْقَانَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: وَتُسَمُّونَ هَذَا الْبُرْنِيَّ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: هُوَ خَيْرُ تَمَرٍ كُمْ وَأَنْفَعُهُ لَكُمْ. وَقَالَ: بَعْضُ شُيُوخِ الْحَيِّ وَأَعْظَمُهُ بَرَكَةً وَإِنَّمَا كَانَتْ عِنْدَنَا خَصْبَةٌ تَعْلِفُهَا إِبِلُنَا وَحَمِيرُنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ وَقَادَتِنَا تِلْكَ عَظُمْتُ رَغَبَتُنَا فِيهَا وَفَسَلْنَاهَا حَتَّى تَحَوَّلَتْ لِمَارِنَا مِنْهَا وَرَأَيْنَا الْبَرَكَةَ فِيهَا.

ترجمہ: حضرت شہاب بن عباد بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے وفد عبدالقیس کے بعض لوگوں کو سنا کہ وہ کہتے تھے جب ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کی تیاری کی تو ہم چل پڑے۔ جب پہنچنے والے تھے راستے میں تیز اونٹ دوڑاتا ہوا ایک آدمی ملا جو نرم رفتار اونٹنی پر سوار تھا۔ اس نے سلام کہا، ہم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ ہم نے کہا کہ عبدالقیس کا وفد ہے۔ اس نے کہا آپ کا آنا مبارک میں آپ ہی کو تلاش کر رہا تھا۔ میں تم لوگوں کو ایک بات کی بشارت دینا چاہتا ہوں، یہ بات ہمیں ابھی کل ہی حضور ﷺ نے مشرق کی طرف منہ کر کے ارشاد فرمائی تھی، آپ نے مشرق کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ کل اس طرف سے (مشرق کی طرف سے) میرے پاس ایک وفد آ رہا ہے جو عرب دنیا کا سب سے بہترین وفد ہے۔ چنانچہ رات میں تیاری میں مصروف رہا، صبح ہوئی تو میں نے کجاوہ باندھا اور چل پڑا، سورج نکل آیا تھا میں (ماپوس ہو کر) واپس جانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ تمہاری سواریاں نظر آئیں۔ پھر اس نے اپنی سواری واپس کی اور پھر پھر واپس نہی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، مہاجرین بھی تھے اور انصار بھی۔ عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں وفد عبدالقیس کی بشارت دینے حاضر ہوا ہوں، آپ نے فرمایا: ”اے عمر! تمہاری ان سے ملاقات کہاں ہوئی ہے؟“ انہوں نے عرض کی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں اور پہنچنے ہی والے ہیں۔ میں نے اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں بھی خوشخبری دے۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ آپ بھی تشریف فرما تھے، آپ نے چادر کا دامن ہاتھ لے لیا، اس پر تکیہ لگا لیا اور پاؤں پھیلا دیئے۔ اتنے میں وفد آ پہنچا تو مہاجرین و انصار خوش ہوئے۔ جب انہوں نے حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ سواریوں سے اترے، سواریاں یوں چھوڑیں جیسے چرنے کے لئے جنگل میں چھوڑی جاتی ہیں۔ پھر بارگاہ نبوی ﷺ میں فوراً حاضر ہوئے، لوگوں نے جگہ دے دی اور پیچھے ہٹ گئے۔ حضور ﷺ جوں کے توں بیٹھے رہے، اٹھ پیچھے تھے۔ (اس

کا اصل نام منذر بن عائد بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عضر تھا) انج نے سواریاں بٹھا دیں کجاوے اور سامان جمع کیا پھر ایک تھیلی نکالی سفر کا لباس اتار کر قیمتی پوشاک پہنی اور آہستہ آہستہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ نے وفد سے پوچھا: ”تمہارا سردار کون ہے؟ کون صاحب اختیار ہے؟“ سب نے انج کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ ہے تمہارے سرداروں کا بیٹا؟“ انہوں نے عرض کی کہ دور جاہلیت میں اس کے آباؤ اجداد ہمارے سردار رہے ہیں اور یہ ہمیں اسلام کی طرف لانے والا ہے۔ اتنے میں انج حاضر ہو گیا اور ایک کنارے بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”انج ادھر آؤ۔“ یہی پہلا دن تھا جب اسے انج کہا جانے لگا وجہ یہ تھی کہ بچپن میں ایک گدھی نے اس کے چہرے پر دولتی ماری تھی چہرہ پر دولتی کا نشان چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ آپ نے اسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا اور نہایت شفقت فرمائی اور معلوم فرمایا کہ یہ وفد والوں پر کتنی فضیلت رکھتا ہے۔ سب لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگ سوال کرتے جا رہے تھے اور آپ جواب دیتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ”تمہارے پاس کچھ کھانے کو موجود ہے؟“ انہوں نے عرض کی: ہاں سب کچھ موجود ہے یہ کہہ کر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور سامان سے خوراک کا ڈھیر لگا دیا۔ کھجور کی تھیلیاں تھیں جو آپ کے سامنے فرش پر رکھتے گئے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی جو ایک ہاتھ سے لمبی اور دو ہاتھ سے کم تھی جو آپ نے سہارا لینے کے لئے پاس رکھی تھی آپ نے کھجور کی تھیلیوں میں سے ایک پر لگائی اور فرمایا: ”اسے تم تعوض (سیاہ کھجور نہایت شیریں) کہتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی ہاں! پھر دوسری تھیلی کو لگا کر فرمایا: ”اسے تم صرفان (ایک بہترین کھجور) کہتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی ہاں! پھر تیسری کو لگا کر فرمایا کہ ”اسے تم برنی (گول اور سرخ رنگ کی عمدہ کھجور) کہتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: ”یہ سب سے اچھی کھجوریں ہیں اور پک کر تیار ہو چکی ہیں۔“

اس قبیلے کے بعض لوگوں نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے فرمایا تھا: ”یہ کھجوریں دوسری قسموں سے بہت با برکت ہیں۔“ حالانکہ قبل ازیں ہمارے نزدیک یہ کھجور نہایت سستی شمار ہوتی تھی جسے ہم اونٹوں اور گدھوں کو کھلایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب ہمارا وفد واپس ہوا تو برنی کھجوروں کی طرف ہماری دلچسپی بڑھ گئی۔ ہم نے اس کے درخت نکلے اور پھر ہم نے دیکھا کہ تقریباً ویسے ہی پھل لگے تھے۔ چنانچہ ہم نے وہ برکت ملاحظہ کر لی۔

۵۷۲۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ؟ (صبح اٹھے تو کیا کہے؟)

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ. وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.“

اور شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.“

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَبْرِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح و شام یہ دعا پڑھنا نہ چھوڑتے۔

”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.“

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ :
 اللَّهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ، إِلَّا أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَمَنْ قَالَهَا
 مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ .

ترجمہ: زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت مسلم بن زیاد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ دعا ہر صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے اسے اس دن کے چوتھائی حصے کے گناہوں اور عذاب سے رہائی ملے گی، دو مرتبہ پڑھے تو نصف دن کے عذاب سے رہائی ملے گی اور چار مرتبہ پڑھنے والے کو اس دن کے عذاب سے مکمل آزادی مل جائے گی۔

”اللَّهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ
 أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا أَعْتَقَ
 اللَّهُ رُبْعَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعَ
 مَرَّاتٍ أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ .“

۵۷۵۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَى؟ (رات ہونے پر کیا پڑھے؟)

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ عَاصِمٍ
 قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ ،
 قَالَ : قُلْ : اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، كُلُّ شَيْءٍ بِكَفَيْكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ قُلُّهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا
 أَخَذْتُ مَضْجَعَكَ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے صبح و شام پڑھنے کے لئے کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا:

”اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ بِكَفَيْكَ أَشْهَدُ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ .“

ارشاد فرمایا کہ اسے صبح و شام اور لیٹتے وقت پڑھا کرو۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عُمَرُو، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ..... مِثْلَهُ. وَقَالَ: رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكِهِ. وَقَالَ: شَرُّ الشَّيْطَانِ وَشَرُّكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے جس میں رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكِهِ اور شَرُّ الشَّيْطَانِ وَشَرُّكَ کے الفاظ ملتے ہیں۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ وَالْحَبْرَاتِيِّ، أَنَّهُ تَابَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو فَقُلْتُ لَهُ: حَدَّثَنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفَى إِلَى صَحِيفَةٍ فَقَالَ: هَذَا مَا كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكِهِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِيْ سَوْءًا اَوْ اَجْرَةً اِلَى مُسْلِمٍ.

ترجمہ: حضرت ابو راشد جرائی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ حضور ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے مجھے ایک تحریر دی اور کہا کہ یہ نبی کریم ﷺ نے میرے لئے لکھا تھا۔ میں نے اسے کھولا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے صبح و شام پڑھنے کے لئے کچھ عطا فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابو بکر! یہ پڑھا کرو۔

”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكِهِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ، وَاَنْ اَقْرِفَ عَلَى نَفْسِيْ سَوْءًا اَوْ اَجْرَةً اِلَى مُسْلِمٍ.“

۵۷۶۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ؟ (بستر پر لیٹتے وقت کیا پڑھے؟)

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَابُو نَعِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا

وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ. قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

”بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا.“

اور جب جاگتے تو یہ پڑھتے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.“

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَابِطٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَدَى.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو دعا پڑھتے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَدَى.“

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَهُمَا يَفْضُلَانِ كُلُّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَرَأَهُمَا كُتِبَ لَهُ بِهِمَا سَبْعُونَ حَسَنَةً، وَرَفَعَ بِهِمَا لَهُ سَبْعُونَ دَرَجَةً، وَحُطُّ بِهِمَا عَنْهُ سَبْعُونَ خَطِيئَةً.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر سورت سے دس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہیں جو انہیں پڑھتا ہے اس کے لئے ان دونوں کے پڑھنے پر ستر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں ستر درجے بلند ہوتے ہیں اور ستر خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، هِ الْأَحْوَلُ، عَنْ شَمِيطٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: التَّوَمُّ عِنْدَ الذِّكْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ إِنْ شِئْتُمْ فَجَرِّبُوا إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ وَارَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ذکر الہی کے وقت نیند آنا شیطان کی مداخلت سے ہوا کرتا

ہے چاہو تو تجربہ کر لو جب تم لیٹنے لگو اور چار پائی پر سونے کے ارادے سے لیٹ جاؤ تو ذکر کرتے لیٹا کرو۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَبَارَكَ وَالْم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک سویا نہ کرتے جب تک سورہ ملک اور سجدہ تلاوت نہ فرما لیتے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَحِلِّ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَ فِي فِرَاشِهِ وَلْيُضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنِيَّ فَإِنْ احْتَسَبْتُ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أَرَسَلْتُهَا فَأَحْفَظُهَا مِمَّا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ. أَوْ قَالَ: عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو چادر سے اپنا بستر جھاڑ لے کیونکہ اسے کیا پتہ کہ اس کے بستر سے اٹھنے کے بعد وہاں کیا چیز آ چکی ہے پھر سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

”بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنِيَّ فَإِنْ احْتَسَبْتُ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرَسَلْتُهَا فَأَحْفَظُهَا مِمَّا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ.“

ایک روایت میں عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ہے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، أَبُو سَعِيدٍ، الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَازِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، النَّخَعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحُ كُلُّهُ إِلَى إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مُنْجَا وَلَا مُلْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. قَالَ: كَمَنْ قَالَهُنَّ فِي لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو لیٹتے اور

پھر یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَالْجَنّٰتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً
وَرَغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَنَجِيْ وَلَا مَلْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَلِيَّكَ
الَّذِيْ اَرْسَلْتَ.“

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو ان کلمات کو ادا کرے اور پھر اس رات میں

مر جائے تو وہ دین اسلام پر مرے گا۔“

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اَخِذْ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِيْ
مِنَ الْفَقْرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلَ التَّوْرَةِ
وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اَخِذْ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ.“

۵۷۷۔ بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ (سُونے کے وقت دعا کی فضیلت)

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي
أَبِي، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى
شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ بِوَجْهِیْ اِلَيْكَ وَلَوْضَعْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ
وَالْجَنّٰتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَنَجِيْ وَلَا مَلْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي

أَنْزَلْتُ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ لَيْلَتَهُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بستر انور پر لیٹتے اور دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ بِوَجْهِیْ اِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَنَجِيْ وَلَا مَلْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ.“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ دعا پڑھتا رہے اور اسی دوران فوت ہو جائے تو وہ ایمان پر فوت

ہوگا۔“

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ خُجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ أَوْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَكْرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اِغْنِمْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اِغْنِمْ بِشَرٍّ فَإِنْ حَمِدَ اللَّهُ وَذَكَرَهُ أَطْرَدَهُ وَبَاتَ بِكَلَامِهِ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَكْرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَقَالَ مَلَكُهُ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ إِلَى نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يَمُتْهَا فِي مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَكِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَى رَوْفٍ رَّحِيمٍ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا وَإِنْ قَامَ فَصَلَّى صَلَّيْ فِي كَضَائِلَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جب انسان گھر میں داخل ہوتا یا اپنے بستر پر لیٹنے لگتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور شیطان آجاتے ہیں فرشتہ کہتا ہے کہ آج کا اعمال نامہ بھلائی پر بند کرو اور شیطان کہتا ہے کہ برائی پر اختتام کرو اب اگر اس نے حمد الہی کی ہے اور اس کا ذکر کرتا رہا ہے فرشتہ شیطان کو دور کر دیتا ہے اور یہ فرشتہ اس کی رات بھر حفاظت کرتا ہے اور پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان پاس آجاتے ہیں اور وہی کچھ کہتے ہیں جس کا پہلے ذکر ہوا اب اگر اس نے حمد الہی کی تھی اور یہ ذکر الہی کیا ہوتا ہے۔

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يَمُتْهَا فِيْ مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ
كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ
إِلَى رَوْفٍ رَحِيمٍ“

اگر وہ اس رات میں فوت ہو گیا تو موت شہادت حاصل کر لیتا ہے اور اگر کھڑا ہو اور نماز نفل پڑھے تو یہ
بہت بڑی فضیلت ہوگی۔

۵۷۸۔ بَابُ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ (سوتے وقت ہاتھ رخسار کے نیچے رکھنا)

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ.

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ دائیں رخسار
کے نیچے رکھ لیا کرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

”اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.“

”اے الہی! اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچالینا جب تو لوگوں کو قبروں سے اٹھائے گا۔“

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک اور حدیث ایسی ہی ملتی ہے۔

۵۷۹۔ بَابُ

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرُ وَمَنْ يَعْمَلْ
بِهِمَا قَلِيلٌ. قِيلَ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَكْبُرُ أَحَدُكُمُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُحَمِّدُ عَشْرًا،
وَيُسَبِّحُ عَشْرًا كَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةً عَلَى اللِّسَانِ وَآلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ. قَرَأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْدُهُنَّ بِيَدِهِ: وَإِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ سَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ وَكَبَّرَهُ فِتْلِكَ مِائَةً عَلَىٰ اللِّسَانِ، وَالْفِ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَجْعَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَائِةٍ سَيِّئَةٍ؟ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ لَا يُحْصِيَهُمَا؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهِ لِيَذْكُرَهُ حَاجَةً كَذَا وَكَذَا، فَلَا يَذْكُرُهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو ایسی خصلتیں ہیں کہ اگر مسلمان انہیں اپنا لے تو وہ جنت میں داخل ہوگا“ قابل عمل ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔“ آپ سے عرض کی گئی کہ وہ کون سی ہیں تو آپ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد اللہ اکبر دس مرتبہ پڑھے الْحَمْدُ لِلَّهِ دس مرتبہ اور سُبْحَانَ اللَّهِ دس مرتبہ پڑھا کرے تو گنتی میں تو ڈیڑھ سو ہیں جبکہ میزان پر ڈیڑھ ہزار نیکی کا درجہ رکھتی ہیں۔“ چنانچہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ انگلیوں پر شمار فرما رہے تھے اور جب بستر پر لیٹتے وقت یہ الفاظ پڑھ لیا کرے تو یہ گنتی میں سو نیکی کا مرتبہ رکھتی ہیں اور میزان میں ایک ہزار ہوگا تو بتاؤ کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو شب و روز میں اڑھائی ہزار گنا کرتا ہے؟ عرض کی گئی یا رسول اللہ! کوئی یہ الفاظ کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان آ جاتا ہے اور طرح طرح کی باتیں یاد دلاتا ہے تو انسان ذکر الہی ترک کر بیٹھتا ہے۔“

۵۸۰۔ بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلْيَنْفُضْهُ

(بستر سے اٹھ کر دوبارہ لیٹے تو اسے جھاڑ دے)

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ هَالِمِ بْنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَىٰ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسْمِ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَىٰ فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَىٰ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفِظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم لیٹا کرو تو اپنی چادر کا پلو پکڑ کر بستر جھاڑ لیا کرو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے اٹھنے کے بعد بستر پر کیا آ پڑا ہے۔“ (اس وقت روشنی نہ تھی تو یہی طریقہ کار آمد تھا۔ ۱۲ چشتی) اور جب

بستر پر لیٹو تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹو اور کہو۔

”سُبْحَانَكَ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ“

۵۸۱۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ بِاللَّيْلِ؟

(رات جاگ کر اٹھے تو کیا کہے؟)

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مَعَادُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِي، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَنِي وَضُوءَهُ قَالَ: فَأَسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَأَسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے دروازے پر رات گزارتا تو ضرورت پڑنے پر وضو کے لئے پانی پیش کرتا اور میں رات کے کچھ حصہ گزرنے پر کئی مرتبہ سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کی آواز سناتا تھا۔

۵۸۲۔ بَابُ مَنْ نَامَ وَبِيدَهُ عَمْرٌ (گوشت یا چربی ہاتھ میں پکڑے سو جانا)

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَامَ وَبِيدَهُ عَمْرٌ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حالت میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت وغیرہ کی چکنائی لگی ہو تو پھر وہ اپنا خود ذمہ دار ہے۔“

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ وَبِيدَهُ عَمْرٌ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو ہاتھ میں گوشت وغیرہ

کی چھائی پکڑے سو جائے اور اسے کوئی تکلیف پہنچے تو پھر وہ اپنے آپ ہی کو برا بھلا کہے۔“

۵۸۳۔ بَابُ إِطْفَاءِ الْمِصْبَاحِ (چراغ بجھانا)

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَاكْفُوا الْإِنَاءَ، وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا، وَلَا يَحُلُّ وَكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُؤُسَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْنَهُمْ».

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(سوتے وقت) دروازے بند کر لیا کرو، مشکوں کا منہ باندھ دو، برتن اونڈھے کر دو، برتن ڈھانپ دو اور چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان بند چیز کو نہیں کھولتا نہ مشک کھولتا ہے اور نہ برتن سے پردہ ہٹاتا ہے اور (یاد رکھو) چوہے وغیرہ گھروں کو جلا دیا کرتے ہیں۔“

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أُسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «جَاءَتْ قَارَةٌ فَأَخَذَتْ تَجَرُّ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيهَا. فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاحْتَرَقَ مِنْهَا مِثْلُ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ لَعَنَ قُلُوبَكُمْ».

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ چوہا آیا اور فتیلہ لے کر بھاگا۔ بچی اسے مارنے لگی تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”چھوڑ دو۔“ چوہے نے وہ بتی اس چادر پر لا کر رکھ دی جس پر آپ بیٹھے تھے۔ چنانچہ ایک درہم بھر وہ ٹاٹ جل گیا۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان چوہے کو ایسی باتیں سمجھا دیتا ہے جس سے تمہاری چیزیں جل جائیں اور نوبت تمہارے جلنے تک پہنچ سکتی ہے۔“

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي رِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي أَيْمَنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: «اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا قَارَةٌ كَذَّ أَخَذَتْ الْقَبِيلَةَ فَصَعِدَتْ بِهَا إِلَى السَّقْفِ لِتَحْرِقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ، فَلَعَنَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْلَى لَعْنَهَا لِلْمَحْرَمِ».

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اچانک دیکھا تو چوہے نے چراغ کی جلی پکڑی گھر کو اور اہل خانہ کو جلانے کے لئے چھت کی طرف سے چلا۔ چنانچہ آپ نے اسے لعنت ڈالی اور احرام پہنے ہوئے شخص کو اجازت دی کہ اسے مار سکتا ہے۔

۵۸۲۔ بَابُ لَا تَتْرُكُ النَّارَ فِي الْبَيْتِ حِينَ يَنَامُونَ

(سوتے وقت آگ کھلی نہ چھوڑو)

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سوئے لگو تو آگ گھر میں کھلی نہ چھوڑو۔“

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ فَاحْذَرُوهَا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَّبِعُ نِيرَانَ أَهْلِهِ وَيُطْفِئُهَا قَبْلَ أَنْ يَبْتَئ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: آگ نقصان دہ چیز ہے اس سے بچ کر رہو۔ چنانچہ آپ گھر میں آگ کا دھیان رکھتے اور سونے سے پہلے اسے بجھا دیتے تھے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّهَا عَدُوٌّ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”گھر میں آگ نہ رہنے دیا کرو کیونکہ یہ نقصان دہ چیز ہے۔“

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: احْتَرَقَ بِالْمَدِينَةِ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوهَا عَنْكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مدینہ پاک میں رات کو کسی شخص کا گھر جل گیا، نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”آگ تمہارے لئے نقصان دہ ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔“

۵۸۵۔ بَابُ الْتَيْمَنِ بِالْمَطَرِ (بارش کو باعث برکت سمجھنا)

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ يَقُولُ: يَا جَارِيَّةُ، أَخْرِجِي سُرْجِي أَخْرِجِي ثِيَابِي وَيَقُولُ: وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ جب آسمان پر بادل چھا جاتے تو آپ لوٹدی سے کہتے میری (گھوڑے کی) زین باہر نکالو میرے کپڑے نکال لاؤ اور پھر (رحمت و برکت کا) ذکر کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے:

”وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا.“

”ہم نے آسمانوں سے برکت والا پانی اتارا۔“

۵۸۶۔ بَابُ تَعْلِيقِ السُّوْطِ فِي الْبَيْتِ (گھر میں کوئی ڈنڈا وغیرہ لٹکائے رکھنا)

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَعْلِيقِ السُّوْطِ فِي الْبَيْتِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے گھر میں ڈنڈا لٹکائے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (تاکہ ضرورت پڑنے پر کام آسکے اور بچوں کو احکام دینیہ پر عمل کرنے کا خوف رہے)

۵۸۷۔ بَابُ غَلْقِ الْبَابِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت دروازہ بند رکھنا)

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا كُمْ وَالسَّمَرُ بَعْدَ هُدُوءِ اللَّيْلِ، فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَبْتَغِي اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَقْرَأِ الْبَوَابَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ، وَأَكْفُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفُوا الْمَصَابِيحَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رات کو شور شرابا بلند ہو جائے تو باتیں بند کر دو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے (گھر سے باہر) کیا کچھ بکھیر رکھا ہے جو راستوں میں چلتی پھرتی ہیں اپنے دروازے بند کر دو، مشکیزہ باندھ دو، برتن الٹ دو اور چراغ بجھا دیا کرو۔“ (چراغ یا بلب وغیرہ ایک ہی معنی میں ہوتے ہیں)

۵۸۸۔ بَابُ ضَمِّ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ قُورَةِ الْعِشَاءِ

(عشاء کے بعد بچوں کو گھر میں رہنے کا پابند کر دو)

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَفُّوا صَبِيَّانَكُمْ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةٌ أَوْ قُورَةٌ الْعِشَاءِ سَاعَةً تَهْبُتُ الشَّيَاطِينُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی ﷺ بتاتے ہیں فرمایا: ”سخت تاریکی (رات کا ابتدائی حصہ) کے چلے جانے تک بچوں کو گھر میں روک لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان گھوم رہے ہوتے ہیں۔“

۵۸۹۔ بَابُ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ (موشیوں کو لڑانا)

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّكَ كَرِهَ أَنْ يُحْرَشَ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ موشیوں کو آپس میں لڑانا اچھی بات نہیں۔

۵۹۰۔ بَابُ نَبَاحِ الْكَلْبِ وَنَهْيِ الْخِمَارِ (کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہانا)

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتُوا الصَّغُورَ بَعْدَ هَوْرٍ، فَإِنَّ لِلَّهِ دَوَابَّ يَبْهَتُ، كَمَنْ سَمِعَ نَبَاحَ الْكَلْبِ أَوْ نَهْاقَ خِمَارٍ فَلْيَسْعِدْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِيَأْتِيَهُمْ لَهْرُونَ مَا لَا تَرَوْنَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”رات کو تاریکی چھا

جانے پر گھر سے باہر کم نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بہت سی مخلوق پھر رہی ہوتی ہے جب کتا بھونکنے یا گھوڑا ہنہانے کی آواز سنو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔“

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْلَاقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكَلَابِ أَوْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْعَحُ بَابًا أَجِيفَ وَذِكْرُ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَأَوْكِنُوا الْقُرْبَ وَأَكْفِتُوا الْآيَةَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہانا سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ ایسا کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ دروازے بند کر دیا کرو اور بند کرتے وقت بسم اللہ وغیرہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جس دروازہ کو بند کرتے وقت نام الہی لے لیا جائے شیطان اسے نہیں کھولا کرتا گھروں کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزہ باندھو اور برتن الٹا دیا کرو۔“

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَقْلُوا النُّجُوجَ بَعْدَ هُلُوءِ فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا يَبْهَتُهُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكَلَابِ أَوْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ فَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: ابن الہاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے شرحبیل رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رات ہو جائے تو باہر کم ہی نکلا کرو کیونکہ اللہ کی کچھ ایسی مخلوق بھی ہے جو پھیل جاتی ہے (اور غریباں کرتی ہے) لہذا جب تم کتے کا بھونکنا یا گدھے کو آواز نکالتے سنو تو اللہ سے پناہ مانگو۔“

۵۹۱۔ بَابُ إِذَا سَمِعَ الدِّبْكَةَ (مرغ کو بولتا سنے تو کیا کرے؟)

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ

الدِّيَكَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب مرغ رات کے وقت بانگ دے تو چونکہ وہ فرشتہ دیکھ رہا ہوتا ہے لہذا اس وقت اللہ کی رحمت و فضل مانگو اور جب رات کو گدھا بولے تو چونکہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے اس لئے اللہ سے پناہ مانگا کرو۔“

۵۹۲۔ بَابُ لَا تَسْبُوا الْبِرْعُوثَ (پسو کو گالی نہ دو)

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ ابْنُ حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بَرْعُوثًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَلْعَنُهُ فَإِنَّهُ يَقْظُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے پاس پسو کو لعنت دی تو آپ نے فرمایا: ”اے لعنت نہ دو کیونکہ اس نے انبیاء کرام میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔“

۵۹۳۔ بَابُ الْقَائِلَةِ (قیلولہ کرنا ”دوپہر کو سونا“)

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رُبَّمَا قَعَدَ عَلَى بَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَإِذَا لَاءَ الْفَسَى قَالَ: قَوْمُوا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَقَامَهُ قَالَ ثُمَّ بَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ قِيلَ: هَذَا مَوْلَى بَنِي الْحَسْحَاسِ يَقُولُ الشَّعْرَ فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ:

وَدَّعَ سُلَيْمَى إِنْ تَجَهَّزْتَ غَارِيًّا كَفَى الشَّيْبَ وَالْإِسْلَامَ لِلْمَرْءِ نَاهِيًّا
فَقَالَ: حُسْبُكَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بسا اوقات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے دروازے پر کئی لوگ کھڑے ہوتے جب سورج ڈھل جاتا تو وہ کہتے: کھڑے ہو جاؤ (قیلولہ کرلو) کیونکہ باقی وقت میں شیطان داخل ہوتا ہے۔ پھر آپ جہاں جہاں سے گزرتے جاتے قیلولہ سے اٹھاتے جاتے۔ اسی دوران ایک دن

آپ کو بتایا گیا کہ یہ شخص بنو حسان کا غلام ہے اور شعر کہتا ہے۔ آپ نے بلا بھیجا اور پوچھا کیسے شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا۔

”اگر تم نے کل لشکر لے کر غزوہ کے لئے جانا ہے تو ”سلیمی“ کو چھوڑ دو کیونکہ ایک طرف بڑھا پا ہے اور دوسری طرف اسلام ایسے کاموں سے روکتا ہے۔“

یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: بس بس کافی ہے کیا خوب کہا ہے۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمُرُّ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَيَقُولُ: قُومُوا فَقِيلُوا فَمَا بَقِيَ لِلشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوپہر یا قریب قریب وقت میں گزرتے تو کہتے: اٹھو قیلوہ کرلو کیونکہ یہ وقت شیطان کے لئے ہے۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَمِعُونَ ثُمَّ يَقِيلُونَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مسلمان جمع ہو کر قیلوہ کیا کرتے۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ أَنَسٌ: مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ شَرَابٌ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ أَعْجَبَ إِلَيْهِمْ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ فَإِنِّي لَأَسْقِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ مَرَّ رَجُلٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَمَا قَالُوا: مَتَى؟ أَوْ حَتَّى نَنْظُرَ قَالُوا: يَا أَنَسُ، أَهْرِقْهَا ثُمَّ قَالُوا عِنْدَ أُمِّ سَلِيمٍ حَتَّى أَبْرَدُوا وَاغْتَسَلُوا ثُمَّ طَيَّبَتْهُمْ أُمُّ سَلِيمٍ ثُمَّ رَاحُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْخَبَرُ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا طَعَمُوهَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اہل مدینہ کے لئے تازہ اور پکی کھجور کی شراب سے بڑھ کر اور کوئی شراب نہ تھی (حالانکہ شراب حرام کر دی گئی تھی) میں اصحاب رسول ﷺ کو (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں) شراب پلاتا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی گزرا اور بتایا کہ شراب تو حرام قرار دے دی گئی ہے۔ یہ سن کر انہوں نے نہ تو یہ پوچھا کہ کب حرام ہوئی ہے اور نہ ہی یہ کہا کہ ہم پتہ کر لیتے ہیں بلکہ کہنے لگے اے انس! اسے بہا دو اور پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گزی گھٹ جانے تک قیلوہ کیا۔ پھر غسل کیا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے

انہیں لگانے کے لئے خوشبودی وہ پچھلے پہر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے پتہ چلا کہ اس آدمی کی خبر صحیح تھی۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے شراب نہیں پی۔

۵۹۴۔ بَابُ نَوْمِ آخِرِ النَّهَارِ (سہ پہر کو سونا)

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حَوَاتِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ عَرُوقٌ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ، وَآخِرُهُ حُمُقٌ.
ترجمہ: حضرت حوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا، نادانی ہے۔ دوپہر کو سونا اچھی عادت ہے اور آخری حصے میں سونا زری بے وقوفی ہے۔

۵۹۵۔ بَابُ الْمَأْدِيَةِ (دعوت طعام)

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونًا يَعْنِي ابْنَ مَهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدْعُو لِلْمَأْدِيَةِ؟ قَالَ: لَكِنَّهُ انْكَسَرَ لَهُ بَعِيرٌ مَرَّةً فَتَحَرَّنَاهُ. ثُمَّ قَالَ: أَحْشَرُ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ؟ لَيْسَ عِنْدَنَا خُبْرٌ. فَقَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ هَذَا عِرَاقِي وَهَذَا مَرَقِي. أَوْ قَالَ: مَرَقٌ وَبِضْعٌ فَمَنْ شَاءَ أَكَلْ وَمَنْ شَاءَ وَدَع.
ترجمہ: حضرت مایمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی کو دعوت کے لئے بلاتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ آپ کے اونٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو ہم نے اسے ذبح کر دیا تو انہوں نے کہا جاؤ اہل مدینہ کو میرے پاس لے آؤ۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کس لئے بلا لاؤں؟ روٹی تو یہاں ہے ہی نہیں؟ آپ نے کہا: فکر مند کیوں ہو؟ یہ دیکھو بے گوشت حدیاں اور شوربا ہے یا کہا شوربا اور بوٹیاں ہیں جس کا جی چاہے کھا لے اور نہ چاہے تو چھوڑ دے۔

۵۹۶۔ بَابُ الْخِتَانِ (ختنہ کرنا)

۱۲۸۰۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَنَنَّ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ فَمَانَيْنِ سَنَةٍ، وَاخْتَنَنَّ بِالْقُدُومِ (قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي مَوْضِعًا).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود (حکم الہی پر) اسی سال کی عمر میں ”قدوم“ کے مقام پر ختنہ کیا تھا۔“

۵۹۷۔ بَابُ خَفْضِ الْمَرْأَةِ (عورت کا ختنہ)

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَدَّةٌ عَلِيُّ بْنِ غُرَابٍ. قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سَبَّيْتُ فِي جَوَارِي مِنَ الرُّومِ فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يَسْلَمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرَى. فَقَالَ: عُثْمَانُ: اذْهَبُوا فَأَخْفِضُوهُمَا وَطَهِّرُوهُمَا.

ترجمہ: حضرت علی بن غراب کی دادی کہتی ہیں کہ مجھے اُم مہاجر رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں روم کی لونڈیوں میں قیدی بنی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسلام لانے کو کہا تو سب میں سے میں اور ایک دوسری عورت ایمان لے آئیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انہیں لے جا کر ان کا ختنہ کر دو اور پاک صاف کر دو۔ نوٹ: یہ کوئی لازمی امر نہیں ہے بلکہ اب اسے ترک کر دیا گیا ہے۔ (۱۲ چشتی)

۵۹۸۔ بَابُ الدَّعْوَةِ فِي الْخِتَانِ (ختنہ کی دعوت)

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: خَتَنَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَا وَنَعِيمًا فَلَدَّبِحَ عَلَيْنَا كَبْشًا فَلَقَدْ رَأَيْنَا وَإِنَّا لَنَجِدِلُ بِهِ عَلَى الصَّبِيَّانِ أَنْ ذُبِحَ عَنَّا كَبْشًا.

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میرے اور نعیم رضی اللہ عنہ کے ختنہ کا حکم دیا اور پھر اس خوشی میں ایک مینڈھا ذبح کیا۔ چنانچہ ہم لڑکوں میں بڑے فخر سے کہتے کہ ہمارے لئے مینڈھا ذبح کیا گیا ہے۔

۵۹۹۔ بَابُ اللَّهْوِ فِي الْخِتَانِ (ختنہ کے وقت کھیل تماشہ)

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ بَكِيرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أُمَّ عُلْقَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ، أَنَّ بَنَاتِ أَخِي عَائِشَةَ خُفِيْنَ لِقَبِيلِ لِعَائِشَةَ: أَلَا نَدْعُو لَهُنَّ مَنْ يُلْهِيهُنَّ؟ قَالَتْ: بَلَى فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَدِيٍّ فَأَتَاهُنَّ فَمَرَّتْ عَائِشَةُ فِي السَّبْتِ كَرَاتَهُ يَغْفِي وَيَحْرِكُ رَأْسَهُ طَرَبًا وَكَانَ ذَا شَعْرٍ كَثِيرٍ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ

‘شَيْطَانٌ أَخْرَجُوهُ أَخْرَجُوهُ’.

ترجمہ: حضرت اُم علقمہ رضی اللہ عنہ بتاتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کی لڑکیوں کی تقریب ختنہ تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ بچیوں کی دلجوئی کے موقع پر ہم کسی کو خوش طبعی کے لئے بلا لیں؟ انہوں نے کہا: بلا لو! چنانچہ عدی کو پیغام بھیجا گیا تو وہ آگئے۔ (اور کھیلنے لگے) آپ گھر کو گئیں تو دیکھا وہ گا رہا تھا اور سر کو خوشی سے ہلا رہا تھا بال بڑے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اُف! یہ تو شیطان ہے اسے نکالو نکالو!

۶۰۰۔ بَابُ دَعْوَةِ الذِّمِّيِّ (اگر ذمی کی دعوت کرے)

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الشَّامَ أَتَاهُ الدِّهْقَانُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي بِأَشْرَافٍ مِّنْ مَّعَكَ، فَإِنَّهُ أَقْوَى لِي فِي عَمَلِي وَأَشْرَفُ لِي. قَالَ: إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْخُلَ كَنَائِسُكُمْ هَذِهِ مَعَ الصُّورِ الَّتِي فِيهَا.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام پہنچے تو ایک دیہاتی شخص حاضر ہوا اور عرض کی اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کے لئے کھانا پکایا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کھانا کھائیں اور معزز لوگوں کو بھی ساتھ لے آئیں کیونکہ اس سے میری حوصلہ افزائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ایسے گرجوں میں کیسے جائیں جن میں تصویریں رکھی ہیں۔

۶۰۱۔ بَابُ خِتَانِ الْإِمَاءِ (لوٹڈی کا ختنہ)

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجُوزٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَدَّةٌ عَلِيٍّ بْنِ غُرَابٍ. قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ. قَالَتْ سَبِيتُ وَجَوَارِي مِّنَ الرُّومِ فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ الْإِسْلَامَ كُلَّمَا يُسَلِّمُ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرَى، فَقَالَ: أَخْفِضُوهُمَا وَطَهِّرُوهُمَا فَكُنْتُ أُخْلِمُ عُثْمَانَ.

ترجمہ: حضرت اُم مہاجر رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں روم کی کچھ لڑکیوں کے ساتھ قید میں تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسلام لانے کو کہا تو میں اور ایک دوسری لوٹڈی ایمان لے آئیں۔ اس پر انہوں نے (عورتوں سے) کہا کہ ان کا ختنہ کر کے انہیں پاک صاف بناؤ چنانچہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت پر

مقرر ہو گئی تھی۔

۶۰۲۔ بَابُ الْخِتَانِ لِلْكَبِيرِ (جوان کا ختنہ)

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اخْتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ عَشْرَيْنَ وَمِائَةً ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً.

قَالَ سَعِيدٌ: إِبْرَاهِيمُ أَوَّلُ مَنْ اخْتَنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَصَافَ وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الشَّارِبَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الظُّفْرَ وَأَوَّلُ مَنْ شَابَّ. فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَا هَذَا؟ قَالَ: وَقَارٌ. قَالَ: يَا رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر میں ختنہ کیا اور پھر اسی سال تک زندہ رہے۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے ختنہ کیا، مہمان نوازی کی، لبیں کاٹیں، ناخن کاٹے اور بوڑھے ہوئے (بال سفید ہونے پر آپ نے بارگاہ الہی میں) عرض کی: اے رب! یہ (بالوں کی سفیدی) کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ آپ کی عزت و وقار ہے۔ آپ نے عرض کی الہی! میرے وقار میں اضافہ فرمادے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الذِّبْيَالِ وَكَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: أَمَا تَعْجَبُونَ لِهَذَا؟ يَعْنِي مَالِكُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَمَدًا إِلَى شُيُوخٍ مِنْ أَهْلِ كُسْكُرٍ اسْلَمُوا فَفَتَشَهُمْ فَأَمَرَهُمْ فَنَحَتُوا وَهَذَا الشِّتَاءُ فَبَلَغَنِي أَنَّ بَعْضَهُمْ مَاتَ وَلَقَدْ اسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّومِيُّ وَالْحَبَشِيُّ فَمَا فَتَشُوا عَنْ شَيْءٍ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: بھلا تم اس پر (مالک بن منذر رضی اللہ عنہ پر) تعجب نہیں کرو گئے؟ اہل کسکر کی طرف گئے ہیں ان سے پوچھ گچھ کی ہے، وہ بڑی عمر کے لوگ ابھی ایمان لائے ہیں انہوں نے ان کے ختنے کا حکم دیا ہے حالانکہ سخت سردی کا موسم ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ مر بھی گئے ہیں حالانکہ حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں میں حبشی اور رومی سب لوگ شام ہیں (جن کے ختنے نہیں کئے گئے) لیکن ان سے اس بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ أَمَرَ بِالْإِخْتَانِ وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا.

ترجمہ: حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو اسے ختنے کا حکم دیا جاتا اگرچہ وہ بڑی عمر کا ہوتا۔

۶۰۳۔ بَابُ الدَّعْوَةِ فِي الْوِلَادَةِ (بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا)

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ الْعَلِيِّ قَالَ: زُرْنَا يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ (الْبَكْرِيُّ الْفَلَسْطِينِي) فِي قَرْيَتِهِ أَنَا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قَلْبُرٍ وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَنَا بِطَعَامٍ فَأَمْسَكَ مُوسَى وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: يَحْيَى: أَمَّا فِي هَذَا الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنَى أَبَا قُرْصَافَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَصُومُ يَوْمًا فَوَلَدَ لِي بَنِي غُلَامٍ فَدَعَا فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَصُومُ فِيهِ فَأَفْطَرَ. فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ فَكَنَسَهُ بِكَسَائِهِ وَأَفْطَرَ مُوسَى: وَكَانَ صَائِمًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَبُو قُرْصَافَةَ اسْمُهُ جَنْدَرَةُ بْنُ خَيْشَنَةَ.

ترجمہ: حضرت بلال بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یحییٰ بن حسان رضی اللہ عنہ سے دیہات میں ملے۔ ملنے والوں میں ابراہیم بن ادھم، عبدالعزیز بن قدیر اور موسیٰ بن یسار رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل تھے۔ وہ کھانا لے آئے لیکن موسیٰ پیچھے ہٹ گئے کیونکہ وہ روزہ سے تھے۔ یحییٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہماری اس مسجد میں بنو کنانہ کے ایک شخص صحابی رسول ﷺ جن کی کنیت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ تھی چالیس سال تک امام رہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ میرے والد کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اسے اس دن بلایا جس میں وہ روزہ سے تھے انہوں نے افطار کیا تو ابراہیم رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنی چادر سے ڈھانپ لیا اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو قرصافہ کا نام جندرنہ بن خیشنہ تھا۔ موسیٰ رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کر لیا۔

۶۰۴۔ بَابُ تَحْنِيكِ الصَّبِيِّ (بچے کو گھٹنی دینا)

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَهَبَتْ بَعْدَ

اللہ بن ابی طلحہؓ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَوْمَ وَلَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِی عَبَاءَہِ یَہْنَا بَعِیْرًا لَہُ. فَقَالَ: مَعَكَ تَمْرَاتٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَتَنَاوَلْتُهُ تَمْرَاتٍ فَلَا کَہْنَ. ثُمَّ فَغَرَفَ الصَّبِیَّ وَأَوْجَرَهُنَّ إِبَّاءَہُ فَحَلَمَظَ الصَّبِیَّ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: حَبَّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ. وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللہِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چونکہ پہنے اپنے اونٹ پر قطران مل رہے تھے۔ مجھ سے پوچھا: ”تمہارے پاس کھجور ہے؟“ میں نے عرض کی ہاں! چنانچہ میں نے کھجور پیش کی۔ آپ نے اسے چبایا اور منہ کھول کر بچے کے تالو میں لگا دی۔ وہ چائے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”انصار کی محبوب چیز کھجور ہے اور پھر بچے کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ رکھ دیا۔“

۶۰۵۔ بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْوِلَادَةِ (بچے کی ولادت پر دعا کرنا)

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللہِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَزْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُولُ: لَمَّا وَلَدَ إِبَّاسٌ دَعَوْتُ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَأَطَعَمْتُهُمْ. فَدَعَوَا. فَقُلْتُ: إِنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ فَبَارَكَ اللہُ لَكُمْ فِيمَا دَعَوْتُمْ وَإِنِّي أَدْعُو بِدُعَائِهِمْ فَأَمِنُوا. قَالَ: فَدَعَوْتُ لَهُ بِدُعَائٍ كَثِيرٍ فِی دِينِهِ وَعَقْلِهِ وَكَذَا. قَالَ: فَإِنِّي لَا تَعْرِفُ فِيهِ دُعَاءَ يَوْمِنِذٍ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب میرے ہاں ایاس رضی اللہ عنہ پیدا ہوا تو میں نے نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوت کی اور کھانا کھلایا۔ انہوں نے دعا کی تو میں نے کہا: تم نے دعا کی ہے اللہ تمہیں برکت دے کہ تم نے ہمارے لئے دعا کی ہے اب میں دعا کرتا ہوں اور تم آمین کہو چنانچہ میں نے بچے کے دین و عقلمندی وغیرہ کے لئے دعا کی اور اس دن کی دعا مجھے اب تک یاد ہے۔

۶۰۶۔ بَابُ مَنْ حَمِدَ اللہَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ إِذَا كَانَ سَوِيًّا، وَلَمْ يَبَالَ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى

(صحیح سلامت بچہ یا بچی کی ولادت پر شکر الہی ادا کرنا)

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ كَثِيرَ بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا إِذَا وَلَدَ فِيهِمْ مَوْلُودٌ يَعْنِي فِي أَهْلِهَا لَا تَسْأَلُ: غُلَامًا وَلَا جَارِيَةً تَقُولُ: خُلِقَ

سَوِيًّا؟ فَإِذَا قِيلَ: نَعَمْ. قَالَتْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ: حضرت کثیر بن عبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو آپ یہ نہ پوچھتیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی بلکہ یہ پوچھتیں کہ صحیح سلامت ہے؟ جب بتایا جاتا کہ بالکل صحیح ہے تو آپ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فرماتیں۔

۶۰۷۔ بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ (موئے زیر ناف اتارنا)

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحَرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُمْسُ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَنْفُ الْبَاطِلِ، وَالسَّوَاكِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں انسانی فطرت میں شمار ہوتی ہیں بال تراشنا، ناخن کاٹنا، موئے زیر ناف اتارنا، بغل کی صفائی کرنا اور مسواک کرنا۔“

۶۰۸۔ بَابُ الْوَقْتُ فِيهِ (بال وغیرہ اتارنے کا وقفہ)

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رُوَادٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْلِمُ أَظْفَارَهُ فِي كُلِّ خُمْسٍ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَيَسْتَجِدُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر پندرہ دن بعد ناخن اتارتے اور موئے زیر ناف ہر ماہ میں اتارا کرتے تھے۔

۶۰۹۔ بَابُ الْقِمَارِ (جوا کھیلنا)

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُعْتَارِ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سَهْلٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْمَغِيرَةِ قَالَ: نَزَلَ بِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: أَيْنَ أَيْسَارُ الْجَزُورِ؟ فَيَجْتَمِعُ الْعَشْرَةُ فَيَشْتَرُونَ الْجَزُورَ بِعَشْرَةِ فُصْلَانٍ إِلَى الْفَصَالِ فَيَحْمِلُونَ السَّهَامَ فَتَصِيرُ لِسَعَةٍ حَتَّى تَصِيرَ إِلَى وَاحِدٍ وَيَغْرُمُ الْأَحْرُورُ قَصِيلاً قَصِيلاً إِلَى الْفَصَالِ فَهُوَ الْمَيْسَرُ.

ترجمہ: حضرت جعفر بن ابوالغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور بتایا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا یہاں اونٹ مل جاتا تو لوگ کہا کرتے کہ جوئے کا اونٹ کہاں ہے؟ دس آدمی جمع ہوتے اور دس بچوں کے بدلے میں ایک اونٹ خرید لیتے اور طے کر لیتے کہ جیسے جیسے بچے پیدا ہوتے جائیں گے اونٹ والے کو دے دیا کریں گے پھر تیر گھماتے ان میں نو تیروں کا حصہ ہوتا (ایک کا نہ ہوتا گھماتے جاتے) وہ سب حصے ایک کے ہو جاتے اور دوسرے لوگ اونٹ والے کو بطور تادان ایک ایک بچہ دیتے رہتے۔ یہ اہل عرب کا جوا تھا۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْمَيْسِرُ الْقَمَارُ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ”میسر“ جوئے کو کہتے ہیں۔

۶۱۰۔ بَابُ قِمَارِ الدِّيكِ (مرغ پر جوا کھیلنا)

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اقْتَمَرَا عَلَى دِيكَيْنِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الدِّيكَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَتَقْتُلُ أُمَّةً تُسَبِّحُ؟ فَتَرَكَهَا.

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو آدمیوں نے دو مرغوں پر جوا لگایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرغ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس پر انصار میں سے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ تسبیح کرنے والے جانور کو ذبح کریں گے؟ چنانچہ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۶۱۱۔ بَابُ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَفَامُرُكَ (کسی کو یہ کہنا کہ آؤ جوا کھیلیں)

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكَّيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُيَيْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حُلْفِهِ بِأَلَاتٍ وَالْعَزَى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَفَامُرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لات و عزی کی قسم اٹھائے تو کہہ دے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔“

۶۱۲۔ بَابُ قِمَارِ الْحَمَامِ (کبوتر پر جوا لگانا)

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُمَزَةَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ مُصَيِّنِ بْنِ مُصْعَبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّا نَتَرَاهُنَّ بِالْحَمَامِينَ فَتُكْرَهُ أَنْ نَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مُحِلًّا تَخَوَّفُ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ الْمُحِلُّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ذَلِكَ مِنْ فِعْلِ الصَّبِيَّانِ وَتَوْشِكُونَ أَنْ تَتْرَكُوهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا ہم دو کبوتر لے کر شرط لگا کر جوا کھیلتے ہیں اور تیسرا شخص درمیان میں نہیں لاتے کیونکہ خوف ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ لے جائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو بچوں کا کھیل ہے تم اسے جلد ہی چھوڑ دو گے۔

۶۱۳۔ بَابُ الْحِدَاءِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کا گیت گانا)

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَحْدُو بِالرِّجَالِ وَكَانَ أَنْجَشَةُ يَحْدُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشَةُ رَوِّدْكَ سَوْقُكَ بِالْقَوَارِيرِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اونٹ چلاتے وقت آدمیوں کے لئے گیت گاتے اور حضرت انجوشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے لئے گاتے، آواز خوبصورت تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے انجوشہ! اونٹوں کو چلانے میں نرمی کرو کیونکہ ان پر آگینے ہیں۔“

۶۱۴۔ بَابُ الْغِنَاءِ (گیت گانا)

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ. قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ. ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ (اور لوگوں میں وہ بھی ہے جو بیہودہ باتیں خریدتا ہے) کے متعلق بتاتے ہیں کہ ”لہو الحدیث“ (بے فائدہ باتیں) سے مراد گیت اور اس قسم کی چیزیں ہیں۔ (جن سے منع کر دیا گیا ہے)

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا قَتَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا وَالْأَشْرُةُ شَرٌّ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: الْأَشْرُةُ الْعَبَثُ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سلام پھیلا یا کرو سلامت رہو گے اور بے فائدہ کام برائی شمار ہوتا ہے۔“ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ الْأَشْرُة سے مراد بے فائدہ کام ہے۔
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْإِلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ بِمَحْجَعٍ مِنَ الْمَجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُونَ بِالْكُرْبَةِ فَقَامَ غَضَبَانَا يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَالِكًا كُلِّ قَمَرٍ مَا؟ كَأَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَمَتَوَضِئٍ بِالْدَّمِ يَعْنِي بِالْكُوبَةِ النَّرْدِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے کہ انہیں پتہ چلا کچھ لوگ شطرنج کھیلتے ہیں۔ آپ انہیں سختی سے منع کرنے اٹھے اور کہا اس سے آمدن کے لئے کھیلنے والا خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہوتا ہے اور وہ خون سے وضو کرتا ہے۔

۶۱۵۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ عَلَى أَصْحَابِ النَّرْدِ

(شطرنج کھیلنے والوں سے سلام نہ لینا)

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ الْقَاضِي قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيُّ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ الْقَصْرِ كَرَأَى أَصْحَابَ النَّرْدِ، انْطَلَقَ بِهِمْ فَعَقَلَهُمْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْقَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَكَانَ الَّذِي يُعْقَلُ إِلَى اللَّيْلِ الَّذِينَ يُعَامِلُونَ بِالْوَرَقِ، وَكَانَ الَّذِي يُعْقَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ الَّذِينَ يَلْهَوْنَ بِهَا وَكَانَ يَأْمُرُ أَنْ لَا يَسْلَمُوا عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت مسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب اپنے حکومتی محل سے نکلے اور نزد کھیلنے والوں کو دیکھا وہاں گئے تو صبح سے شام تک انہیں نظر بند کر دیا۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہیں آدھے دن تک قید کیا۔ (راوی کا بیان ہے) جن کو رات تک قید کیا وہ چاندی لگا کر وہ جوا کھیلتے تھے اور جنہیں آدھے دن تک نظر بند کیا جاتا وہ ایسے ہوتے جو کھیل کی حد تک ہی رہتے تھے۔ آپ کی طرف سے ہدایت تھی کہ ان سے کوئی سلام بھی نہ لے۔

۶۱۶۔ بَابُ إِسْمٍ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ (نرد کھیلنے والوں کا گناہ)

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نرد سے کھیلنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان شمار ہوتا ہے۔“

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَهَاتَيْنِ الْكُعْبَتَيْنِ الْمَوْسُومَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَزْجُرَانِ زَجْرًا فَإِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسَرِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دو ابھری ہوئی نشان والی گوثیوں سے بچو۔ (جن کو پھینکا جاتا ہے) کیونکہ ان سے جوا کھیلا جاتا ہے۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَقَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شَرٌّ فَكَاثِمًا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو بربیدہ رضی اللہ عنہ کے والد (حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ”جو نرد شیر سے کھیلے گا وہ ایسے شخص جیسا ہوتا ہے جو خنزیر کے گوشت اور خون سے اپنے ہاتھ رنگ لیتا ہے۔“

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نرد سے کھیلتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا بے فرمان ہوتا ہے۔“

۶۱۷۔ بَابُ الْأَكْذَبِ وَالْإِخْرَاجِ الَّذِينَ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ وَأَهْلُ الْبَاطِلِ

(ادب سکھانا، نزد کھیلنے والوں اور اہل باطل کو الگ کرنا)

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدًا مِّنْ أَهْلِ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرْبَهُ وَكَسَرَهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی اپنے کسی اہل خانہ کو نرد سے کھیلتا دیکھتے تو اسے مارتے اور نرد توڑ دیتے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ فِي دَارِهَا كَانُوا مُسْكِنًا فِيهَا عِنْدَهُمْ نَرْدٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ: لَيْسَ لَكُمْ تَخْرُجُوهَا لَا تَخْرُجَنَّكُمْ مِنْ دَارِي وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ ان کے گھر میں رہنے والوں کے پاس نرد ہے تو آپ نے انہیں پیغام بھیجا کہ اگر تم نے یہ نرد گھر سے نہ نکالی تو میں تمہیں اپنے گھر سے نکال باہر کروں گی اور آپ نے ان لوگوں کے اس کام کو سخت ناپسند فرمایا۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ كَلْتُومٍ بْنُ جَبْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ، بَلَّغْنِي عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ يَلْعَبُونَ بَلْعَبَةٍ يُقَالُ لَهَا النَّرْدُ شِيرٌ، وَكَانَ أَعْسَرُ، قَالَ اللَّهُ: إِنَّمَا النُّخْمُ وَالْمَيْسِرُ، وَإِنِّي أَحْلِفُ بِاللَّهِ لَا أُوتِي بِرَجُلٍ لَعِبَ بِهَا إِلَّا عَاقِبَةُ فِي شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ وَأَعْطِيتُ سَلْبَهُ لِمَنْ أَكَانِي بِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ قریش کے کچھ لوگ نرد شیر سے کھیلتے ہیں یہ بہت مشکل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّمَا النُّخْمُ وَالْمَيْسِرُ۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پاس جو بھی نرد کھیلنے والا لایا جائے گا میں اس کے بال لوچوں گا اور اسے ڈنڈے لگاؤں گا اور جو سامان بھی اس کے ہاں ہو گا وہ میں اسے پکڑ کر لانے والوں کو دے دوں گا۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمِيَّةٍ الْهَنْفِيِّ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الَّذِي يُلْعَبُ بِالنَّرْدِ قَمَارًا: كَالَّذِي يَأْكُلُ لَحْمَ الْخَنْزِيرِ وَالَّذِي يُلْعَبُ بِهِ غَيْرَ الْقَمَارِ كَالَّذِي يَغْمِسُ يَدَهُ فِي دَمِ خَنْزِيرٍ وَالَّذِي يَجْلِسُ عِنْدَهَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا كَالَّذِي يَنْظُرُ إِلَى لَحْمِ الْخَنْزِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابو عمر یعلیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ کہتے ہیں جو شخص جوا کے طور پر نزد کھیلتا ہے وہ ایسا ہے جیسے سور کو گوشت کھانے والا اور جو بغیر جوا لگائے کھیلتا ہے وہ ایسے ہے جیسے خنزیر کے خون میں ہاتھ ڈالنے والا اور جو قریب بیٹھ کر کھیل دیکھتا ہے وہ ایسے ہے جیسے خنزیر کا گوشت دیکھنے والا۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اللَّاعِبُ بِالْفَصِّصِ قَمَارًا كَأَكْلِ لَحْمِ الْخَنْزِيرِ، وَاللَّاعِبُ بِهِمَا غَيْرُ قَمَارٍ كَالْغَامِسِ يَدَهُ فِي دَمِ خَنْزِيرٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جوئے کے طور پر نزد کی دو گویوں سے کھیلنے والا ایسا ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا اور جوئے کے بغیر کھیلنے والا خنزیر کے خون میں ہاتھ ڈبو دینے والے کی طرح ہوتا ہے۔

۶۱۸۔ بَابُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جَحْرِ مَوْتَيْنِ

(مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں کھاتا)

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جَحْرِ مَوْتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ”ایک مومن شخص کسی سوراخ سے دو مرتبہ ڈنگ نہیں کھاتا۔“

۶۱۹۔ بَابُ مَنْ رَمَى بِاللَّيْلِ (رَاتٍ) كَوْتٍ يَهْنِكُ دِينَهِ وَالْأَمَلُ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُوبِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو شخص رات کو ہماری طرف تیر پھینکے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔“

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے گا وہ ہم سے نہ ہوگا۔“

۶۲۰۔ بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

(انسان کا اپنے مقام موت پر پہنچنا)

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً.

ترجمہ: حضرت ابو مالیح رضی اللہ عنہ کے مطابق ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی مقام پر کسی کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو اسے وہاں کوئی ضرورت پڑ جاتی ہے۔“

۶۲۱۔ بَابُ مَنْ امْتَنَحَ فِي ثَوْبِهِ (تاک کا فضلہ کپڑے پر گرنا)

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ تَمَنَّحَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: بَخُ بَخُ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَنَّحُ فِي الْكُتَّانِ رَأَيْتُنِي أُصْرَعُ بَيْنَ حُجْرَةٍ

عَائِشَةَ وَالْمَنْبَرِ يَقُولُ النَّاسُ: مَجْنُونٌ وَمَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر ناک کا فضلہ گرایا اور کہا: کیا بات ہے کہ آج ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اولی کپڑے پر ناک کا فضلہ گراتا ہے۔ (ایک وقت تھا) میں نے اپنے آپ کو حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبر کے درمیان بحالت غشی گرا دیکھا، لوگ کہہ رہے تھے کہ دیوانہ ہو گیا ہے لیکن مجھے تو بھوک لگی ہوئی تھی۔

۶۲۲۔ بَابُ الْوُسُوسَةِ (وسوسہ)

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا شَيْئًا مَا نَحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. قَالَ: أَوْ قَدْ وَجَدْتُمْ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے دلوں میں ایسے خیالات آ جاتے ہیں جنہیں ہم زبان پر لانا پسند نہیں کرتے حالانکہ ہمارے پاس ہر چیز موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: ”واقعی تمہارے دلوں میں کچھ آتا ہے؟“ انہوں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: ”یہی تو واضح ایمان کہلاتا ہے۔“

۱۳۲۱۔ وَعَنْ حَرِيزٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِي عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَنَا يَعْزِضُ فِي صَدْرِهِ مَا لَوْ تَكَلَّمُ بِهِ ذَهَبَتْ أُخْرَتُهُ وَلَوْ ظَهَرَ لَقُتِلَ بِهِ قَالَ فَكَبَّرْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَتْ: سَلِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ أَحَدِكُمْ فَلْيَكْبِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَنْ يَحْسَ ذَلِكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں اور میرے ماموں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی ہمارے دلوں میں کچھ ایسے خیال آتے ہیں کہ ہم اگر ہم انہیں زبان پر لے آئیں تو ہماری آخرت تباہ ہو جائے گی اور اگر وہ خیالات ظاہر ہو جائیں تو اس کی سزا قتل ہو۔ آپ نے تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور پھر فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی دریافت کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ”اگر تم کو ایسی صورت سے واسطہ پڑ جائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہو اس قسم کے خیالات مومن کے سوا کسی کے دل میں نہیں آتے۔“

۱۳۲۲۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سَعِيدُ بْنُ مَوْزِيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ حَتَّى يَقُولَ: اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَكَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لوگ ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے جس کا کوئی وجود نہیں حتیٰ کہ آدمی یہ بھی کہہ دے گا کہ اللہ تو ہر شے کا خالق ہے مگر اسے کس نے پیدا کیا؟“

۶۲۳۔ بَابُ الظَّنِّ (گمان کرنا)

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”گمان کرنے سے گریز کرو کیونکہ یہ جھوٹی بات ہوتی ہے جاسوسی سے کام نہ لو تکبر نہ کرو پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو حسد نہ کرو اور نہ ہی آپس میں بغض رکھو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔“

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ قَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَلَانُ، هَذِهِ زَوْجَتِي فَلَانَةُ. قَالَ: مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ. قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِّنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِّ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف فرما تھے کہ اتنے میں وہاں سے ایک آدمی گزرا آپ نے اسے بلایا اور بتایا کہ ”یہ میری فلاں بیوی ہے۔“ اس نے عرض کی میں جو گمان لوگوں سے کرتا ہوں آپ سے نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: ”شیطان ابن آدم کے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون۔“

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخُو عُبَيْدِ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا يَزَالُ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ يَتَطَلَّى حَتَّى يَصِيرَ أَكْثَرُ مِنَ السَّارِقِ.
ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص کی چوری ہو جاتی ہے وہ گمان اس قدر کرتا ہے کہ چور سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ (کئی لوگوں کو ناجائز چور بنا کر گنہگار ہوتا ہے)

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ، وَالْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَكْتُبْ إِلَيَّ فُسَّاقَ دِمَشْقَ فَقَالَ: مَا لِي وَفُسَّاقَ دِمَشْقَ وَمِنْ أَيْنَ أَعْرِفُهُمْ؟ فَقَالَ ابْنُ بِلَالٍ: أَنَا أَكْتُبُهُمْ فَكُتِبَهُمْ. قَالَ: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ مَا عَرَفْتُ أَنَّهُمْ فُسَّاقٌ إِلَّا وَأَنْتَ مِنْهُمْ أَبَدًا بِنَفْسِكَ وَلَمْ يُرْسَلْ بِأَسْمَائِهِمْ.

ترجمہ: حضرت بلال بن سعد اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے دمشق کے فاسقین کے نام لکھ بھیجو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو ان لوگوں کو جانتا نہیں، میں ان کے نام کیسے لکھ بھیجوں۔ ان کے بیٹے بلال نے کہا کہ میں لکھ بھیجتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے لکھ دیئے تو انہوں نے بلال سے پوچھا کہ تمہیں ان کے بارے میں کیسے علم ہوا؟ میرے خیال میں تو بھی انہی میں ہے ورنہ میں تو جانتا ہی نہ تھا۔ لہذا پہلے اپنا نام لکھو اور پھر انہوں نے یہ نام نہ بھیجے۔

۶۲۴۔ بَابُ حَلْقِ الْجَارِيَةِ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

(لوٹڈی اور بیوی کا اپنے شوہر کی حجامت کرنا)

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَكِينُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَارِيَةٍ تُحَلِّقُ الشَّعْرَ. وَقَالَ: النَّوْرَةُ تُرْقَى الْجِلْدَ.
ترجمہ: حضرت ابن قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو دیکھا کہ لوٹڈی آپ کے بال اتار رہی ہے اور بتایا کہ چونکہ جلد کو نرم کر دیتا ہے۔ (لہذا میں موٹہ دینا پسند کرتا ہوں)

۶۲۵۔ بَابُ نَتْفِ الْبَاطِلِ (بغل کے بال اکھیڑنا)

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفِطْرَةُ خُمُسُ: الْخِثَانِ، وَالْإِسْتِحْدَادِ، وَتَنْفِ الْبَابِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ پانچ چیزیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ ختنہ موئے زیر ناف لینا، بغلوں کے بال اتارنا، بالوں کو تراشنا اور ناخن کاٹنا۔

نوٹ: فطرت کا مقصد یہ ہے کہ ان سب کام کرنے سے انسان کی خوبصورتی بحال ہوتی ہے کیونکہ یہ پہلے نہ ہوا کرتی تھیں۔ (۱۲ جہتی)

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمْبَرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُمُسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِثَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَتَنْفِ الضَّبْعِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرت انسان میں داخل ہیں ختنہ کرنا، موئے زیر ناف لینا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور بال تراشنا۔“

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: خُمُسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَنْفِ الْبَابِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِثَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ پانچ چیزیں انسانی فطرت میں پائی جاتی ہیں۔ ناخن کاٹنا، بال تراشنا، بغل کے بال اتارنا، موئے زیر ناف لینا اور ختنہ کرنا۔

۶۲۶۔ بَابُ حَسَنِ الْعَهْدِ (حسن عہد اور وفا شعاری)

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّفِيلِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجَعْرَانَةِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَبَسَطَتْ لَهَا رِدَاءَهُ قُلْتُ: مَنْ هَذِهِ؟ قِيلَ هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کر رہے تھے میں ان دنوں بالکل چھوٹا تھا، میں نے اونٹ کا ایک ٹکڑا اٹھا رکھا تھا۔ آپ کے پاس ایک عورت تشریف لائیں اور آپ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی رضاعی ماں

ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۶۲۷۔ بَابُ الْمَعْرِفَةِ (جان پہچان رکھنا)

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَجُلٌ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ، إِنَّ آذِنَكَ يَعْرِفُ رَجُلًا قِيُوْثُهُمْ بِإِذْنٍ. قَالَ: عَذَرَهُ اللَّهُ إِنَّ الْمَعْرِفَةَ لَتَنْفَعُ عِنْدَ الْكَلْبِ الْعُقُورِ وَعِنْدَ الْجَمَلِ الصَّوْلِ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ تعالیٰ امیر کو راہ راست دکھائے اگر تمہارا دربان کسی کو پہچان لیتا ہے تو اسے اندر آنے میں اولیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، بلاشبہ جان پہچان ایسی چیز ہے کہ کاٹنے والا کتا اور اونٹ بھی اس کا خیال رکھتے ہیں۔

۶۲۸۔ بَابُ لَعَبِ الصَّبِيَّانِ بِالْجَوْزِ (لڑکوں کا اخروٹ سے کھیلنا)

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا يَرْخُصُونَ لَنَا فِي اللَّعَبِ كُلِّهَا غَيْرَ الْكَلَابِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي لِلصَّبِيَّانِ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کہتے کے علاوہ (بچوں کو) ہر قسم کے کھیل کی اجازت دیتے تھے۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ يَكْنَى أَبَا عَقْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مَرَّةً بِالطَّرِيقِ فَمَرَّ بِغُلَمَةٍ مِنَ الْحَبَشِ فَرَأَاهُمْ يَلْعَبُونَ فَأَخْرَجَ دِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُم.

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں چلا جا رہا تھا، آپ حبشی لڑکوں کے قریب سے گزرے جو کھیل رہے تھے، آپ نے دو درہم نکالے اور انہیں دے دیے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَرِّبُ إِلَى صَوَاحِبِي يَلْعَبْنَ بِاللَّعِبِ: الْبَنَاتِ الصِّغَارِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس کھیلنے کی خاطر میری چھوٹی چھوٹی سہیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے۔

۶۲۹۔ بَابُ ذُبْحِ الْحَمَامِ (کبوتر ذبح کرنا)

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً قَالَ: شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتری کا پیچھا کر رہا تھا آپ نے فرمایا: ”ایک شیطان شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: كَانَ عُمَانُ لَا يَخْطُبُ جُمُعَةً إِلَّا أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَذُبْحِ الْحَمَامِ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے دن خطبہ میں کتوں کو قتل کرنے اور کبوتر ذبح کرنے کا کہا کرتے تھے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَانَ يَأْمُرُنِي فِي خُطْبَتِهِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَذُبْحِ الْحَمَامِ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا آپ اپنے خطبہ میں کتے مارنے اور کبوتر ذبح کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

۶۳۰۔ بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ يَذْهَبَ إِلَيْهِ

(ضرورت مند اپنی ضرورت کو خود جائے)

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدٍ بَنِي ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ وَهُوَ يَسْعَاذُنُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَذِنَ لَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدٍ جَارِيَةٍ لَهُ تَرْجُلُهُ فَزَعَّ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: دَعُهَا تَرْجُلُكَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أُرْسِلَتْ إِلَيَّ جِسْمُكَ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي.

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اجازت لینے

آئے تو انہوں نے اجازت دے دی ان کا سر ایک لوٹھی کے ہاتھوں میں تھا جو انہیں کنگھی کر رہی تھی انہوں نے اپنا سر پیچھے ہٹا لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا! رہنے دو اسے کنگھی کرنے دو۔ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے پیغام بھیج دیتے تو میں خود حاضر ہو جاتا۔ آپ نے کہا: کام تو مجھے تھا۔ (اس لئے میں چل کر آیا ہوں)

۶۳۱۔ بَابُ إِذَا تَنَحَّعَ وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ (لوگوں میں ہوتے کھنگھارنا)

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا تَنَحَّعَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَلْيُؤَاوِرْ بِكَفِّهِ حَتَّى تَقَعَ نَخَامَتُهُ إِلَى الْأَرْضِ وَإِذَا صَامَ فَلْيَدَّهِنْ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ الصَّوْمِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی لوگوں کے سامنے کھنگھارے تو اسے ہاتھ سے ڈھانپ کر زمین پر گرائے اور روزہ رکھے تو تیل استعمال کرے تاکہ اس پر روزے کے اثرات معلوم نہ ہو سکیں۔

۶۳۲۔ بَابُ إِذَا حَدَّثَكَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ لَا يَقْبَلُ عَلَى وَاحِدٍ

(لوگوں سے بات کرتے وقت ایک کی طرف رخ نہ رکھے)

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَشِيمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانُوا يُجِبُّونَ إِذَا حَدَّثَكَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْبَلُ عَلَى الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَلَكِنْ لِيَعْمَهُمْ.

ترجمہ: حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب آدمی لوگوں سے بات کرے تو صرف ایک شخص کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ سب کی طرف دھیان کرے۔

۶۳۳۔ بَابُ فُضُولِ النَّظَرِ (بے فائدہ نظر ڈالنا)

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا كَثِيبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ الْأَجْلَحِ، عَنْ ابْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ: عَادَ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الدَّارَ جَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: وَاللَّهِ لَوْ تَفَقَّاتُ عَيْنَاكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ.

ترجمہ: ابن ابوالہدیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ساتھی سے مل کر کسی کی عیادت

پری کی جب یہ گھر میں داخل ہوئے تو ساتھی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تمہاری آنکھیں پھوٹ جائیں تو تمہارے لئے بہتر تھا۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ نَفْرًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ دَخَلُوا عَلَى ابْنِ عُمَرَ، فَرَأَوْا عَلَى خَادِمٍ لَهُمْ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ فَنَظَرُوا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَا أَفْطَنَكُمْ لِلشَّرِّ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عراق کے کچھ لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خادمہ کے گلے میں سونے کا ہار دیکھا، انہوں نے ایک دوسرے کی طرف نظر پھاڑ کر دیکھا تو آپ نے کہا: شرارت کے لئے تمہاری آنکھیں بہت تیز ہیں۔

۶۳۴۔ بَابُ فَضُولِ الْكَلَامِ (بے فائدہ گفتگو کرنا)

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا خَيْرَ فِي فَضُولِ الْكَلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فضول باتیں کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرُّ أُمَّتِي الثَّرَاوُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ وَخِيَارُ أُمَّتِي أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ایسے لوگ بہت بُرے ہیں جو بک بک کرتے ہیں اور باچھیں کھولتے ہیں اور وہ لوگ بہت اچھے ہیں جن کے اخلاق و عادات بہتر ہوتے ہیں۔“

۶۳۵۔ بَابُ ذِي الْوُجْهِينِ (دو رخا بات کرنے والا ”دو غلا“)

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الْوَلَدِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوُجْهِينِ الَّذِي يَأْتِي هَلْوَءًا بِوَجْهِهِ وَهَلْوَءًا بِوَجْهِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے شریہ وہ دورِ خاص ہوتا ہے جو ایک طرف جا کر کوئی بات کرے اور دوسری طرف کوئی اور۔“

۶۳۶۔ بَابُ اِثْمِ ذِي الْوَجْهِينِ (دو غلے شخص کا گناہ)

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ رَكِيْنٍ، عَنْ نَعِيْمِ بْنِ حَنْطَلَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ ذَاوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارٍ. فَمَرَّ رَجُلٌ كَانَ ضَخْمًا، قَالَ: هَذَا مِنْهُمْ.

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”جو اس دنیا میں دو غلا ہوگا آخرت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔“ اتنے میں ایک موٹا آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے فرمایا: ”یہ بھی ان میں سے ہے۔“

۶۳۷۔ بَابُ شَرِّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقِي شَرَّهُ

(وہ شخص شریر ہوتا ہے جس کی شرارت کا ڈر رہے)

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتِنَا لَهُ بِسِ اسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ الْآنَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلْتِ الْكَلَامَ؟ قَالَ: أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ (أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ) اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”اے آنے دو اپنے قبیلہ کا برا شخص ہے۔“ جب وہ اندر حاضر ہوا تو آپ نے اس سے نرم گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے پہلے بات فرمائی (جو شدید تھی) اور اب اس سے نرم گفتگو فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! لوگوں میں سے وہی شرارتی ہوتا ہے جسے لوگ چھوڑ دیں صرف اس لئے کہ اس کی گفتگو اچھی نہیں۔“

۶۳۸۔ بَابُ الْحَيَاءِ (حیا داری)

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ. فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ:

مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ. فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أَحَدَّثَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَتَحَدَّثَنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ.

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”حیاء کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔“ اس پر بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حکمت میں لکھا ہے: حیاء انسان کا وقار ہوتا ہے اور اس میں سکون ہوتا ہے۔ اس پر عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی بات سنا رہا ہوں اور تم مجھے حکمت کی کتابوں کا بتا رہے ہو۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حیاء اور ایمان آپس میں لازم و ملزوم ہیں اگر ان میں سے ایک نہ ہو تو دوسری بھی نہیں ہوتی۔

۶۳۹۔ بَابُ الْجَفَاءِ (ظلم کرنا)

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

ترجمہ: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والے جنت میں جائیں گے یونہی بخش گوئی سخت مزاج کا کام ہے اور سخت مزاجی دوزخ میں لے جاتی ہے۔“

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ابْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَعُ الرَّأْسِ، عَظِيمُ الْعَيْنَيْنِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَعِيدٍ إِذَا انْعَفَتْ جَمِيعًا.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سر انور بڑا تھا آنکھیں موٹی، چلتے تو آگے کی طرف جھک کر جیسے کوئی گھاٹی سے اتر رہا ہو دیکھتے تو پوری توجہ سے دیکھتے۔

۶۲۰۔ بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ

(حیاء نہ رہے تو جو چاہو کرو)

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ خَرَّاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کے ابتدائی درجے کی بات جسے لوگ جانتے ہیں یہ ہے جب تجھے حیاء نہیں تو جو چاہو کرو۔“

۶۲۱۔ بَابُ الْغَضَبِ (غصہ کھانا)

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کو گرا دینا پہلوانی اور طاقت کی نشانی نہیں ہوتا، طاقت یہ ہے کہ انسان غضب کے وقت طبیعت پر قابو رکھے۔“

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَكْثَرُ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرًا مِنْ جُرْعَةٍ عَظِيمَةٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ اجر وہ گھونٹ رکھتا ہے جو انسان غصے کے وقت پیتا ہے (غصہ پی جاتا ہے) اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔

۶۲۲۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ (غصہ کے وقت کیا کہے؟)

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ كَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَكَدَّيْ

لَهُدَا عَنْهُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَامَ رَجُلٌ اِلَى ذَاكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: تَدْرِي مَا قَالَ: قَالَ: قُلْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: اَمَجْنُونًا تَرَانِي؟

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی محفل میں دو شخص گالی گلوچ پر اتر آئے ایک دوسرے پر اس قدر غصے ہوئے کہ چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔“ چنانچہ ایک آدمی اٹھ کر اس کے پاس گیا اور پوچھا: تم جانتے ہو کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہو اس پر اس نے کہا: کیا تم مجھے دیوانہ سمجھتے ہو؟

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قِرَاءَةً، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ فَأَحَدُهُمَا أَحْمَرٌ وَجْهُهُ وَانْتَفَحَتْ أَوْدَاجُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. قَالَ: وَهَلْ بِي مِنْ جُنُونٍ؟

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔“ لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”مردود شیطان سے پناہ مانگو۔“ تو اس نے کہا کہ مجھے کوئی جنون تو نہیں؟

۶۳۳۔ بَابُ يَسْكُتُ إِذَا غَضِبَ (جب تم غضبناک ہو جاؤ تو چپ ہو جایا کرو)

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُوسٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَعَلِّمُوا وَيَسِّرُوا. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ. مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم سکھاؤ اور نرمی سے برتاؤ کرو علم سکھاؤ اور آسانی پیدا کرو (تین مرتبہ فرمایا) اور جب تمہیں غصہ آئے تو چپ ہو جایا کرو۔“

۶۴۴۔ بَابُ أَحَبُّ حَبِيبِكَ (اپنے پیاروں سے نرم رویہ اپناؤ)

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ۝ الْكِنْدِيُّ: عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِابْنِ الْكَوَّاءِ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ الْأَوَّلُ؟ أَحَبُّ حَبِيبِكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضُكَ يَوْمًا مَا وَأَبْغَضُ بَغِيضِكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبُكَ يَوْمًا مَا.

ترجمہ: حضرت عبید کندی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابن کواء رضی اللہ عنہ کو سمجھا رہے تھے: تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں نے کیا کہا تھا؟ اپنے پیارنے سے اپنی پوری محبت کا پتہ نہ چلنے دو کیونکہ کسی دن وہ سخت دشمن بن سکتا ہے اور اپنے سخت دشمن سے ہلکے سے غصے میں رہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن تمہارا دوست بن جائے۔

۶۴۵۔ بَابُ لَا يَكُنْ بَغِيضُكَ تَلَفًا (بغض میں کسی کی تباہی پیش نظر نہ رکھو)

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَكُنْ حُبُّكَ كَلَفًا وَلَا بَغِيضُكَ تَلَفًا فَقُلْتُ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا أُحِبِّتَ كَلِفْتَ كَلَفَ الصَّبِيِّ وَإِذَا أَبْغَضْتَ أُحِبِّتَ لِصَاحِبِكَ التَّلَفَ.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی سے جنون کی حد تک محبت نہ رکھو اور نہ ہی بغض کے وقت کسی کی ہلاکت چاہو۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جب تم کسی سے محبت کرو تو بچے جیسا پیار نہ کرو محبت میں سب کچھ محبوب کو جان لو اور غصے میں اس کی ہلاکت چاہنے لگو۔

تَمَّ بِحَمْدِ اللَّهِ

16-03-2006

8 بجے شب

الادب المجمع

ادارة پیغام القرآن

م. اردو بازار ۵ لاہور ☎ 042-7323241

